

التماس

اُردو میں ایسا عام فہم آپ نشدہ کا ہوتا تو انا دشوار تھا۔ مرحوم منشی کہنیا ل صاحب ابکہ دھاری کے بڑا کبر کا ترجمہ بنایا ہے۔ اس کے سوا اس کی زبان اتنی مشکل ہے کہ عام اُردو دان سمجھ نہیں سکتے ہندی کے ترجمہ کی اتنی قیمت لکھی گئی ہے کہ ہر کس کس خریدنے کی جرات نہیں کر سکتا میں نے ترجمہ کرنے وقت زبان کی سلاست کا خیال رکھا۔ جہاں کہیں وقت طلب تھا۔ اپنی سمجھ کے موافق اس کی وضاحت بھی کر دی جس کا بجاتی ہے۔ کہ یہ کتاب کسی خشک ہے والوں کو فائدہ پہونچائیگی اور چونکہ دیرہ دار قیمت کم رکھی گئی ہے۔ عوام الناس کے ہاتھوں تک اس کے پہونچنے میں سانی ہوگی۔ آپشہرہ دویا کے خلاف ہیں اس علم پر جس کی زندگی کرتے وقت لوگ چار گنا کرتے تھے دنیا میں من بھی اس کے بلذات میں جس صحت کا انسانی دماغ نے بن پراری دکھائی ہے۔ مسلمان آپشہروں میں جو ہیں اللہ کے دے دے گیا ان کی کتابیں بھرتی ہیں اور اس نالی صنگ میں بدمنشروں ہی کی یا کم سمجھے جاتے سمجھتی ہیں۔ ان میں ہندسی باقی ایسی ہیں جو میں نہیں پتاں نام جو لوگ لکھنے لکھنے کے لیے کچھ دیکھ دینی خیال کا لطف تھا اور یہ ہے آپشہرہ دیانت کی پہلی تصانیف میں کہ موثر شکر اور راج بہاؤ کیا دان کے مختلف تقاضا میں کے نزدیک تو صبح کے غرض سے لکھی گئی ہیں جو لوگ سمجھ لیں اور دیانت کے مطالعہ کا فائدہ اٹھائیں۔ ان کیلئے آپشہرہ خاص طور پر زیادہ مفید ثابت ہوئیگی۔

شیوہرت لال

المعاش

اردو میں اب تک عام فہم اپ نشا کا تھ آنا و شوالہ تھا۔ مرحوم
 ملتی گہنیا لال صاحب اکھ دھاری کے اکبر کا ترجمہ اب نایاب ہے
 اس کے سوا اس کی زبان اتنی مشکل ہے کہ عام اردو دان سمجھ نہیں سکتے
 ہندی کے ترجموں کی اتنی قیمت رکھی ہے کہ ہر کس ناکس ان کو خریدنے
 کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میں نے ترکہ کرتے وقت زبان کی سلاست
 کا خیال رکھا۔ جہاں کہیں وقت طلب مضمون تھے اپنی سمجھ کے موافق
 ان کی وضاحت بھی کر دی۔ جس امید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب
 کسی حد تک پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچائے گی۔ اور چونکہ دیدہ دانستہ
 قیمت کم رکھی گئی ہے۔ عوام الناس کے ہاتھوں تک اس کے پہنچنے
 میں آسانی ہوگی۔

آپ نشر بر معہ ودیا کے خزانے ہیں۔ اس علم پر جنگل کی زندگی بسر

کرتے وقت لوگ مچکرتے تھے۔ دنیا میں منہدمی اور آتما کے بلند
طبقات میں جن حد تک انسانی دماغ نے بلند پروازی دکھائی ہے سب
ان آپ نشدوں میں ہو رہیں۔ اسی وجہ سے یہ ویدوں کے گیان
کا نڈکی کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔ اور دراصل یہ نرالی ڈھنگ کی ہیں۔ اور
وید متروں ہی کی دیا کا سمجھے جانے کے مستحق ہیں۔ ان میں بہت سی
باقی اسی طبع کی جو سمجھ نہیں آتیں۔ تاہم جو لوگ دل کو ان کے مطالعہ
کی طرف راہ جوہ کریں۔ وہ کچھ نہ کچھ روحانی خیالات کا لطف اٹھائے
بغیر نہ رہیں گے۔

آپ نشد ویدانت کی ان تفصیفات ہیں۔ برہمہ سوترہ شنگر اور
اور رامانج بھاش گیتا۔ ان مختلف تفاسیر دراصل انہیں کے مزید
کی غرض سے لکھی گئی تھیں۔ لوگ ساکھیہ یوگا درویدانت کے
مطالعہ کا فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ان کے لئے آپ نشد خاص طور پر زیادہ
مفید ثابت ہوں گی۔

شیو پرت لال

پریشان پ

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

بابوشیوربت لال یومن ایم۔ اے

فست مضامین

نمبر

۵

مقصد وجہ تسمیہ وغیرہ

دیباچہ

۶

پر جانوں کی اُپنتی

پہلا سوال

۱۴

شریر کے پران و دوسری طاقتیں

دوسرا سوال

۱۹

پران۔ ان کی قسمیں وغیرہ

تیسرا سوال

۲۵

آتما کی اوسختائیں

چوتھا سوال

۳۰

انکار کی اپاسنا کا پھل

پانچواں سوال

۳۴

سوانہ کلا وال پرش

چھٹا سوال

دیباچہ

یہ پرسن آپ نشد ہے۔ چو نکہ چھ رشیوں نے چھ سوال کئے ہیں اس لئے اس کا نام ہی پرسن آپ نشد ہو گیا۔ بعض بعض لوگ اسکو شٹ پرسن آپ نشد کہتے ہیں۔

پرسن۔ اختر ویدی آپ نشد ہے۔ شکر آچار یہ کے بموجب اس کی تقسیم چھ فصلوں میں ہوئی ہے۔

پہلے سوال میں خالق و مخلوق کے تعلق پیدائش کے زمانہ اور پرماتما کی پرستش کی بابت تحقیقات ہے۔ برہم کے سنجوگ سے عالم کی پیدائش ہوئی۔ پہلے جو خلقت ظاہر ہوئی وہ شکل و صورت سے مقرر ہوئی۔ مادہ۔ نام۔ وغیرہ سب یکے بعد دیگرے ظاہر ہوئے رات دن کپس و مہینہ کا بہاگ ہوا۔

جسم کی بناوٹ میں پانچ مہاجھوت۔ کرم۔ اندریہ۔ من۔ بڑھی۔ پران وغیرہ شامل ہیں۔ جسم کو کون قائم رکھتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ پران سے جسم ٹھہرا ہوا ہے جس وقت پران نہیں رہتا جسم قائم نہیں رہ سکتا۔ پران کیا ہے؟ روح یہ سب میں موجود ہے۔ بغیر اس کے کوئی بھی نہیں رہ سکتا۔ چاہے وہ آدمی ہو۔ بتو ہو مخلوق ہو کوئی بھی ہو۔ مگر روح اور زندگی کے اصول میں ہی بادی النظر میں فرق

معلوم ہوتا ہے! (جواب) پران روح سے پیدا ہوتا ہے۔ زندگی بچ پران
 میں شامل ہے جس کی حرکت سے جسم قائم رہتا ہے۔
 سوال اتنے ہی پر ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ اور بھی اس کا سلسلہ مطول
 ہو جاتا ہے۔ دوسرے اور تیسرے پرسن میں وہی بحث براہِ علی جاتی
 ہے۔ آخر میں ہر مہ کو تمام ہستی رکائنات کی زندگی ٹھہرتے ہیں۔ اور
 عالم صغیر اور عالم کبیر کی مشابہت کا خیال ظاہر ہوتا ہے۔
 چوتھے سوال میں اس اپ نثر کے اصول کا جوہر ہے۔ پہلے
 روح کے تین اوستھاؤں پر دچا رہے۔ چونکہ ان کا پہلے ذکر کیا ہے
 اعادہ کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔
 اس کے خلقت کے مختلف اصول کا ذکر ہے جیسے بیخ مہا بھوت
 رٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش، پانچ گیان اندری۔ پانچ کرم اندری
 من۔ اہنکار۔ بدھی وغیرہ۔
 پھر ہر مہ کا دچا شروع ہوتا ہے یعنی وہ کس حیثیت سے کائنات
 کا خالق ہے اور کس حیثیت سے نہیں۔ وہ کس طرح اوصاف والا ہے
 اور کس طرح مستغنی الصفات ہے۔ پانچوں سوال میں اوم کی تشریح
 ہے۔ اور اگر انسان کو پوری طرح ہر مہ کا گیان نہیں ہوگا تو وہ
 اداگون میں رہے گا۔

شیراز

ANMAYI PER.

پہلا تشریح

۱۔ سوکھتا بھر دوا بھی۔ اور شیویہ مستیہ کام اور سوریا یا نی۔ گارگیہ
اور کوسلیہ اشولاین اور بھارگ ویدر بھی اور کیندی کا تیا پن۔ یہ برہ
پرا پن اور برہمہ نشت رشی پر برہمہ کو ڈھونڈتے ہوئے بھگوان پہلا د
سے پاس آئے راہنوں نے سمجھا یہ رہلا د اس سبب کو تہلا سکے گا
جو کچھ ہم اس سے پوچھیں گے، اس بچار سے وہ ہاتھ میں سمجھا لیکر
آئے۔

تشریح بھر دوا بھی۔ بھر دوا ج کے گوترا کا

شیویہ۔ شوی کا پتر

گارگیہ۔ گرگ گوترا کا

کوسلیہ۔ کوسل گوترا کا

اشولاین۔ اشول کا پتر

ویدر بھی۔ ویدرہ دیش کا

کاتیاں۔ کت کا پر پوتا

بیدھا۔ ہون کی کلٹی۔

سادھویا راجہ کے پاس خالی ہاتھ جانا منع ہے اس لئے یہ رشی ہون کی

کلٹی ہاتھ میں لے کر گئے

۱۔ اس رشی نے ان کو کہا۔ پھر بھی تب۔ برہمچریہ اور شردھاکے
ساتھ برس بھر یہاں رہو۔ تب تم اپنی خواہش کے موافق سوال کرو
اگر ہم جانتے ہوں گے تو تم کو سب کچھ بتا دیں گے۔

۲۔ ششدریج۔ اس سال بھر رہنے کی پابندی کی غرض یہ تھی تاکہ
ہر ایک کے ادھکار کے جاننے کا موقع مل جائے۔ اور گوروں

ان کی شردھاپوری ہو۔ جب تک یہ نہیں ہوتی برہمچریہ دیا

نقل جاتی ہے گواہوں نے تب برہمچریہ وغیرہ کا پالن

نہ کیا تھا۔ مگر مزید احتیاط کے خیال سے گوروں نے پھر ایسی ہدایت

کی۔

۳۔ اب رسال کے گزر جانے پر، کنہدھی کاتیاں نے پاس

آکر پوچھا۔ بھگوان! کس سے یہ پر جا پیدا ہوئی تھیں۔

۴۔ اس کو اس نے جواب دیا۔ پر جاتی کو پر جاؤں کی

خواہش ہوئی تو اس نے تب کیا۔ اور تب کمر لے کے

بعد ایک جوڑا پیدا کیا۔ یعنی رنی اور پران اس خیال سے

کہ نئے دونوں مل کر میرے لئے مختلف قسم کی پر جائیں پیدا

کریں۔

تشریح پہاڑی۔ شبل برغھ

پرجا۔ رعیت۔ خلقت

تپ۔ غور کرتا۔ سوچنا

رئی۔ مادہ

پران۔ زندگی

پران اور مادہ سے تمام برہما لڈ بنا ہوا ہے۔ مادہ یہ سب چیز

ہے جس کو ہم دیکھتے ہیں۔ پران طاقت ہے زندگی ہے۔ اور

فورس ہے۔ پران مٹانے نہیں دو چیزوں سے سنسار

کو بنا یا ہے۔ سورج۔ چاند۔ ستارے۔ نباتات۔ حیوانات

سیان دو چیزوں سے بنے ہیں۔ مثال کے لئے کہا جاتا ہے

رئی چندرا وراں ہے۔ پران سورج ہے۔ یہ ان کی نسبتی کمی

بیشی کے خیال سے ہے۔ چندرا وراں ناج مادہ کے کثرت کے

ذخیرے ہیں۔ سورج پران کا بھٹکا رہے۔

۵ سورج پران ہے۔ چندرا مان رئی ہے۔ یہ سب جو روپ

اوراد وپ والی (چیزیں) ہیں۔ رئی نہیں۔ اس لئے جس میں شکل ہے

وہ بلا شک رئی ہے۔

تشریح جو نظر آتا ہے۔ وہ مادہ ہے۔ اس لئے جن میں

شکل ہے۔ ان کو مادہ سمجھو۔ چندرا مان مادہ ہے۔ سورج پران

ہے۔ سورج سے سب کو گرمی طاقت اور زندگی ملتی ہے۔

چندرا مان خواہ رئی سے ان کی صورتیں بنتی ہیں۔

یہاں ہم مزید وضاحت کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ پورش پران
 ہے۔ ستری رتی ہے۔ پورش سے پران اور زندگی آتی ہے
 استری سے بچوں کی شکل و صورت کا سامان ملتا ہے۔ و
 طے ہذا القیاس۔ یہی نسبت بجنسہ چاند اور سورج میں ہے
 ممکن ہے کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ شکل تو مرد
 و عورت اور سورج چاند نہ ماہ اور سبائیں ہے۔ اس کا جواب
 یہ ہے کہ ان کے پردھاتنا اور خصوصیت کے خیال سے
 یہ بات کہی گئی ہے۔ جہاں پران کا ذکر آتا ہے۔ وہاں مادہ
 کی صورت کو چھوڑ دو۔ اصلیت پر غور کرو۔ سورج کی شکل
 مادہ کی بنی ہوئی ہے لیکن وہ مادہ کے سامان نہیں دیتا۔ مادہ
 کا سامان تو چاند خواہ اناج ہی سے ملتا ہے۔ اسی طرح
 عورت بطور خود سمجھ کی زندگی کا باعث نہیں ہو سکتی
 مرد سے پران آتا ہے۔ اور عورت سے شکل و صورت کا
 پران ملتا ہے تب اولاد پیدا ہوتی ہے۔

اس کی مزید صراحت ہم اپنے "سرت سشبد یوگ"
 کی کتاب میں کریں گے۔

یہاں پڑھنے والے اس بات کو اور ذہن نشین کر
 رکھیں۔ یہ پران جیو نہیں۔ یہ صرف force ہے۔

یہ اب آدیتہ قلوب ہو کر جب پورب کی سمت میں داخل
 ہوتا ہے۔ اس سے وہ پورب کے پرانوں کو لپٹنے کر نفل میں

ملاتا ہے۔ اور جو دکن کو۔ جو کچم کو۔ جو اتر کو۔ جو نیچے جو اوپر جو درمیان
سمتوں کو اور جو ہر اک چیز کو پرکاشت کرتا ہے۔ اس سے سارے
پرائفل کو کر فوٹ میں ملاتا ہے۔

تشریح۔ سورج کو فوٹ کے ذریعہ پرائفل کو ملاتا
ہوئے لکھتا ہے۔

۷۔ سویہ ویوانز۔ اگنی سارے روپوں والا۔ پران کے
طور پر (اودے) ہوتا ہے۔ سویہ رچا سے بتایا گیا ہے۔
تشریح۔ ویوانز۔ سب آدمیوں کے ساتھ تعلق رکھنے
والا۔

۸۔ رچا۔ رگ وید کے منتر
اس کو دیکھو جو سارے روپوں والا ہے۔ سنرا ہے
سب کو جاننے والا ہے۔ پر مگتی ہے۔ لامثال نور ہے سب کا
پتانے والا ہے۔ ہزاروں کر فوٹ والا۔ سینکڑوں طریقوں
سے برتنا ہوا۔ یہ سورج ساری پر جانوں کا پران ہو کر اودے
ہوتا ہے۔

تشریح۔ سنرا۔ کر فوٹ کی وجہ سے کہا گیا ہے۔
پر مگتی بڑی چال والا۔

یہ سورج تمام خلقت کی جان ہے اپنے منڈل میں محیط اور
منڈل کے رہنے والوں کی جان ہے۔ اسی سے سب کو
گرمی زندگی ملتی ہے۔ یہ سینکڑوں طریقوں سے اپنی ساری

پر جا کا جان بنا ہوا ہے۔ یہ سب کو جانتا ہے۔ اور تمام صوتیں

اس کی وجہ سے پرکاشت ہوتی ہیں۔

۹۔ برس پر جاتی ہے۔ اس کی دورا میں ہیں۔ دکن اور اتر
جو پیش یگیہ اور دوسرے نیک کام کا ابھیاں کرتے ہیں۔ یہ
جان کر کہ بس یہی رب کچھ ہے۔ وہ صرف چند زمان کے لوگ
جاتے ہیں۔ وہ ہی پھر لوٹ آتے ہیں۔ اس لئے یہ رشی جو اولاد
کی خواہش رکھنے والے ہیں وکشن مارگ کو پراپت ہوتے ہیں
یہ رشی جو پترول کا مارگ ہے۔

تشریح۔ برس۔ یہاں کال ردقت اسے مراد ہے جو لوگ
یگیہ اور شجہ کرم کرتے ہیں۔ وہ چند لوگ کو جاتے ہیں۔ یہ کہن
مارگ کہلاتا ہے۔ اور جب وہ اپنے کرموں کو صوبک لیتے ہیں
پھر نیچے کے لوگ میں پیدا ہوتے ہیں جن کو پترول کی خواہش
ہوتی ہے۔ وہ یہ مارگ اختیار کرتے ہیں۔

۱۰۔ اور وہ چوہ۔ برنڈ چریا۔ شر دھا۔ اور دودیا کے ساتھ
آتما کو ٹھونڈھتے ہیں۔ وہ سورج کو پراپت ہوتے ہیں۔ یہ
پرائوں کا گھر ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ آب گئے ہے۔ یہ یجم گتی ہے
اس سے پھر دالیں آتے ہیں۔ کیونکہ یہ نرودہ ہے۔ اس کی تائید
میں یہ شلوک ہے۔

تشریح۔ جو گیان کا آسرا لے کر پرموچہ یہ اور شر دھا
کرتے ہیں۔ وہ سورج کے لوگ میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ پڑھ گئی اور بخوبی اور موکش کی حالت ہے اس سے پھر کوئی مٹا نہیں آتا۔ کیونکہ وہاں جانے سے پھر نیچے کی طرف واپسی کا فرقہ رما حمت ہو جاتی ہے۔ اس کی تائید میں ایک شلوک لکھتے ہیں جو نمبر ۱۱ ہے۔

۱۱۔ کوئی اس کو باپ کہتے ہیں۔ جو پانچ پاؤں والا۔ بارہ شکلوں والا ہے۔ اور جو سورگ سے بھی اونچے ستھان میں زیادہ پانی والا ہے۔ دوسرے اس کو گویا نی کہتے ہیں جس کے سات پتیوں میں چھ اڑے ہیں۔ جس کے رتھ کو سات گھوڑے کھینچتے ہیں اور جس پر سارا جگت قائم ہے۔
تشریح۔ یہ منتر رگ وید کا ہے۔ اور یہ رتھ دوید میں بھی ایک جگہ آیا ہے۔

پانچ پاؤں والا۔ پانچ موسم سے مراد ہے۔ گو موسموں کا شمار چھ ہے۔ مگر ہنیت اور بشرت دونوں جائزے ہی میں آتے ہیں۔ اس لئے ایک سمجھے گئے۔
بارہ شکل والا۔ بارہ مہینے ہیں۔

سورگ سے بھی اونچا۔ یہاں سورگ سے مراد ہوا کے گھر ہے۔ ہے۔ جہاں سورج ہے اور جہاں زیادہ پانی رہتا ہے۔
چھ اڑے چھ موسموں سے مراد ہے۔

سات پتے۔ امارت۔ رت۔ مینے۔ کپش۔ دن رات۔ ہورت۔
۱۲۔ مہینہ پر جاتی ہے۔ کرشن مکش اس کا رتی ہے۔ اور شکل

کپش پران ہے۔ اس نے کچھ رشی شکل کپش میں لگے کرتے ہیں۔
 اور دوسرے کرشن کپش میں۔
 تیسرے کج۔ کرشن کپش۔ اندھیرا پاکھ۔

رانی۔ مادہ

مُشکل کپش۔ اجالا پاکھ

اس کی تفسیر میں سوامی شنگر اچاریہ جی اس طرح فرماتے ہیں۔
 ”پران درشی رشی کرشن کپش میں لگے کرتے ہوئے کبھی شکل کپش
 میں ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ پران سے الگ کرشن کپش کو
 نہیں دیکھتے ہیں۔ اور دوسرے جو پران درشی نہیں۔ وہ اور
 شن سر دیپ کرشن کپش ہی دیکھتے ہیں۔ وہ شکل کپش میں لگے
 کرتے ہوئے بھی کرشن ہی میں لگے کرتے ہیں۔“

۱۳۔ دن اور رات پر جانتی ہیں۔ دن اس کا پران سے رات
 رٹی ہے۔ وہ جو دن کو ستری سے جماعت کرتے ہیں۔ اپنے
 پران کو بہا دیتے ہیں۔ اور جو رات کو ستری سے جماعت کرتے
 ہیں وہ برمجہ چاری ہی ہیں۔

تیسرے کج۔ برمجہ چاری۔ جو برمجہ چریہ کے اصول کی پابندی
 کرتے ہیں۔

۱۴۔ اُن پر جانتی ہے۔ اس سے پیر یہ بنتا ہے اس سے
 یہ پر جائیں پیدا ہوتی ہیں۔
 تیسرے کج۔ برمجہ۔

پرچا۔ خلقت! انسان دوسرے جاندار
 اوپر چند اور سوچ سے شرفِ کرم کرتے ہوئے اپنی نشانی
 پرچا کی پیدائش کا خاکہ کھینچا ہے۔ اس پر دجا کر کے یہ
 سمجھ میں آتا ہے کہ کس طرح دو اصول کے ملنے سے دنیا
 کی پیدائش ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

۱۵۔ اس لئے وہ پرشن جو پرچا پتی کے اس ورت کو پالن کرتے
 ہیں وہ جوڑے کو پیدا کرتے ہیں۔ اور انہیں کے لئے یہ برہ
 لوگ ہے۔ جن کے تپ اور برہم چر یہ ہے۔ اور جن میں سچائی
 قائم رہتی ہے۔

تشریح۔ ورت۔ اس ورت کا ذکر ۱۳ نمبر میں آچکا
 ہے۔

جوڑے۔ بیٹا۔ بیٹی

برہم لوگ۔ چند لوگ سے مراد ہے۔

۱۶۔ اُن کے حصہ میں وہ برہم لوگ آوے گا۔ جو گردِ غبار
 سے پاک ہے۔ جن میں طیرِ معاین جھوٹ یا بھرم نہیں ہے۔
 تشریح۔ چند لوگ ہیں تو ان آدمیوں کو داخلہ ملتا ہے۔ جو
 شجرِ کرم کی یہ ذخیرہ کرتے ہیں۔ مگر وہ نیک و صراحتاً آدمی
 جن میں کج روی جھوٹ یا مغالطہ نہیں ہے۔ وہ اس برہم
 لوگ میں جاتے ہیں۔ جو گردِ غبار سے پاک ہے۔
 اے سالک رام صاحب! بہاؤ نے اپنی ایک کتاب

میں مایا کی اس طرح تعریف کی ہے۔
 "مایا ایک قسم کا غبار ہے جو شبیل برہم کے ساتھ ہر ہاتھ
 میں محیط ہو رہا ہے۔ اونچے ایسے طبقات میں جہاں یہ غبار
 نہیں ہے۔"
 یہ الفاظ ہمارے ہیں۔ ان سے اوپر کے نقطوں کی
 بہت زیادہ تشریح ہوئی ہے۔

دوسرا پر سن

۱۔ اب بھارگوپدر بھلے اس سے پوچھا۔ بھگوان! کہتے
 دیوتا پر جانے کے ساتھ رہتے ہیں کہتے اس کو پرکاش دیتے ہیں اور
 کون پھر ان میں سے سرشیٹ ہیں۔
 تشریح۔ دیوتا۔ قدرت کی طاقتیں۔

اس نے اس سے کہا۔ یہ دیوتا۔ اکاش۔ والو۔ اگنی۔ جل۔
 پر پختوی۔ من۔ آنکھ۔ اور کان ہیں۔ جیسا انہوں نے اپنی شکلیوں
 کا پرکاش کیا۔ تب آپس میں جھکڑنے لگے۔ اور کہا ہم اس شری کو
 سہارا دے کر قائم کئے ہوئے ہیں۔

۲۔ جب پران نے جو دراصل سب میں افضل ہے ان سے
 کہا۔ تم دھوسکے میں نہ پڑو۔ یہ میں ہوں جو اپنے آپ کو پانچ قسم
 میں تقسیم کر کے اس جسم کو سہارا دے کر قائم رکھتا ہوں انکو

اس پر یقین نہیں آیا۔

۴۔ تب وہ پران غرور سے مانو۔ اور اوپر سے باہر کو نکلا
جب وہ نکلا تو دوسرے بھی سب باہر نکل گئے اور جب وہ واپس
آیا۔ وہ سب بھی واپس آئے جیسے جب کھیلوں کا راجہ نکل جاتا
ہے۔ تب ساری کھیلیاں اڑ جاتی ہیں اسی طرح من۔ باقی۔ آنکھ
کان رکھا حال ہوا، تب انہوں نے خوش ہو کر پران کی استی

کی۔ تشریح۔ استی۔ تعریف کرنا۔

آگے کے مترادف ہیں ان کی استی ہے۔

۵۔ وہ آگنی بن کر گرم ہوتا ہے۔ یہ سورج پتا ہے۔ یہ پرجنیہ
ربادل ہے۔ یہ اندر ہے۔ یہ والو ہے۔ یہ پرکھوی ہے۔ یہ دیو
ہے۔ یہ ستا ہے۔ یہ است ہے اور یہ امرت ہے۔

۶۔ جس طرح رکتہ کی ناف میں آترے قائم ہیں۔ اسی طرح
ہر ایک۔ پیز پران میں قائم ہے۔ رچائیں۔ یججر۔ سام۔ یگیہ۔ کشتہ
اور برمجہ

تشریح۔ رچائیں۔ رگ وید سے مراد ہے

برمجہ۔ پرکرتی

۷۔ تو پر جانتی ہو کر گرچھ میں چلتا ہے۔ تو ہی پھر پیدا ہوتا ہے
تیرے لئے پران ایہ پر جائیں ندریں لاتی ہیں۔ تو جو اندریوں
کیساتھ رہنے والا ہے۔

۱۔ تو دیوتاؤں کے لئے سب سے اچھا یہی اے جانے والا ہے۔ تو پتروں کے لئے پہلی سودھ ہے۔ تو انجیر و انگیرن شیوں کا سچا مقصد ہے۔

تشریح۔ دیوتا اور رشی سے یہاں مراد جسم کی تمام ذریعوں سے ہے۔ اگر پران نہ ہوں تو یہ کچھ نہیں کر سکتے۔
۲۔ اے پران تو اپنے بیج سے اندر ہے۔ تو زور ہے۔ کشا کرنے والا ہے۔ تو انترکش میں گھومتا ہے۔ تو سورج ہے۔ سب روشنیوں کا مالک ہے۔

تشریح۔ بیج۔ جلال

رود۔ رولانے والا۔ کال

انترکش۔ درمیانی حصہ۔ آکاش

۱۰۔ جب تو برستا ہے تو اے پران۔ تیری سب پر جانیں آئند روپ ہو کر قائم ہوتی ہیں۔ کہ اب ہمارے لئے ناج پیدا ہوگا جتنی ہم کو خواہش ہے۔

۱۱۔ تو درایت ہے۔ اے پران! اکیلا رشی کہانے والا۔ تمام جگت کا اچھا مالک اور ہم تجھ کو کھانے کے قابل سامان دینے والے ہیں اے مات رشیو! تو ہمارا باپ ہے۔

تشریح۔ درام یہ اس کو کہتے ہیں جس کا جینیو سنکار

نہ ہو۔ پران سب سے پہلے پیدا ہوا اس لئے اس کا سنکار

کون کرتا۔ وہ جنم ہی سے شدھ ہے۔

مات۔ رشو۔ پتا۔ ہو

۱۲۔ جو تیرا شیر بانی۔ کان۔ آنکھ اور من میں پھیلا ہوا ہے

اس کو کلیان والا بنا۔ باہر مت نکل

تشریح۔ جو پران بانی میں رہتا ہے۔ وہ اپان کھاتا ہے

جو کان میں رہتا ہے۔ پران۔ جو من میں رہتا ہے۔ سمان

کھاتا ہے۔

۱۳۔ جو کچھ تر لو کی میں ہے۔ پران کے یہ سب اختیار میں ہے

اے پران! ماں کی طرح تو ہماری رکشا کر اور خوبصورتی اور

دانائی ہم کو دے۔

تیسرا پرچم

۱۔ تب کو سایہ شولاین نے اس سے پوچھی ”بھگوان!

یہ پران کس سے پیدا ہوتا ہے؟ کیسے اس شیر میں آتا ہے؟

کس طرح اپنے آپ کو تقسیم کر کے اس جسم میں وہ رہتا ہے؟

کیسے وہ باہر نکلتا ہے۔ اور کیسے باہری تعلقات کو قائم کرتا ہے

اور کیسے ادھیاتم کے (تعلقات کو قائم رکھتا ہے؟)

تشریح۔ ادھیاتم۔ آتما

دوسرے پرمن میں پران کی بزرگی دکھائی گئی ہے۔ اس

پرمن کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ آتما پران سے علیحدہ

چیز ہے۔

۲۔ اس نے اس کو جواب دیا۔ ”تو نے بڑے مشکل سوالات پوچھے ہیں۔ مگر چونکہ تو سب سے زیادہ برمجہ کے معاملہ میں پوچھنے والا ہے۔ اس لئے میں تجھ سے کہتا ہوں۔

۳۔ آتا ہے یہ پران پیدا ہوتا ہے۔ جیسے پُرش میں چھایا ہوتی ہے۔ اسی طرح اس میں یہ پھیلا ہوا ہے۔ اور من کے کاروبار سے یہ اس شری میں آیا ہے۔

تشریح جیسے پُرش کی سایہ ہوتی ہے۔ ویسے ہی آتا کے ساتھ پران رہتا ہے۔ اور من کے کرم کرنے سے یہ شری میں آتا ہے۔

۴۔ جس طرح کوئی راجہ اپنے افسروں کو حکم دیتا ہے۔ کہ ان یا ان گاؤں پر تم حکومت کرو۔ اسی طرح یہ پران دوسرے پرانوں کو علیحدہ علیحدہ کاسوں پر لگاتا ہے۔

۵۔ مقعد اور آلہ تناسل میں اپان کو۔ پران خود کان اور آنکھ میں رہتا ہوا منہ اور ناک سے چلتا ہے۔ اور بیچ میں اپان ہے۔ وہ دیکھے ہوئے فذ کو ہر جگہ لے جاتا ہے۔ اس پران سے سات شعلے پیدا ہوتے ہیں۔

تشریح۔ دئے ہوئے۔ منہ میں ٹٹلے جھٹلے۔

سات شعلے۔ دو آنکھ۔ دو کان اور ناک اور منہ

۶۔ آتا ہر دسے میں ہے۔ یہاں ایک سو ایک ناٹریاں

اس شری سے آئے پرانوں کی تقیم و توزین کی گئی ہے۔

ہیں۔ اور ان کی سوسو (چھوٹی ناڑیاں)، ہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک ناڑیوں کی بہتر بہتر ہزار شاخیں ہیں۔ ان میں ویان گھومتا ہے۔

تشریح۔ ان ناڑیوں کا ذکر درہار نیک۔ کھڑا پائندہ وغیرہ میں بھی آیا ہے۔

۱۰ ناڑیاں خاص ہیں پھر ایک ایک کی سوسو شاخیں بتائی گئی ہیں۔ یعنی ۱۰۱ × ۱۰۰ = ۱۰۱۰۰ ناڑیوں کی شاخیں ہیں ان میں سے ہر ایک کی بہتر بہتر ہزار شاخیں پھر ہوئیں۔ یعنی ۱۰۱۰۰ × ۱۰۰ = ۱۰۱۰۰۰۰ ناڑیاں ہیں اگر سب کا میزان کیا جائے تو ۱۰۱۰۰ + ۱۰۱۰۰ + ۱۰۱۰۰۰ = ۱۱۲۱۰۰ ناڑیاں ہوں گی۔

۷۔ اب اودان اوپر جائے والا پران را اوپر جانے والے کو ایک سکھنا، ناڑی سے پنیہ سے پنیہ لوک لے جاتا ہے۔ پاپ سے پاپ لوک کو اور دونوں سے منشیہ لوک کو لے جاتا ہے۔ **تشریح**۔ یوگی اس سکھنا ناڑی سے پران کو اوپر کی طرف لے جاتی ہیں چو پنیہ کو تا ہے وہ اچھے لوک میں جاتا ہے۔ پاپ کرنے والا برے لوک کو۔ اور جس کے کرم ملے جلتے ہیں وہ انسان کی پونی میں پیدا ہوتا ہے۔

۸۔ سورج بلا شک باہری پران (ہموکر) اودے ہوتا ہے کیونکہ یہ اس کو مدد دیتا ہے جو آنکھ میں پران ہے۔ جو دیوتا

پر تھوی میں ہے۔ (گنی) یہ منشیہ کے اپان کو مرد دیتا ہے۔ مدہیہ
میں جو آکاش ہے۔ وہ سمان ہے۔ وایو دیان ہے۔
تشریح۔ آنکھ کو سورج سے نسبت ہے۔ بغیر سورج کی
مددنی کے آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ سورج کو ویراٹ پورش
کی آنکھ بتایا گیا ہے۔ اس لئے چونکہ منشیہ کا شریر خود
چھوٹا برہما نہ ہے۔ جو پران اس کی آنکھ میں رہتا ہے۔ وہی
سورج میں بھی ہے۔

۸۔ مدہیہ۔ درمیانی حصہ۔ انترکش جو پر تھوی اور ویراٹ کو
کے بیچ میں ہے۔ اس میں جو ہوا رہتی ہے۔ وہ دیان
کہلاتی ہے۔

۹۔ تیج اودان ہے۔ اس لئے جس کے شریر کا تیج ٹھنڈا
ہو گیا ہے۔ وہ پنرجنم کو پاتا ہے۔ اپنی تمام اندریوں کے ساتھ
جو اس وقت من میں لین ہو گئے ہیں۔

تشریح۔ تیج یہاں شریر کے کاغذی کو کہا ہے۔ جب یہ
نہیں رہتا انسان مرجاتا ہے۔ اور اس کی اندریاں من
میں لین ہو جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ وہ پھر نئے جسم میں جاتا
ہے۔

۱۰۔ جو کچھ اس کے چت رہیں، اُس کے ساتھ وہ پران کی طرح
چلتا ہے اور پران تیج اودان کے ساتھ ملا ہوا آتما کے ساتھ
اس شوکشم شریر کو اپنے لئے تیار کئے ہوئے لوک میں لے جاتا

ہے۔
تشریح۔ زندگی میں جو جو کام کئے ہیں۔ ویسے ہی من میں بائنا
رہتی ہے۔ اور اس کے موافق اس کو لوک اور بونی ملتی ہے
مرنے وقت سوکشم بشریہ ساتھ رہتا ہے۔

۱۱۔ وہ جو اس طرح جاتا ہوا پران کو جانتا ہے اس کی اولاد
ضایع نہیں جاتی۔ اور وہ امرت ہوتا ہے اور اس کی تائید پریشلوک
ہے۔

تشریح۔ پرانوں کا علم رکھنے والا صاحب اولاد ہوتا ہے۔ اور
مکتی کا وارث ہوتا ہے۔ آپ نشد نے اس علم کی صراحت اس طرح
کی ہے۔

پران آتما سے پیدا ہوتا ہے اور پران من کے دھرم ادھرم کے
کے موافق جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اور اپنے آپ کو پانچ قسم
میں تقسیم کر لیتا ہے۔ یعنی مقعد اور آلہ تناسل میں اپان ہوتا
ہے۔ آنکھ اور کان میں پران خود رہتا ہے۔ ناف میں سمان
رہتا ہے۔ تاڑیوں میں دیان رہتا ہے۔ سوشمنا ناڑی میں
ادان رہتا ہے۔

یہ پران پھر ادوان کے راہ سے ادوان کو لئے ہوئے باہر
لکھتا ہے۔ یہ جسم کے اندر اس کی کیفیت ہے۔ اور اسی طرح وہ
شریہ کا انتظام کرتا ہے۔

باہری دنیا میں سورج۔ آگنی۔ آکاش۔ وایو۔ تیج جو راصل

پران۔ اپان۔ سامان۔ دیان اور اودان سے مشابہ اور مماثل
میں سامان کی بدولت باہری جگہ کو اس نے دھارن کر رکھا
ہے۔ اور پران سے ادھیاتم کو دھارن کیا ہے۔ وہی پھر من
کیساتھ مل کر اودان کے راہ سے اس کو لوک کی طرف لیجاتا
ہے یہی سب میں افضل ہے۔

۱۲۔ جو کوئی پُراپن کی استقامت۔ پھیلا د۔ اور پانچ قسموں سے
باہری اور ادھیاتم کے دھارن کی حقیقت کو جانتا ہے۔ وہ
ان کو جان کر امرت ہوتا ہے۔ امرت ہوتا ہے۔
تشریح۔ استقامت۔ قیام۔ یعنی پران کس طرح مقعد وغیرہ
میں قائم ہے۔

پھیلا د۔ سورج وغیرہ کی صورت میں باہری جگہ میں
کیسے پھیلا ہوا ہے۔

پانچ قسمیں۔ پران۔ اپان۔ سامان۔ دیان اور اودان
وغیرہ وغیرہ۔

چوتھا پرن

۱۔ تب سوریا بنی گا رگیہ نے اس سے پونچھا۔ بھگوان! وہ
کون راندیاں ہیں جو اس پرش میں (سوئے وقت) سوتے
ہیں؟ اور وہ کون ہیں جو اس وقت جاسکتے ہیں! وہ کون دیو

ہے جو خواب کو دیکھتا ہے۔ کس کو یہ مسکھ (سوشیتی میں) ہوتا ہے اور کس میں یہ سب آسرا لیتے ہیں؟

۲۔ اس کو اس نے جواب دیا۔ اے گارگیہ جیسے سورج کی کر میں اُترتے ہوئے کے وقت اس سے ایک ہو جاتی ہیں اور جب وہ نکلتا ہے تب پھر پھیل جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ سب اندریاں، اپنے سے اونچے دیو میں جو من ہے اس سے ایک ہو رہتی ہیں۔ اس وجہ سے اس وقت یہ پُرش نہ سنتا ہے۔ نہ دیکھتا ہے۔ نہ سونگھتا ہے نہ رس لیتا ہے۔ نہ چھوتا ہے۔ نہ بولتا ہے۔ نہ کپڑا ہے۔ نہ آئند بھوگتا ہے۔ نہ بل، تیاگتا ہے۔ نہ چلتا ہے۔ وہ سوتا ہے۔ یہ سب لوگ کہتے ہیں۔

تشریح۔ سوتے وقت اندریاں سمٹ کر من میں لے ہو جاتی ہیں۔ اور اس وقت پرش ہیند میں ہوتا ہے۔ لوک اسکو کہتے ہیں۔ یہ سوتا ہے۔ یہاں سارے اندریوں اور ان کے کرم کا تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ مثلاً آنکھ نہیں دیکھتی۔ کان نہیں سنتے۔ آئند بھوگنے کا کام آئند تناسل کا ہے۔ وہ بھی بے کام رہتا ہے۔ ساری اندریاں سو جاتی ہیں۔ یہ پہلے سوال کا جواب ہے۔

۳۔ پرائوں کی انگٹیاں ہی اس شرم میں جاگتی ہیں۔ اپان دایو اس میں گارہ پتیہ (گرہست کی) انگٹی ہے۔ ویان الو دایہ پچن ہے۔ اور جس وجہ سے گارہ پتیہ سے باہر لانی جاتی ہے۔ باہر

لائے جانے کے سبب سے پران آہونیہ آگنی ہے۔
 نقشہ برج - شہر اس جم سے مراد ہے جس میں گیارہ
 دیوانی بھاگ ہیں۔ کیونکہ اس میں گیارہ سوراخ بنائے گئے
 ہیں۔ اس کو سنتوں نے لوددار کا پیارا بھی کیا گیا
 ہے۔

تین قسم کی شروت آگنی ہوتی ہیں۔ گارہ پنیہ آگنی اس
 کا کٹھ دکش میں ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ جلتی رہتی ہے۔
 دوسرے کٹھوں میں آگنی اس سے لے جا کر جلاتے ہیں
 انوار پنیہ جن اس کو اکثر دکش آگنی ہی کہتے ہیں۔ اور اس کا
 کٹھ دکش کی طرف ہوتا ہے۔ آہونیہ آگنی۔ اس کا کٹھ
 پورب میں ہوتا ہے۔ اب پران اور آگنیوں کی جو مشابہت
 یہاں بتائی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ پران آہونیہ ہے
 کیونکہ جب آدمی سویا ہوا ہوتا ہے تو پران اسی طرح اپان
 سے باہر آتے ہیں۔ جس طرح آہونیہ گارہ پنیہ ہے۔ اور
 دیان دکش آگنی ہے۔ کیونکہ وہ ہر دے کے دکش کے
 سوراخ سے نکلتی ہے۔ پنڈت رام بارام

۴۔ سانس کا باہر نکالنا اور اندر کھینچنا دو آہوتی ہیں۔ جو
 دیوان دونوں کو برابر تقسیم کرتی ہے۔ وہ سمان دایو ہے۔ سن
 جہماں ہے۔ گیہ کا پھل اودان ہے۔ یہ گیہ کرنے والے کو
 ردربہ و زبرجھ کو پہنچاتا ہے۔

دیتا۔ یہ گہری نیند کی حالت ہے۔ شکر اچار یہ جی لکھتے ہیں۔ کہ
اس وقت تیج کے سبب سے من کے تمام ناکے رانڈیاں،
بند ہو جاتی ہیں۔ کوئی خاص خیال نہیں رہتا۔ من آتماں
لین ہو جاتا ہے آتما کے سوا اور کچھ نہیں رہتا۔ سوشپتی
میں یہ حالت ہوتی ہے۔

۷۔ لمے پیارے اچس طرح پرند درخت پر رہنے لگھوٹنے
میں، آشرالیتا ہے۔ اسی طرح یہ سب کچھ پر ماتما میں مشرا
لینا ہے۔

تشریح۔ پر۔ اونچا۔

۸۔ پر پھوسی اور پر پھوسی کی ماترا۔ بل اور بل کی ماترا۔
اگنی اور اگنی کی ماترا۔ واپو اور واپو کی ماترا۔ آکاش اور آکاش
کی ماترا۔ آنکھ اور جو کچھ دیکھا جاتا ہے۔ کان اور جو کچھ سنا
جاتا ہے۔ ناک اور جو کچھ سونکھا جاتا ہے۔ زبان اور جو کچھ
چکھا جاتا ہے۔ چمڑا اور جو کچھ چھوا جاتا ہے۔ بانی رقت کلام،
اور جو کچھ بولا جاتا ہے۔ ہاتھ اور جو کچھ پکڑا جاتا ہے۔ آلہ تناسل
اور جو کچھ بھوگا جاتا ہے۔ مقعد اور جو کچھ خارج کیا جاتا ہے
پاؤں اور جس پر چلا جاتا ہے۔ بدھی اور جو کچھ جانا جاتا ہے
اہنکار اور جس کا ابھمان کیا جاتا ہے۔ چت اور جو کچھ یاد کیا
جاتا ہے۔ تیج اور جو کچھ پرکاش کیا جاتا ہے۔ پران اور جو کچھ
اس سے سہارا پاتا ہے۔

تشریح۔ ماترے مزدبیاں سوکشم تنما ترے ہے
یعنی آکاش کا تنما ترے شبد ہے۔ واپوکا سپرش۔ آگنی
کا روپ۔ جل کا رس اور پرتھوی کا گندھ ہے۔ یہ سب
اور تمام اندریاں اور ان کے بھوک و شے کے سامان
یہ سب آتما میں جا کر آسرا لیتے ہیں۔ اور پھر سب پر ماتا کو
اپنا آسرا بناتے ہیں۔ اس میں تیج لفظ دو جگہ آیا ہے۔
۵۔ کیونکہ یہ جو دیکھنے والا۔ چھونے والا۔ سننے والا۔ سونگھنے
والا۔ رس لینے والا۔ ماننے والا۔ جاننے والا۔ کرنی والا۔ وگیان آتما
پرش ہے۔ وہ اس وقت اُس اکشر پر ماتا میں آسرا لیتے
ہیں۔

تشریح۔ وگیان آتما۔ آکھ دکھتی ہے۔ کان سنتا ہے
دبان رس لیتی ہے۔ من مانتا ہے۔ بدھی جانتی۔ ہاتھ دیاں
کرتا ہے۔ یہ سب اندرونی اور بیرونی اندریاں اور ار
ہیں۔ سب کا جاننے والا آتما ہے۔ اس لئے اس کو وگیان آتما
پرش کیا ہے۔

۱۰۔ جو اس اکشر کو جانتا ہے۔ جو بغیر سایہ۔ بغیر رنگ
کے ہے اور شو بھر ہے۔ وہ بلا شک اس پر م اکشر کو پالیتا ہے
ہاں۔ اسے پیار سے اور وہ سب کا جاننے والا ہوتا ہے۔ سب
کچھ ہوتا ہے۔ یہاں یہ شلوک ہے۔

تشریح۔ شو بھ۔ روشن۔ صاف۔ شفاف۔ چمکنے والا اس میں

سایہ نہیں ہوتا۔ شکر اچار یہ سوامی کہتے ہیں کہ وہ بغیر
کسی فرق کے چپکنے والا اور پرکا نشان ہے۔
۱۱۔ اے پیارے! جو کوئی اکشر آتما کو جانتا ہے۔
جس آتما پر جس کا خواص گیان ہے۔ اور معہ تمام دیوتاؤں کے
سارے پران اور سارے بھون آشر لیتے ہیں۔
وہ سر دگیہ ہو کر رب کو چاک کر جاتا ہے۔
گشتر صحیح۔ دیوتا۔ اندریاں شکتیاں وغیرہ
بھوت۔ پانچ مختصر ہوا۔ آگ وغیرہ
جو اس آتما کو جانتا ہے وہ سر دگیہ ہو کر تمام
پر دوں کو چاک کر دیتا ہے۔

پانچواں پرسن

۱۔ تب ستیہ کام شیو کے لڑکے نے پونچھا اگر کوئی آدمیوں
میں سے مزید کے وقت تک اونکا رکا دھیان کرے تو وہ اس
رکی مدد سے کس لوک نوپا تا ہے۔
اس نے اس سے کہا۔

۲۔ اے ستیہ کام! یہ آدمی پرا در اپر بر بھ ہے۔ یہ اکشر
ہے۔ اس لئے وہ جو اس کو جانتا ہے وہ اسی کے آشر سے

سے دونوں میں سے ایک کو پاتا ہے۔

تشریح۔ دونوں۔ پر۔ اور پر برہم

مطلب یہ ہے۔ شبیل برہم اور شدھ برہم۔ ان دونوں

کی پراپتی انگار کے دھیان سے ہوتی ہے۔

۱۔ اگر وہ ایک ماترا ۱۱۱۱ والے لاوم کا دھیان کرے

تب وہ اسی سے ہرکاشت ہو اجدی پر ہتھوی کی طرف جاتا ہے

اس گورچائیں منشیہ لوک میں لے جاتی ہیں۔ وہ یہاں تپ

برہم چرچہ اور شدھ سے شگفت ہو کر ہما کو اٹھو کرتا ہے۔

تشریح۔ ایک ماترا کا یہاں مطلب یہ ہے۔ کہ ایک

انگ کو پر دھان سمجھ کر باقی دونوں کا اتنا خیال نہ کرے

ایسا شخص پھر پر ہتھوی کی اور آکر جنم لے گا۔ آ۔ او۔ تم۔ ان

تینوں کا تعلق دیو ۱۱۱۱ انترکش اور پر ہتھوی سے ہے

جو جس کا زیادہ دھیان کرتا ہے اسی لوک میں جاتا ہے

اکار کا دھیان کرنے والا پر ہتھوی میں آکر پھر اپنے پرانے

سنسکاروں کی وجہ سے تپ۔ برہم چرچہ اور شدھ

کر کے پھر اپنا کام بنانے لگتا ہے۔ کیونکہ بس میں بھگتی

ہے۔ وہ کبھی صنایع نہیں جاتی۔ وہ پھر دوسرے جنم

میں پھر نے لگتی ہے۔ کیر صاحب فرماتے ہیں۔ بھگتی

بچ جسے نہیں نہیں جاسے برہمنڈ

رچا۔ گ۔ وید کے منتر

۴۔ جو پھیر اس کو تین ماتراؤں (اوم، $AM + 3 + AM$) واسے اوم اسی اکثر سے پر م پرش کا دھیان کرے۔ وہ شیخ سیر راج میں پہنچا ہوا جیسے سہا پ کی نیچلی سے چھوٹ جاتا ہے۔ ویسے ہی وہ باپ سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور اس کو سام کے منتر برہم لوک کو اوپر پہنچاتے ہیں۔ اور وہ وہاں پہ اُس آتما کو دیکھتا ہے۔ جو تمام آتماؤں کے بڑی میزان سے بھی بڑا ہے۔ اس پر یہ دو خلوک ہیں۔

تشریح۔ آتماؤں کی بڑی میزان۔ براجموعد۔ جو سب کی جان ہے اور جو تمام دنیا کا آسرا ہے۔ مثال کے طور پر انسانی شریر کو لے لو۔ اس میں ایک پردھان جیو ہے۔ جو اس شریر کا ابھائی ہے۔ باقی بے شمار کرڈوں جیو اس کے اندر ہیں۔ وہ پردھان جیو سب کی جان اور کے پیچھے ہے۔ اسی طرح ہر مائیکروسکوپ میں دیا پک ہو کر سب کی جان بن رہا ہے۔ اور تمام رجنا کے پیچھے ہے۔

۵۔ تین ماتراؤں (اوم، $AM + 3 + AM$) کا الگ الگ پر یوگ کیا جائے۔ اور ایک دوسرے سے ملا کر پر یوگ کیا جائے تو وہ موت والی ہوتی ہیں۔ لیکن جو باہری۔ دریاہی اندر دنی کر یا دن میں ٹھیک ٹھیک پر یوگ کی گئی ہیں۔ تو بناتے والا نہیں کا پتا۔

تشریح۔ جو اس کو الگ الگ سا دھن کرتے ہیں وہ پر
برجہ کو نہیں پاتے۔ اور ان کو موت سے چھکارا نہیں ملتا
لیکن جو ابھی اس کرتے ہوئے جاگرت سپون اور سوپتی
کے منازل کو ایک ساتھ ملے کرتے ہوئے اوم کے
تینوں ماتراؤں کا ساتھ ساتھ پر لوگ کرتے ہیں۔ وہ بخون
ہو جاتے ہیں کا پتے نہیں۔

۷۔ رچاؤں سے وہ اس لوگ کو جاتا ہے۔ اور بھر سے
انتر کش کو۔ سام منتروں سے اس (برجہ لوگ) کو جس کو شاعر
رشی اجاڑتے ہیں۔ ایک اور نکار کے سہارے سے ہی گیارہ
اس کو پر اپت ہوتا ہے۔ اور اس کو جو شانت اجر۔ امرت اور
آجھے ہے۔

تشریح۔ یعنی شبیل برجہ اور شدھ برجہ دونوں
کو پا لیتا ہے۔ یہ تینوں ماتراؤں کے دھیان سے
ہوتا ہے۔

چھاپرسن

اب تب اس سے سو کی شاکھ درواج کے لڑکے نے پونچھا
بھگوان! کو لٹا کاراج پتر ہرنیہ نا بھ میرے پاس آیا۔ اور

یہ سوال کیا: "اے بھرتو! کس طرح تو سولہ کلا والے پرس کو جانتا ہے؟ میں نے اس شاہزادے سے کہا۔ میں اس کو نہیں جانتا۔ اگر میں جانتا ہوتا۔ تو کس طرح تجھ کو نہ بتاتا۔ اس کی جڑ سوکھ جاتی ہے جو جھوٹ بولتا ہے۔ اس لئے میں یہ کہنے کو تیار نہیں ہوں۔ جو سچ نہیں ہے۔ تب وہ چپ چاپ رختہ پر سوار ہو کر چلا گیا۔ اب میں وہ پوچھتا ہوں۔ وہ رسولہ کلا والا پرس کہاں ہے؟

۲۔ اس کو اس نے جواب دیا: "اے پیارے! یہاں جی جسم کے اندر وہ پرس ہے۔ جس میں یہ سولہ کلائیں پیدا ہوتی ہیں۔

۳۔ اس نے سوچا کہ وہ کیا ہے۔ جس کے نکلنے پر میں نکل جاؤں گا۔ اور جس کے ٹھرنے پر میں ٹھروں گا۔
تشریح۔ اس سے یہاں مراد پرماتما ہے۔

۴۔ اس نے پران کو پیدا کیا۔ پران سے شروٹھا۔ اکاش والیو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی۔ اندریہ۔ من۔ ناج۔ ناج سے بیج تب۔ مہتر۔ کرم اور لوگوں میں نام بھی

تشریح۔ پران۔ ہر نہ گرجہ سے مراد ہے جس پر ساری اندریاں ٹھہری ہوئی ہیں (شکر)

شروٹھا۔ جس کی وجہ سے انسان نیک کام

(طریقت توجہ کرتا ہے۔ شکر)

پرتھوی۔ پانچ استھول ہما بھوت وغیرہ
(سشگر)

اندریہ۔ پانچ کرم اور پانچ گیان اندریہ بشکر،
نام۔ نام میں نام روپ دونوں شامل ہیں اور
شہرت کا بھی مطلب نکل سکتا ہے۔

۵۔ جیسے ندیاں بہتی ہوئی سمندر کو چلی جا رہی ہیں
جب وہ سمندر کو پہنچ جاتی ہیں تو غائب ہو جاتی ہیں۔
ان کے نام اور روپ دونوں کا اجماع ہوتا ہے۔ وہ
سمندر میں صرت یہی کہلاتی ہیں۔ اسی طرح اس ساقشی
کے سولہ کلانیں جو پرش کی طرف جا رہی ہیں۔ جب وہ
پرش کو پہنچ جاتی ہیں تو غائب ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے نام
اور روپ بھی غائب ہو جاتے ہیں۔ پرش ہے۔ صرف
یہ کہلاتا ہے۔ اور پھر وہ بغیر کلا کے رہتا ہے۔ اور امرت
ہے۔ اس پر یہ شلوک ہے۔

۶۔ سب کلانیں جس پر اس طرح ٹھہری ہوئی ہیں
جیسے رکتہ کے ناف میں ارے۔ وہ پرش جو جاننے کے
قابل ہے اس کو تم جانو جس سے کہ موت تم کو تکلیف
نہ دے۔

۷۔ اس رپلا دہنے ان رشاگر دول سے یہ کہا۔ میں
اس پر برہمہ کو صرف اتنا ہی باق ہوں۔ اس سے چھ

کچھ نہیں ہے۔

۸۔ جب انہوں نے اس کی تعظیم کرتے ہوئے کہا: تم
بلا شک ہمارے باپ ہو۔ جو ہم کو گیان سے دوسرے
گنا سے پر تار کرنے آئے ہو۔ پر م رشیوں کو منکار ہے
پر م رشیوں کو منکار ہے۔

پیرایہ

اردو ترجمہ و تفسیر

از
بابوشیورت لال ورن ایم۔ اے

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۳	تیسرا نوداک	۳۵	دیباچہ
۵۴	چوتھا نوداک	۴۱	سکشاوتی۔ پہلا نوداک
۵	پانچواں نوداک	۴۲	دوسرا نوداک
۵۵	چھٹا نوداک	۴۲	تیسرا نوداک
۵۶	ساتواں نوداک	۴۴	چوتھا نوداک
۶	آٹھواں نوداک	۴۵	پانچواں نوداک
۵۸	نواں نوداک	۴۶	چھٹا نوداک
۵۹	بھگودتی	۴۷	ساتواں نوداک
۶	پہلا نوداک	۴۸	آٹھواں نوداک
۶۰	دوسرا نوداک	۴۸	نواں نوداک
۶	تیسرا نوداک	۴۹	دسواں نوداک
۶۱	چوتھا نوداک	۵۰	گیارھواں نوداک
۶۱	پانچواں نوداک	۵۱	بارھواں نوداک
۶۲	چھٹا نوداک	۵۱	برہمدتی۔
۶۲	ساتواں نوداک	۵۱	پہلا نوداک
۶۳	آٹھواں نوداک	۵۲	دوسرا نوداک
۶۴	نواں نوداک		
۶۴	دسواں نوداک		

دیباچہ

تیسرے باب نشد تیسرے آرنیک کا ایک حصہ ہے یعنی کرنش بکریہ
کے آرنیک، اور ادا دھیا اس میں شامل ہیں۔ یہ آخری باب نشدوں
میں بھی ہے۔ بشکر ہے اس کے پہلے حصہ کو سکشاوتی -
دوسرے کو برہمانندوتی کا نام دیا ہے۔ مگر آخری حصہ کے
لئے کوئی نام نہیں دیا گیا۔

برہم پر دیا کرتے ہوئے دُور اور اس کے فرزند بھرگو
کے درمیان سوال و جواب ہوئے ہیں۔ پہلے دُور نے جو
برہم کی تعریف کی اس سے بھرگو کو بھرم ہوا۔ اور پھر رفتہ رفتہ اصلیت
کی طرف آیا۔ دُور نے کہا جس سے سب پیدا ہوئے ہیں جن میں
سب رہتے ہیں جس کی طرف سب مائل ہوتے ہیں۔ وہی برہم ہے
اس سے بھرگو نے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ چونکہ سب پیدائش پرورش غذا
سے ہے برہم غذا ہوگا۔ پھر اس نے سوچا۔ سب لوگ سالن کے
رہتے ہوئے جیتے ہیں۔ اس لئے پران ہی برہم ہوگا۔ مگر
یہ بھی تسلی بخش تحقیقات نہیں ہوئی۔ تب اس کے باپ نے کہا۔ برہم

یوگ ہے اور اس نے سمجھا کہ برمجہ سے مراد بدھی سے ہوگی۔ تب اس نے غور کیا۔ برمجہ آتد ہے۔ اور اسی مقام پر وہ ٹھہر گیا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ بھرگو ایک بات سن کر اسی پر برابر غور کرتے کرتے اس آخری نتیجہ تک پہنچا۔ جہاں سارے مادی عالم خیالات کا فائدہ ہو جاتا ہے۔

میرپ

سکشا ولی

پہلا انوک

۱۔ اے میرا تو ہمارے لئے سکھ سرورپ - اے ورن !
 تو ہمارے لئے سکھ سرورپ ہوا اور برہمپتی ! ہمارے لئے سکھ سرورپ
 ہو۔ دیا پاک دشو ہمارے لئے سکھ سرورپ ہو۔ منکا رہے برہم کو بالے
 والو ! تجھ کو منکا رہے۔ تو ہی پر تیکش برہم ہے۔ میں تجھ ہی کو تیکش
 برہم کہوں گا۔ ست کہوں گا وہ برہم میری رکشا کرے۔ رکشا کرے
 میری اور رکشا کرے تقریر کرنے والی کی۔

اوم شانہ۔ شانہ۔ شانہ

تشریح۔ یہ بھوید کا منتر ہے۔ اس کا پڑھنے والا شاکر ہے

اس میں متروڑن۔ اندر۔ دایو وغیرہ سب شیل برمجہ یا سرگن
برمجہ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

دوسرا نوواک

۱۔ ہم سکشا کی دیا لکھا کریں گے۔ ورن۔ سور۔ ماترا۔ پر تین
سام۔ سندھی۔ یہ سکشا اوصیا لکھا گیا ہے۔
تشریح۔ ورن۔ حروف۔

سور۔ تلفظ۔ ادات۔ الودات وغیرہ
ماترا۔ دیرگیہ۔ پرت اور ہر سورا اعراب
پر تین۔ لفظوں کی بنا وٹا میں اندر اور باہر
کے تعلقات کو قائم رکھنا۔

سام۔ خوش الہامی سے پڑھنا
سندھی۔ ملا کر پڑھنا۔ ہکلاتے ہوئے نہ پڑھنا

تیسرا نوواک

۱۔ بیش ہم دونوں گوروا اور جیلے کے ساتھ ہو۔ ہم برمجہ درجس ہم
دونوں کے ساتھ ہو۔ اب سنہننگی اپ نشد پانچ مدوں میں تیار کیے
جیلے لوگوں رو دنیاؤں کے تعلق میں۔ نور دیوتیوں کے تعلق میں

علم (دودیا) اولاد اور جسم کے تعلق میں ان کو مٹا سہتا کہتے ہیں پہلے دنیاؤں کے تعلق میں ہے۔ پر پختوی پہلا جز ہے۔ دودیا۔ آخری جز ہے آکاش ان کی ملاوٹ ہے۔ دایو ملائے والا۔ یہ لوگوں کے تعلق میں ہے۔

تشریح (۱) برہم درجہ۔ دید کے پڑھنے سے جو بدل چرے پروکتا ہے برہم درجہ ہے۔

(۲) سنہتا۔ اتحاد اور میل۔ چونکہ دید کے مٹر اکٹھا کئے گئے ہیں۔ ان کو سنہتا کہتے ہیں (سن۔ تا۔ ہی)۔

(۳) اب رشیوں (دویوتاؤں) کے تعلق میں کہتے ہیں۔ آگنی پہلا جز ہے۔ سورج آخری جز ہے۔ پانی ان کا ملاپ ہے۔ اور دیکھی ملائے والی ہے۔ یہ جو عینوں کے تعلق میں ہے۔

(۴) اب علم (دودیا) کے تعلق میں کہتے ہیں۔ گورو پہلا جز ہے۔ شاگر د آخری جز ہے۔ دودیا ان کا ملاپ ہے۔ پڑھنا ملائے والا ہے۔ یہ علم کے تعلق میں ہے۔

(۵) اب اولاد کے تعلق میں کہتے ہیں۔ ماما پہلی جز ہے۔ باپ آخری جز ہے۔ اولاد ان کا ملاپ ہے۔ اور تولید کا فعل ان کا ملائے والا ہے۔ یہ اولاد کے تعلق میں ہے۔

(۶) اب جسم (شریر) کے تعلق میں کہتے ہیں۔ نیچے کا جڑ پہلا جز ہے۔ اوپر کا جڑ آخری جز ہے۔ بائی ان کی ملاپ ہے۔ اور زبان ان کی ملائے والی ہے۔

(۱) یہ پانچ مہاسنتائیں ہیں جیسی کہ یہاں دیا گیا کر دی گئی ہے جو اس طرح مہاسنتاؤں کو جانتا ہے۔ وہ اولاد سے موشیوں سے برتر درجہ ہے۔ اور سورگ لوگ سے ملتا ہے۔

چوتھا انوک

۱۔ اندر جو دیدوں میں افضل مانا گیا ہے۔ تمام صورتوں والا ہے۔ دیدوں سے راور، امرت سے پیدا ہوتا ہے وہ اندر مجھ کو بدھی سے طاقتور بنادے۔ لے دیو! میں امرت کا دھارن کرنے والا ہوں۔ میرا ہم قابل ہو۔ میری زبان معنی بنے۔ میں کالوں سے بہت سنوں۔ تو بدھی سے ڈھکا ہوا برہم کا خزانہ ہے۔ میرے (گوردے) نے ہوئے رکشا کی حفاظت کر! تب مجھ کو وہ شری (خوشی) لاوے جو موشیوں کی بڑا بنوالی اور کپڑے لاسے والی ہے۔

۲۔ اور میرے لئے کھانے پینے کی چیز متیا کرتی ہے۔ یہ شری بستر درنگلوں و دوسرے موشیوں سے بھر پور ہے۔ یہ مجھ کو لاوے۔ سواہا ہر طرف ہے برہمچاری میرے پاس آئیں۔ سواہا! برہمچاری محنت کر کے میرے پاس آئیں۔ سواہا! اپنے آپ کو ضبط میں رکھنے والے برہمچاری میرے پاس آئیں۔ سواہا! شانت

برہمچاری میرے پاس آئیں۔ سواہا
۳۔ آدمیوں میں میں ایش والا بنوں۔ سواہا میں بڑے دولت مند
رہی، افضل ہو جاؤں۔ سواہا بھگوان! مجھ کو اپنے میں داخل ہوئے دے
سواہا بھگوان! تو مجھ میں داخل ہو جا۔ میں اے بھگوان! تجھ میں جس کی
ہزاروں شاخیں ہیں۔ اپنے آپ کو شدھ کرتا ہوں۔ سواہا! جیسے نیچے
کی طرف پانی بہتے ہیں جیسے برسن مل جاتے ہیں۔ اسی طرح سچے
اے برہمچار! ہر چار طرف سے برہمچاری میرے پاس آویں۔ سواہا
تو شرن کی جگہ ہے مجھ کو چمکا دے۔ مجھ کو اپنی شرن میں لے سواہا۔

پانچواں انوواک

۱۔ بھو، بھو، وہ۔ سواہا۔ یہ تین نقصوت کے نام ہیں۔ مہاچستہ (رشی)،
ان میں ایک چوتھا نام بتایا ہے (وہ، قند، دہے) وہ برہمچ ہے۔
وہ آتما ہے۔ دوسرے دیوتا اس کے انگ ہیں۔

۲۔ بھو، یہ پر مھتوی لوک ہے۔ بھوہ۔ انترگمش ہے۔ سوہ دیو
(آپ)، لوک ہے۔ مہا سولج ہے۔ سورج (ہی) سے تمام لوگوں
کو بڑائی ملتی ہے۔ بھوہ اگنی ہے۔ بھوہ واپو ہے۔ بہو سولج
ہے۔ قند چاند ہے۔ چندرمان ہی سے تمام روشنیوں (ستاروں)
کو بڑائی ملتی ہے۔ بھوہ رچا میں۔ (رگ وید) ہیں۔ بھوہ سام
ہے۔ سوہ بکر ہے۔ قند برہمچ ہے۔ برہمچ سے تمام ویدوں کو بڑائی

پس دوم کہہ کر ادھویو پڑھتا ہے۔ اور کہہ کر برہادر کرم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور کہہ کر آگنی ہو تو کا حکم دیتا ہے۔ اور کہہ کر براہمن دید پڑھتا ہے۔ اس مقصد سے کہ میں ہر جگہ دیوین کو پرست ہوں اور اس طرح وہ برہمہ کو پالیتا ہے۔

نواں انوواک

رت پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ ستیہ پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ تب پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ من کو شانت رکھنا پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ اندریوں کا دمن کرنا۔ پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ آگ کا اودھان کرنا پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ آگنی ہو تو کرنا پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ انتی سیوا پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ منشیہ سوہار کرنا پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ اولاد کی پرورش کرنا پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ اولاد پیدا کرنا پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ اولاد کی اولاد ہونے تک گھر میں رہنا، پڑھنا اور سکھانا چاہئے۔ ستیہ واپا (رشی) رکتی ترہے خاندان کا، مانسا ہے کہ صرف سچائی ضروری چیز ہے۔ تو نیتہ (رشی) یکشٹہ (کالو کا)، مانسا ہے۔ کہ صرف تب ضروری چیز ہے۔ ناک (رشی) مدگل (کالو کا) مانسا ہے۔ کہ پڑھنا و مطالعہ کرنا اور سکھانا ہی ضروری چیز ہے۔ کیونکہ وہی تب ہے۔ ہاں وہی تپا ہے۔

دسواں کھنڈ

میں راتاً، سنسار روپی، درخت کا ہلانیوالا ہوں (جو اکھٹے کے قابل ہے میری نیکی نامی پہاڑ کی چوٹی کی طرح ہے۔ میں وہ ہوں جس کے گیان، کا پوتر پرکاش، اوشیا طلوع ہوا ہے۔ گویا سورج میں ہے۔ میں وہ ہوں جو اصلی امرت ہے۔ میں چمکتا ہوا خزانہ ہوں میں بڑھی ہوں امرت ہوں۔ لایزال ہوں۔ یہ ترشنگو (رشی) کا قول ہے۔

گیارہواں نوواک

۱۔ دید پڑھا کر اس طرح شاگرد کو ہدایت کرتا ہے۔ سچ بولو۔ دھرم کا آچرن کرو۔ (روزانہ) سوا دھیا مطالعہ میں غفلت نہ کرو۔ آچار (گورو) کے لئے پیارا دھن لا کر گورو کو بدیا کا دشنام دے کر) اولاد کے تعلق کو مت ترک کرو (یعنی گڑبست میں رہ کر اولاد پیدا کرو) سچائی سے کبھی غفلت نہ کرنا۔ دھرم سے کبھی غفلت نہ کرنا جس میں بھائی ہے۔ اس میں کبھی غفلت نہ کرنا (ایشوریہ کے بڑھالے میں کبھی غفلت نہ کرنا۔ سوا دھیا اور سکھانے میں کبھی غفلت نہ کرنا۔)

تشریح غفلت کے لئے پراماد کا لفظ آیا ہے جس کے لغوی معنی

سستی کے ہیں۔

۳۔ دیو کا راج اور پتری کا راج میں کبھی غفلت نہ کرنا۔ ماں کو دیوتا کی طرح مانو، پتا کو دیوتا کی طرح مانو، ایتھی کو دیوتا کی طرح مانو۔ آچار یہ کہ دیوتا کی طرح مانو جن کاموں میں عیب نہیں ہے ان کو کرو۔ دوسرے کاموں کو مت کرو جو ہمارے رالائق نہیں ہیں جو کام نیک ہیں ان کا انشٹھان کرو۔

۴۔ جو براہمن ہم سے اچھے ہیں ان کو بیٹھنے کی جگہ دے کر کرام دو جو کچھ دینا ہے، شرو دھ سے دو، اشرو دھ سے مت دو، خوشی سے دو، ہنسی کر کے دو، رادھرم کے خوف سے دو، پریم بھاد سے دو۔

۵۔ اور اگر تجھ کو کسی دھرم کے کام میں شک ہو یا کسی اچار ہو یا ر میں شک ہو تو جو براہمن نے کرنے والے ہوں۔ خواہ وہ راجا کی طرف سے مقرر ہوں۔ اور چاہے آزاد ہوں۔ روکھے نہ ہوں۔ دھرم کے پیار کرنے والے ہوں جیسے وہ براہمن ہر تاد کریں۔ ویسا تو بھی ہر تاد کریں اور بن پرشوں پر عیب لگے یا گیا ہو۔ ان کی بابت جو براہمن مناسب سمجھ کر لے لے کر آیا آزاد ہوں۔ شک مزاج نہ ہوں۔ دھرم سے پیار کرنے والے ہیں جیسا وہ ہر تاد کریں۔ تو بھی ویسا ہی ہر تاد کریں۔

یہ بتا رہے تھے بدھی (جائو حکم) ہے۔ یہ دھارما اور پش ہے۔ یہ دید کی ایشہ ہے۔ یہ سکھ ہے۔ اس طرح تم کو ہمیشہ انشٹھان کرنا چاہئے۔ ٹھیک اسی طرح ہمیشہ انشٹھان کرنا چاہئے۔

بارہواں انوواک

اے میرا تو ہم کو شانتی دے۔ ورنہ تو ہم کو شانتی دے۔
 آریس تو ہم کو شانتی دے۔ اندرا اور برہسپتی! تم ہم کو شانتی دے
 دیانک و شنو! تو ہم کو شانتی دے۔ ہنسا رہے برہم کو۔ اے دایا
 پنچھ کو ہنسا کر۔ تو پریش برہم ہے۔ میں تجھ کو نیا کاری کہوں گا۔ میں
 پنچھ کو ستیہ کہوں گا۔ وہ برہم میری رکشا کرے۔ بولنے والے کی رکشا
 کرے۔ میری رکشا کرے۔ بولنے والے کی رکشا کرے۔

اوم شانۃ۔ شانۃ۔ شانۃ

برہم ولی (برہما ٹولی)

برہم (برہم) ہم دونوں (آچار یہاں درشاگرد) کی رکشا کرے۔ وہ ہم
 دونوں کو بھوک دے۔ ہم مل کر طاقت حاصل کریں۔ جو کچھ ہم
 لئے پڑھا ہے وہ روشن ہو۔ ہم کبھی دیریش نہ کریں۔

اوم شانۃ۔ شانۃ۔ شانۃ

سہارا انوواک

۱۔ وہ جو اس برہم کو بانٹتا ہے جو ستیہ گیان اور اتھتہ

اور ہر دے کی، گچھا کے پر تم آکاش چھپا ہوا ہے۔ وہ برھ کیساتھ مل کر تمام کائناتوں کو بھوگتا ہے۔

۶۔ اس آتما (برھ) سے آکاش پیدا ہوا۔ اور آکاش سے دایو (وايو) سے اگنی، اگنی سے جل۔ جل سے پرتھوی۔

۷۔ پرتھوی سے اوشدھیاں۔ اوشدھیوں سے ناج۔ ناج ران، بیرج۔ اس طرح پر یہ پرش انترش سے ہے ران کا بنا ہوا ہے، اس کی بابت یہ شلوک ہے۔ اس کا یہی سر ہے۔ یہ دایاں پکش یہ بایاں پکش ہے۔ یہ (درمیانی حصہ) آتما (دھڑ ہے) یہ ناہجی سے نیچے کا حصہ اُدم (پونچھ) ہے۔

دوسرا نوواک

۱۔ ناج ہی سے تمام جانور پیدا ہوتے ہیں جو پرتھوی رہتے ہیں۔ تب وہ ناج ہی سے پلتے ہیں۔ اور پھر ناج ہی میں لین ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ناج سب (جانداروں) سے بڑا ہے اس لئے وہ سب اوشدھ کہلاتا ہے۔

۲۔ وہ جو ناج کی برھ کی طرح اپنا سا کرتے ہیں۔ وہ ہر قسم کے ناج کو پاتے ہیں۔ کیونکہ ناج سب جانداروں میں بڑا ہے۔ اس لئے سب اوشدھ کہلاتا ہے۔ ناج سے سب جانماں پیدا ہوتے ہیں جب پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب ناج سے بڑھتے ہیں۔ کیونکہ یہ کھایا

جاتا ہے۔ اور یہ سب کو کھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ آن کھاتا ہے۔
 ۳۔ یہ جو آخر سے ہے۔ اس لئے مختلف ایک اور اتنا ہے
 جو پران مے ہے۔ اس پران مے سے یہ (درس مے) پورن ہو رہا
 ہے۔ سو یہ پران سے بھی پرشاکار ہے۔ اس پر یہ شلوک ہے
 پران ہی اس کا سر ہے۔ دیان دایان پکش ہے۔ اپان بایاں
 پکش ہے۔ آکاش دھڑ ہے۔ پرتھوی دُم ہے۔ سہار ہے۔

تیسرا نوواک

۱۔ دیوتا پران کے پیچھے سانس لیتے ہیں۔ اور جو انسان او
 حیوان ہیں (وہ بھی) کیونکہ پران سارے جانداروں کی زندگی ہے
 اس لئے وہ سوانیش (سب کی آویں) کھاتا ہے۔ جو پران برھ کی
 اپاسنا کرتے ہیں۔ پوری زندگی کو حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ سب
 جانداروں کی زندگی ہے۔ اس کا یہی شریر آتما ہے۔ جو پہلے ران ہے
 کہا گیا ہے۔

۲۔ یہ جو پران مے ہے۔ اس سے مختلف اور ایک انتر آتما منو
 مے ہے اس (منو مے) سے یہ پران مے بھرا ہوا ہے۔ یہ بھی پرشاک
 رپریش کے آکار کا ہے۔ اس پران مے کے پرشار ہونے سے
 یہ پرشاکار ہے۔ بھر وید اس کا سر ہے۔ ریگ وید اس کا دایاں
 پکش۔ سام بایاں پکش ہے۔ آدیش (جائنوا حکام شریعت) دھڑ ہے۔

انقر و انکرس دم ہے سہارا ہے۔

چوتھا انوواک

اس منوے کی بابت یہ شلوک ہے۔ وہ جو برہمہ کے اس آئندہ کو جانتا ہے۔ جہاں سے کہ تمام باقی من کے ساتھ بغیر پہنچے واپس آتی ہیں۔ وہ کبھی نہیں ڈرتا ہے اس منوے کا شریر آتما وہی ہے جو پہلے کا ہے۔

اس منوے سے مختلف اور انتر آتما ہے جو ا و گیان مے دکھاتا ہے اس و گیان مے سے یہ (منوے) بھلا ہوا ہے۔ یہ بھی پرشاکار ہے۔ اس کی پرشاکار ہونے کی طرح یہ بھی پرشاکار ہے شروہا ہی اس کا سر ہے۔ رت وایاں یکیش ہے۔ ستیہ بایاں یکیش ہے یوگ (کیونٹی) دھڑ ہے۔ مہر مت تو۔ بدھی دم ہے سہارا ہے۔

پانچواں انوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ و گیان یگیہ کو پھیلاتا ہے اور تمام دیگر لرمون کو پھیلاتا ہے۔ تمام دیوتا و گیان کی جیٹ پرہمہ دبرابرہمہ سب سے بڑا کی طرح اپنا سا کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص و گیان کو برہمہ جان لیتا ہے اور عقلت نہیں کرتا تو وہ تمام پاپوں کو تر کر

میں چھوڑ کر کے تمام کامناؤں کو بھوگتا ہے اس کا یہی شریعتا ہے جو پہلے کا ہے۔

اس دگیان سے ایک اور انتر آتا ہے۔ آئندے اس سے یہ پورن ہو رہا ہے۔ یہ بھی پورشا کا رہے۔ اس دگیان سے کی پرشا کا رکی طرح یہ بھی پرشا کا رہے۔ اس کا سر پیار ہے خوشی یا کیش ہے۔ خوشی بھوگنا بایاں کیش ہے۔ آئند آتا ہے۔ برہم دم ہے۔ سہا رہے۔

چھٹا لٹوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ وہ جو برہم کو استانتا ہے وہ خود است ہو جاتا ہے۔ اگر برہم کو است جاتا ہے۔ تب لوگ اس کو است مانتے ہیں۔ اس کا شریعتا ہے۔ جو پہلے کا ہے۔ اب اس سے آگے اس پر یہ سوال ہیں۔

سوال کیا کوئی پرش جو برہم کو نہیں جانتا ہے مرکز اس لوک کو جاتا ہے؟ یا کیا مرکز وہ اس کو اسی طرح بھوگتا ہے۔ جیسے دیوان بھوگتے ہیں؟

جواب اس نے چاہا کہ میں بہت ہو جاؤں۔ میں پرچا والا ہوں اس نے تپ کیا۔ تپنے کے بعد اس نے اس سب (خلقت) کو رچا جو کچھ موجود ہے اس کو بنا کر وہ اس میں داخل ہوا۔ اس میں داخل

کا ایک آئندہ ہے! اور اس کا ہے جو دیکھا جانے والا ہے! اور کمانڈر
 نے دبا ہوا نہیں ہے۔ پر جانتی کا جو سوا آئندہ ہے۔ وہ برعہ کا ایک
 آئندہ ہے! اور اس کا ہے جو دیکھا جانے والا ہے! اور کمانڈر
 دبا ہوا نہیں ہے۔ جو یہ برعہ پورش میں ہے! اور جو وہ برعہ سورج
 میں۔ وہ ایک ہی ہے۔ وہ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ جب اس لوک سے
 کوچ کرتا ہے تو وہ اس آنے آتا کو پہنچتا ہے۔ اس پرانے
 آتا کو پہنچتا ہے! اس منوے آتا کو پہنچتا ہے۔ اس دگیانے
 آتا کو پہنچتا ہے! اس آئندے آتا کو پہنچتا ہے۔

نواں انوار

اس پر یہ شلوک ہے۔ وہ جو برعہ کے اس آئندے کو جانتا ہے۔
 جہاں بانی بغیر ہوئے ہوئے لوٹ آتی ہے۔ وہ کسی سے (بھی) نہیں
 ڈرتا اس کو خیال نہیں تاتا ہے۔ کہ میں نے نیک کام نہیں کیا۔
 کیوں بننے پاپ کیا؟ وہ جو اس طرح ان دونوں پاپ پنیہ کو جانتا ہے
 وہ اپنے آپ کو بل والا بتاتا ہے۔ کیونکہ یہ ان دونوں سے آتا کو
 لبون بتاتا ہے۔ جو اس طرح مانتا ہے۔ یہ اپنا نشدہ ہے۔
 اس کے بعد وہی شانتی پاٹ ہے۔ جو شروع میں آتا ہے
 یعنی برعہ ہم دونوں گور شبشہ کی رکشا کرے وغیرہ
 وغیرہ۔

بھگروولی

برہم اہم دونوں راجا چاریہ درشاگرد کی رکشا کر۔ وہ ہم دونوں کو بھوگ دے۔ ہم مل کر طاقت حاصل کریں۔ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے۔ وہ روشن ہو۔ ہم کبھی دوش نہ کریں۔
اوم شاننتہ۔ شاننتہ۔ شاننتہ

پہلا الوواک

بھگورن کا بیٹا اپنے باپ ورن کے پاس گیا۔ اور کہا بھگوان! مجھ پرہم بتاؤ۔ اس نے اس کو کہا۔ ان۔ پران۔ آنکھ کان من۔ بانی اور اس کو اس نے دیکھ کہا جس سے یہ جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر جس کی وجہ سے جیتے ہیں۔ اور مر کر جس میں داخل ہوتے ہیں۔ اس کے جاننے کی خواہش کر وہ برہم ہے۔ اس نے تپا کی آدرتپ پٹھنے کے بعد۔

تشریح۔ درن نے برہم کے نسبت بہت کچھ کہہ دیا مگر اس کے سوال کا پورا جواب نہیں دیا۔ لڑکا ہٹا رہا تھا۔ اس نے باپ کے مطلب کو سمجھ کر دھرم پران ہو کر تپ کر لگا۔ کیونکہ بغیر تپ کے ہر دے شدہ نہیں ہوتا۔

دوسرا نواک

اس نے ان کو برہمہ جانا۔ کیونکہ ان سے یہ سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر ان سے بڑھتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے ان میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ جان کر وہ اپنے باپ ورن کے پاس گیا۔ کہا ہے بھگوان! مجھ کو برہمہ بتائیں! اس نے اس کو کہا تب سے برہمہ کے جاننے کی خواہش کر۔ کیونکہ تب برہمہ ہے اس نے تپ کیا اور تپ کر کے

تیسرا نواک

اس نے پران کو برہمہ جانا۔ کیونکہ پران سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر پران سے جلتے ہیں! اور مرتے ہوئے پران میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس گیا کہتے ہوئے بھگوان! مجھ کو برہمہ بتائیں! اس نے اس سے کہا: تپ سے برہمہ کو جان لے۔ کیونکہ تب برہمہ ہے۔ اس نے تپ کیا۔ اور تپ کر کے

چوتھا انوک

اس نے من کو برہہ جانا۔ کیونکہ من ہی سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر من ہی سے جیتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے من ہی میں لپٹے ہوئے ہیں۔

یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ درن کے پاس آیا۔ بھگوان! مجھ کو برہہ بتائیں! اس کو اس نے کہا۔ ”تپ سے برہہ نے جاننے کی خواہش کر۔ کیونکہ تپ برہہ ہے۔“
اس نے تپ کیا اور تپ کر کے

پانچواں انوک

اس نے دگیان کو برہہ جانا۔ کیونکہ دگیان سے ہی سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر دگیان سے جیتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے دگیان میں لپٹے ہوئے ہیں۔

یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ درن کے پاس آیا۔ بھگوان! مجھ کو برہہ بتائیں! اس نے اس کو کہا۔ ”تپ سے اس کے جاننے کی خواہش کر۔ کیونکہ تپ برہہ ہے۔“
اس نے تپ کیا اور تپ کر کے

دسواں انوواک

اے کبھی کسی رحمان کو اپنے گھر سے دور نہ کرے۔ یہ درت ہے
اس لئے عیش کو چاہئے کہ کسی طریقہ سے بہت آن پیدا کرے۔
کیونکہ اچھے آدمی کہتے ہیں۔ اس کے یہاں ایسی ہی کے لئے آن تیار
ہے۔ اگر وہ عزت سے آن دیتا ہے۔ تو عزت سے اس کے لئے
ان ملتا ہے۔ اگر وہ عام طور پر اس کو۔ اگر وہ عام طور پر آن دیتا
ہے تو عام طور پر اس کو آن ملتا ہے۔ اگر وہ کجوس پن سے آن
دیتا ہے تو کجوس پن سے ان اس کو ملتا ہے۔ جو اس طرح
جانتا ہے اس کو دیا ہی پھیل ملتا ہے۔

۲۔ سلامتی کی شکل میں وہ (برجھ) بانی میں رہتا ہے۔ پائے
والے اور رکنا کرنے والے کی روپ میں پران اپان میں رہتا
ہے۔ کرم روپ سے ہاتھ میں چال کے شکل میں باتوں میں تیاگ
روپ سے گدار مقعد میں یہ آدمیوں میں دھار کی باتیں ہیں
اب دیوتاؤں کے دھار میں (برجھ کے پہچان کو) کہتے ہیں
آسودگی کے روپ سے بادل میں۔ بل روپ سے سبلی میں تپن
روپ سے لپٹوؤں میں روشنی کے روپ سے ستاروں میں
رادا کے روپ میں، ترقی میں امرت کی طرح اور آتدر روپ
سے اپستھی را لہ ناسل، میں اور سرب روپ سے آکاش میں۔

۳۔ اس برہم کی سرب آدھار روپ سے اپنا سنا کرے۔ تب وہ
 پرشٹھا والا ہو جاتا ہے اس کی ہر تہ تتو بدھی روپ سے اپنا
 کرے۔ تب وہ مہاں ہو جاتا ہے۔ اس کی من روپ سے اپنا
 کرنے تب وہ من والا (صاحب دل) ہو جاتا ہے۔ اس کی اس
 روپ سے اپنا سنا کرے کہ اس کے سامنے سب جھک جاتے
 ہیں۔ تو اس کے لئے سب کامنائیں جھک پڑتی ہیں۔ اس کی برہم
 روپ سے اپنا سنا کرے تب وہ برہم والا ہو جاتا ہے۔ اگر اس برہم
 کو اس روپ سے اپنا سنا کرے کہ اس میں سب ہو جاتے ہیں۔ تو اس
 کے حیدر کرنے والے دشمن چاروں طرف سے مرجا دیں گے
 اور چاروں طرف اس سے نفرت کرنے والے دشمن مرجھ
 ۴۔ وہ برہم ہو چلا پرشٹھا میں ہے۔ اور جو سورج میں ہے
 ایک ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ اس کوک سے چلتے ہوئے اس
 ان میں آتما کو پرانے آتما کو منوے آتما کو دگیاں سے۔ آتما
 کو آندھے۔ آتما کو پریت ہو کر اپنی خواہش کے مطابق بھوگول
 والا اور روپ والا ہو کر ان سارے لوگوں میں گھومتا ہوا
 یہ سام گاتا ہوا برتنا ہے۔ ہاؤ۔ ہاؤ۔ ہاؤ۔ میں آن ہوں۔ میں
 آن ہوں۔ میں آن ہوں۔ میں آن کھائے والا ہوں۔ میں آن
 کھائے والا ہوں۔ میں ان کھائے والا ہوں۔ میں آن کا ملائیوا
 ہوں۔ میں آن کا ملائے والا ہوں۔ میں آن کا ملائیوا ہوں۔
 میں ستیہ کا سب سے بڑا بٹیا ہوں۔ دیوتا میں سب سے پہلے میں

امرت کی ناجی ہوں۔ جو مجھ کو دیدیتا ہے۔ وہی میری رکشا کرتا ہے
میں اس کو ان کے طور پر کھا جاتا ہوں۔ میں جو ان کھانے والا ہوں
میں تمام تر لو کی کو دبائے ہوئے ہوں۔ میں سورج کی طرح جیوتی
ہوں۔ جو اس طرح جانتا ہے اس کو ایسا پھل ملتا ہے، یہ
اپنشد ہے۔

دبر محمد، ہم دونوں آچاریہ درشاگردا کی رکشا کرے۔ وہ ہم
دونوں کو بھوک دے۔ ہم مل کر طاقت حاصل کریں۔ جو کچھ ہم
پڑھا ہے وہ روشن ہو۔ ہم کبھی دولیش نہ کریں۔

اوم شاننتہ۔ شاننتہ۔ شاننتہ

کلمہ الہی

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

بابوشیوبرت لال ورمنا ایم۔ اے

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۹۶	دیباچہ
۹۷	ادھیاء پہلا
۹۸	پہلی دلی۔ بچکتیا کے تین بروغیرہ
۹۹	دوسری دلی۔ ودیا اور اودیا کا بھید وغیرہ
۱۰۰	تیسری دلی۔ آتما اور اناتما کی پراپتی کی جگہ وغیرہ۔
۱۰۱	ادھیاء دوسرا
۱۰۲	چوتھی دلی۔ اندریوں کا باہری پرداتی۔ شتھ شبل وغیرہ
۱۰۳	پانچویں دلی۔ آتما کے رہنے کی جگہ سرد مرنے کے بعد کی حالت
۱۰۴	وغیرہ
۱۰۵	چھٹی دلی۔ برہہ رومی درخت۔ آتما۔ یوگ۔ سروپ۔
۱۰۶	کتنی وغیرہ
۱۰۷	نتیجہ

وساچہ

یہ مشہور اپ نشدہ گوید سے متعلق ہے۔ بعض اس کو سنا دیتے ہیں۔ مگر عام رسے یہ ہے کہ اچتر و دیگر کی اپ نشدہ ہے۔ اس میں دو ادھیہ شامل ہیں۔ اور ایک ایک ادھیہ ہیں تین تین فصل بنام وٹی موجود ہیں۔ خیالات کی بلند پروازی۔ تصور کی عظمت و طرزاظہار کی نفاست میں اس کو قریب قریب تمام انشدوں پر فوقیت ہے۔

نچکنتیا نامی گوتم کے لڑکے کو یم نے تلقین کیا ہے۔ نچکنتیا نے جو سوال کئے ہیں ان سے انسانی دماغ کی اعلیٰ رسائی ظاہر ہوتی ہے۔ یم کے جواب کی معقولیت قابلِ تعریف ہے۔ گو نچکنتیا کے سامنے بہت سی دقتیں سدراہ کی آئیں۔ مگر اس جو انہر دس نے نفس مطلب کو ہاتھ سے نہیں جاسا دیا۔ جس روایت سے اپ نشدہ کی ابتدا کی گئی ہے۔ وہ حسبِ ذیل ہے۔

”کسی زمانہ میں سورگ کی خواہش میں واجرد کے فرزند رگوتم نے اپنی تمام جائداد خیرات میں بخش دی۔ نچکنتیا نامی

اس کا لڑکا تھا۔

جب دان کا سامان حاضر کیا گیا۔ نوجوان کا دل فرزندانہ
تردوات سے متفکر ہوا۔ اس نے سوچا۔

”جو شخص برائوں کو بری گائیں، ایسی گائیں دیتا ہے۔
جو پانی نہیں پی سکتیں۔ گھاس نہیں کھا سکتیں۔ دودھ دہی
نہیں دے سکتیں۔ یا بچے نہیں پیدا کر سکتیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں
جاتا ہے۔ جہاں آتے نہیں۔“

وہ اس طرح سوچ کر باپ کی مصیبت بچانے کی فکر میں
اس کے پاس گیا۔ اور پوچھا ”پتا ان گاؤں کے عوض آپ
مجھے کس کو دو گے؟“

باپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ تب لڑکے نے پھر دہی ال
کیا۔ باپ نے غصہ کی حالت میں کہا ”میں تم کو کم دوں گا۔“
لڑکے کو تعجب ہوا۔ مگر وہ باپ کے قول پر راضی ہوا
باپ کو اس محبت و غصہ کی کارروائی پر امنوس آیا۔ بچکتیا
نے کہا کہ قول کو پورا کرنا چاہئے۔ اور مطمئن ہو کر یم کی تلاش
میں نکلا۔ جب وہ یم کے مقام پر پہنچا۔ یم سے ملاقات نہیں
ہوئی۔ بچکتیا تین تین روز تک متواتر بھوکا پیاسا اس کے مکان
پر پڑا رہا۔ جب یم لوٹا اس نے اپنے مہمان کو اس حالت میں
پا کر اس کی تکلیف کی تلافی میں تین برہمنے کا وعدہ کیا۔ بچکتیا
نے پہلا برہمنہ مانگا۔ کہ ”میرے باپ کے فکر و تردوات دور

ہوں اور اس کا غصہ جاتا رہے۔ دوسرا یہ تھا کہ مجھ کو اگنی کا سائیں
رگیاں، حاصل ہوتی ہیں سے سورگ کی پراتی ہوتی ہے۔ اور جہاں
یم کا بھی راج نہیں ہے۔ تب یم نے اگنی کی خاصیت کی تشریح
کی اور یکم کی ودھی بتائی۔ یم نچکتیا کی توجہ سے خوش ہوا۔ تب
نچکتیا نے تیسرا بر مانگا۔

”یہ ایک بات تحقیق طلب ہے۔ بعض کہتے ہیں میرے
کے بعد روح، قائم رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں قائم رہتی
مجھے آپ اس کی تعلیم دیجئے۔ یہ میرا تیسرا بر ہے۔“
یم نے کہا۔ ”یہ مسئلہ نہایت دقیق و پیچیدہ ہے۔ تم دوسرا
بر مانگو۔ مگر نچکتیا نے کہا۔ ہر چیز ناپا کر رہے۔ ہر چیز موت
کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ میں دوسرا بر نہیں چاہتا۔ روح
کا علم از سر بہتہ ہے! اسی کو بتائیے۔“

یہاں تک پہلی ولی فضل کا مضمون ہے۔ دوسری
ولی میں نیکی۔ اور خوشنما چیز کے درمیان فرق بتایا گیا
ہے۔ ان میں نیکی بہتر ہے۔ خوشنما چیزوں کا علم اگیان ہے
کیونکہ اس سے انسان سمجھتے ہیں کہ صرف دنیا معاہدہ اپنی لذات و
خطوط کے (قائم) ہے۔ باقی اور کسی چیز کی ہستی نہیں ہے۔
اور جو لوگ اگیان کے درمیان رہتے ہوئے اپنے کو عالم و
عقل مند سمجھتے ہیں وہ اس اندھے کی طرح ہیں جو رہنمائی میں برابر
گھومتے رہتے ہیں۔“

”گیان کا تعلق نیکی سے ہے۔ اور اس کا مقصد انسانی روح کی اصلیت کا علم ہے۔ روح جس سے انسان سمجھتا بوجھتا ہے پیدا نہیں ہوتی ہے نہ مرتی ہے۔ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوتی نہ اس سے کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ غیر پیدا شدہ دائمی اور لازوال ہے۔“ سچکیتا یم سے پوچھتا ہے۔ برج کا گیان کس طرح حاصل ہوتا ہے؟ یم جواب دیتا ہے ”اوم“ پر جس سے مراد برج ہے۔ دھار کر کے یہ گیان حاصل ہوتا ہے!“

تیسری دلی میں انسان کی روح کا پر ماتما سے تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔

”مخلقت میں دو روح ہیں۔ ایک وہ جو محدود ہے۔ دوسری غیر محدود ہے“

”محدود روح میں اندریاں۔ من۔ بدھی اور اندریوں کے دشتے ہیں۔ یہ روح بھوگنے والی اور جسم کی حاکم ہے من اندریوں سے اعلیٰ ہے۔ بدھی من سے ادنیٰ ہے۔ بدھی سے افضل روح ہے“

چوتھی دلی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گیان کے سداہ گیان ہے۔ اگر چھپی رہے تو روح کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟ جواب یہ ہے۔

”جب اندریاں اپنے بھوگ دشتے کے سامان سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ روح کو خود اپنا آپ علم ہوتا ہے۔ کیونکہ بیداری

و خواب میں لذات نفسانی کے سامان کا علم رہتا ہے۔ روح انکو جانتی ہے۔ وہ خود علم ہے۔ اور برہم بھی گیان ہے۔
پانچویں دلی میں روح کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ جسم سے مختلف ہے۔ روح اندریوں کی حاکم ہے تمام جسم کے کاروبار اس کی ہستی سے ہوتے رہتے ہیں۔ جب روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ یہ کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ زندگی روح سے پیے اور اسی پر اس کی بنیاد ہے۔

چھٹی دلی میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب ہے۔ میں برہم کو کس طرح جان سکتا ہوں؟ برہم پر کاش کرتا ہے۔ یا نہیں؟ جواب یہ ہے۔ برہم کا پرکاش اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔ کیونکہ برہم سب کا پرکاش کرنے والا ہے۔ برہم کا گیان ادم پر وچار کرنے سے ہوتا ہے۔ وچار کرتے ہوئے یوگ کی مدد سے اندری دمن اپنے دشتے سے علیحدہ ہو کر بدھی میں قائم ہوتی ہیں۔ بدھی برہم میں قائم ہوتی ہے۔ جب یہ گیان حاصل ہوتا ہے۔

کھٹا پاش

پہلا اوصیاء۔ ولی پہلی

۱۔ راج سردس نے (پر لوگ پھیل گئے) خواہش سے (گیہ میں)
اپنی ساری دولت دان کر دی۔ اس کا سچکیتا نامی ایک لڑکا تھا
تشریح۔ دان سردس۔ دان سردکا لڑکا گوتم۔
جب دان لا گیا تو اس کو باپ کے لئے (فکر پیدا ہوئی)۔
گو رہ بھی بچہ ہی تھا اس نے سوچا۔
۲۔ (جو گیہ کرنے والا) ایسی (گائیں) دیتا ہے۔ جنہوں
نے گھاس کھا لیا۔ بالی پی لیا۔ دودھ دے لیا۔ اور جو بانجھ
ہیں۔ (وہ) دیکھ کے لوگ کو جاتا ہے۔
تشریح۔ جو دیہان دیتا ہے جس سے دان لینے والے کو
کچھ نفع نہیں ملتا۔ وہ آئندے سو رنگ کو ہر پت نہیں
ہوتا۔

ہاں اس نے اپنے باپ سے کہا:- باپ! تو مجھے کس کو دے گا؟
 اس نے یہ سوال، دوسرے اور تیسرے مرتبہ (بھی) پوچھا۔ غصہ
 ہو کر اس نے جواب دیا:- میں تجھ کو موت کو دوں گا۔
 تشریح: چمکتیا نے یہ سوچا کہ باپ مجھ کو بھی دان کر دے
 تاکہ اس کو دان کا اصلی فائدہ ملے۔ اس نے اس نے یہ
 سوال کیا تھا۔

۵۔ (چمکتیا سوچتا ہے) بہنوں میں میں پہلا ہوں رجو مریمو لے
 ہیں، اور بہنوں کے درمیان ہوں رجو مریمو ہیں۔ ہم کا کیا کام
 ہے جو آج وہ میرے وسیلے سے کر سکے گا۔

تشریح: ہم۔ موت۔

شکر اچاریہ جی نے اس کی صراحت اس طرح کی ہے۔
 چمکتیا سوچتا ہے۔ میں بہت سے لڑکوں سے اچھا ہوں۔
 میں اوسط درجہ کا ہوں۔ برا کبھی نہیں ہوں۔ تاہم باپ نے غصہ
 کی وجہ سے مجھ کو موت کے حوالہ کرنا چاہا۔ بھلا موت کو میری
 ضرورت کیا ہے۔

۶۔ خیال پہلے ہمارے بزرگوں نے کیا کام کیا۔ سوچ
 کیسے موجودہ (زمانہ کے اچھے آدمی) کام کرتے ہیں۔ علم کی طرح
 انسان پکتا ہے۔ اور غلہ کی طرح وہ پھر پیدا ہوتا ہے۔

تشریح: شکر اچاریہ اس شلوک کی صراحت یوں کرتے ہیں
 چمکتیا سوچتا ہے۔ میرے بزرگوں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا

نہ جھوٹے قول و قرار کئے۔ آج کل کے اچھے آدمی بھی جھوٹے
 عہد نہیں کرتے۔ اس لئے باپ کا قول جھوٹا نہ ہو میرے کو
 تو مرنا ہی ہے۔ اس میں ذرہ بھی شک نہیں ہے اس لئے وہ
 خود بخود دیم کے یہاں کے جانے کو تیار ہو گیا۔
 ۷۔ براہمن اتیہتی ربن کر دیوانہ (گنئی کی طرح) گھر میں
 داخل ہوتا ہے۔ اس کے لئے رنیک آدمی (بھانتی کرتے ہیں۔
 اسے دیو سوت کے بیٹے جل لے۔
 تشریح۔ اتیہتی۔ ہمان
 دیو سوت۔ سورج

ہندوؤں میں یہ ہمیشہ سے دستور ہے۔ جب کوئی ہمان
 آتا ہے تو اس کو شانت کرنے خواہ راہ کی ٹکڑی دے کر کرنے کے
 خیال سے جل دیتے ہیں اس کو ارگھ کہتے ہیں۔ جب ٹکینیا ایم
 کے گھر گیا تھا۔ وہ وہاں نہیں تھا۔
 ۸۔ جس جاہل آدمی کے گھر میں براہمن بغیر کھانے کے رہتا
 ہے اس کی امیدیں۔ تمنائیں۔ اس کی ملکیت۔ بیٹی اور سچی بات
 اس کے یگیہ۔ دان۔ اولاد اور مولشی سب دنیا لیج جاتے ہیں۔
 ۹۔ دیم کہتا ہے اے براہمن! تو مسزہ ہمان بن کر میرے
 گھر میں تین دن تک بغیر کھانے کے رہا رہا ہے۔ اس کے بدلے
 میں تین ورچن نے۔ کچھ کو منسکار ہو۔ اور میرے لئے کلیان
 ہو۔

تشریح - ذرہ مراد

۱۰۔ (نچکیتا کہتا ہے) اے موت اتین دروں میں سے پہلا میں یہ
منقب کرتا ہوں کہ گوتم (میرا باپ) میری طرف اپنے من میں شانت
سنگھاپ والا ہو۔ اس کا خصہ جاتا رہے اور وہ میرا اعتبار کرے
اور عزت کیساتھ پیش آوے۔ جب میں تجھ سے رہائی پاؤں۔
تشریح - میرے باپ کا خصہ دور ہو۔

۱۱۔ (ایم کہتا ہے) میری کرپا سے اودا لگی آرن کا پتر (محبت
کے ساتھ) اپنے کی طرح تجھ کو یاد کرے گا۔ ہات کو سکھ سے
سو دے گا (اور) جب تو موت کے منہ سے ٹھکرا پا دے گا۔
(وہ خصہ ہے آزاد ہو کر (تجھ کو) دیکھے گا۔

تشریح - اودا لگی آرن کا پتر یہ دو نام ہیں جس سے ہم نے
نچکیتا کے باپ کو نامزد کیا ہے۔ ایک شخص دو آدمی کا (دھکچک)
ہو سکتا۔ ان کے سوا دو نام پہلے بھی گوتم کے آچکے ہیں۔ ان پر
کسی ٹیکا کا رہنے قابل اطمینان روشنی نہیں ڈالی۔ شکر اور
راگھو بندر کا بھی بیان ناقابل اطمینان ہے۔

۱۲۔ (نچکیتا کہتا ہے) سورگ لوگ میں کسی قسم کا خوف نہیں
ہے۔ تو دہاں نہیں رہتا) ہے۔ کسی کو بڑھاپے کا خوف نہیں ہوتا
بغیر خصہ۔ بھوک اور پیاس کے تمام رنج سے دور (سب) سورگ
لوگ ہیں آتند لیتے ہیں۔

۱۳۔ اے ایم! تو اس آگ کو جانتا ہے (جو ہم کو سورگ کو

لے جاتی ہے، تو وہ مجھ کو رکھی، بتا دے، کیونکہ مجھ میں دشو اس ہے۔ سورگ لوگ کے رہنے والے امر مومنے ہیں۔ میں یہ دو ملر ورجنتا ہوں۔

۱۴۔ ریم کہتا ہے، اے نکیتا! میں تجھ سے کموں گا تو میرے کو سمجھ۔ میں سورگ کی آگنی کو جانتا ہوں۔ اور آگنی جو گچھا میں تھی ہوئی ہے۔ انت لوگوں کے پراتی کا سادھن اور ان کی بلیاد

تشریح۔ گچھا۔ ہر دے کی گچھا۔ یا اندھیری کو ٹھری۔

یہ آگنی صرف ادھکاری کو بتائی جاتی۔ دوسروں کے لئے وہ اندھیری کو ٹھری میں چھپی ہے۔ یا غفلتوں کی بدھی میں چھپی ہے۔ بشنکر آچار یہ۔

یہ آگنی سورگ لوگ کے ملنے کا سادھن ہے۔ اور یہ تمام جگت اسی کے آسرے ہے۔

۱۵۔ تب یم نے اس کو وہ آگنی بتائی۔ جو لوگوں میں سب سے پہلی ہے اور جوائنٹ اور جیتی (ضرورت) ہے۔ اور جس طرح ران سے کام لیا جاتا ہے، اور نکیتا سنے اس کو دہرا دیا۔ جیسا یہ لے تہا یا گیا تھا۔ تب یم اس سے خوش ہو کر پھیر پولا۔

تشریح۔ یہاں دو طرح کے درجہ ہو سکتے ہیں۔ ایک تو نیکہ کرنے کی بدھی دوسرے انتر سادھن کی ترکیب۔ ہم

سمجھتے ہیں۔ یہاں اندرونی شغل ہی سے مراد ہے۔ یعنی جسم کے اندر
کس طرح اگنی کا یگیہ ہونا چاہئے۔

۱۶۔ مہاتما دیم، خوش ہو کر بولا۔ میں تجھے اب ایک در دیتا
ہوں۔ کہ یہ اگنی تیرے ہی نام سے نامزد ہوگی۔ اور یہ منقذ و
رنگوں والی مالا بھی ہے۔

۱۷۔ جس نے تین مرتبہ شچکتیا اگنی (یگیہ) پورا کیا ہے۔ اور
ماں۔ باپ۔ گورو کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ اور تین
کام رویدوں کا پڑھنا۔ یگیہ کرنا۔ دان دینا پورا کیا ہے۔
وہ جسم اور مرن پر غالب آتا ہے۔ اور جب اس اگنی کو جاننا
اور سمجھنا ہے۔ جو برمجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ سب چیزوں کا
جاننے والا قابل تعظیم دیوتا ہے۔ تب وہ بے حد شانتی کو
پالیتا ہے۔

۱۸۔ جو تین مرتبہ شچکتیا اگنی کو ڈالتا ہے۔ جب ان تینوں
کے خواص جانتا ہے۔ وہ موت کے زنجیر کو دور بھینک کر
رہنج سے چھوٹ کر سورگ لوک کا آئندہ جھوگتا ہے۔

۱۹۔ لے شچکتیا! یہ سورگ کی اگنی ہے۔ جس کو تو سنے
دوسرا در چنا ہے۔ لوگ اس اگنی کو تیرے نام سے پکارتے ہیں
اب تو تیسرا در چن لے

۲۰۔ شچکتیا گنتا ہے، یہ پونچھنا ہے۔ بعض کہتے ہیں (آتما)
آدی کے مرنے کے بعد یہ چھ رہتا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں

یہ نہیں رہتا۔ میں تجھ سے تعلیم پا کر اس کو جانتا چاہتا ہوں۔ یہ
دروں میں میرا تیسرا درجہ ہے۔

تشریح۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ موت صرف جسم کے لئے ہے
آتما کے لئے نہیں۔ آتما اس جسم سے نیا رہے۔ بعض کہتے
ہیں نہیں آتما و جسم ایک ہیں۔ جب جسم مر گیا۔ پھر کوئی آتما نہیں
رہتا۔

۱۱۔ اہم جواب دیتا ہے، اس (مسئلہ) کی بابت پہلے دیوتاؤں
نے بھی ایسا سوال کیا تھا۔ کیونکہ اس کا سمجھنا آسان نہیں ہے
یہ مضمون بہت لطیف و سوسائٹم ہے۔ تو دوسرا اور مانگ لے۔
اے چمکتیا اس کے لئے مجھ کو مجبور مت کر۔ مجھ کو اس درجے
چھوڑ دے۔

۱۲۔ چمکتیا کہتا ہے، جیسا تو کہتا ہے۔ اے موت! دیوتاؤں
نے سچ مجھ اس میں شک کیا تھا۔ کہ اس کا سمجھنا آسان نہیں
ہے۔ یا اور تجھ ایسا تقریر کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ اس کے برابر
اور کوئی در نہیں ہے۔

۱۳۔ ریم کہتا ہے، سو برس تک کی زندگی والے بیٹے
بڑے۔ مولیٹیوں سے نگلے۔ ماتحتی۔ سونا۔ اور گھوڑے مانگ
لے۔ وسیع رقبہ زمین کا مانگ لے۔ اور جب تک سجدہ کو خواہش ہو
تک تک کی زندگی۔ (مانگ لے)

۱۴۔ یا اگر تو اس کے برابر کوئی در خیال کرتا ہے تو مانگ

اس کیساتھ دولت اور لمبی چوڑی زندگی۔ اسے نچکتیا اور اجا، ہو جا۔
 وسیع زمین پر میں تجھ کو تمام کامناؤں کا بھوکنے والا بنا دوں گا۔
 ۲۵۔ جو کامناؤں مرتبہ لوگ میں درجہ ہیں ان سب کامناؤں کو
 اپنی خواہش کے موافق مانگ لے۔ خوبصورت عورتیں رخصتوں والی
 اور باجوں والی ہیں۔ ایسی عورتوں کو آدمی نہیں پاسکتے ہیں ان
 سے تو اپنی خدمت لے۔ جن کو میں تجھے دیتا ہوں۔ گھولے نچکتیا
 موت کی رابرت، مت پونچھ۔

۲۶۔ نچکتیا کہتا ہے، یہ چیزیں صرف کل کی ہیں۔ اے موت
 یہ ساری اندریوں کی طاقت کو آہستہ آہستہ کمزور کر دیتی ہیں۔
 اور زندگی بھی کھوڑی ہے۔ سو تو اپنے گھوڑے اور اپنا ناچ
 راگ اپنے پاس رہنے دے۔

۲۷۔ انسان کو دولت سے کبھی سیری نہیں آتی۔ کیا ہم تجھ کو
 دیکھ کر دولت کو بھوک سکیں گے؟ کیا جب تک میرا راج ہے
 ہم زندہ رہ سکتے ہیں اس لئے میں وہی ایک در مانگتا ہوں۔
 ۲۸۔ زمین پر بیچے رہنے والا اور آہستہ آہستہ ضعیف ہوتا ہوا

ایک آدمی جب (سورگ کے) بڑھے نہ ہونے والے امر دیوتاؤں،
 کے پاس پہنچ کر جو (سکھ) جانتا ہے۔ اور ان (مستروں کے خواص،
 کو بھی جانتا ہے۔ جو خوبصورتی اور پریم سے پیدا ہوتے ہیں۔
 تب کون ایسا ہے جو لمبی زندگی کو پا کر خوش ہو گا۔
 گمشدہ روح۔ یعنی جن میں ان سب باتوں کی سمجھ ہے وہ کبھی ایسی

زندگی سے خوش نہ ہوں گے۔
 ہم۔ اسے موت با تو ہم کو وہ بتا دے جو وہ چاہتے ہیں۔ اس
 سلسلہ کی بابت پر لوگ کے متعلق شکلیا دو ہیں۔ اول یہ ہیں مانتا صرف
 وہ آسمانی بابت جانتا ہے، جس کا علم پوشیدہ ہے۔

دوسری ولی

ایم کتاب ہے، ایک چیز شریعہ ہے۔ دوسری پر یہ ہے۔ دونوں کے
 مقصد الگ الگ ہیں اور آدمی کو بندھن میں لاتی ہیں۔ ان دونوں
 میں سے جو شریعہ کو اختیار کرتا ہے اس کا بھلا ہوتا ہے۔ لیکن جو پر یہ
 کو پسند کرتا ہے۔ وہ اپنے (اصلی) مقصد سے گرجاتا ہے۔

تشریح شریعہ۔ افضل۔ اچھا

پر یہ۔ پیارا

شریہ اچھا مارگ ہے جو نیکی کا طریقہ ہے۔ پر یہ وہ ہے جو
 پیارا ہے اور اندریوں کا بھوک ہے۔

۲۔ پر یہ اور شریعہ دونوں انسان کو ملتے ہیں۔ اور عقلمند
 ان کے گرد و گھوم کر ان کو الگ الگ کرتا ہے۔ عقلمند شریعہ کو حق
 لیتا ہے۔ کیونکہ وہ پر یہ سے قیمت میں بڑھا ہوا ہے۔ لیکن جاہل
 پر یہ کو پسند کرتا ہے جو حاصل کرنے اور رکھنے میں خوشی دینے
 والا ہوتا ہے۔

۳۔ اے شجکتیا! تو نے پیاری اور پیاری شکل والی تمناؤں کو ٹھیک دیکھ بھال کر ان سب کو چھوڑ دیا ہے۔ تو اس سڑک پر نہیں پڑا جو دھن مٹی دولت کی طرف لے جانے والی ہے جس میں بہت سے آدمی غارت ہوتے ہیں۔

تشریح۔ جو بالکل زر پرست ہوتے ہیں وہ انسانیت سے غم کر خیوان بن جاتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو دولت کے پھندے میں نہیں پھنستے۔ اور اس سے مناسب کام لینا جانتے ہیں۔

۴۔ دویا اور اودیا جو دو بڑے فرق رکھنے والے۔ اور مختلف سمت کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اے شجکتیا! میں تجھ کو دویا کا خواہشمند سمجھتا ہوں۔ کیونکہ تجھ کو بہت سی تمناؤں بھی لالچ نہیں دے سکتیں۔

۵۔ جو جاہل دنیا کے اندر رہتے ہیں۔ آپ ہی عقلمند بنے ہوئے اور اپنے آپ کو عالم مانتے ہیں۔ محو کریں دکھا دکھا کر چکر لگاتے ہیں ریا، ان اندھوں کی طرح ہیں جن کی رہبری میں اندھے ہی ہیں۔

۶۔ بے پرواہ لڑکے کو جو دھن کے بھرم سے نادان بنا ہوا ہے۔ پر لوگ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ یقین کرتا ہے۔ یہ لوگ ہے اور دوسرا نہیں ہے۔ ایسا ماننے والا بار بار میرے اختیار میں آتا ہے۔

تشریح۔ موت کے پھندے میں وہ لوگ بار بار آتے ہیں

جو مادہ پرست، زر پرست، اور نفس پرست ہیں۔

۷۔ وہ آتما جو بہتوں کو نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ ان کے سننے میں بھی نہیں آتا۔ اور جس کو بہت لوگ نہیں جانتے۔ گو اس کی بابت سن رکھا ہے۔ آتما کی بابت، ذکر کرنے والا کہیں کوئی عجیب ہے۔ اس کا پالنے والا عجیب ہے۔ اس کا جاننے والا عجیب ہے (بشرطیکہ) اس کو کسی عالم (آچار یہ) نے تعلیم دی ہو۔

۸۔ یہ آتما جب اس کو، کوئی چھوٹا پرش بتاتا ہے۔ تو اس کا جاننا آسان نہیں ہوتا جاسے اس پر کتنا ہی دھار کیا جائے۔ جب تک اس کو آتما درختی پرش نہ ملے۔ تب تک اس کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جو کچھ سوکشم پر مان والا ہے۔ وہ دلیل سے زیادہ سوکشم ہے۔

تشریح۔ چھوٹا پرش۔ جہاں کی آتما تک رسائی نہیں ہوئی ہے۔

دلیل سے سوکشم ہے۔ وہ اس قدر باریک و لطیف

مضمون ہے کہ دلیل کو محبت بازی سے سمجھ میں نہیں آ سکتا

۹۔ یہ بدھی۔ اسے پیار سے دلیل سے نہیں آتی۔ لیکن باسانی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جب کوئی گورو جو ابھید بادی ہے بیان کرتا ہے۔ جس بدھی کو قوسے پالیا ہے۔ سچائی تو پیا دھیرج والا ہے۔ اسے نکیتا! تیرے، 'یسا منہ' تھی کہ

طے! تشریح - علم الروح کے جاننے کے لئے عرب سے زیادہ ضروری چیز میرا استقلال ہے جس کے لئے ہم نے شجاعت کی تعریف کی ہے۔ پہلے اس نے امتحان لے لیا۔ پھر اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ وہ آدمکاری ہے۔ جب اس نے وحشی ظاہر کی۔

۱۰۔ میں جانتا ہوں کہ دنیاوی سکھ چند روزہ ہے۔ کیونکہ جو دائمی ہے وہ عارضی (کرموں) سے نہیں حاصل ہو سکتا اس لئے میں نے پہلے (ناچکیت الگنی) لکھی، کوخیا تب عارضی چیزوں کے ذریعہ (تمیز کرتے ہوئے) میں نے تم کی حیثیت کو حاصل کیا ہے۔

تشریح - اگر کوئی یہ چاہے کہ کرم کر کے لانا نیت کا درجہ حاصل کرے۔ یہ غیر ممکن ہے۔ کیونکہ کرم عارضی و چند روزہ ہیں۔ ان کا پھل بھی ایسا ہی ہوگا ان سے پر ماتر نہیں ملتا دنیاوی چیزیں صرف تمیز کرانے کا کام دیتی ہیں۔ یہ سو می شکر آجاریہ کا مرتبہ ہے۔

۱۱۔ گو تو نے لکھیہ کا پھل۔ جگ کی قیامی کی بلیا و دیکھ لے لی ہے۔ جہاں ساری کامنائیں پوری ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کنارہ جہاں خوف نہیں ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اور معان ہے وسیع کرہ ہے۔ اور بنیاد ہے یہ سب تو نے دیکھ لیا ہے۔

مگر عقل سے مستقل مزاج بن کر تو نے اے نچکیتیا ان سب کو اچھوڑ دیا۔

۱۲۔ وہ جس کا بھنا مشکل ہے جس کی تباہ نہیں ہے۔
 مخفی ہے جو کچھ رہ رہے میں چھپا ہے اور دشوار گزار جگہ
 میں قائم ہے جو ہمیشہ سے قدیم ہے اس آتما کو جب گیانی
 ادھیاتم یوں سے دھار کرتا ہے تو دکھ اور سکھ دونوں کو
 چھوڑ دیتا ہے۔

۱۳۔ فانی انسان جس نے پہلے اس کو سن کر دھارن کر لیا
 ہے۔ اور اوصاف ولے آتما کو الگ کر کے اس لطیف
 کو پالیا ہے۔ وہ آند حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ اب اس نے آند
 کے سبب کو پالیا ہے۔ اے نچکیتیا! میں مانتا ہوں
 تو ایک گھر ہے۔ جس کا دروازہ برہم کے لئے کھلا ہے۔
 ۱۴۔ نچکیتیا کتا ہے (تب) جس کو دیکھتا ہے کہ دھرم سے مختلف اور دھرم سے مختلف
 ہے اس مقام کارن (علت) سے مختلف اور کارج (معلول) سے مختلف ہے سرشت
 آمینہ (ادھار) سے مختلف ہے اس کو تو مجھے بتا دے۔
 تشریح۔ سب سے مختلف وہ ہے جس کو شدہ کہا گیا
 ہے۔

۱۵۔ ریم جواب دیتا ہے، سارے پردہ جس پردہ کا ذکر کرتے
 ہیں۔ سارے غفل (تپسیا) جس کو بتاتے ہیں جس خواہش
 سے برہم چریہ کی پابندی کی جاتی ہے۔ وہ پردہ میں سجدہ کو اختصار

کیسا بھتاتا ہوں۔

۱۷۔ یہ اکثر برہم ہے۔ یہ اکثر برہم ہے۔ اس اکثر کو جان کے جو پرش جو کچھ چاہتا ہے۔ وہ اس کا رہو جاتا ہے۔
نیشنل سرج۔ اکثر۔ لافانی۔ پرہم

۱۸۔ یہ سب سے اچھا سہا رہے۔ یہ سب سے اونچا سہا رہے۔ وہ جو اس سہا رہے کو جانتا ہے۔ برہم لوک میں ہمارا ہوتا ہے۔

۱۹۔ جاننے والا (آتما) نہ پیدا ہوتا ہے۔ نہ مرتا ہے۔ وہ کسی ایک سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اجنما۔ آبادی۔ ہمیشہ رہنے والا۔ وہ بشریہ کے مرتے پر مرتا نہیں۔

۲۰۔ اگر مارنے والا سمجھتا ہے۔ میں مارتا ہوں۔ اور مرتے والا سمجھتا ہے۔ میں مرا ہوں۔ تو وہ دونوں نہیں سمجھتے ہیں۔ کیونکہ نہ یہ مارتا ہے۔ نہ وہ مرتا ہے۔

۲۱۔ لطیف سے لطیف تر۔ بڑے سے زیادہ بڑا۔ آتما ہے وہ اس زندہ وجود کے نہروے کی گہما میں چھپا ہوا ہے۔ وہ پرش جس کو خواہشیں نہیں ہیں۔ اور دکھ سے آزاد ہے۔ وہ اپنی اندریوں کی صفائی کی بدولت آتما کے اس مکان کو دیکھتا ہے۔

۲۲۔ بیٹھا ہوا ہی وہ آتما، دور کی سیر کرتا ہے۔ اور لیٹا ہوا

ہی وہ ہر ایک جگہ جاتا ہے۔ کون (شخص) اس دیو کو خوش
 ہے۔ اور جو خوش بھی نہیں ہے۔ میرے سوا دیکھ سکتا ہے۔
 ۲۶۔ گیانی جو آتما کو شریر میں شریر کے بغیر سمجھتے ہیں۔
 تغیر پذیر چیزوں میں غیر تغیر پذیر مانتے ہیں۔ بڑا اور محیط ہے۔
 وہ دکھ سے آزاد ہو جاتے ہیں۔
 ۲۷۔ نہ یہ آتما بدھی تھے، گیان سے جانا جاتا ہے۔
 نہ بدھی سے۔ نہ بہت سننے سے۔ ہاں یہ آپ جس کو پسند
 کر لیتا ہے۔

۲۸۔ لیکن وہ پرش جو اپنی بد چلنیوں سے نہیں ہٹتا۔
 جو شانت نہیں۔ جس کا جت اکاگر نہیں۔ جس کا من شانت
 شانت نہیں۔ وہ اس کو رکتا بوں کے، گیان سے نہیں
 پاسکتا۔

۲۹۔ کون اس طرح اس کے جاننے کے قابل ہے
 وہ آتما کہاں ہے جس کے ناج بر محمد اور کثیر دونوں ہیں
 اور جو موت کو خود نگل جاتا ہے۔

تیسری ولی

۱۔ آتما اور پر ماتما، دونوں اپنے کرموں کے لوک میں
 رت کو پیتے ہوئے رہ رہے کی، کہا میں داخل ہو کر سب سے

اوپنی چوٹی میں رہتے ہیں۔ ان کو سایہ اور دھوپ (کی طرح) کٹتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے برہ کو جان لیا ہے۔ وہ گریہت جنہوں نے میں مرتبہ ناچکیت دیکھ پورا کیا ہے۔

تشریح۔ لوگ۔ شریہ۔ جسم

۱۔ ت۔ پھل کرموں کا۔ یعنی کرم کا پھل بھوگتے ہوئے

دونوں۔ آتما و پرمانتا

پرمانتا کو کرم کا کچھ پھل نہیں ملتا۔ پھل صرف جیو

آتما کو ملتا ہے۔ یہاں پر صرف اتنا سمجھنا چاہئے کہ پرمانتا

والے آتما کو پھل ملتا ہے۔ شکر اچاریہ جی کہتے ہیں۔ شکر اچاریہ

جی کہتے ہیں۔ کہ جیسے اگر ایک جماعت میں چھاتا لگا یا ہے۔ تو

لوگ کہہ دیتے ہیں۔ چھاتا والی جماعت اسی لحاظ سے دونوں کو

پھل بھوگنے والا کہہ دیا ہے۔

۲۔ ہم اس ناچکیت اگنی پر قادر ہوں۔ جو یگیہ کرنے

والوں کے لئے پل ہے۔ اور اس لایزال پر برہمہ رکے

جاننے پر قادر ہوں۔ جو سنسار سے، پار جانے والوں

کے لئے بے خوف کنارہ ہے۔

تشریح۔ یہاں یگیہ اور برہمہ دونوں کا ذکر اس لئے کیا

کہ سنسار کے سمندر کے پار کرنے کے لئے کرم اور گیان

دونوں ذریعے ہیں۔

۳۔ تو سمجھ آتما سواری کرنے والا ہے۔ جسم رتھ ہے۔

بدھی کو رختہ ہانکے والا جان۔ اور پھر من کو لگام کی طرح رکھ
 تم۔ وہ کہتے ہیں۔ اندریاں گھوڑے ہیں۔ اور ان کے
 بھوک کی چیزیں سڑک ہیں۔ جہم۔ اندر زید۔ اور من کے ساتھ
 ملا ہوا دم (تار) بھوگنے والا ہے۔ کیا فی ایسا کہتے ہیں۔
 تشریح۔ جس طرح گاڑی پر سوار ہو کر کوئی شخص سیر کے
 لئے نکلتا ہے۔ اسی طرح آتما سنار کے سیر کے لئے نکلا
 ہے۔ یہ جسم اس کا رختہ اندریاں اس رختہ کے گھوڑے۔ من لگام
 اور بدھی کو چوان ہے۔ جس سڑک پر یہ رختہ چلتا ہے وہ دشتے
 بھوک ہیں۔ آتما اس طرح سوار ہو کر دنیا کے تمام قطارے
 دیکھتا ہے۔

۵۔ جو گیان والا نہیں ہے (اس نے) لگام کو نہیں
 لگایا۔ اندریوں کو رختہ کے خراب گھوڑوں کی طرح بسا
 نہیں کر رکھا ہے۔

تشریح۔ یعنی جس نے من کو قابو نہیں کیا۔ اس کی اندریاں
 شوخ گھوڑوں کی طرح اس کے بس میں نہیں آتیں۔
 ۶۔ لیکن جو گیان والا ہے۔ من کو ہمیشہ اپنے قابو میں
 رکھتا ہے۔ اس کی اندریاں بس میں ہوتی ہیں جیسے اچھے
 گھوڑے کو چوان کے اختیار میں ہوتے ہیں۔
 تشریح۔ جس نے من کی تربیت کر لی ہے اور من کو قابو
 میں کر رکھا ہے۔ اس کی اندریاں خود بخود اس کے تابع رہتی ہیں۔

۷۔ جو گیان والا نہیں ہے۔ اور جو من والا نہیں ہے ہمیشہ ناپاک ہو وہ جگہ (منزل مقصود) کو نہیں پاتا (بلکہ) سنسار میں لوٹ آتا ہے۔

۸۔ لیکن جو گیان والا اور من والا ہے۔ ہمیشہ پاک ہوتا ہے۔ جگہ (منزل مقصود) کو پالیتا ہے۔ اور وہاں سے پھر جہم نہیں لیتا۔

۹۔ لیکن وہ شخص جس کا سار جی عقل مند ہے (اور) جس کے من کی لگم خوب لگی ہوئی ہے وہ منزل مقصود کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو دشمن کی سب سے اونچی جگہ ہے۔
تشریح۔ شکر باری نے یہاں پر دشمن سے مراد برہمن ہے۔ اس سے دشمنوں کے دشمن کی مراد ہے۔

۱۰۔ اندریوں سے ان کے بھوگ (کی چیزوں) سے من اونچا ہے۔ من سے بدھی اونچی ہے۔ بدھی سے ہما آتما اونچا ہے۔

تشریح۔ ہما آتما سے یہاں مراد مت متو ہے مت متو بدھی کو کہتے ہیں۔ مگر اس موقع پر اس سے اس لطیف قسم کی پرکرتی سے مراد ہے۔ جو بدھی کے پیدا کرنے کا کارن ہے۔
۱۱۔ مت سے اونچی پرکرتی ہے۔ پرکرتی سے اونچا پرش ہے۔ پرش سے اونچا کچھ نہیں ہے۔ وہ حد ہے۔ وہ سب سے اونچی منزل مقصود ہے۔

تشریح ۱۰۔ ادا شلوک کی مطابقت ساکھ فلاسفی سے ہوتی ہے۔ جن کو وضاحت کے جانتا متطور ہودہ ساکھ فلاسفی کا رسالہ دیکھ کر اپنی تسلی کریں۔

۱۱۔ تمام بھوتوں کا چھپا ہوا جو ہر ہونے سے یہ آتما باہر پرکاشان نہیں ہوتا۔ لیکن یہ باریک بین آدمیوں کے سونسم بدھی سے دیکھا جاتا ہے۔

۱۲۔ عقلمند کو چاہئے کہ من اور زبان کو روکے اور ان کو گیان آتما بدھی میں روکے۔ اور بدھی کو آتما میں روکے اور اس آتما کو بھی اس شانت آتما میں روکے۔

تشریح ۱۲۔ یہاں صرف من بانی کے نقطہ ۲ ہے۔ غرض تمام اندریوں سے ہے۔

۱۳۔ اٹھو جاگو۔ بڑے گوروں کے پاس جاؤ اور سمجھو۔ اس کی تیز دھار پر چلنا مشکل ہے۔ اس طرح عقلمند اس راہ کو دشوار بتاتے ہیں۔

تشریح ۱۳۔ وہ راستہ جو آتما کی طرف لے جاتا ہے۔

۱۴۔ جو بغیر شبد بغیر سپریش بغیر روپ کبھی گھٹنے ولے بغیر ذالیقہ کے ہے۔ دائمی ہے۔ بغیر گندھ کے ہے۔ نادری اور ننت ہے۔ اونچی (بدھی) سے اونچا۔ نکل جس نے اس پر مدھ کو ایسا سمجھ لیا ہے۔ وہ موت کے منہ سے چھوٹ جاتا ہے۔

۱۵۔ جو عقلمند اس قدیم قصہ کو کہتا اور سنتا ہے (جو چکیا نے

موت دیم سے یکھا وہ برمجہ لوک میں قابل تعلیم ہوتا ہے۔
 ۱۷۔ اور جو اس پوشیدہ راز کو براہمنوں کی بھائی سنا ہے
 یا پاک ہو کر شراودھ کے وقت میں سنا ہے۔ وہ امنت پھل (پالے)
 کے لئے قابل ہوتا ہے۔

ادھیاء دوسرا

پوٹھی ولی

۱۔ دیم کہتا ہے (سومیبو نے اندریوں کو آ کے (باہر کو چھیدا
 اس لئے آدمی باہری چیزوں کو دیکھتا ہے۔ انتر آتما کو نہیں
 گئیانی آنکھوں کو بند کر کے (باہری و نفسانی چیزوں سے)
 اور امنت کی خواہش سے آتما کو دیکھا جو چھپے ہے۔
 تشریح۔ سومیبو۔ پر مانتا
 چھیدا۔ اندرونی رخ باہر کی طرف بنایا۔

امنت۔ لانا نیت

۲۔ نادان باہری چیزوں کی طرف جاتے ہیں۔ اور وہ موت
 کے جہل میں پھنستے ہیں۔ جو سب جگہ چھیدا ہوا ہے۔ اس لئے متعلمند

جو گرت کو جانتے ہیں۔ ان عارضی چیزوں میں سے کسی کو نہیں مانگتے۔
تشریح۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں۔ یہ دیر پا نہیں ہیں۔
 مہاجن کی مدد سے انسان۔ روپ۔ رس گندہ۔ سپریش
 اور متھن (نجموت) کو جانتا ہے (سی رکی مدر) سے یہ بھی جانتا
 ہے۔ کہ سب کے پیچھے کون ہے۔ یہ وہی (برمھ) ہے۔ (جس
 کی نسبت تو نے سوال کیا ہے)

تشریح۔ پیچھے۔ یعنی مرنے کے بعد باقی رہتا ہے۔
 ۴۔ جس کی مدد سے سوین اور جاگرت کو دیکھتا ہے
 گیانی اس جہاں آتا کو جان کر رکھ سے بار ہو جاتا ہے۔
 ۵۔ جو شخص آتا کو پھل کا کھانے والا جان لیتا ہے۔ جو
 ہمیشہ نزدیک ہے۔ جو گزشتہ آئندہ (اور موجودہ زمانہ)
 کا مالک ہے۔ تب وہ اس کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتا
 یہ وہ آتما ہے۔

تشریح۔ پھل۔ یہاں روپ رس گندہ وغیرہ دشیوں
 کے انہو کرنے سے مراد ہے۔

چھپانے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس کو خون نہیں رہتا
 کہ آتما کبھی برباد جاوے گا۔

۲۴۔ جو کوئی جانتا ہے مگر جو تپ سے ابتدا میں پیدا ہوا
 ہے۔ جو جلون سے پہلے پیدا ہوا جو ہر دے کی اکہا میں
 داخل ہوا ہے۔ اور جو معہ مہاجنوں کے اس میں رہتا

ہے یہ وہ ہے۔
 تشریح۔ مہا بھوت۔ آکاش۔ دایہ۔ گنی۔ بل۔ پر تھوی۔
 ۷۔ جو کوئی ادیتی کو درجاً ہوتا ہے جو دیوتا ہی ہے۔ جو پران
 سے پیدا ہوئی۔ جو گھیا میں داخل ہو کر اس میں رہتی ہے۔ اور
 جو مہا بھوتوں کے ساتھ مختلف شکلوں سے رہتی ہے۔ یہ
 وہ ہے۔
 تشریح۔ ادیتی تمام اندریوں کا مجموعہ۔
 پران۔ ہر مہیہ گر بھنک۔
 دیوتاؤں کے ساتھ رہنے والی
 ۸۔ اگنی جو دوار میں چھپا ہوا ہے۔ سب کا جاننے
 والا ہے۔ جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ چھپا ہوتا ہے وہ بھی
 اچھی طرح چھپا رہتا ہے۔ اور روزانہ ان آدمیوں سے پوچھا
 جاتا ہے۔ جو جاتے ہیں۔ اور ہوئی ولے ہیں۔ یہ وہ ہے۔
 تشریح۔ ارنی۔ ان کلڑیوں کو کہتے ہیں جن کو گرگوڑ
 ہون کے لئے آگ نکالتے تھے۔
 ہوئی۔ گنی۔
 ۹۔ جس سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ جس میں غروب ہوتا
 ہے۔ تمام دیوتے اس میں پروئے ہوئے ہیں۔ اس سے
 کوئی علیحدہ نہیں ہے۔ یہ وہ ہے۔
 ۱۰۔ جو یہاں ہے۔ وہی وہاں ہے۔ اور جو وہاں ہے وہی

پھر یہاں ہے جو یہاں بھید دیکھتا ہے۔ وہ موت کو پاتا ہے۔

۱۱۔ تشریح۔ جو ہر نہ گرجے۔ ادنیٰ اگنی میں یہاں دیوتا روپ

ہیں کر نظر آ رہا ہے۔ وہی دہاں اپنے بچ روپ میں ہے۔

ان کے درمیان فرق نہیں ہے۔

۱۱۔ من سے ہی اس ربرجہ کو پانا چاہئے۔ اور تب اس میں کوئی بھید نہیں ہے جو شخص ذرہ بھی یہاں بھید دیکھتا ہے وہ موت سے موت میں داخل ہوتا ہے۔

تشریح۔ موت سے موت۔ بار بار مرتا ہے

۱۲۔ پریش انگوٹھے کے ماپ کا جو کے درمیان ٹھہرتا ہے۔ گزشتہ آئندہ (اور موجودہ زمانہ کا) مالک۔ تب اس سے منہ نہیں پھرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔

تشریح۔ جو اس کو ایسا جان لیتا ہے۔ پھر اس سے منحرف نہیں ہوتا۔

انگوٹھا۔ انسان کا دل انگوٹھے کے برابر ہے۔ چونکہ وہ پر ماتا کے رہنے کی جگہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں اس کو انگوٹھے کے ماپ کا کہا گیا ہے۔

۱۳۔ انگوٹھے کے ماپ کا پریش اس لوزر کی طرح ہے۔

جس میں نہیں ہے۔ گزشتہ آئندہ۔ (اور موجودہ زمانہ کا مالک ہے۔ وہی آج ہے۔ وہی کل ہے۔ وہ یہ ہے۔

۴۔ اسی جیسے پہاڑ کے چوٹی پر برسا ہوا پانی پہاڑوں کے
ہر طرف دوڑتا ہے۔ اسی طرح دھرموں کو الگ دیکھتا ہوا
دراڑی، انہیں کے پیچھے دوڑتا ہے۔

۵۔ اسی صاف زمین پر صاف پانی طولا ہوا ہوتا ہے
اسی طرح اے گوتم! ایک مٹی کا آئنا ہوتا ہے (وہ جو)
اس کو جاتا ہے۔

پانچویں ولی

۱۔ (جسم مثل) ایک شہر کے ہے۔ جس میں آتما کے (گیارہ
پھاٹک ہیں۔ اس آتما کا جنم نہیں ہوتا۔ اور جو سچا گیان والا
ہے۔ جو اس پر برہم کو پہچانتا ہے۔ (وہ گیان) رنج نہیں
کرتا۔ اور رانگیاں وغیرہ سے) چھوٹ کر وہ نوکش ہو جاتا ہے
وہ یہ ہے۔

تشریح۔ گیارہ پھاٹک یا دروازے۔ دوکان۔ دنیا

دو آنکھ۔ ایک منہ۔

ایک ناچی ایک اندری۔ ایک گدا اور ایک ماغ

کا سوراخ۔

۲۔ وہ برہم سورج ہے۔ روشن دیولوک آتما میں رہنے
والا وہ سور (دیو) ہے۔ انترکش میں رہنے والا۔ وہ ہوتا

کھٹا پنشد

راگنی اسے وزیدی میں رہنے والا۔ وہ سوم راہیتی ہے کھٹے
 (پانی کا گھڑا) میں رہنے والا۔ وہ آدمیوں میں رہتا ہے وہ
 سچائی میں رہتا ہے۔ وہ آکاش میں رہتا ہے۔ وہ پانی میں
 پرگٹ ہوتا ہے۔ پرگٹوی میں پرگٹ ہوتا ہے۔ یگیہ میں پرگٹ
 ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ سچا ہے۔ اور بڑا
 ہے۔

۳۔ وہ بادشاہ ہے۔ جو سطر دل میں بیٹھا ہوا ہے۔ جو پان
 کو اوپر اٹھاتا ہے اور پان کو پیچھے پھینکتا ہے۔ تمام دیوتا
 را ندریاں اس کو پوجتے ہیں۔

تسشر مہج۔ اس کو تمام اندریاں بھینٹ چڑھاتی ہیں۔ یعنی
 روپ رس گندہ وغیرہ پیش کرتی ہیں۔ بیسے رعیت راجا
 کو تدریتا ہے۔

۴۔ جب جسم میں رہنے والا یہ آتما کوچ کر جاتا ہے اور
 اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ تب کیا باقی رہتا ہے؟ وہ یہ
 ہے۔

۵۔ سانس لینے سے۔ سانس کھینچنے سے کوئی آدمی زندہ
 نہیں رہ سکتا۔ جس سے زندہ رہتے ہیں۔ وہ کوئی اور چیز
 ہے۔ جس کا یہ دونوں (پران۔ اپان) سہارا لئے ہوئے
 ہیں۔

۶۔ اسے گوتم اب میں تھک گئیہ راز بتاؤں گا۔ بر محلہ قدیم

۱۔ اور یہ کہ کس طرح اس کے گیان کے بغیر، دگیانی، مرکہ (بار بار) جنم لیتے ہیں۔

۲۔ کچھ دنوں تو رماں کے، پریٹ میں جسم پائے کے لئے رہتے ہیں۔ دوسرے درختوں کے تنوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اپنے کرم کے موافق۔ اور اپنے گیان کے موافق۔

۸۔ جب ہم سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ پریم پرش جاگتا ہے۔ ایک نظارہ کے بعد دوسرا پیدا کرتا ہے۔ وہ روشن ہے۔ برمجہ ہے۔ وہی لافانی کہلاتا ہے۔ اس میں سارے لوگ سہارا لئے ہوئے ہیں۔ اور اس سے الگ کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ ہے۔

۹۔ جس طرح ایک اگنی دنیا میں داخل ہو کر ہر ایک روپ کا بن گیا ہے۔ اسی طرح ایک آتما جو سب بھوتوں کے اندر ہے۔ سب کی صورت بنا ہے۔ اور باہر بھی ہے۔

۱۰۔ جیسے ہوا تمام دنیا میں داخل ہو کر سب کے روپ کا بن گئی ہے۔ اسی طرح ایک آتما جو سب بھوتوں کے اندر ہے۔ ہر ایک شکل میں شکل والا ہے۔ اور باہر بھی موجود ہے۔

۱۱۔ جیسے سورج تمام دنیا کی آنکھ ہو کر بھی آنکھ کے باہری صیوں سے ناقص نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک آتما

نسب جھوٹوں کا انتر آتما بن کر بھی سنسار کے دیکھ سے
لوٹ نہیں ہوتا۔ (وہ، باہر بھی) ہے۔
۱۲۔ سب پر حکومت کرنے والا۔ سب کا انتر آتما۔
جو اپنے آپ کو پر کرتی کے، مختلف شکلوں والا بنا لیتا ہے
ایک ہے۔ گیلیا جو اس کو اپنے اندر رہے والا جان لیتے
ہیں۔ دائمی آتما کو پا جاتے ہیں۔ دوسرے (یہ سکھ) نہیں
پاتے،

۱۳۔ آتماں میں نت جتن کا جتن۔ اکیلا جو بہیروں کی
اتماؤں کو پوری کرتا ہے۔ اس کو جو گیلیا اپنے اندر
رہنے والا جانتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ کی شانتی ملتی ہے
دوسروں کو نہیں ملتی،

۱۴۔ (گیلیا) اس پر آتما کا اہو کرتے ہیں۔ جس کو
کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ کہ وہ یہ ہے۔ تب میں کیسے اس کو
جان سکتا ہوں؟ وہ خود بخود پر کا شان ہے۔ یا دوسرے
سے پر کا ش پاتا ہے۔

۱۵۔ نہ دماں سورج چمکتا ہے۔ نہ چندر ماں۔ نہ تارے
نہ بجلی چمکتی ہے۔ یہ اگنی، بیچارا، کہاں رہتا ہے؟ اسی
کے پر کا ش کرتے سے سب پر کا ش والے ہوتے ہیں۔
اسی کے پر کا ش سے برب پر کا ش دے ہوتے ہیں۔

چھوٹی ولی

۱۔ یہ ایک قدیم پیل کا درخت ہے جس کی جڑیں اوپر کی طرف ہیں۔ اور شاخیں نیچے کی طرف ہیں، وہی روشن کہلاتا ہے۔ وہ برعکس کہلاتا ہے۔ وہی امرت کہلاتا ہے۔ سنا رہے لوگ اس میں سہارا لئے ہوئے ہیں۔ اس سے کوئی الگ نہیں ہے۔ وہ یہ ہے۔

۲۔ جو کچھ تمام سنسار (برعکس سے) نکلا ہوا ایران (برعکس) میں کانپتا ہے۔ وہ برعکس ہے۔ وہ برعکس اڑا خوف ہے۔ مثل اوپنے اٹھے ہوئے ٹھہر کے۔ جو اس کو جانتے ہیں۔ امرت ہو جاتے ہیں۔

تشریح۔ کانپتا ہے۔ حرکت کرتا ہے۔
۳۔ اس کے خوف سے آگ پھلتی ہے۔ خوف سے سرج پھلتا ہے۔ خوف سے اندرا در وایو اور موت جو پانچواں ہے۔ دوڑتا ہے۔

۴۔ اگر کوئی اس انسانی جسم کے گرنے سے پہلے اس کو نہیں جان لیتا۔ تب وہ سرسٹی کے ان لوگوں میں پھر جسم دھارن کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔
تشریح۔ اگر جیتے ہی انسانی جسم میں گیان نہیں ہوتا تو

پھر جتنا مرنا پڑے گا۔
 ۵۔ جیسے آئینہ میں لاکھوں دکھائی دیتا ہے، ویسے ہی اس
 جسم میں دکھائی دیتا ہے، اور جیسے حالت خواب میں ویسے
 ہی بتری لوک میں جیسے جلون میں ویسے ہی گندھرب لوک
 میں دکھائی دیتا ہے۔ جیسے دھوپ اور سایہ میں ویسے ہی
 بزم لوک میں دکھائی دیتا ہے۔

۶۔ اندریوں کی مختلف حالتوں کو جو دمن سے، یکے
 بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں اور ان کے اودے اور راست
 ہونے کو گیانی رچ نہیں کرتے۔
 تشریح۔ اودے۔ برآمد ہونا۔

است۔ غروب ہونا۔ لے ہونا

۷۔ اندریوں سے اوسنیا من ہے۔ من سے بہتر اور اونچا
 بدھی ہے۔ اود بدھی سے اونچی مہا آتما۔ جہاں آتما سے اونچی
 اویکت رہ کر رہتی ہے۔

۸۔ اس پر کوئی سے اوسنیا اور بہتر پرش ہے جو سب
 میں دیا پاک ہے۔ جس کا کوئی نشان نہیں۔ جس کو جان کر انسان
 مکت ہو جاتا ہے۔ اور لافانیت کو پاتا ہے۔

۹۔ اس کی شکل دیکھنے کے لئے نہیں ہے۔ نہ کوئی شخص
 آنکھ سے اس کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ ہر دے سے بدھی سے
 من سے پرکاشت ہوتا ہے۔ جو اس کو جانتے ہیں۔ وہ امرت

ہو جاتے ہیں۔
 ۱۰۔ جب پانچوں گیان اندر یہ من کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بدھی بھی حرکت نہیں کرتی ہے اس کو خست سے اونچی حالت بتاتے ہیں۔

تشریح۔ اونچی حالت۔ سادھی
 یہ یوگ کی تعلیم ہے۔

۱۱۔ یہ جو اندریوں کی غیر متحرک حالت ہے۔ اسی کو کیوئی ریوگ کہتے ہیں۔ اس وقت وہ ریوگی، سستی سے دور ہو جاتا ہے کیونکہ یوگ میں ترقی اور تنزلی رکاوٹ لگا رہتا ہے۔
 تشریح۔ اس کی تشریح اس طرح بھی کی جاتی ہے۔ یوگ کی حالت میں یوگی پہلے کی اپنی آپ کو بھولا ہوا نہیں پاتا۔ کیونکہ سادھی کی حالت میں اندر گیان کی اپنی اور باہری گیان کے لئے سحان سے اس کو تعلق ہوتا ہے۔

۱۲۔ وہ رات، اگر نہ بانی سے نہ من سے نہ آنکھ سے مل سکتا ہے۔ تو وہ ہے۔ ایسے کہنے والے کے سوا اور کون اسکو دیکھ سکتا ہے۔

۱۳۔ وہ ہے۔ اس شکل سے اور تم کو کے روپ سے اس کو دیکھنا چاہئے۔ جب وہ ہے اس کو اٹھو کر لیا ہے۔ تب اس کا تھوڑا روپ صاف ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ جب تمام آرزوئیں جو اس کے من میں رہتی ہیں چھوٹ

جاتی ہیں۔ تب مرنے والا رفائی انسان، امرت بن جاتا ہے۔ یہاں
 (اس حالت میں، وہ برہ کو پالیتا ہے۔
 ۱۵۔ جب دل کی تمام گرہیں رگناٹھ، یہاں کھل جاتی ہیں
 تب مرنے والا انسان، امرت بن جاتا ہے۔ صرف اتنی ہی
 تعلیم ہے۔

۱۶۔ من میں ایک سوا ایک ناڑیاں ہیں۔ ان میں سے ایک
 رشتہ، کامنڈ اوپر دماغ کی طرف نکلتا ہے۔ اس سے اوپر
 چڑھتا ہوا انسان مرنے کے بعد، امر ہو جاتا ہے۔ دوسرے
 رشتہ، ناڑیوں سے نکلنے میں اس کی مختلف راہ ہوتی ہیں۔
 ۱۷۔ انگوٹھے کے باپ کا پرش ہمیشہ انسان کے دل میں
 رہتا ہے۔ اس کو ایسے جسم سے اطمینان و استقلال کے
 ساتھ نکالے۔ جیسے تیلی سے سوخ نکالتے ہیں۔ اس کو آدمی
 جان لے۔ چمکتا ہوا برہ ہے۔ چمکتا ہوا برہ ہے۔

۱۸۔ چمکتا اس طرح، ہم سے بتائی ہوئی (برہ) دودیا اور
 یوگ کے تمام مدارج کو جان کر برہ کو پراپت ہوا۔ اور غبار سے
 و موت سے آزاد ہو گیا۔ اور وہ شخص بھی جو علم روحانی کو اس
 طرح جانتا ہے۔ برہ کو پاکر غبار اور موت سے آزاد ہو جاتا
 ہے۔

تشریح۔ غبار۔ مایہ۔
 ۱۹۔ برہ ہم دونوں کی حفاظت کرے۔ وہ ہم دونوں کو

سہارا لے۔ ہم دونوں مل کر بلوان بنیں۔ ہمارا پڑھا ہو اچھکیلا
بنے۔ ہم کبھی رکسی سے نفرت نہ کریں۔
ادم۔ شانندہ۔ شانندہ۔ شانندہ۔



اس اپنشد میں چکیتیا نے یم سے تعلیم پائی ہے۔ یم کون ہے
اس پر وچار کرنا ضروری ہے۔ یم کو اسی اپنشد نے جا بجا موت
کے لفظ سے مخا طلب کیا ہے۔ اس لئے یم اور موت دونوں مراد
اور ہم معنی لفظ ہیں۔ ممکن ہے کہ تشریح کر کے والے ان کے
درمیان کچھ اختلاف دکھا سکیں۔ مگر یم سے یہاں مراد موت
ہی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یم سچ مچ تعلیم دے سکتا ہے۔ ہم
جواب دیتے ہیں۔ ہاں دے سکتا ہے۔ اصلیت یہ ہے کہ جب
تک انسان موت کے دروازہ کو چکیتیا کی طرح جا کر نہیں کھینچتا
تک تک اس کے لئے روہنیت کا ادبھکار نہیں ملتا۔ مذہب کی
اصلیت کا پتہ ہی وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں موت کا
دروازہ آتا ہے۔

کبیر صاحب فرماتے ہیں کہ

جامر نے سے جگ ڈور سے موہے پڑا آئند
 کب مرہیوں کب پایہوں۔ پورن پر ماتہ
 انپشد نے اس واقعہ کو جس طرح بیان کیا ہے۔ اس سے
 پتہ لگتا ہے۔ کہ باپ کے غصہ کی باتوں سے پریشان ہو کر نکلتا
 خیال میں محو ہو گیا۔ اور سہا مت چت ہونے کی وجہ سے وہ اپنے
 جسم کے اندر روحانی طبقات کو طے کرتا ہوا اس جگہ پہنچا۔
 جہاں سے مرنے کے وقت انسان کو گزرنا ہوتا ہے اور
 اسی جگہ اس کو اصلیت کا پتہ لگا۔ جس کی صراحت کٹھ اپنشد
 میں موجود ہے۔ ممکن ہے یہ قصہ استعارہ کی طرح بھی بیان
 کیا گیا ہو۔ مگر ہم نے اپنے طور پر اس کو ایسا ہی سمجھا ہے
 اور کیا عجیب یہ صحیح ہو۔

یوگ ابھیاس کے وقت شاغل کو اپنے جسم کے مختلف
 طبقات کو جن کو کنول اور چکر کہتے ہیں۔ طے کرنا پڑتا ہے
 ان کے نام پنجلی کے یوگ شاستر میں سہسرا۔ منی پور وغیرہ
 دیئے ہیں۔ مابعد زمانہ کے یوگی معلمین نے ان کی اور بھی
 مزید صراحت کی ہے۔ ان طبقات میں گزرنے سے شاغل
 کی سمجھ بوجھ بوجہ لطیف ہوتی جاتی ہے۔ اور اس میں خود
 بخود ایسی طاقت آ جاتی ہے۔ کہ جس سے وہ بالائیل و فقیول
 کو مل کر سکے۔ جس طرح جس وقت آدمی کسی قسم کے محو ہو جاتا
 ہے۔ اور اس کے چت کی تمام درتیاں سچ اندر کی طرف

سکڑ جاتی ہیں۔ اور وہ محو طری ویر بعد ہا سانی اپنے سوال کے
جواب کو پالیتا ہے۔ ممکن ہے وہی کیفیت چمکتیا کی بھی ہوئی ہو
اور اس کو اپنے ہی اندر ان سوالوں کے جواب مل گئے ہوں
بہر حال چاہئے جو کچھ ہو یہ آپ نشد یہاں اختصار کے ساتھ
اپنے مطلب کو خوب ذہن نشین کراتی ہے۔

ایشان پ

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

از بابوشیورت لال ورنن ایم

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر فقرہ	نمبر صفحہ
۱	اپانسا کا طریقہ	۱	۱۱۲
۲	پتھہ کرم	۲	۱۱۳
۳	آتم ہتیا کا پھل	۳	۱۱۳
۴	ایشور کا سروپ	۴	۱۱۴
۵	گیان سے بھرم کا ناش	۵	۱۱۴
۶	ایشور کا ورن	۶	۱۱۵
۷	کرم اور گیان کی اپانسا	۷	۱۱۵
۸	کرم اور گیان کا پھل	۸	۱۱۶
۹	کرم اور گیان کے پھل مختلف ہیں	۹	۱۱۶
۱۰	موت اور لانائیت کی پراپتی	۱۰	۱۱۷
۱۱	پرکرتی اور برہم کی اپانسا	۱۱	۱۱۷
۱۲	پرکرتی و برہم کے اپانسا کے پھل میں اختلاف	۱۲	۱۱۸
۱۳	پرکرتی اور گیان کے برہم کا نتیجہ	۱۳	۱۱۸
۱۴		۱۴	۱۱۹
۱۵		۱۵	۱۲۰
۱۶		۱۶	۱۲۱
۱۷		۱۷	۱۲۲
۱۸		۱۸	۱۲۳

دیباچہ

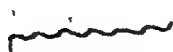
یہ آپ نشہ بہت مختصر ہے۔ اس کا دوسرا نام واج سینہ
سنتا آپ نشہ ہے۔ یہ سکل پھر وید سے منسوب ہے اس کا
مصنف واج سینہ یا گیہ دگیہ رشی ہے۔

یہ چھوٹی آپ نشہ پر ماتا کے گیان کو سب پر فوقیت
دیتے ہوئے گیان اور کرم کے دو راستے کی تلقین کرتی ہے
اور دونوں کو وید کے احکام کے مطابق ثابت کیا ہے۔ اور اس کے
بموجب دونوں کی پیروی اچھے اور نیک آدمی کرتے ہیں۔ جو لوگ
پر ماتا کا گیان رکھتے ہیں۔ وہ اصلیت کی تہ کو پہنچتے ہیں۔ تمام
دنیا کا پرکاش اس میں اور اس سے ہے۔ اور وہ کل برہما
میں نظر آتا ہے۔ اسی کا اچھی طرح سمجھ لینا انسان کا اعلیٰ مقصد
ہے۔ اور جب یہ گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ گیان کا شہو کر
موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔

جن کو گیان کم ہے خواہ جن کے خیالات بہت اونچے نہیں
ہیں۔ ان کو ویدوں کی ہدایت کے بموجب کرم کرنا چاہئے۔
کرم کرنے سے اپنا سنا کا ادھکار ہوگا۔ اور اپنا سنا سے گیان کی
پراپتی ہوگی۔ کرم گیان کیساتھ کرے۔ اور ان کو اچھی طرح سمجھ

ان تینوں کرم-پاسنا-گیان میں سے ہر ایک کے پیروی سے مرنے کے بعد آئندگی اوستھائے گی اور جیسے جیسے آہستہ آہستہ انسان روحانی ترقی کرتا جاوے گا۔ ویسے ہی وہ اونچے طبقات میں پیدا ہوگا۔ اور جن جہانوں کی سدھیوں سے پریم پر کا ادھکاری بنے گا۔ لیکن طالب صادق یعنی موشو جو کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے۔ کہ برھم کا گیان ہی اعلیٰ چیز ہے۔ اور گیان اور آئندہ صرف برھم میں ہی ہے۔ اور گیان کے ساتھ کرم بھی کیا جاتا ہے۔

گیان کا یہ مطلب ہے کہ تمام متوں (اصولوں) کی سمجھ آ جائے جب تک سب کو نہ سمجھے گا۔ آتما کا گیان نہ ہوگا۔ اگر اس نے کوشش کر کے یہ سمجھ لیا کہ آتما شری سے نیا رہے۔ پونرے۔ پاک ہے من اور اندریوں کے پرے ہے۔ تو اس نے اس کے روپ کو دیکھ لیا پھر ان سے چھٹکارا لیا۔ جن میں گیان نہ ہو۔ وہ کرم کریں مگر سمجھ کر۔ کیونکہ کرم اصلی گیان کے لئے تیار کرتا ہے۔ اور اس سے آخر میں موشو ہو جاتی ہے۔ واکھ گیان ناکارہ ہے گیان اور کرم دونوں ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ کرم بغیر گیان کے اور گیان بغیر کرم کے کارآمد نہیں ہوتا۔



ایشن اپنشن

۱۔ ایشن اپنشن کے اندر جو کچھ ہے۔ اس کو ایشور سے ڈھک دینا چاہئے۔ اس کے تیاگ سے تو بچائے جائے گا۔ کسی کے دھن کی لالچ مت کرو۔ یہ دھن کس کا ہے؟

ایشور کی اپنا سنا اس طرح کر دو کہ یہ سارا جگت تشریح کر اس سے ٹھک جائے۔ سب جگہ ایشور ہی ایشور نظر آوے۔ اس جگت کے تیاگ کرنے سے تو اپنی آتما کو بچائے جائیگا۔ کسی کے دھن کی لالچ نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ دھن پھر غلطی ہو گیا ہے۔

۲۔ کرموں کو کرتے ہوئے آدمی کو سو برس تک چینے کی خواہش کرنی چاہئے۔ اس طرح رگرم کرنے سے، کرم کچھ میں لپٹ نہ ہوگا۔

تشریح { انسان کی طبعی عمر سو برس کی ہے۔ اس کو چاہئے۔ کہ اپنے کرموں کو ایشور کے سہرا کر کے سو برس تک چینے کی خواہش کرے۔ جو اس طرح کرم کرے۔ وہ کرم کے بندھن میں نہ آدیں گے۔ نہ ان کے پھل کے بھوگی ہوں گے۔ گیتا میں بھی کرشن نے ارجن کو ایسے ہی اپنشن دیا ہے۔

۳۔ جو آتم ہتیارے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو جاتے ہیں جو بالکل اندھیرے سے گھرے ہوئے ہیں اور راکشوں کے لوگ ہیں۔

تشریح { آتم ہتیارے وہ لوگ ہیں جو آتم سمجھ میں جو دیووں کے حکم کے برخلاف کام کرتے ہیں جن کو دھرم کرم میں دشواری نہیں ہے جو گوہر کے حکم میں نہیں چلتے۔ ایسے پرانی گزشتہ ہوتے ہیں۔ اور راکشوں کے لوگ میں پیدا ہوتے ہیں جہاں ان کی ان کا ادھکار چھایا ہوا ہے۔

۴۔ وہ اچل۔ اور اس کا درمن سے زیادہ تیز ہے۔ اندریاں اس کو نہیں پاسکتیں یا اس تک ان کی پہنچ نہیں ہے۔ وہ ان سب سے آگے دوڑتے ہوئے اندریوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ اسی کے اثر سے رہیں رہ کر سوتے تمام سب کو دھارن کرتا ہے۔

تشریح { سوتے آتما وہ ہے جس میں تمام سنسارا۔ اوت پر دت ہے جیسے موتیوں کی مالا میں سب پر دتی ہوئی ہیں۔ ویسے ہی پرما تمنا سارے جگت میں اوت پر دت ہو رہا ہے۔ وہ اچل ہے چامیان نہیں ہوتا۔ وہ ایک ہے۔ دو نہیں ہے۔ اور وہ من سے بھی زیادہ تیز ہے۔ یہاں تک کہ اندریاں نہ اس کو پاسکتی ہیں۔ اور اس تک ان کی پہنچ ہے۔ وہ دوڑا۔ اندریوں نے اس کا پیچھا کیا۔ وہ آگے نکل گیا اور یہ پیچھے رہ گئیں۔ اسی کے اثر سے یہ جگت ہے۔ وہ سوت کی طرح

سبب میں پرویا ہوا ہے۔

۵۔ وہ اور دل کو حرکت دیتا ہے۔ خود بے حرکت ہے وہ دور ہے اور نزدیک بھی ہے۔ وہ اس برہما نڈ کے بھیت پر بھی ہے اور باہر بھی ہے۔

تشریح { پر ماتا اچل ہے اسی کی ستم سے یہ جگت جلا ایمان آئے وہ اگیا نی کے لئے دورا درگیا نی کے لئے نزدیک

ہے۔ اور اس برہما نڈ کے باہر بھیت سب جگہ دیا پ رہا ہے۔

۶۔ وہ جو سارے پرائیوں کو پر ماتا میں اور پر ماتا کو سارے پرائیوں میں دیکھتا ہے۔ وہ پھر اس سے منہ نہیں پھیرتا

تشریح { جن کی نگاہ اتنی ادبھی ہو گئی ہے کہ وہ سارے جگت کو پر ماتا میں سارے جگت کو دیکھتے ہیں۔ وہ پر ماتا کے درشن سے کبھی اکتاتے نہیں۔ ہمیشہ اسی کا آئندہ لیا کرتے ہیں۔

۷۔ جب کسی کو معلوم ہو گیا کہ سب آتما ہی آتما ہیں اور جب آتما کی وحدانیت کو سمجھنے لگا تو پھر اس کے لئے کیا مودہ اور کیا شوک ہے؟

تشریح { انسان کا تصور خاص طاقت رکھتا ہے جس کو جس کا پریم ہو یا جس کا خیال ہو۔ اس کے سوا اس کو اور کچھ نظر نہیں آتا۔

لالی اپنے لال کی حق دیکھو لال + لالی دیکھیں عیسیٰ میں بھی لالی لال

یہ دھت پرستی اور دھانیت کی مزاج ہے اور جب آدمی پکا
کا دھیان لگاتے ہوئے اس میں ٹھوکر مٹا ہی آتا دیکھتا ہے
تو پھر اس کے لئے بھرم اور رنج کا خوف نہیں رہتا۔

۸۔ وہ محیط کل۔ پرکا شوان۔ بغیر جسم کا۔ جس کو کوئی محبت
نہیں سکتا جس میں ش اور ناڑی نہیں ہیں۔ شدھ پاپ رمت
جو گیانی من کا قاعدہ میں رکھنے والا۔ سب پرانیوں سے اوپر
اور قائم بالذات ہے۔ اس نے سالہا سال کے لئے چیزوں کو
ان کے خواص کے بموجب تقسیم کیا ہے۔
تشریح۔ مطلب صاف ہے۔

۹۔ جو گیان کو پوجتے ہیں۔ مگرے اندھیرے میں داخل
ہوتے ہیں۔ گیان کے پوجنے والوں کا اندھیرا ان سے
بھی زیادہ ہوتا ہے۔

تشریح۔ جو گیان کے پرستار ہیں۔ اور صرف کرم کرتے
ہیں۔ اور اپنے آتما کے سردپ کے جاننے کی
طرف متوجہ نہیں ہوتے وہ لیے یونیوں میں جاتے ہیں۔
جہاں گیان اور اندھکار رہتا ہے۔ جو نئے گیان کے ملنے
والے ہیں۔ اور آتما ستا سے باخبر نہیں ہیں۔ وہ بھی اندھیرے
میں ٹھوٹتے ہیں۔ اور وہ ان سے زیادہ اندھیرے میں ہیں
وہاں گیان کسی کام نہیں ہے۔ یہ اور بھی زیادہ بھرم کا ش
ہوتا ہے۔ آدمی کو چاہئے کرم اور گیان سے مدد لے کر رنج

سروپ کا سنا کٹا کر کرے۔
۱۰۔ وہ کہتے ہیں گیان کا پھل اور ہے اور گیان کا اور
ہے۔ یہ ہم کے گیانیوں سے سنا ہے۔ جنہوں نے دونوں
کی ویاتھ کیا کی ہے۔

تشریح { ان رشیوں نے بتایا ہے کہ گیان اور گیان
ان کے پھل مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں کا مطلب

کرم سے ہے۔
۱۱۔ جو لوگ گیان اور گیان کو ساتھ ہی ساتھ سمجھتے
ہیں۔ موت کو گیان سے مغلوب کر لیتے ہیں۔ اور گیان
سے اُمت کا سیکھ بھوگتے ہیں۔

تشریح { گیان اور کرم دونوں موش کے سادھن ہیں۔
نہ کوئی شخص اکیلے کرم سے موت کو جیت سکتا
ہے۔ نہ صرف گیان سے۔ جو بغیر گیان کے کرم کرے گا۔ دھوکا کھائے
جو صرف مار دمار رکھ کر کرم نہ کرے گا۔ مارا جائے گا۔ اس لئے
آدمی کو جان لینا چاہئے کہ یہ دونوں جوڑے ہیں۔ ساتھ ساتھ
رہتے ہیں۔ وہ گیان کے ساتھ کرم کر کے پہلے اپنے من کے میل
کو دور کر دے۔ پھر گیان کی مدد سے اصلیت کو سمجھ کر موش کا
بھاگ ہے۔ بنا کرم اور گیان کے اس کو پراپتی نہیں ہو سکتی
کرم اور گیان دونوں دھرم کے انگ ہیں۔

۱۲۔ جو صرف پر کرتی کو پوجتے ہیں گھپ اندھیرے میں

داخل ہوتے ہیں۔ جو صرف برہمہ کے گیان میں مسرت ہونا چاہتے ہیں۔ وہ ان سے بھی بڑھ کر ہیں۔

تشریح منزل تک پہنچنے کے لئے دونوں چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایٹور کی اور پرکرتی کی۔ جب تک دونوں کی اصلیت نہ معلوم ہو جائے کام نہیں نکلتا۔ جو لوگ پرکرتی ہی کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ اندھیرے غار میں گتے ہیں لیکن جنہوں نے صرف برہمہ کے گیان ہی کا سہارا لے کر پرکرتی کو سمجھ بغیر ترک کر دیا ہے۔ وہ ان سے بھی زیادہ اندھے ہیں اور ان کے لئے اور بھی زیادہ خطرہ ہے۔

اس دنیا میں جڑ اور چٹین دونوں مل کر کام کر رہے ہیں۔ اس لئے دونوں کی پوجا تہا یوگیہ ہونی چاہئے۔ پرکرتی مرحلہ ہے۔ برہمہ منزل ہے۔ جو لوگ رات دن اپنے شریک کی پالن میں لگے رہتے ہیں۔ اگیانی ہیں جو اس شریک کو چھوڑ کر برہمہ کا دعویٰ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی مورکھ ہیں۔ برہمہ کا دعویٰ خواہ برہمہ خبر یا اس گیان کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ جب تک پرکرتی کے کل تئوں کا گیان نہ ہو آتما کا گیان غیر ممکن ہے۔ اور آتما کے بغیر پرکرتی کا بھی گیان نہیں مل سکتا۔ اور اس لئے دونوں اندھیرے میں رہیں گے۔ اس لئے دونوں سے کام لینا۔ اور دونوں کو پوجنا ضروری ہے۔ بغیر دونوں سے کام لے ہوئے اصلیت تک رسائی محال ہے۔ یہاں پوجنے سے مراد کام لینے

دیکھتے سے ہے۔
۱۳۔ وہ کہتے ہیں۔ پر ماتما کا گیان کا پھسل پر کرتی
کے گیان کے پھل سے مختلف ہے۔ یہ ہم نے سنتوں سے
سننا ہے۔ جنہوں نے ہمارے واسطے دونوں کی دیا کھیا
کی ہے۔

تشریح { پر کرتی کے گیان کا پھل اور ہوتا ہے۔ پر ماتما
کے گیان کا پھل اور ہے۔ یہ سنتوں نے بتایا
ہے۔ پر کرتی کے گیان کا پھل تو یہ ہوتا ہے کہ ہم اس کے کل
توں کو سمجھ کر سوچنے لگتے ہیں کہ پر کرتی میں اور آتما میں مجید ہے
آتما پر کرتی نہیں ہے اور آتما گیان کا پھل اور ہوتا ہے کہ اسکی
مدد سے ہم اپنے مردہ ہیں آردھ ہو جاتے ہیں۔ ایک سے موت
کے پنجے میں رہائی ہوتی ہے۔ دوسرے سے لا فانیات نصیب
ہوتی ہے۔

۱۴۔ جو لوگ برہم کے کے ستھان اور پر کرتی کے
گیان کو ساتھ ساتھ سمجھتے ہیں۔ وہ پر کرتی کے گیان کو حجت
لیتے ہیں۔ اور پر ماتما کے گیان سے امرت کو بھوگتے ہیں۔
تشریح۔ مطلب صاف ہے۔ اس کا اور بیان آگیا ہے
۱۵۔ میرے لئے تو جس کا دھرم سچائی ہے اسے پسٹن!
سچائی کے دروازہ کو کھول دے۔ جن کو تیرے جلال والے
گھیرے ڈھک رکھا ہے۔ تاکہ تیرا روشن کر سکوں۔

تشریح بوشن کے معنی ہیں پیشی دینے والا۔ یہ نقطہ پر ماتسا
 گئے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے پرارتھنا کی
 گئی ہے۔ کہ ہے پر بوجا تیری سچائی کا دروازہ نوزانی مگر سنے
 ڈھک رکھا ہے۔ آنکھوں کو اس کی طرف نگاہ کرنے سے خیرگی
 ہوتی ہے۔ تو ست سرورپ ہے۔ ست تیرا دھر ہے۔ اس لئے
 تو اس کے دروازہ کو میرے لئے کھول دے۔ تاکہ میں تیرا
 اور شن کر سکوں۔

۱۶۔ اے پیشی دینے والے بارشی! اے نیم میں چلنے
 والے۔ اے سورج! اے پر جاپتی! تو اپنے کر نوں کو
 پھیلا دے۔ اور اپنی پرکاش کو ایک جگہ کر۔ مجھ کو اپنے جلال
 والے سرورپ کو دیکھنے دے۔ جو کلیان دینے والا ہے۔
 جو وہ پرش ہے۔ سو میں ہوں۔

تشریح پر ماتسا سب کو پیشی دیتا ہے۔ وہی رشی متریوں
 کے بھید جاننے والا ہے۔ وہی سب کو نیم میں چلانا
 ہے۔ وہ پرکا شوان سورج ہے۔ وہ سب کا پیدا کرنے والا۔
 سب کے ہر دے میں رہنے والا پر جاپتی ہے۔ اس جگہ ایشور
 سے یہاں پرارتھنا کی گئی ہے کہ تو اپنی کر نوں کو جو تیری شکل
 کے گرد لہارے ہوئے ہیں پھیلا دے اور اپنے پرکاش کو
 اکٹھا کر تاکہ ہم تیرے اس نوزانی اور جلال والے سرورپ کو دیکھ
 سکیں۔ جو سب کا کلیان کرنے والا ہے۔ کیونکہ آتم ورشٹی

سے جو توبہ ہے۔ وہی میں بھی ہوں یعنی پر ماتما آخر آتما ہی ہے۔ یہاں
پرارتھنا کرنے والا اپنے بشریر کو بھولا کر صرف آتما تک درک رشتی سے
اس کو دیکھ رہا ہے۔

۱۷۔ میرے پران اس امرت پران میں مل جاویں۔ اور یہ
شریر مجسبی بھوت ہو کر ختم ہو جائے۔ اوم اسے من! تو اپنے کرموں
کو یاد کر۔ اے من! یاد کر۔ یاد کر اپنے کرموں کو۔

تشریح پرارتھنا کرنے والا خواہش کرتا ہے کہ اس پران
امرت پران میں مل جائے۔ اس کی آتما پر ماتما
میں لین ہو۔ اور وہ اپنے من کو کہتا ہے کہ اپنے کرموں کو یاد
کر۔ یاد کرنے سے لپٹ جاتا ہوتا ہے۔ اسی تاپا ایک طرح
کی پرائیوٹ ہے اور پراسپت کرنے و اوم کے جاپ سے شدہ
ہو کر نزل بنتا ہے۔ اور یہی ذریعہ ہے۔ پر ماتما تک پہنچنے کا۔

۱۸۔ اے اگنی! تو آتند کے راہ کی طرف میری رہبری
کر۔ اے دیو! تو سارے کرموں کو جانتا ہے۔ ٹیڑھے
پاپوں کو برباد کر دے۔ ہم باز تجھ کو پر نام کرتے ہیں۔

تشریح اگنی پر ماتما کا نام ہے۔ کیونکہ وہ تیج والا ہے۔
اس سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ تو ہم کو آتند کا مارگ دکھا
تو ہمارے سب کرموں کو جانتا ہے۔ ہمارے پاپ جو ٹیڑھے ہیں۔

ان کو ہم سے دور کر دے۔ اوم ہم تجھ کو بار بار منکارت کرتے ہیں۔
باب نے چھٹکارا پانے کے لئے ایشور سے بار بار پرارتھنا

کرنا۔ اور مدد مانگنا۔ ضروری ہے۔
ایش اپنڈ بھتم ہوئی



ایش اپنڈ کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ
منشیہ کو چاہئے۔ پرمانتا کی بھگتی کر کے اس کے پریم میں اتنا
محو ہو جائے کہ سوا اس کے اور کچھ نظر نہ آوے۔ جگت کے
اندر باہر جو کچھ ہے سب اسی ایک کے تصور سے ڈھک جائے نہ
سنار کا لالچ تاوے۔ نہ کسی کے دھن کی خواہش ہو۔
لیکن سوال یہ ہے۔ یہ حالت کیسے پیدا ہو؟ اس کا جواب
آگے کے مفتروں میں دیا گیا ہے۔ کہ گیان کے ساتھ کرم کرتا ہوا
سو برس کی زندگی بسر کرے۔ اور کسی کرم میں پرت نہ ہو۔ یہی اصلی
و یقینی راستہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔ کیونکہ جو
آتم ہتیارے میں وہ ترک گامی ہوتے ہیں جو پرمانتا کو نہیں جانتے
وہ اندھیرے میں رہتی ہیں۔ پھر پرمانتا کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ
کیا ہے؟

اندریوں کی اس تک پہنچ نہیں ہے۔ من دھان تک جا نہیں
سکتا۔ وہ سب جگہ۔ سب میں دیا پاک ہے۔ چلتا بھی نہیں چلتا۔ نزدیک
ہوتے ہوئے بھی دور ہے۔ سارے برہما نڈ کے اندر بستے ہوئے

اس کے باہر بھی ہے جو سب میں آتما کو دیکھتا ہے۔ اور آتما میں سب کو دیکھتا ہے۔ وہ خود آتما ہو جاتا ہے۔ وہ شوک سب اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ وہ بندہ بشریہ۔ ناٹری وغیرہ سے الگ ہے۔ پرکاش سروپ۔ انتریا می ہمیشہ سے سب کو نیم میں چلا رہا ہے۔ ایٹور کی تعریف کر کے آپ نشد آگے چل کر بتاتی ہے کہ جو گیان کے بس میں ہیں۔ وہ اندھیرے میں۔ اور ان سے نیا رہ وہ گمراہ ہیں جو محض واچک گیان کے سودائی بن کر اصلیت کو نہ سمجھ کر کرم سے بکھڑے ہو رہتے ہیں۔ گیان اور کرم جوڑے ہیں۔ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اس لئے نہ اکیلا کرم ہی مفید ہے نہ گیان ہی فائدہ مند ہے۔ دونوں کو ساتھ لینا چاہئے۔ گیان اور کرم کے پھل اس طرح الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ چاہئے کہ پر کرتی کے گیان سے موت کو جیت لے اور آتما گیان سے امرت کا پتہ بنے۔ یہ اس آپ نشد کی تعلیم کا لب لباب ہے۔ اس سے آگے چل کر پر ماتما کی پر ارتھنا کی گئی ہے۔ کیونکہ بغیر پر ارتھنا کے پر ماتما تک رسائی محال ہے +

آئینہ شاد

اردو ترجمہ مع تفسیر

از

بابوشیورت لال ورمن ایم۔ اے

فہرست مضامین

صفحہ

مضمون

۱۲۵

۱۲۷

۱۲۹

۱۳۱

دیا چھ پہلا کھنڈ۔ خلقت کی پیدائش۔ ایشور کی الوہیت
 انسان و ناسخ و تیسرہ کی پیدائش
 مفرد روح۔ تین اوستھائیں۔
 دوسرا کھنڈ۔ انسان کی تین طرح کی پیدائش
 اوائل۔ یہاں نجات کا ذریعہ ہے
 تیسرا کھنڈ۔ آتما کے مکش

دیساجہ

یہ آپ نشد رگ وید کے اتیریہ براہمن کے دوسرے آرنیک سے لیا گیا ہے اس میں تین باب ہیں پہلے باب میں تین فصلیں ہیں۔ دوسرے اور تیسرے باب میں فصل نہیں ہیں اس کا نام اتیریہ اس وجہ سے ہوا کہ اترے کے لڑکے ہیدا اس نے اس کی ترتیب دی تھی یا آنکا اس کو محفوظ رکھا تھا۔

پہلے باب میں خلقت کی پیدائش ایثور کی الوہیت انسان و ناس و غیرہ کے پیدا ہونے کا بیان ہے۔ مفرد روح جو کالبد انسانی میں داخل ہوتی ہے تین حالت میں رہتی ہے۔

(۱) بیداری (۲) خواب (۳) گہری نیند۔

خلقت روح اور پرماٹما کے ساتھ اس کے تعلق پر دھار کرتے ہوئے اعلیت کا علم ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں انسان کی لیمن طرح کی پیدائش کا ذکر ہے وہ غلہ و زاد میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے انسان کے جسم میں پیدا ہوتا

ہے تیسرے اس جسم کو ترک کر کے پھر نئے جسم میں داخل ہونے کے لئے
جاتا ہے۔ جو خدا دیا گئے انسان ایک خری سے دوسرے شری
میں گھومتا رہتا ہے۔ سچے گیان کے حصول سے جنم و مرن میں
نجات ہوتی ہے۔ تیسرے باب میں روح کے سچے کلشن کا ذکر
ہے۔ روح حواس نہیں ہے۔ روح کان نہیں ہے۔ آنکھ نہیں ہے
نہ روح من ہے روح گیان ہے۔ اور گیان سے سمجھ میں آتا ہے
روح اور پرماؤں کے سچے گیان اور دونوں کے چیتنہ حالت کے
سمجھنے سے لافانیات ملتی ہے۔

اتیرہ لہ پشہ

پہلا ادھیا

پہلا کھنڈ

۱۔ ابتدا میں لا کلام صرف ایک آتما ہی تھا۔ اور کچھ آنکھ جھپکتا ہوا نہیں تھا۔ اس نے سوچا میں لوگوں کو پیدا کروں۔
تشریح۔ آنکھ جھپکتا ہوا۔ زندہ جادو جو جیتے جاتے ہیں۔

۲۔ اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا۔ ابھس۔ کرتیں۔ مہر۔ جل۔
ابھس ہے۔ جو دیو (لوک) سے اونچا ہے۔ اور جو اس (دیو لوک) کا آبرو ہے۔ کرتیں۔ انتر کش ہیں۔ مہر پر بھوی ہے۔ پانی جو پر بھوی کے نیچے سے جل ہے۔

تشریح۔ ابھس۔ جل۔

مہر۔ مہرے نوالی

یہاں دو جگہ دو مشد جل گئے تھے ہیں اب جس اور اب
اس سے سوکھ اور استھول جلوں سے مراد ہے۔ یہ چار لوگ ہیں
اب جس جو دیو لوگ سے اور چاہے خواہ دیو لوگ ہے۔ کرن سے
انٹرکش لوگ مراد ہے۔ مرے پر بخوی لوگ اور جل سے وہ جل
مثیل جو پر بخوی کے ارد گرد ہیں۔

۳۴۔ اس نے غور کیا۔ یہ لوگ سچ سچ پیدا کئے جا چکے۔ اب
میں لوگ باتوں کو پیدا کر دوں۔ تب اس نے جلوں سے ہی
نکل کر پورن کو بتایا۔ اس نے ان کو دلپے تپ سے تپایا
جب وہ اس طرح تپا گیا تو اس کا منہ (چڑیوں کے) انڈے
کی طرح کھلا۔ اور منہ سے بانی نکلی۔ بانی سے اگنی نکلی، دونوں
نکتے کھلے۔ نکتوں سے پران نکلا۔ پران سے ہوا نکلی، دونوں
آنکھوں کے سوراخ کھلے۔ آنکھوں سے دیکھنے کی اندری
نکلی۔ آنکھ سے سورج نکلا، کان کھلے۔ کان سے سننے کی
اندری نکلی۔ اور سننے سے دشائیں راطرات نکلی، چڑاچوٹ
نکلا۔ چڑے سے چھوٹنے کی طاقت ریا روم نکلی۔ روم سے
اور مشدی اور بستی نکلی۔ ہر دے بھوٹ نکلا۔ ہر دے سے
من نکلا، من سے چندرمان نکلا، نا بھی سے پان نکلا،
پان سے موت نکلی، پر جن اندر نہ دالہ تاسیل، بھوٹا پر جن
اندر سے بیج نکلا، بیج سے پانی نکلا،
تشریح۔ اس میں یہ دکھایا گیا ہے۔ ہر شے کی طرح باقاعدہ ہوئی ہے

دوسرا کھنڈ

۱۔ یہ دیوتا پیدا کئے جانے کے پیچھے اس بڑے سمندر میں گرے۔ تب اس نے اتنا لے اس پرش (دیراٹ) کو بھوک اور پیاس والا بنایا۔ ان دیوتاؤں نے (بھوک اور پیاس کے حملہ کئے جانے پر) اس (دیراٹ پرش) سے کہا۔ ہمارے لئے کوئی جگہ تیار کرو جس میں ہم قیام کریں اور ناج کھائیں۔
نشرین کج۔ دیوتا۔ اگنی وغیرہ

سمندر۔ اگیان۔ پاسنار

اس۔ پرماناسے مراد ہے

ناج۔ بھوک وغیرہ کے سامان جو اندریوں سے

بھوگے جاتے ہیں

۲۔ وہ ان (دیوتاؤں) کے لئے ایک ہل لایا۔ انہوں نے کہا۔ یہ واقعی ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔ تب وہ ان کے لئے گھوڑا لایا۔ انہوں نے کہا واقعی یہ ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔
۳۔ تب وہ ان کے لئے پرش (انسان) لایا۔ تب انہوں نے کہا بہت اچھا سچ مجھ سے "فی الحقیقت پرش (انسان) بہت ہی اچھا بنا ہے۔ اس نے ان سے کہا۔ اپنی اپنی جگہ میں تم داخل ہو جاؤ۔

کافول سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اس کو کافول سے پکڑ لیتا تو انسان صرف ناج کو سن کر سو دگی حاصل کر لیتا۔

۷۔ اس نے اس کو لسن (توجا) سے پکڑنا چاہا وہ اس کو لسن سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اس کو لسن سے پکڑ لیتا تو انسان صرف ناج کو چھو کر سو دگی حاصل کر لیتا۔

۸۔ اس نے اس کو من سے پکڑنا چاہا۔ وہ اس کو من سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اس کو من سے پکڑ لیتا۔ تو انسان صرف ناج کا دھیان کر کے سو دگی حاصل کر لیتا۔

۹۔ اس نے اس کو آ لہ تناسل سے پکڑنا چاہا وہ اس کو آ لہ تناسل سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر اس نے آ لہ تناسل سے پکڑ لیا ہوتا تو انسان صرف ناج کو رنج کی طرح تیاگ کرنے سے آ سو دگی حاصل کر لیتا۔

۱۰۔ اس نے اس کو اپان دایو سے پکڑنا چاہا۔ اس نے اس کو پکڑ لیا۔ سو یہ دایو ناج کے پکڑنے والی ہے۔ اور اپان دایو سچ سج ان دایو ان کے کھانے والی ہے۔

تشریح { تقدراپان دایو کی مدد سے طلق کے فیچے اترتی ہے۔ اور یہی اس کو باہر کی طرف خارج بھی کرتا رہتا ہے۔ ۱۱۔ اس نے سوچا یہ شریر بغیر میرے کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ تب اس نے سوچا میں کس راہ سے اس میں داخل ہو جاؤں۔ اس نے سوچا اگر بانی نے بغیر میرے بول لیا۔ اگر

ناک نے بغیر میرے سونگھ لیا۔ اگر آ نکھ نے بغیر میرے دیکھ لیا۔ اگر کان نے بغیر میرے سن لیا۔ اگر توجا (چرم) نے بغیر میرے چھو لیا۔ اگر پان نے بغیر میرے نکل لیا۔ اگر آ لہ تناسل نے بغیر میرے (بیج کا) تیاگ کر دیا۔ تب میں کیا ہوں۔

۱۲۔ تب اس نے اسی حد (چوٹی) پر محمد زندقہ کو پھوٹا۔ اور وہ اس دروازے سے آیا۔ اور یہ دو در تقسیم کی جگہ ہے اور آتد کا دروازہ ہے۔ یعنی پر ماتما میں داخل ہونے کی جگہ ہے۔ اس کے رہنے کی جگہیں تین ہیں۔ تین سوپن میں (ایک) یہ (آنکھ) رہنے کی جگہ ہے۔ دوسرے یہ (گلا) رہنے کی جگہ ہے۔ تیسرے یہ (ہر دے) رہنے کی جگہ ہے۔

۱۳۔ جب وہ آتما پیدا ہوا۔ تو اس نے سب بھوتوں (عنصروں) پر نگاہ ڈالی، کہ کیا وہ یہاں کس طرح کسی اور دوسرے کو اپنے سے علیحدہ اعلان کر سکتا ہے؟ یعنی اس نے آتما کے سوا اور کسی میں سننا نہیں دیکھی، اس نے صرف اسی پرش کو دیکھا جو بہت بڑا پھیلا ہوا برہم ہے۔ جو اس شریر میں بتا ہے (اور سوچا) کہ (برہم) میں نے دیکھ لیا۔

۱۴۔ اس نے پر ماتما کا نام اندر ہے۔ یہ جو نام سے اندر ہے اس کو چھپا کر کے اندر کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتا پر وکش (چھپا) کو پیار کرتے ہیں۔ ہاں پر وکش کے پیار کرنے والے ہیں۔

دوسرا ادھیاء

چوتھا کھنڈ

۱۔ دراصل پرش میں یہ آتما (پہلے حمل کے طور پر) رہتا ہے جو بیج کہلاتا ہے۔ یہ بیج (نشان کے جسم کے) تمام حصول کا جوہر اکٹھا کیا ہوا ہے۔ اس آتما کو وہ پرش (اپنے شری میں حمل کی طرح) دھارن کرتا ہے۔ اس بیج کو جب وہ استری میں ڈالتا ہے تب وہ رباب (اس کو جنم دیتا ہے۔ یہ اس آتما کا پہلا جنم کہلاتا ہے)۔

۲۔ وہ بیج استری کا آتما بن جاتا ہے۔ جیسے اس کے اپنے عضو ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اس کو نقصان نہیں پہنچتا۔ وہ اپنے پرش کے آتما کو پالن کرتی ہے جو اس کے حمل میں داخل ہو گیا ہے۔

۳۔ وہ جو پالن کرنے والی ہے اس کا بھی پالن اس کے شوہر کو کرنا چاہئے۔ استری حمل کو دھارن کرتی ہے اور وہ رباب (بیج کو پیدائش کے پہلے اور پیچھے بھی پالتا ہے۔ لڑکے کو پیدائش کے پہلے اور بعد پالن کرنے سے وہ اپنے ہی آتما کا اس جاگت کے (سلسلہ کے) جاری رکھنے کی غرض سے پالن کرتا ہے کیونکہ

مشرقی اسی طرح جاری رہتی ہے۔ یہ رماں کے جسم سے باہر آنا، اس کا دوسرا جنم ہے۔

۴۔ اب اس رباپ کا یہ آتما رٹیا، پنیہ کرموں کے لئے اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ تب اپنے فرائض بیٹے کو سپرد کر کے، یہ دوسرا آتما رباپ، اپنے قرضوں (رشی۔ دیو۔ پتری) کو ادا کر کے زیادہ عمر میں اس لوک کو چھوڑ جاتا ہے۔ اور اس کو چھوڑ کر وہ پھر پیدا ہوتا ہے۔ یہ اس کا تیسرا جنم ہے۔ رشی نے ایسا کہا ہے:-

تشریح { آدمی پہلے باپ کے بیچ سے ماں کے پیٹ میں آتا ہے۔ یہ اس کا پہلا جنم ہے۔ پھر گر بھستے باہر آتا ہے۔ یہ دوسرا جنم۔ پھر لڑکا پیدا کر کے اس کو تمام فرائض سپرد کر کے مر کر دوسری جگہ جنم لیتا ہے۔ یہ اس کا تیسرا جنم ہے۔ رشی نے اس معاملہ میں کیا کیا ہے۔ آگے بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ عمل میں ہوتے ہوئے ہی میں نے ان دیوتاؤں کے جنہوں کو جانا ہے۔ تنو لو ہے کے قلعوں نے مجھ کو (بند) رکھا۔ مگر میں پیچھے کی طرف دیکھتا ہوا باز کی طرح جلدی سے جھپٹ آیا۔ دام دیو نے ایسا کہا ہے۔ جب وہ گرجے میں تھا۔

تشریح۔ بار بار اسی طرح جنم ہوتا ہے۔ انسان اس طرح

بند ہو کر جکڑا رہتا ہے۔ جیسے لوہوں کے قلعوں کے اندر مقید ہے۔

۶۔ اور وہ اس طرح جانتا ہوا۔ اپنے شریر کے بربادی کے بعد اوپر چڑھ کر سورگ میں اپنی ساری کامنائوں کو حاصل کرنے امرت ہو گیا۔
تشریح۔ وہ۔ دام والو سے مراد ہے۔

تیسرا ادھیاء

پانچواں کھنڈ

۱۔ یہ کون ہے جس کو ہم آتما کے نام سے اپنا کرتے ہیں۔ ان دونوں میں سے کون وہ آتما ہے۔ کیا وہ، جس سے وہ (آتما) روپ کو دیکھتا ہے (شبہ کو) ستا ہے۔ یا جس سے ہو کو سو گھٹتا ہے۔ یا جس سے ہانی کو الگ الگ کرتا ہے۔ جس سے بری اور بھلی لذت کو چھٹتا ہے (یعنی، ان میں سے کون آتما ہے۔ انسان کا شکل والا یا دوسرا؟

۲۔ کیا وہ جو ہر دے ہے اور من ہے سنگیان
(سارے شریر میں پھیلا ہوا گیان) اگیان۔ بگیان۔ پرگیان
میدھا۔ بدھی) دیکھنا۔ برداشت کرنا۔ متی۔ (سوچنا) نشیا
روچارنا، جوتی (پر تین۔ تیاری) کر تو (ارادہ) اسو (سائنس
لینا) کام (خواہش) اور بش (بھوک کی اچھیا) یہ سب پرگیان
کے نام ہوتے ہیں۔

۳۔ یہ برھ (شبل برھ) ہے۔ یہ اندر ہے۔ یہ پرچا
پتی ہے۔ یہ سارے دیوتا۔ یہ پانچ مہا بھوت۔ پرستوی
دایو۔ آکاش۔ جل۔ اور آگنی۔ یہ چھوٹے اور بڑے جلے
سب۔ جو بیج ہیں۔ یا جو انڈج (انڈا سے پیدا ہونے
والے) جراسج (پٹ سے پیدا ہونے والے) اور ادبج
(درخت وغیرہ) گھوڑے۔ گائیں۔ پرش۔ ہاتھی۔ اور جو کچھ
یہ سائنس لینے والا ہے۔ چلنے والا ہے۔ اڑنے والا ہے۔
اور جو سخت اور گڑا ہوا ہے۔ یہ سب پرگیان کا آنکھ والا
ہے۔ اور پرگیان سے ہی اپنے کام میں لگایا جاتا ہے۔ یہ
پرگیان پر قائم ہے۔ سارا لوگ پرگیان کا آنکھ والا ہے۔
پرگیان پر ٹھہرا ہوا ہے۔ پرگیان برھ ہے۔

۴۔ وہ (داریو) جاننے والے آتما کے ذریعہ اس لوگ
سے اوپر چڑھ کر اس سورگ میں ساری تمناؤں کو پا کر امرت
ہو گیا۔ ہاں وہ امرت ہو گیا۔

تشریح { اس ادھیاء میں آتما کے سروپ پر دھار کیا ہوا
 ہے۔ غور کر کے دکھلایا ہے کہ وہ پوگیان سرود
 ہے۔ اور یہ پوگیان ہی ہے۔ جس پر سب فرخبر ہے۔ وہ ایک
 ہے اور ساری دنیا کا سہارا ہے۔ اس کو جان کر وادھو
 امرت و لافانی ہو گیا۔



لین پاتلو کا اپ

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

بابوشیو برت لال ورن ایم۔ اے

فهرست مضامین

صفحه

مضمون

۱۴۱

و پیا چه

۱۴۲

پهلا گهند

۱۴۵

دوسرا گهند

۱۴۸

قیسرا گهند

۱۵۱

چوتھا گهند

ویجاہ

کین اپ نشد کا دوسرا نام تلوکار اپ نشد بھی ہے۔ اس کا تعلق
 سام وید سے ہے۔ اس کے شروع میں کین فقط آتا ہے اس لئے
 اس کا نام کین اپ نشد پڑ گیا۔
 کین یا تلوکار اپ نشد کی غرض یہ ہے کہ برہم کی تحقیقات
 کرے۔ اور اس کو دنیا سے علیحدہ ثابت کرے اس کی یہ کوشش
 نہیں ہے کہ جیو یا مادی عالم سے برہم کا تعلق ظاہر کرے۔ اس کے
 تعلق کے قائل کی طرف سے اس کو کلی اطمینان ہے۔ اور وہ
 سوتیا سوتر کی طرح اس سوال سے اپنا بیان شروع کرتی ہے
 کہ کس طاقت کی مدد سے من۔ زندگی۔ اندریاں اپنے اپنے فرائض
 کو انجام دیتی ہیں؟ خلقت کی ہستی کا باعث اس نے برہم کو تسلیم
 کر لیا ہے۔ برہم ہستی مطلق ہے۔ پہلا کارن ہے۔ کارن کا کارن نہیں
 ہوتا۔ وہ خود اپنی ہستی کا آپ دلیل ہے۔ وہ کانوں کان۔ من کا
 من کا من۔ زندگی زندگی۔ کلام کا کلام اور آنکھ کی آنکھ ہے اسی سے
 سب قوت پاتے ہیں۔ اس کے گیان سے کمائیت اور نجات کی بات

ملتی ہے۔ اس طریقہ سے یہ آپ نشدہ برمجہ کو ثابت کرتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تدبیر اس تک پہنچنے کی نہیں ہے۔ کیونکہ نہ تو کوئی اندری اور نہ من اس تک جاتا ہے۔ اگلے رشیوں کے کلام کے موافق وہ منشاء نظر سے دور ہے عقل اس کو تصور نہیں کر سکتی۔ کوئی اس کا گیان نہیں بخش سکتا ہے۔ کیونکہ برمجہ لامحدود و محیط ہے۔ ”جانتے“ و ”نہ جانتے“ کا اصلاح و بکیت پیدا شدہ، دنیا سے متعلق ہے۔ پیدا شدہ دنیا کا راج ہے۔ اور اندریاں اس کو جان سکتی ہیں۔ اوکیت (یعنی پرکرتی) تک کا علم بھی اندریوں کو نہیں ہوتا۔ پھر برمجہ جو دونوں سے باہر ہے اور جس کے آشرے دونوں ہیں ایسی اندریوں کے گیان میں آ سکتا ہے۔ جو خود اندریوں کی جان ہے۔ اندری کس طرح اس کو سمجھ سکتی ہیں۔



کین اپ

پہلا کھنڈ

۱۔ رشاگرد پوچھتا ہے، کس کی خواہش سے کس کے حکم سے
من گرتا ہے؟ کس سے ملا ہوا پہلا پران چلتا ہے۔ کس کی خواہش
سے پہلا پران بولا جاتا ہے؟ کون دیوتا آنکھ اور کان کیساتھ
ران کے فرایض کو جوڑتا ہے۔

۲۔ استاد جواب دیتا ہے، جو کان کا کان۔ من کا
من۔ بانی کا بانی ہے۔ وہی پران کا پران کا پران۔ اور آنکھ
کی آنکھ ہے۔ عقلمند (اس کو جان کر) وشیوں کے بندھن سے
چھوٹ جاتے ہیں۔ اس لوک سے کوچ کرتے ہوئے امرت
ہوتے ہیں۔

تشریح { اگر ایٹوران کو ایسا نہ بناتا تو وہ کس طرح کام کر سکتے؟ وہ سب کا محرک اور سب کا پیدا کرنے

والا ہے۔

۳۔ نہ وہاں آنکھ جاتی ہے۔ نہ بانی جاتی ہے۔ نہ من رجاتا ہے، ہم نہیں سمجھتے۔ نہیں جانتے کہ کس طرح اس کا اپریش کریں۔ وہ (ظاہری دنیا) سے مختلف ہے یا درپوشیدہ سے دور ہے۔ یہ ہم نے پہلے دیکھ گیا نیوں سے، سنا ہے جنہوں نے ہمارے آلے اس کی دیکھ لیا کی ہے۔

تشریح { اگر یہ کہو کہ ظاہری دنیا برعکس ہے۔ تو یہ غلط ہوگا۔ کیونکہ اگر یہ کہو۔ کہ وہ

غیر پیدائشہ کائنات ہے تو بھی غلط ہے۔ کیونکہ وہ اس سے دور ہے۔ وہ اندریوں کے علم سے دور ہے۔ جہاں تک برہما کا تعلق ہے ان سب سے وہ نیا ہے۔

۴۔ تو اس کو برعکس جس کو بانی نہیں بنا سکتی۔ بلکہ اس سے بانی بنائی جاتی ہے۔ نہ یہ برعکس ہے جس کو بانی سے ایسا کر کے ہیں۔

تشریح۔ یعنی زبان کو قوت گویائی بخشتا ہے۔ جو من سے نہیں سوچتا۔ کہتے ہیں۔ جس سے من سوچا گیا ہے۔ اسی کو تو برعکس سمجھ۔ نہ یہ جس کو (من ہے) سیوں کرتے ہیں۔

تشریح { برعہ وہ ہے جس نے من کو سوچنے کی طاقت بخشی ہے۔

۷۔ جو آنکھ سے نہیں دیکھتا جس سے آنکھ دیکھتے ہیں۔
تو اسی کو برعہ سمجھ۔ نہ یہ جس کو (آنکھ سے) سیون کرتے ہیں۔

تشریح { بلکہ جو آنکھ کو دیکھتا ہے۔ اور جس سے آنکھ قوت پاتی ہے۔ وہ برعہ ہے۔

۸۔ جو کان سے نہیں سنتا جس سے کان سنا گیا ہے
اسی کو برعہ سمجھ۔ نہ یہ جس کو (کان سے) سیون کرتے ہیں۔
۹۔ جو پران سے سوائش نہیں لیتا جس سے پران حرکت میں آتے ہیں۔ تو اسی کو برعہ سمجھ۔ نہ یہ جس کو (پران سے) سیون کرتے ہیں۔

تشریح { برعہ ہی پران کا حرکت دینے والا ہے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اگر تو یہ مانتا ہے کہ میں اس کو اچھی طرح سمجھتا ہوں
تو بلا شک برعہ کے سروپ کو محو ٹراہی جانتا ہے جو رچھ (اس
کی نسبت) تو جانتا ہے۔ اور جو دیوتاؤں میں ہے (وہ بھی)

تھوڑا ہے) اس لئے، ابھی سمجھ کو دہارنا چاہئے رشاگرد
 اس کے جواب میں کہتا ہے۔ کہ میں نے جان لیا ہے۔
 { **تشریح** } جو شخص ایسا سمجھتا ہے کہ اس نے برہ کو سمجھ
 لیا ہے تو وہ غلطی پر ہے۔ ہر چیز کے علم میں
 تین باتیں ہوتی ہیں۔ علم۔ عالم۔ معلوم۔ گمان۔ گیتا تا۔ گیت۔
 ویدانتی اس کو تریپتی و تثلیث کہتے ہیں۔ اگر کسی کی عقل
 نے برہ کو جان لیا۔ تو کہا جائے گا۔ کہ برہ اس کی عقل کے
 ماتحت آگیا۔ اس لئے جو کچھ علم برہ کا ہو رہا ہے۔ وہ غیر مکمل
 ہی رہتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ دیوتاؤں میں محیط
 ہے۔ تب بھی یہ علم ناقص ہی رہتا ہے۔ مکمل نہیں ہوتا
 اس لئے اس پر برابر دہار ہی کرتے رہنا چاہئے۔
 پہلے کھنڈ کے ابتدائی منتر کو سمجھ کر شاگرد کہہ سکتا ہے
 کہ میں نے سمجھ لیا۔ مگر یہ سمجھنا اس کا کچھ معنی نہیں رکھتا
 اس کا علم ناقص ہی رہتا ہے۔

۲۔ میں نہیں جانتا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور نہ یہ
 کہہ سکتا کہ نہیں جانتا۔ کیونکہ جانتا بھی ہوں۔ ہمارے درمیان
 جو اس کو جانتا ہے۔ وہ اس کو جانتا ہے۔ کہ میں نہ جانتا ہی
 ہوں۔ وائنجان بھی نہیں ہوں۔

{ **تشریح** } پہلے شاگرد اپنے گرو کے اپدیش کو سن کر اور
 دل جذبہ نہیں آکر کہ اٹھا کہ میں اس کو سمجھ گیا

مگر ساتھ ہی جب غور کیا تو حیرت اور تعجب کے لمحہ میں کہنے لگا کہ میں اس کو جانتا بھی ہوں اور نہیں جانتا ہوں
دغیرہ دغیرہ۔

۱۳۔ جس کو سمجھ نہیں ہے۔ اس کو سمجھ ہے۔ اور جس کو سمجھ ہے۔ وہ نہیں جانتا (کیونکہ وہ) جاننے والوں کو نہیں جانتا جاتا۔ اور نہ جاننے والوں کو جانتا جاتا ہے۔۔

تشریح { سمندر کی مچھلی سمندر میں رہتی ہوئی اس کے وار پار کا کیا حال جان سکتی ہے۔ اسی طرح چھوٹے پرند ہوا کے کرہ میں رہتے ہوئے کیسے اسکی پیمائش کر سکتے ہیں۔ مگر جو لوگ اپنی کمی کو محسوس کر کے اس کو اپار اور انت کہتے ہیں۔ وہ جانتے بھی ہیں۔

۱۴۔ پرتی بودہ سے جانا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ اور اس سے ضرور امرت کو حاصل کرتا ہے۔ آتما سے بل کو پاتا ہے اور ودیا سے امرت کو پاتا ہے۔

تشریح { پرتی بودہ کا ترجمہ ارد میں نہیں ہو سکتا۔ پرتی۔ اولٹنا۔ بودہ۔ گیان۔ مطلب یہ ہے کہ باہر کی طرف سے گیان کو روک کر آتما میں لگانا۔ اس کا مطلب یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر ایک قسم کے خیال۔ یا تہر ایک طرح کے گیان۔ غرض یہ ہے کہ جس کو خیال کی سپہ جو گیان اور خیال کی نوعیت کو جانتا ہے۔

سمجھ سکتا ہے۔ اسی کو آتما سے بل لیتا ہے۔ اور وہی گنیاں
کی مدر سے لافانی بن جاتا ہے۔ سمجھنے والا اس کو اس طرح
سمجھتا ہے۔ وہ صرف آتما ہے۔ وہ آنکھ کا آنکھ۔ کان کا کان
میں کا میں اور پران کا پران ہے۔ اس طرح جب پختہ سمجھ آ
جاتی ہے تو برھما کا گنیاں ہوتا ہے۔

۵۔ اگر یہاں ہی جان لیا تو سچا انجام ہے۔ اگر نہیں
جاتا تو بڑی آفت ہے۔ دھیر پرش جو تمام بھوتوں میں
(اس کو) طعشک کر (جانتے ہیں) اس لوک سے الگ ہو کر
امرت ہوتے ہیں۔

تشریح { اگر اسی زندگی میں اسی لوک میں برھما کو
سمجھ لیا۔ تو گو یا منزل مقصود حاصل کر لیا
اگر نہیں سمجھا۔ تو آنت کا سامنا کرنا ہوتا۔ کیونکہ دنیا کی کسی
طاقت و دولت یا حشمت سے موت پر فتح نہیں۔ گنیاں و
دھیر پرش سب بھوتوں (پرانیوں) میں اس کو محیط سمجھ کر
اس لوک سے جلا کر دھیر پرش پر لانا ہے حاصل کر لیتے ہیں
اور موکش پا جاتے ہیں۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ برھما دیوتاؤں کے لئے قنیاں ہوا۔ اور برھما کی فتح

دیوتاؤں کو عظمت ملی۔ انہوں نے سوچا۔ یہ ہماری ہی فتح ہے۔
یہ ہماری ہی عظمت ہے۔

تشریح { دیوتا قدرت کی مختلف طاقتوں کو کہتے ہیں۔
۱۔ برہم سب کا متحرک اور سب کو زندگی دینے والا ہے۔

۲۔ اُس برہم نے ان کے بھرم کو جاندار اور وہ
ان کے لئے ظاہر ہوا۔ انہوں نے اس کو نہیں پہچانا اور وہ
آپس میں پوچھنے لگے۔ یہ کیش کون ہے۔

تشریح۔ کیش۔ پرستش کے قابل پرش یا آتما۔
۳۔ انہوں نے اگنی کو کہا۔ اے جات دیوتا پتہ لگاؤ کہ
یہ کیش کون ہے راگنی نے جواب دیا، ایسا ہی ہو۔

۴۔ راگنی، دوڑ کر اس کے پاس گیا۔ ریش نے، اس سے
پوچھا تو کون ہے؟ راگنی نے جواب دیا کہ میں سچ سچ اگنی
اور جات ویدس ہوں۔

۵۔ برہم بولا، تجھ میں کیا طاقت ہے؟ راگنی نے جواب
دیا، جو کچھ دنیا میں ہے میں سب کو جلا دوں (جلا دے سکتا
ہوں)۔

۶۔ اس برہم نے اس کے سامنے ایک تنکا رکھ دیا۔
راگنی، اس کو جلا دے (وہ اگنی، ساری طاقت اور پورے
زور سے اس رینگے کے پاس گیا پر وہ) اس کو نہیں جلا سکا
وہ اس لئے واپس آیا اور دیوتاؤں سے کہا کہ میں نہیں جانتا

یہ جو کیش ہے۔

۷۔ تب انہوں نے وایو کو کہا۔ اے وایو! اس کا پتہ لے کہ یہ کون کیش ہے؟ (وایو نے جواب دیا) ایسا ہی ہو۔
۸۔ وہ دوڑ کر اس کے پاس گیا۔ (برصغیر نے) اس سے پوچھا تو کون ہے؟ (وایو نے جواب دیا) میں سچ سچ وایو اور مات رشوا ہوں۔

وایو چلنے والا۔

تشریح مات رشوا۔ اکثر کیش میں بڑھنے اور چلنے والا۔

۹۔ (برصغیر بولا) تجھ میں کیا طاقت ہے؟ (وایو نے جواب دیا) اس سارے (جگت) کو اڑا دوں۔ جو اس ترلو کی میں ہے۔

۱۰۔ (برصغیر نے) اس کے سامنے تنکا رکھ دیا (اور کہا) کہ اس کو اڑا دے۔ وہ سارے بل اور پوری تیزی سے اس (تنگے) کے پاس گیا (پر) اس کو نہیں اڑا سکا۔ وہ اس لئے واپس آیا (اور دیوتاؤں سے کہا) میں اس کو نہیں جان سکا یہ جو کیش ہے۔

۱۱۔ تب انہوں نے اندر کو کہا۔ اے میگھون! اس کو جان کہ یہ کون کیش ہے (اندر نے جواب دیا) ایسا ہی ہو (اور) وہ دوڑ کر اس کے پاس گیا (برصغیر) اس سے چھپ گیا۔

۱۲۔ وہ اسی آکاش میں منہرے زیور والی خوبصورت آمانام
شری کو ملا۔ اس سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟
تشریح سما۔ برہم دویا

چوتھا کھنڈ

۱۔ اس نے (کہا) یہ برہم ہے۔ برہم کی فتح ہی میں تم کو عظمت
ملی ہے۔ اسی سے اس نے جانا کہ یہ برہم ہے۔
۲۔ جس غرض سے اگنی۔ واپو اور آتار ان تینوں نے بہت
نزدیک جا کر اس برہم کو چھوا۔ اور انہوں نے پہلے جانا کہ یہ برہم
ہے۔ اس لئے یہ دیوتا اور دیوتاؤں سے بڑھ کر ہی ہیں۔
۳۔ اس لئے اندرا اور دیوتاؤں سے بڑھ کر ہی رہیوں کہ اس
نے بہت ہی نزدیک جا کر اس کو چھوا۔ اور اسی نے پہلے جانا
کہ یہ برہم ہے۔

۴۔ اس کا یہ اپدیش جو سبلی کے چمکنے اور آنکھ کے جھپکنے کے
ماتھے ہے۔ یہ ادھی دیوتا ہے۔

تشریح۔ ادھی دیوتا۔ دیوتاؤں سے نسبت رکھنے والی ہے
اب ادھیاتم کہتے ہیں جو یہ من (گویا برہم تک) رسائی کر رہا ہے
اس لئے اس کو نزدیک یاد کرتا ہے من سے اس کا اسمرن کیا جاتا
ہے، اور ہمیشہ منکب و برہم منہر ہی باتوں کا رکھتا ہے۔

اوصیائے تم۔ روحانی باتیں۔ مقصد اصل بات۔ برہم کے
تشریح پراگتی کا سادہ سن صرف میں ہے۔ میں اس کو بھوتانا میں
 بلکہ بار بار اس سے یاد دہانی ہوتی رہتی ہے۔ یہی شکل ہے۔
 ۷۔ وہ (برہم) قابلِ تعظیم نام ہے۔ وہ اس نام سے پوجے جانے
 کے قابل ہے۔ چنانچہ اس کو اس طرح جانتا ہے۔ اس کو سب بھوت
 چاہتے ہیں۔

۸۔ گوروکتا ہے، تو نے یہ کہا۔ کہ بھگون اپ نشد کہہ دی
 ہے۔ برہمی اپ نشد تجھ کو کہہ دی ہے۔

تشریح اپ نشد کے معنی ہیں۔ اسرار معرفت۔ اس میں اپ نشد
 کو بعض لوگ برہمی اپ نشد کہتے ہیں۔ مگر یہ نام
 سارے اپ نشدوں کا ہو سکتا ہے۔ یہاں اسرار حقیقت سے
 مراد ہے۔

۸۔ اس (برہمی) اپ نشد کے تپ دم۔ اور کرم یہ پاد ہیں۔
 وید میں تمام انگوں کے اس کی جڑھ ہیں۔ سچائی اس کا گھر ہے۔

تشریح تپ۔ اندریوں کا دامن
 دم۔ ان کو روکنا

پاد۔ ذریعے

۹۔ جو اس برہم دویا کو اس طرح جانتا ہے۔ پاپ کو دور کر کے
 سب سے بڑے اور سب سے اچھے آتما کے دائمی لوگ میں بتاتا

چھاند و کلیات

اردو ترجمہ و تفسیر

از

بابوشنبورت لال ورن ایم۔ اے

فہرست مضامین

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۱۹۳	پہلا کھنڈ	۱۵۹	دیباچہ طرک
۱۹۴	دوسرا	۱۶۱	پہلا پیم پانچک
۱۹۵	تیسرا	۱۶۲	پہلا کھنڈ
۱۹۶	چوتھا	۱۶۴	دوسرا
۱۹۷	پانچواں	۱۶۱	تیسرا
۱۹۸	چھٹا	۱۶۲	چوتھا
۱۹۹	ساتواں	۱۶۴	پانچواں
۲۰۰	آٹھواں	۱۶۶	چھٹا
۲۰۱	نواں	۱۶۹	ساتواں
۲۰۲	دسواں	۱۸۱	آٹھواں
۲۰۳	گیارہواں	۱۸۳	نواں
۲۰۴	بارہواں	۱۸۵	دسواں
۲۰۵	تیرہواں	۱۸۶	گیارہواں
۲۰۶	چودھواں	۱۸۹	بارہواں
۲۰۷	پندرہواں	۱۹۱	تیرہواں
۲۰۸	سولہواں	۱۹۲	دسواں
۲۰۹		۱۹۳	دیباچہ طرک

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۲۲۴	تیرھواں کھنڈ	۲۰۵	سترھواں کھنڈ
۲۲۶	چودھواں	۲۰۶	اٹھارھواں
۲۲۸	پندرھواں	۲۰۷	انیسواں
۲۳۰	سولھواں	۲۰۸	بیسواں
۲۳۲	سترھواں	۲۱۰	تیسواں
۲۳۴	اٹھارھواں	۲۱۸	چوبیسواں
۲۳۵	انیسواں	۲۱۵	تیسرا پر پانچک
۲۳۶	چوتھا پر پانچک	۲۱۶	پہلا کھنڈ
۲۳۹	دوسرا	۲۱۷	دوسرا
۲۴۱	تیسرا	۲۱۸	چوتھا
۲۴۳	چوتھا	۲۱۸	پانچواں
۲۴۵	پانچواں	۲۱۹	چھٹا
۲۴۶	چھٹا	۲۲۱	ساتواں
۲۴۸	ساتواں	۲۲۲	آٹھواں
۲۴۹	آٹھواں	۲۲۳	نواں
۲۵۰	دسواں	۲۲۴	بیسواں
۲۵۱	گیارھواں	۲۲۵	بارھواں

نمبر صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۷۵	بارھواں گھنٹہ	۲۵۲	بارھواں گھنٹہ
۲۷۶	تیرھواں	۲۵۳	تیرھواں
۲۷۷	چودھواں	۲۵۴	چودھواں
۲۷۸	پندرھواں	۲۵۵	پندرھواں
۲۷۹	سولھواں	۲۵۶	سولھواں
۲۸۰	سترھواں	۲۵۷	سترھواں
۲۸۱	اٹھارھواں	۲۵۸	اٹھارھواں
۲۸۲	انیسواں	۲۵۹	پانچواں پر پانچک
۲۸۳	بیسواں	۲۶۰	پہلا گھنٹہ
۲۸۴	اکیسواں	۲۶۱	دوسرا
۲۸۵	بائیسواں	۲۶۲	تیسرا
۲۸۶	تیسواں	۲۶۳	چوتھا
۲۸۷	چوبیسواں	۲۶۴	پانچواں
۲۸۸	چھتر پر پانچک	۲۶۵	چھٹا
۲۸۹	پہلا گھنٹہ	۲۶۶	ساتواں
۲۹۰	دوسرا	۲۶۷	آٹھواں
۲۹۱	تیسرا چوتھا	۲۶۸	نواں
۲۹۲	پانچواں	۲۶۹	دسواں
۲۹۳	چھٹا	۲۷۰	گیارھواں

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۳۱۰	نواں گھنٹہ	۲۹۰	ساتواں گھنٹہ
۳۱۱	دسواں	۲۹۱	آٹھواں
۳۱۲	گیارہواں	۲۹۲	نواں
۳۱۳	بارہواں	۲۹۵	دسواں
۳۱۴	تیرہواں	۲۹۶	گیارہواں
۳۱۵	چودھواں	۲۹۷	بارہواں
۳۱۶	پندرہواں	۲۹۸	تیرہواں
۳۱۷	سولہواں	۲۹۹	چودھواں
۳۱۸	سترہواں	۳۰۰	پندرہواں
۳۱۹	اٹھارہواں	۳۰۱	سولہواں
۳۲۰	انیسواں	۳۰۲	ساتواں پانچواں
۳۲۱	بیسواں	۳۰۳	پہلا گھنٹہ
۳۲۲	اکیسواں	۳۰۴	دوسرا
۳۲۳	بائیسواں	۳۰۵	تیسرا
۳۲۴	تیسواں	۳۰۶	چوتھا
۳۲۵	چوبیسواں	۳۰۷	پانچواں
۳۲۶	پچیسواں	۳۰۸	چھٹا
۳۲۷	چھبیسواں	۳۰۹	ساتواں
۳۲۸	آٹھواں پانچواں		آٹھواں

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۳۲۲	نواں کھنڈ	۳۲۲	پہلا کھنڈ
۳۲۵	دسواں	۳۲۲	دوسرا
۳۲۸	گیارہواں	۳۲۹	تیسرا
۳۳۰	بارہواں	۳۲۰	چوتھا
۳۳۱	تیرہواں	۳۲۸	پانچواں
۳۳۹	چودھواں	۳۲۹	چھٹا
۳۴۰	پندرہواں	۳۳۱	ساتواں
	~~~~~	۳۳۲	آٹھواں

## دوبابہ

چھاندو گیہ آپ نشد کا تعلق سام وید سے ہے اس میں آٹھ باب ہیں۔ اور یہ براہمن بھاگ سے اخذ ہوئے ہیں۔ پہلے دو باب میں کرم کا نڈ کا ذکر ہے۔ چھاندو گیہ آپ نشد کا زیادہ حصہ فیضیت آئینہ مضامین سے پر ہے۔ مگر مثل اور آپ نشدوں کے اس میں بھی کئی مکالمے ہیں۔ ایک سنت کمار و نالہ و کے درمیان ہے۔ دوسرے دو مکالمے شویت کیتو۔ رارن کے پوتے، اور اس کے خود باب کے درمیان واقعہ ہیں۔ جن کا نام اودالک تھا۔ اور جو رارن کا لڑکا تھا ان کی ترتیب پانچویں باب میں دی گئی ہے۔ جس میں پراہمن جو لالہ کے لڑکے شویت کیتو پر دھرم کی جانب سے لاعلمی کا الزام لگایا ہے۔ اس کے بعد اور بھی مکالمے واقعہ

ہوئے ہیں۔ چوتھے باب میں فرضی انسانوں کے درمیان  
 مباحثے ہوئے ہیں۔ آٹھویں باب میں پر جاتی اور اندر کے  
 درمیان روح کے اوصاف و خاصیت کے مضمون پر  
 بحث ہوئی ہے۔



# چھاند وکیہ اپشد

پہلا پر پاٹھک

پہلا اکھنڈ

۱۔ ”اوم“ اس اکثر کی جو ادگیتھ ہے۔ اپاسنا کرنی چاہیئے  
 کیونکہ ادگیتھ اوم سے شروع کیا جاتا ہے۔  
 ”تشریح“ اوم جو پر ماتما کا دھن آتمک نام ہے۔ اس کو ایک  
 حرف سمجھ کر اپاسنا کرنا چاہئے۔ ادگیتھ سام  
 دید کا ایک حصہ ہے۔ جس کی ابتدا اوم سے ہوتی ہے۔ ادگاتا  
 اس کو سوم گیوں میں گاتے ہیں۔ اس لئے یہ ادگیتھ مکمل

تعلیم کا خلاصہ اور جوہر ہے۔ اسی اوم کے پانچ سے اوپا سک  
ادبھی حالت یا پر م پ کو پنچتا ہے۔ اوپا سک کو چاہئے کہ جیب  
اوم کا دپار کرے تو اس کو برعہ ہی سمجھے جو اس طرح اس کی  
تھا کو جاتا ہے۔ وہ اپنی مراد کو پالینا ہے۔

۲۔ ان تمام بھوتوں کا رس پر نقوی ہے۔ پر نقوی کا رس  
جل ہے۔ جل کے رس اوشدھیاں ہیں۔ اوشدھیاں کا  
رس آدمی ہے۔ آدمی کا رس بانی ہے۔ بانی کا رس رچا ہے  
رچا کا رس سام ہے۔ سام کا رس ادگیتھ ہے (جو اوم ہے)  
رس جوہر خلاصہ اصل اصول

تشریح اوشدھی۔ تمام بنیستی

بانی۔ کلام

رچا۔ رگ وید

سام۔ سام وید

۳۔ یہ ادگیتھ آٹھواں سب رسول کا رس ہے، یہ تمام  
رسول ہیں سب سے افضل۔ سب سے اونچا۔ اور سب سے  
اوپر ہے۔

۴۔ کیا؟ رگ کیا ہے؟ کیا؟ سام کیا ہے؟ کیا؟ ادگیتھ کیا  
ہے؟ یہ سوال ہے۔

تشریح۔ کیا کیا دوبار صرف تاکید کی طور پر تائید ہے۔  
۵۔ رگ بانی ہے۔ سام پران ہے۔ ادگیتھ اوم اکشرا

یہ جس کو بانی اور پران کہتے ہیں۔ یا جو رگ اور سام ہے۔ یہ ایک جوڑا ہے (مشتق)۔

**تشریح** رچا بانی ہے۔ سام پران ہے۔ کیونکہ بانی ہی چاروں کا پٹھ ہے۔ اسی طرح سام پران ہے۔ سام کا مطلب سر ہے۔ اصلی رچا اپنی اصلی شکل میں بانی اور سام پران ہے۔

۴۔ اور یہ جوڑا اوم اکثر میں ملتا ہے جس طرح (۱ اور ۲) جوڑے ایک دوسرے کے مراد کو پوری کرتے ہیں۔

**تشریح** اوم میں بانی اور پران کا جوڑا اس طرح ملا ہوا ہے۔ کہ اوم خود ایک بانی ہے۔ اور

ساری بانی کا جوہر ہے۔ بانی کی پیدائش کا منہ میں سب سے پہلی جگہ گلا ہے اور سب سے آخری ہو ٹھہرے ہیں۔ اوم ۱ + ۲

۳ + ۴ ہے ان میں سے ۱ اور ۲ گئے سے نکلتا ہے۔ اور منہ کے کھلے رہنے سے بولا جاتا ہے۔ اسی منہ کی تمام

ہواؤں سے چرل ہوتا ہوا۔ اور گھلے کو سکڑتا ہوا بولا جاتا ہے۔ اس کے بعد ۳ کے پونے سے ہونٹ بالکل بند ہو

جاتے ہیں۔ اس لئے آواز کے ابتدا۔ وسط و انتہا کی ساری حالتیں اس اوم میں موجود ہیں۔ اور گل جگہوں میں محیط

ہے۔ اور سب دیا یک ہوئے کی وجہ سے پر ماتما کے نام ہونے کے قابل ہے۔ اور جب یہ آواز بلند بولا جاتا ہے



تھپان اور بانی دونوں کا اس سے میل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ  
سر پران کا روپ ہے۔ پران اور بانی ہی انسان کی بہتر  
زندگی میں۔ اور اس کی تمام کامناؤں کے سادہ ہیں جب  
جب یہ جو آدم میں ملتا ہے۔ جب اپنی اس شکلی کو اوم میں  
قائم کرتا ہے۔ وہ پروہت (ادگار) بن گیا کرتا ہے (والا) جو  
اس طرح بن گیا کے شروع میں اوم کو بوتا ہے۔ وہ اپنے  
جہان رنگیہ کرنے والے، کی کامناؤں کو پورا کرتا ہے۔  
پنڈت راجارام۔

۷۔ اس طرح جو شخص اس کو جانتا ہوا (ادگیتھ) (اوم)  
اکشر کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ مرادوں کا پورا کرنے والا  
بن جاتا ہے۔

تشریح جو پروہت اس اوم کی تھا جانتا ہے۔ وہ  
جہان کی کامناؤں کو پورا کرتا ہے۔  
۸۔ سچ یہ ایک حکمی اکشر ہے۔ کیونکہ (جب پرش  
کسی بات کا حکم کرتا ہے۔ وہ اوم ہی کہتا ہے۔ یہ تاکید  
کا میانی کہلاتی ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا۔ اس  
(ادگیتھ) (اوم) اکشر کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ (جہان کی)  
آرزوؤں کا کامیاب کرنے والا ہوتا ہے۔  
تشریح حکمی۔ حکم۔ اجازت کے وقت استعمال  
کیا جاتا ہے۔

پہلے اوم کو تمام خلقت کا خلاصہ بتلایا۔ پھر کائناتوں کا پورا کرنے والا کہا۔ اب حکم دینے والا کہا گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اوم میں کامیابی کا راز چھپا ہوا ہے۔ حکم صرف وہ کر سکتا ہے جو دوسروں سے حکم۔ اختیار۔ دولت۔ دھرم میں بڑھا ہو جس میں یہ اوصاف نہیں ہیں۔ وہ دوسروں سے حکم مانگتے ہیں۔ حکم الہی سے مانگا جاتا ہے جو صاحب اختیار ہے۔ حکم کے وقت سنسکرت میں اوم کا لفظ مستعمل ہوتا ہے اس سے اس کی کامیابی (سرموہی) صاف ظاہر ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے۔ جو پر دہت اس اوم اکثر پر دھیان جا کر اس کو بوتا ہے۔ وہ جحان کو بامراد کر دیتا ہے۔ راجا رام ۹۔ اس (اوم) سے یہ تمین و دیا بڑھتی ہیں۔ کیونکہ اوم کہہ کر ریگیہ کرنے والا، سنتی کرتا ہے اوم کہہ کر زاد گیتہ گاتا ہے۔ اسی اکثر کی پوجا کے لئے اسی کی مہاسے۔ اسی کے رس سے۔

تشریح تمین و دیا۔ رگ۔ یجر۔ سام  
ہما اور رس۔ سوامی شکر اپاریہ جی نے ان لفظوں کی صراحت میں بیان کیا ہے کہ گیگیہ اسی اوم اکثر سے اسی کے رس اور اس کی مہاسے کیا جاتا ہے۔ یعنی گیگیہ کرنے والا جحان اور اس کی تپنی کے پانوں سے اور چاندل جو وغیرہ کے رس سے گیگیہ کرتے ہیں۔ جو اسی اوم کی ہما اور

اس ہے۔  
۱۔ اس سے دونوں ریگیہ کرتے ہیں۔ وہ جو یہ راوم  
کی ہما جانتا ہے۔ اور وہ جو نہیں جانتا۔ لیکن جاننے اور  
نہ جاننے میں بڑا فرق ہے۔ جس ریگیہ کو پرس و دیا سے  
شر و صا سے اور اپ نشد سے پورا کرتا ہے۔ وہ زیادہ  
طاقت والا ہوتا ہے۔ یہ راوم اکثر کی مفصل تفسیر ہے۔

تشریح  
اس راوم سے ریگیہ دونوں کرتے ہیں جو جانتے ہیں  
وہ بھی جو نہیں جانتے وہ بھی۔ دونوں کو پھل ضرور  
ملتا ہے۔ کیونکہ کارن۔ کارج۔ اعلت و معلول کا قانون ہر  
جگہ کام کرتا ہے۔ کرم کے پھل سے کوئی محروم نہیں رہتا۔ فرق  
سمجھ بوجھ کا ہوتا ہے۔ جو رسمی طور پر ریگیہ کرتے ہیں۔ ان کو اور  
پھل ملتا ہے۔ جو اس کی ماہیت اور اصلیت کو سمجھ کر کرتے ہیں  
ان کے لئے اس کا مختلف نتیجہ ہے۔ دیا۔ شر و صا۔ اور  
اپ نشد اصلیت و باطنی مراد کا فرق ہے۔ جیسے  
کسی امیر کے کو جو ہری پاوے۔ تو اس کی قیمت زیادہ پاک  
گا۔ کیونکہ اس کو ہیرے کا علم ہے۔ اگر وہ کسی کچھڑے کے ہاتھ  
پڑ جائے تو اس کو قیمت کم ملے گی۔ کیونکہ وہ گیان والا نہیں ہے

## دوسرا کھنڈ

۱۔ دیوتا اور اسر دونوں پر جاپتی کی اولاد ہیں۔ یہ جب

آپس میں ملے۔ تب دیوتاؤں نے ادگیتھ (اوم) کو گرمین کیا۔  
کہ اس سے ہم ان سردوں کو منسوب کریں گے۔

دیوتا۔ دھرم کی درتیاں  
نشریح اُسر۔ ادھرم کی درتیاں۔

پر جاپتی۔ انسان سے مراد ہے۔

ملے۔ رٹنے کے لئے مقابلہ پر آئے۔

یہ دیوا سر سنگرام ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ دھرم چاہتا ہے

ادھرم دب جائے۔ اور اس لئے وہ اوم کا سہارا لیتا ہے

۴۔ انہوں نے ناک میں رہنے والے پران کی بحیثیت

ادگیتھ اپاس ناک کی۔ اس کو اسردوں نے پاپ سے چھید دیا

اس لئے اس ناک کے قوت شامہ سے آدمی دونوں کو

سونگھتا ہے۔ جو خوشبو والی اور بدبو والی چیز ہے۔ کیونکہ

یہ ناک کا پران پاپ سے چھید ہو رہا ہے۔

نشریح پران۔ یہاں گھران نکلتی سے مراد ہے۔ یہاں

پاپ سے چھید ناک کا کہا گیا ہے۔ ناک صرف خوشبو

چاہتی ہے اس میں خود غرضی تھی۔ اس لئے اس کو پاپ سے چھیدا

گیا اور وہ بوسونگھنے کے لئے مجبور ہوئی۔

۵۔ تب انہوں نے بانی کی بحیثیت ادگیتھ اپاس

کی۔ اسردوں نے اس کو پاپ سے چھید دیا۔ اس لئے انسان

اس زبان سے سچ اور جھوٹ دونوں بولتا ہے۔ کیونکہ

بانیِ پاپ سے چھیدی ہوئی ہے۔

تشریح۔ یہاں بھی ناک کی طرح سمجھو۔

۴۔ تب انہوں نے آنکھ کی بہ حیثیت ادگیتھ اپاسنا کی اسروں نے اس کو بھی پاپ سے چھیدا۔ اس لئے انسان اس سے قابل دید و ناقابل دید دونوں چیزوں کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ زبانِ پاپ سے چھیدی ہوئی ہے۔

۵۔ تب انہوں نے مکان کی بہ حیثیت ادگیتھ (اوم) اپاسنا کی۔ مگر اسروں نے اس کو بھی پاپ سے چھید دیا اس لئے انسان اس سے قابل سننے و ناقابل سننے دونوں (قسم کی) باتوں کو سنتا ہے۔ کیونکہ کانِ پاپ سے چھیدے ہوئے ہیں۔

۶۔ تب انہوں نے من کو بہ حیثیت ادگیتھ (اوم) اپاسنا کی۔ مگر اسروں نے اس کو بھی پاپ سے چھید دیا۔ اس لئے انسان اس سے دونوں باتیں جو قابلِ غور و ناقابلِ غور ہیں سوچتا ہے۔ کیونکہ منِ پاپ سے چھیدا ہوا ہے۔

۷۔ اب جو یگیہ پران ہے۔ اس کی بہ حیثیت ادگیتھ انہوں نے اپاسنا کی۔ جب اس پران (کھیمہ پران) کے پاس پہنچے۔ تو وہ اس طرح تتر بتر ہو گئے۔ جیسے ایک (مٹی کا ڈھیلہ) کسی سخت چٹان سے ٹکرا کر چور چور ہو جاتا ہے۔

**تشریح** مکھیہ پران۔ یہاں مکھیہ پران سے خاص پران  
خاص پران مقصود ہے۔ جو مکھیہ کہا جا سکتا  
ہے۔ اور جس کے ماتحت اور سب پران ہیں۔ جیسے کسی گراف  
میں جو انجن سے خاص دھار آتی ہے۔ وہ زیادہ تیز ہوتی ہے  
باقی اور جو اس سے نکل کر مختلف کام کرتے ہیں۔ وہ آہستہ  
آہستہ کمزور ہوتے ہیں۔ ان سب میں مکھیہ وہ ہے جو انجن  
سے براہ راست نکلتی ہے۔ اس میں زور اور تیزی زیادہ  
ہوتی ہے۔ دوسری دھاروں کو آدمی باسانی روک سکتا  
ہے۔ مکھیہ پران کو منہ کا پران بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کا بھی  
دہی خواص ہے۔

۸۔ جیسے (مٹی کا ڈھیلہ) سخت چٹان سے ٹکرا کر چور  
چور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ پرش برباد ہوتا ہے۔ جو  
کسی ایسے پرش کے لئے پاپ کا خیال کرتا ہے۔ یا  
اس کو ستاتا ہے۔ جو اس زار کو جانتے والا ہے (یعنی پران  
کی بہ حیثیت ادگیتھ پاپا سنا کرتا ہے) کیونکہ وہ (پاپا سک)  
سخت چٹان ہے۔

۹۔ اس رمنہ کے پران سے آدمی نہ تو خوش ہو جاتا ہے  
نہ بد بد کو۔ کیونکہ یہ (پران) پاپ سے بچا ہوا ہے۔ اس سے  
جو کچھ انسان کھاتا ہے۔ اور جو پیتا ہے۔ اس سے دوسرے  
پرائوں (اندریوں) کی رکشا ہوتی ہے۔ جب آخری (موت)

کا وقت ہوتا ہے۔ تو اسی پران یعنی جس سے کھاتا سنتا ہے،  
اسکے نہ ملنے سے وہ انسان پھل دیتا ہے۔ وہ آخری وقت  
مند کو ضرور ہی کھول دیتا ہے۔

مرتے وقت انسان مند کھول دیتا ہے اس  
تشریح سے ظاہر ہے کہ اب بھی پران کچھ کھانا پینا  
چاہتا ہے۔ تاکہ اندریوں کی مدد کر سکے۔

پران میں خود غرضی نہیں ہوتی۔ نہ خاص قسم کی خواہش  
ہوتی ہے۔ جیسے دوسری اندریوں کا حال ہے۔ اس لئے  
اس میں باپ نہیں ہے۔

۱۰۔ انگرہس لئے پران کی بہ حیثیت اور گیتھہ پاسنا کی  
اور لوگ اسی کو انگرہس مانتے ہیں۔ اس لئے کہ پران انگوں  
رجم کے اخضا، کارس ہے۔

تشریح کیونکہ جسم کے اخضا اسی پران سے تروتازہ  
رہتے ہیں۔ اس لئے اس کا انگرہس ہے۔  
(رائگ + رس = انگرہس)

۱۱۔ برہسپتی لئے پران کی بہ حیثیت اور گیتھہ پاسنا کی  
اور لوگ اسی کو برہسپتی مانتے ہیں۔ اس لئے کہ بانی برہسپتی  
(سری) اور یہ پران، اس کا پتی ہے (برہسپتی + پتی = برہسپتی)  
۱۲۔ آریہ لئے پران کی بہ حیثیت اور گیتھہ پاسنا کی  
اور لوگ اسی کو آریہ مانتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ مند سے

آتا ہے۔ (آسیہ + ایہ = آسیہ یعنی جو آ یا منہ سے)  
 ۱۱۔ اس پران الوو لیہ کے لڑکے یک لے جانا۔  
 یعنی ادگیتھ کی حیثیت میں اپاسنا کی، وہ نیمشیوں (نیمش  
 جنگل کے یگیہ کرنے والوں کا ادگاتا (سام وید کا گانے والا)  
 بنا اور اس کے گاکران کی کماناؤں کو پورن کیا۔  
 ۱۲۔ وہ جو اس راز کو اس طرح جانتا ہوا۔ ادگیتھ (اوم)  
 اکثر کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ لا ادگیتھ (گاکر کماناؤں کا  
 پورن کرنے والا بن جاتا ہے۔ یہ ادھیاتم ہے۔  
 تشریح ادھیاتم اس کو کہتے ہیں جو حیم کے ساتھ تعلق  
 رکھنے والا ہو۔ آگے دیوتاؤں کے ساتھ  
 اس کے تعلق کا بیان کریں گے۔

## تیسرا حصہ

۱۔ اب ادھی دیوت ہے۔ وہ (سورج) جو تپتا ہے  
 اس سورج کی بہ حیثیت ادگیت اپاسنا کرے۔ کیونکہ طلوع  
 ہو کر اندھیرے کے خوف کو دور کر کے وہ خلقت کی بہتری  
 کے لئے آتا ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ اندھیرے  
 (ادوبا) کے خوف کو دور کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔  
 تشریح۔ ادھی دیوت۔ یعنی دیوتاؤں کے متعلق



### ادگیتہ کی اپاسنا کی

یہاں پران اور سورج کی مشابہت دکھائی گئی ہے۔

۲۔ سچ جج وہ (سورج) اور یہ (پران) ایک ہی طرح کے ہیں۔ وہ اور یہ دونوں گرم ہیں۔ سورج ہمواس کو کہتے ہیں اور پرتیا سورج  $\text{सूर्य}$  اس سورج کو کہتے ہیں اس لئے چاہئے کہ اس پران اور اس سورج کی بہ حیثیت ادگیتہ اپاسنا کی جائے۔

سوریا۔ جانے والا

نشریح پرتیا سور۔ واپس آنے والا

مرنے کے وقت پران نکل کر چلا جاتا ہے۔ واپس نہیں آتا۔ اس لئے پران سور کہلاتا ہے۔ مگر سورج غروب ہو کر پھر طلوع ہوتا ہے۔ اس لئے واپس آتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو پرتیا سور کہا گیا ہے۔

۳۔ اب چاہئے کہ ویان جو دراصل ادگیتہ ہے اسی حیثیت سے اس کی اپاسنا کی جائے۔ جو سائنس باہر جاتی ہے۔ پران ہے جو اندر پہنچی جاتی ہے۔ اپان ہے اب جو پران اور اپان کے درمیان ہے۔ وہ ویان ہے جو دیان ہے وہ بانی ہے۔ اس لئے جب یہ بانی بولتے ہیں۔ تب نہ باہر سائنس لیتے ہیں۔ نہ اندر کیجیتے ہیں۔

۴۔ یہ جو بانی ہے۔ یہ رچا ہے۔ اس لئے جب ہم

رچا بولتے ہیں۔ تو نہ باہر سانس لیتے ہیں۔ نہ اندر کھینچتے ہیں  
یہ جو رچا ہے یہ سام ہے۔ اس لئے جب ہم سام گاتے  
ہیں۔ تو وہ نہ باہر سانس لیتے ہیں۔ نہ اندر کھینچتے ہیں۔ یہ  
سام ادگیتھ ہے۔ اس لئے جب ہم ادگیتھ گاتے ہیں۔ تو  
نہ باہر سانس لیتے ہیں۔ نہ اندر کھینچتے ہیں۔

۵۔ اس کے سوا اور بھی جو کام ایسے ہیں جن میں طاقت  
کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ (چھتا) رگڑ کر آگ پیدا  
کرنا۔ زور سے دوڑنا۔ کسی مضبوط کمان کو کھینچنا۔ ان  
سب کاموں کو باہر اور اندر سانس لئے بغیر پورا کرتا  
ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ویان کی یہ حیثیت ادگیتھ پاستا  
کرے۔

۶۔ انسان کو چاہئے کہ ادگیتھ کے اکثر وں پر دھیان  
کرے (یعنی ات۔ گی۔ تھ پر دھیان دہرے۔ ات  
پران ہے۔ کیونکہ پران کے ذریعہ انسان اوپر کو اٹھتا  
ہے۔ گی بانی ہے۔ کیونکہ بانیوں کو گرہ آتا  
ہے۔ تھ ناچ ہے۔ کیونکہ ناچ کے ذریعہ یہ سب کچھ  
قائم ہے۔

یہ دیور سورگ، ات ہے۔ گی انتر کش ہے۔ تھ  
پر بھو می ہے۔ ات سام وید ہے۔ گی یجر وید ہے۔ تھ  
رگ وید ہے۔ یہ جو اس طرح جاتا ہوا ادگیتھ کے ادگی

تھانہ ان تین حرفوں پر دھیان دھرتا ہے۔ اس کے لئے بانی  
خود بخود دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ جو بانی کا اپنا دودھ  
اور وہ اپنا سنا کرنے والا ناج اور ان کے کھانے کے قابل  
ہوتا ہے۔

سوامی شکر اچار یہ کہتے ہیں۔ ات۔ دیو ہے  
تشریح کیونکہ وہ ادب ہے۔ گی۔ اتر کش ہے۔ کیونکہ  
وہ درمیانی حصہ ہے۔ تھ۔ پر تھوی ہے۔ کیونکہ پر تھوی  
پران دھاریوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ اسی طرح ات  
سورج ہے۔ کیونکہ وہ اوپر ہے۔ گی۔ واپس ہے۔ کیونکہ وہ  
درمیانی ہے۔ اگنی وغیرہ کو لکھتی ہے۔ تھ۔ اگنی ہے۔ کیونکہ  
یہ گیہ کی جگہ ہے۔ اسی طرح سام ات۔ بھیرگی۔ رگ تھ ہے  
وغیرہ وغیرہ۔

بانی کا دودھ۔ دیووں کا گیان پھل  
۸۔ اب پرار تھناؤں کے پھل رہتاتے ہیں، چاہئے  
کہ (من) اب سرنوں پر اس طرح دھیان لگا دے چاہئے  
کہ جس سام سے استی کر لینی ہو۔ اس سیام کو چن کر لے۔  
تشریح اب سرن۔ دوڑ کر پاس جانا۔ یہاں اس  
تشریح سے یہ مراد ہے کہ جس کی استی کافی ہے  
پہلے من اس کے پاس دوڑ کر چائے یعنی اس کا  
دھیان اور چن کر لے۔

سام۔ سام دید کے منتر ہے۔  
 ۹۔ جس رچا میں روہ نام ہے۔ اس رچا کا چنتن کرے  
 جیسا سام کا رشی ہے۔ اس رشی کا چنتن کرے۔ جس دیوتا  
 کو لکشن میں رکھ کر استی کرتی ہے اس کو دیوتا کا چنتن کرے  
 ویدوں کے ہر منتر کے چھند۔ دیوتا۔ رشی  
 لکشن۔ منتر۔ ویدوں کے ہوتے ہیں۔

۱۰۔ جس چھند سے استی کرتی ہے۔ اس چھند کا چنتن  
 کرے۔ جس ستوم ستوم سے اپنے لئے استی کرتی  
 ہے۔ اس ستوم کو چنتن کرے۔  
 لکشن۔ منتر۔ چھند۔ نظم یا نظم کے جوہر  
 ستوم۔ مذبح۔ جہر

۱۱۔ جس دشا سمت۔ طرف کو سامنے رکھ کر استی کرتی  
 ہے۔ اس کا چنتن کرے۔  
 ۱۲۔ آخر میں اپنے آپ کا چنتن کرے اپنی کامنا کا دھیان  
 کرتا ہوا۔ محو ہو کر سنتی کرے۔ تب جلدی ہی اس کے لئے  
 اس کی آرزو بر آئے گی۔ جس کے لئے آرزو مند ہو کر  
 وہ استی کرے گا۔ ہاں جس کے لئے آرزو مند ہو کر وہ  
 استی کرے گا۔

لکشن۔ منتر۔ اپنے آپ۔ اپنی ذات و حیثیت و حبیب۔  
 محو ہو کر۔ اور خیال کو بھول کر۔ سادو ہاں ہو کر۔

## پوتھا کھنڈ

۱۰۔ انسان کو چاہئے کہ ادگیتھ کے بطور بڑا اوم، اکثر کی  
ایسا سنا کرے۔ کیونکہ اوم سے شروع کر کے (ادگاتا)  
(ادگیتھ کو) گاتا ہے۔ اور اس اوم کی پوری صراحت  
یہ ہے۔

تشریح۔ آء کے شلوک میں صراحت ہے۔

۱۱۔ دیوتا موت کے خوف سے دیدول کے تین دیوتاؤں  
میں مصروف ہوئے۔ انہوں نے چھندوں سے اپنے آپ  
کو ڈھک لیا۔ اور چونکہ انہوں نے اپنے آپ کو چھندوں  
سے ڈھک لیا۔ اس لئے ان کو چھند کہتے ہیں۔  
تشریح۔ چھند۔ غلاف ڈالنا۔ ڈھکنا۔

۱۲۔ جس طرح ایک مچھوایا پانی کے اندر مچھلی کو دیکھ لیتا  
اسی طرح ان دیوتاؤں کو وہاں رگ۔ یجو۔ سام کے اندر  
موت نے دیکھ لیا۔ اور دیوتا یہ سمجھ کر کہ موت نے ان کو  
دیکھ لیا ہے، رگ۔ یجو اور سام سے اوپر چڑھ کر سورج  
میں شرن لیے۔ یعنی اوم کی ایسا سنا کی،  
تشریح۔ کرم کا ڈالنا انسان کو موت سے نہیں بچا سکتا  
اس لئے انہوں نے اوم کی شرن لی۔

۴۔ جب کوئی شخص چار رگ، کو پالیتا ہے تو وہ اوم کو  
 (یعنی سرے) اچان کر تا ہے۔ اسی طرح یکجہ اور سام میں بھی  
 رہتا ہے، اس لئے دراصل اس اکثر ادگیتھ میں جو سور  
 کہلاتا ہے لا فانی اور سلا متی ہے۔ اس میں شرٹ لینے سے  
 دیوتا لا فانی اور محفوظ بن گئے۔

۵۔ جو اس طرح جان کر اس اکثر کی استی کرتا ہے  
 وہ لا فانی اور بے خوفی دینے والے سور اکثر میں داخل ہوتا  
 ہے۔ اور اس کو پاکر دیوتاؤں کی طرح امرت ہو جاتا ہے۔

تشریح اوم کی استی سے اس کی بن میں سامنے سے  
 مطلب ہے۔ کیر صاحب فرماتے ہیں۔

جاپ مرے۔ اچا مرے۔ اچھ بھی مر جائے

سرت سانی شب میں تا ہی کال نہیں کھائے

یہ اوم دراصل اس قسم کا شبد ہے۔ جو تمام تر لوکی میں

معیط ہے۔ سارے برہما ٹڈ میں یہ گونج رہا ہے۔ سورج۔ چاند

سب اسی کی دمن میں ہیں۔ جو اس میں داخل ہوئے کارا جانتا ہے

وہ سچ امرت بن جاتا ہے۔

## پانچواں کھنڈ

۱۔ جو ادگیتھ ہے وہی پرتو ہے۔ جو پرتو ہے وہی ادگیتھ ہے۔

وہ سورج اور گیتہ ہے۔ پر نو ہے۔ کیونکہ وہ اوم اچارن کرتا  
ہوا حرکت کرتا ہے۔

۲۔ کوشٹنگی نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اسی کو میں نے گایا  
اس وجہ سے تو میرا کیلا لڑکا ہے۔ اب تو کرلوں کو گرد و پیش  
دسے دوھیان دے) تب تیرے بہت لڑکے ہوں گے  
یہ ادھی دیوت ہے ردیوتاؤں کے متعلق ہے)

۳۔ اب جسم کے تعلق میں کہتے ہیں۔ چاہئے کہ یہ جو منہ میں  
پران ہے اس کی بہ حیثیت اور گیتہ آپا سنا کرے۔ کیونکہ یہ  
اوم کا اچارن کرتا ہوا چلتا ہے۔

تشریح اوم دھن آتمک شکتی ہے۔ ساری رچنا اس کے  
آدھار ہے اور سب اوم اوم کہتے ہوئے حرکت  
میں ہیں، جیسے سورج ویسے ہی یہ پران

۴۔ اپنی شرح کرنے والوں نے یہ کہا ہے۔ کہ اوم  
کے۔ یہ سادہ حکم میں چلا ناسٹ۔ پران سب جیوں کو حکم

میں رکھنا ہے۔ (دیکھو ۱-۸-۱۱ جینڈے۔ پنشد)

۵۔ کوشٹنگی نے اپنے بیٹے سے کہا۔ کہ اسی پران  
کی میں نے استی کی۔ اس لئے تو میرا کیلا لڑکا ہے۔ اب  
تو اگر چاہتا ہے۔ کہ تیرے بہت لڑکے ہوں۔ تو پران کو  
بیشمار سمجھ کر اس کی استی کر۔

۶۔ جو یہ جانتا ہے۔ کہ جو اور گیتہ ہے۔ وہ پر نو ہے۔ جو

برنوبے۔ وہ اد گیتھ ہے۔ وہ ہون کی جگہی سے ہی گھٹنے کی  
 غلطی کی اصلاح کر دیتا ہے۔ ہاں اصلاح کر دیتا ہے۔  
 اد گیتھ اور پر نوا ایک ہیں۔ رگ۔ ویدی۔ پر تو کہتے ہیں  
 تشریح سام ویدی اد گیتھ کہتے ہیں۔ یہ دونوں نام۔  
 اوم کے ہیں۔

## چھماکھٹ

۱۔ رگ پر پھوی ہے۔ سام اگنی ہے۔ یہ سام (اگنی) اس  
 رچا (پر پھوی) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے  
 سہارے گایا جاتا ہے۔ سا پر پھوی ہے آم اگنی ہے یہ سام  
 ہے (سا + ام = سام)

۲۔ رچا انتر کش ہے۔ سام واپو ہے۔ یہ سام (واپو)  
 اس رچا (انتر کش) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا  
 کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا انتر کش ہے آم واپو ہے یہ  
 سام ہے۔

۳۔ رچا دیو آتھ ہے سام سورج ہے۔ یہ سام (سورج)  
 اس رچا (دیو) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے  
 سہارے گایا جاتا ہے۔ سا دیو آتھ ہے۔ ام سورج ہے۔  
 یہ سام ہے۔



۴۔ رچا نکشتر (تارے) ہیں چندرمان ہے۔ یہ سام  
(چندرمان) رچا (نکشتر) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام  
رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا نکشتر اور آم چندرمان  
ہے۔ یہ سام ہے۔

۵۔ اب جو سورج کی یہ سفید روشنی ہے یہ رچا ہے اور  
جو سورج میں نیلا پن ہے یہ سام ہے۔ یہ سام (نیلا پن) رچا  
(سفید روشنی) کے سہارے ہے۔ اس لئے رچا کے سہارے  
سام گایا جاتا ہے۔

۶۔ سا سورج کی سفید روشنی ہے۔ ام نیلا پن ہے۔ اب  
یہ سنرا پورش جو سورج کے اندر دیکھتا ہے۔ جس کی سنری  
ڈالڑھی اور سنرے بال ہیں۔ جس کا تمام جسم ناخن تک سنرا  
ہے۔

۷۔ اس کی آنکھیں لال کنول کی طرح ہیں۔ اس کا نام  
ات ہے۔ کیونکہ وہ سارے پاؤں سے اوپر (ادگاتا) ہے  
چڑھتا ہوا ہے۔ وہ جو یہ جانتا ہے۔ سارے پاؤں سے اوپر  
چڑھ جاتا ہے۔

۸۔ رچا اور سام اس کے جوڑ ہیں۔ اس لئے (ادگیتھ)  
ادگیتھ ہے۔ اور اس لئے (ادگاتا) ادگاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس  
پریش کا گانے والا ہے۔ سورج کے اندر جو پریش ہے جس کا

نام اُت ہے ان تمام لوں کا مالک ہے جو اس سورج سے  
پرے ہیں۔ اور دیوتاؤں کی ساری کامنائوں کا مالک ہے  
یہ ادھی دیوت ہے یعنی دیوتاؤں کے متعلق ہے۔  
تشریح: اُدھ گاتا۔ ادگا۔ یعنی ادکا گائے والا۔

## ساتواں کھنڈ

۱۔ اب ادھیاتم کہتے ہیں۔ رچا بانی ہے۔ سام پران ہے  
یہ سام پران، رنگ ربانی کے سہارے ہے۔ اس لئے  
سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا بانی ہے ام پران  
ہے۔ یہ سام ہے۔

تشریح: ادھیاتم۔ شریر کے سمند میں  
پران جو ناک میں رہتا ہے۔ (شکر اچار یہ)  
۲۔ رچا آنکھ ہے۔ سام آتما (آتما کا عکس) اس رچا آنکھ  
کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا  
ہے۔ سا آنکھ ہے۔ ام آتما ہے۔ یہ سام ہے۔

۴۔ اب یہ جو آنکھ کی سفید روشنی (چمک) ہے۔ یہ رچا  
ہے اور جو یہ نیلا سیاہی ہے۔ یہ سام ہے۔ یہ سام رکالان  
اس رچا (سفیدی) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا  
کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا آنکھ کی سفید چمک ہے۔ ام

نیلا پن (سیاہی) ہے۔ یہ سام ہے۔  
۵۔ اب یہ جو آنکھ کے اندر پرش دیکھتا ہے وہ رجا ہے  
وہ سام ہے۔ وہ آنکھ ہے۔ وہ بچو ہے۔ وہ برھ ہے۔ اس کا  
وہی روپ ہے۔ جو برھ کا روپ ہے۔ جو اس کے جوڑ میں وہ  
اس کے جوڑ میں۔ جو اس کا نام (آت) ہے وہ اس کا نام ہے  
تشریح۔ آنکھ اذکار کو کہتے ہیں۔

۶۔ یہ (جو آنکھ میں پرش ہے) ان لوگوں کا مالک ہے  
جو اس سے نیچے ہیں۔ اور انسان کی ساری آرزوں کا مالک  
ہے۔ پس یہ جو باقی میں گاتے ہیں۔ اور اس لئے وہ دہن لالچ  
لا بھ کرتے ہیں۔

۷۔ وہ جو اس (راز) کو اس طرح جانتا ہوا سام گاتا ہے  
وہ دونوں کو گاتا ہے۔ وہ اس کی مدد سے اس (سورج)  
سے پرے لوگوں کو اور دیوتاؤں کو پالیتا ہے۔

تشریح۔ دونوں۔ ادھیاتم اور ادھی دیوتا ایک وہ  
پرش جو سورج میں ہے۔ اور ایک وہ جو آنکھ  
میں ہے۔ ان دونوں کی یکسانیت کہی گئی ہے۔

۸۔ اور وہ اس (آنکھ) کے لئے پرش کی وساطت سے جو  
جو اس سے نیچے کے لوگ ہیں۔ اور انسان کی کامناؤں کو پا  
لیتا ہے۔ اس لئے وہ ادا گاتا جو اس طرح جانتا ہے وہ ہچمان کو  
کہہ سکتا ہے (جو نہیں جانتے)

تشریح۔ جو کتاب ہے۔ وہ آگے بیان کیا جائے گا۔  
۹۔ کیا کا مناتیرے لئے گاڈوں (گا کر پوری کر دوں) کیونکہ  
وہ جو چاہے گا اس کے پورا کرنے کے لئے قادر ہو سکتا ہے  
جو یہ اس طرح جانتا ہوا سام کا تا ہے۔ سام کا تا ہے۔

## مٹھواں کھنڈ

۱۔ ایک مرتبہ تین آدمی جو ادگیتھ (کے راز سے) واقف تھے  
شک سالادیتھ۔ چیکتائن۔ والبعیہ اور پرداہن جیولی ران  
کے نام تھے، انہوں نے کہا ہم ادگیتھ کو جانتے ہیں۔ آؤ۔ ہم  
ادگیتھ کے مسئلہ پر غور کریں۔

تشریح۔ شالادیتھ۔ شالاد کا لڑکا  
والبعیہ۔ دلچھ کا لڑکا  
جیولی۔ جیول کا لڑکا

ان میں سے پرداہن کشتری کا۔ جو برہہ دویا کا علی

معلم مانا گیا ہے۔

۲۔ وہ یہ کہہ کر کہ بہت اچھا (ایک جگہ) اکٹھے بیٹھ گئے  
تب پرداہن جیولی بولا۔ "قابل تعظیم صاحبو! آپ دونوں  
پہلے بحث کریں۔ تاکہ میں ایسے برہہ دیتاؤں کو سنوں  
تشریح۔ برہہ دیتا۔ براہمن۔ برہہ کے جاننے والے۔

۳۔ ان میں سے شلک سالادٹ کا لڑکا چیکتا میں سے بولا  
 ”اگر حکم ہو تو میں کچھ پونچھوں۔“ اس نے کہا۔ ”ہاں پونچھو۔“  
 ۴۔ رشلک نے پونچھا۔ ”سام کا سہارا کیا ہے رچیکتا میں  
 نے جواب دیا، سور۔ سور کا دسہارا کیا ہے؟“ پران پران  
 کا سہارا کیا ہے؟“ ناج ان۔

سام سے مراد ادگیتھ ہے۔ رگ درچا سور ہے  
 تشریح جو پران سے بنتا ہے۔ پران ان سے اور ان جل  
 سے اور بل دیو اللہ سے بنتا ہے۔

۵۔ ”ناج کا سہارا کیا ہے؟“ جل جل کا کیا ہے؟“ دیو اللہ  
 لوگ اس نے پونچھا۔ ”دیو لوگ کا سہارا کیا ہے؟“ اس نے  
 جواب دیا۔ ”سام کو دیو لوگ سے آگے نہیں لے جانا چاہیے  
 ہم سورگ لوگ کو سام مانتے ہیں۔ کیونکہ سام کی سورگ  
 کی طرح استی کی گئی ہے۔“

یہاں سام سے مراد ادگیتھ ہے۔ جو آدم  
 تشریح ہے اور جو سب کا سہارا ہے۔

۶۔ تب شلک سالادٹ کے لڑکے نے والجیہ  
 سے کہا۔ ”اے والجیہ! سام میں تیری مضبوطی نہیں ہے۔  
 اور اگر کوئی سام میں راسخ الاعتقاد می رکھنے والا اس وقت  
 جیسا کہ تم سام کو بھرم کی وجہ سے بغیر مضبوطی کے اس طرح  
 کہہ رہے ہو، کئے تو تیرا سر گر جائے گا تو ضرور تیرا سر گر جائیگا۔“

تشریح یعنی اس کا کہنا غلط تھا۔ وہ آگے بڑھنے سے  
عذر کرتا ہے۔

۱۔ دو البھیمہ نے کہا، تب اچھا بھگون! حکم دو میں آپ سے  
سمجھ لوں! اس (رشلک نے) کہا ہاں سمجھ لو! تب اس نے  
پوچھا، اس سوگ لوک کا سہارا کون ہے؟ اس نے جواب دیا  
یہ لوک (پرہتوی) اور اس لوک کا سہارا کون ہے۔ اس  
نے جواب دیا۔ سام کو پرشٹھا لوک (پرہتوی) لوک اسے  
آگے نہ لے جانا چاہیے۔ ہم سام کو پرشٹھا لوک (پرہتوی  
لوک) میں ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ سام کی پرشٹھا کے طور پر اتنی  
کی گئی ہے۔

۲۔ تب پرہا من جیولی نے اس (رشلک) شالا دت سے  
کہا، اے شالا دیتہ! تیرا سام (پرہتوی) ناپا نکرا ہے۔  
اور اگر کوئی اس وقت کہے کہ تیرا سر گر جائے گا۔ تو تیرا سر  
گر جائے گا! (رشلک شالا دیتہ نے کہا) اچھا بھگون! حکم ہو  
میں آپ سے سمجھ لوں! اس نے کہا، ہاں سمجھ لو!

## نواں کھنڈ

۱۔ (شالا دیتہ نے پوچھا) اس (پرہتوی) لوک کا سہارا  
کیا ہے؟ اس نے کہا۔ آکاش ہے۔ کیونکہ یہ سب بھوت

آکاش میں پیدا ہوتے ہیں۔ آکاش میں سے ہوتے ہیں۔ کیونکہ  
آکاش ان سب سے بڑا ہے۔ آکاش ان سب کا بڑا سہارا  
ہے۔

۲۔ یہ بڑے سے بڑا ادگیتھہ رادم۔ برہما ہے اس کا  
آخر نہیں ہے۔ وہ جو اس طرح جان کر اس بڑے سے بڑے  
ادگیتھہ کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس کو پا لیتا ہے۔ جو بڑے  
سے بڑا ہے۔ اور ان لوگوں کو جیت لیتا ہے۔ جو بڑے سے  
بڑا ہے۔

۳۔ اتی دھنوا شونک کے لڑکے نے اپنے شاگرد  
اور شاگرد لہ کو یہ ادگیتھہ بتا کر کہا تھا۔ کہ جب تک تیرے  
میں اس ادگیتھہ کو جانتیں گے۔ تب تک ان کی اس لوگ میں بڑی  
عزت ہوگی۔

۴۔ اور اس (سورگ) لوگ میں بڑائی ملے گی۔ اور جو اس  
طرح ادگیتھہ کو جانتا ہے۔ اور اس کی اپاسنا کرتا ہے۔  
اس لوگ میں اس کی بڑی بڑائی ہوگی۔ اور پر لوگ میں بڑائی  
ملے گی۔ ہاں پر لوگ میں بڑائی ملے گی۔

## دسواں کھنڈ

۱۔ جب اولوں کے گرنے سے گورودیش کے کمیت

مارے گئے۔ تب اوشستی چکر کا لڑکا بہت غریب ہو گیا۔ اپنی  
کنواری ستری کے ساتھ ابھیہ گاؤں میں رہا۔

کنواری۔ کم سن عورت  
تشریح ابھیہ گاؤں۔ جس میں عداوت رہتا ہے۔ یا  
ابھیہ دو بہند کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

۴۔ اس نے ایک ابھیہ کو جو کے دانہ کو کھاتے ہوئے دیکھ  
کر اس سے بھیک مانگی۔ ابھیہ نے کہا۔ میرے پاس سوال  
دانوں کے جو میرے سامنے رکھے ہوئے ہیں۔ اور کچھ  
نہیں ہے۔

تشریح جو کی بالی۔ سنکرت میں کماش لفظ آیا ہے  
اس کا مطلب ہے۔ جو کے دے ہوئے دئے۔  
یا مراد کچڑی سے بھی ہو سکتی ہے۔

۵۔ اوشستی نے کہا۔ انہیں میں سے مجھ کو دکھالے کو  
کو دو۔ اس نے اس کو دے دیئے را اور کہا۔ ”لو یہ پانی  
پینے کے لئے ہے۔“ اوشستی نے کہا اگر میں اس میں سے  
پیوں تو میں اس کو پیوں گا۔ جو جھوٹا ہے۔“

۶۔ ابھیہ نے کہا۔ ”کیا یہ دانے جھوٹے نہیں ہیں؟“  
اس نے جواب دیا۔ ”نہیں۔ کیونکہ میں اگر ان کو نہ کھاتا  
تو جیتا نہ رہتا۔ مگر پانی پینے کو میرے لئے بہت ہے۔“  
۵۔ وہ اوشستی آپ کھا کر باقی بچے ہوئے (دونوں کو)



اپنی استری کے لئے لایا۔ مگر اس کو پہلے ہی اچھی بھیک مل چکی تھی۔ ان کو لے کر اس نے رکھ دیا۔

۶۔ دوسرے دن صبح کے وقت اٹھتے ہی اوستی نے کہا۔ افسوس اگر تم کو کچھ تھوڑا ناچ مل جائے۔ تو ہم کو (اس کی وجہ سے) کچھ دولت نصیب ہو ورنہ ہم زندہ رہ سکیں، راجہ گیہ کرے والا ہے۔ وہ مجھ کو گیہ کے تمام کرنے کے لئے پسند کرے گا۔

۷۔ اس کی استری نے اس سے کہا۔ ملے شوہرا تو یہ آپ کے دانے ہیں! ان کو کھا کر وہ اس بڑے گیہ میں آیا۔

۸۔ وہاں وہ استی کرنے کی جگہ میں جہاں استی کرنے والے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان منتر گانے والوں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور اس نے منتر گانے والوں سے کہا۔ ۹۔ اے منتر گانے والے پرستو تری! جو دیوتا استی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر اس کو نہ جان کر تم استی گاؤ گے تو تمہارا سر گر جائے گا۔

۱۰۔ ایسے ہی اس نے ادگاتا (ادگاتر) سے کہا۔ اے ادگاتھ! جس دیوتا کا ادگیتھ سے تعلق ہے۔ اگر اس کو نہ جان کر تم ادگیتھ گاؤ گے۔ تو تمہارا سر گر جائے گا۔  
تشریح۔ اصل یہ ہے جب تک آدمی رادھنی کو نہ جانے

صرف بات بتایا کرے۔ وہ مکار چھوٹا ہے۔ اور وہ گردن دہی ہے جو محض تقلید سے بغیر جانے ہوئے کرم کرتے ہیں۔ وہ نقال ہیں۔ کرم کا ہڈ و نیز عمل و فعل کے معاملہ میں بھی اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ اصلیت سے واقفیت پیدا کر لی ہے۔

۱۱۔ اور ایسے ہی اس نے پر تیار لگانے والوں سے مخا طب ہو کر کہا: "اے پر تہی ہرت۔ جس دیوتا کا پر تیار سے تعلق ہے۔ اگر تم اس کو جانے ہوئے بغیر پر تیار لگاؤ گے تو تمہارا سر گر جائے گا۔ تب وہ دھڑر کر۔ مارے جائے گے خوف سے اچپ ہو گئے۔ اندھ چپ چاپ بیٹھ گئے۔

## گیارہواں کھنڈ

۱۔ تب اس کو بھگوان نے کہا: "بھگون! میں آپ کو جانتا چاہتا ہوں؟" اس نے جواب دیا: "میں ادھستی چاکر این ہوں۔"

۲۔ اس نے کہا: "بھگون! میں نے بیگیہ کرانے کے لئے آپ کی ہمت تلاش کی۔ مگر آپ کے نہ ملنے سے میں نے دوسروں کو مقرر کیا۔"

۳۔ پھر بھی بھگوان! اب آپ بیگیہ کرانے والے کے سب

کرموں کو اپنے ہاتھ میں لیں! اوستی نے کہا: بہت اچھا  
اب یہی لوگ! میرے حکم سے استی گائیں۔ لیکن جتنی دیکھا  
ان کو دو اتنی ہی مجھ کو بھی دو! جمان نے کہا: بہت اچھا!  
۴۔ تب استی گانے والا اس کے پاس آیا (اور کہا)  
بھگوان! آپ نے مجھ سے کہا ہے۔ اے استی گانے والے  
جس دیوتا کا استی سے تعلق ہے۔ اگر اس کو تم نہ جانتے  
ہوئے استی کا وُگے۔ تو تمہارا سر گر جائے گا۔ وہ دیوتا  
کون ہے؟

۵۔ اس نے جواب دیا: پران! کیونکہ یہ سارے بھوت  
پران ہیں لیکن ہوتے ہیں۔ اور پران سے نکلتے ہیں۔ یہ دیوتا  
استی سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر تم اس دیوتا کو نہ جانتے  
ہوئے استی پڑھتے تو تمہارا سر گر جاتا۔ جیسا کہ میں نے  
تم سے کہا تھا!

تشریح پران سے یہاں مراد اس پیدا کرنے والی شکتی  
پر مانتا ہے۔ جس سے سب نکلتے۔ اور

جس میں سب لیکن ہو جاتے ہیں۔

۶۔ تب ادگاتا اس کے پاس گیا (اور کہا) بھگوان! آپ  
نے مجھ کو کہا تھا۔ اے ادگاتا! میں دیوتا کا ادگیتہ سے تعلق  
ہے۔ اگر اس کو نہ جانتے ہوئے تم ادگیتہ کا وُگے تو تمہارا  
سر گر جائے گا۔ وہ دیوتا کون ہے؟

۷۔ اس نے جواب دیا۔ ”سورج رہے، کیونکہ یہ تمام بھوت سورج کو گاتے ہیں۔ جب وہ اوسچا ہوتا ہے (لکھتا ہے) یہ دیوتا ادگیتھ سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر اس دیوتا کے جانے ہوئے بغیر تم ادگیتھ گاتے۔ تو تمہارا سر گر گیا ہوتا۔ جیسا میں نے کہا تھا۔“

۸۔ تب پر تہار گاتے والا اس کے پاس آیا اور کہا ”بھگون! آپ نے مجھ سے کہا تھا۔ اے بر تہار گاتے والے! جس دیوتا کا پر تہار سے تعلق ہے۔ اگر تم اس کے جانے ہوئے بغیر پرتی ہار گاؤ گے تو تمہارا سر گر جائے گا وہ دیوتا کون ہے؟“

تشریح یہاں دیوتا سے ہر جگہ برھم سے مراد سمجھنی چاہئے۔

## بارھواں کھنڈ

۱۔ اب شودا دگیتھا کہتے ہیں۔ بک دلجھ کا لڑکا باگلا و متر کا لڑکا۔ وید سیکھنے کے لئے یاہر گیا۔  
تشریح۔ شو۔ سفید رنگ کا کتا۔ مگر یہاں رشی سے مراد  
۲۔ اس کے پاس شوا (سفید رنگ کا) آیا اور دوسرا شوا بھی اس کے ارد گرد اکٹھے ہوئے۔ اور کہا ”بھگون!

ہمارے لئے ان گائیں۔ ہم بھوکے ہیں۔  
**تشریح** ان گانا۔ ان کی کثرت کے لئے دعا مانگنا  
 دوسرے۔ رشی کتوں کا لفظ محض استعارہ

کے طور پر آیا ہے۔  
 ۳۔ سویت نے ان سے کہا۔ اس جگہ کل صبح میرے  
 پاس آؤ۔ دک و بھیدہ کا لڑکا یا گلا دھڑکا۔ لڑکے نے اسکی  
 بات مان لی۔

۴۔ اب جیسے و مشیان سوتے سستی کرتے  
 لگتے ہیں۔ تو تمام ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے چلتے  
 ہیں۔ اسی طرح وہ چلے۔ پھر وہ مل کر بچھڑ گئے۔ اور ہن کیا  
 ۵۔ اوم، ہم کھائیں۔ اوم، ہم پیئیں۔ اوم، دیو۔ ورن  
 پر جانتی۔ سوتیا پیدا کرنے والا سورج، ہمارے لئے ناز  
 لاوے۔ لے تاج کے مالک، ناز لاؤ۔ لاؤ۔ اوم

## پیر ہواں کھنڈ

۱۔ ہاؤ، پر پھوئی، لڑک ہے۔ ہائی والو ہے، اچھے چیز  
 ہے، ایہ آہتا ہے۔ ای، آگنی ہے۔  
 یہ سب لفظ سام دید میں انہیں معنوں  
**تشریح** میں آتے ہیں۔

۲۔ اُد سورج ہے۔ اُسے بلا واسطے۔ او ہوئی دُشور دیو ہے  
 بُیں پر جاپتی ہے۔ سور پران ہے۔ یا اُن ہے۔ داک دراک ہے  
 ۳۔ اور تیرھواں پھیلا ہوا ہون، انی رکت ر پر برہ ہے  
 ۴۔ بانی اس کے لئے دودھ دیتی ہے۔ جو بانی کا دودھ  
 دو ہوتا ہے۔ اور وہ دو ملتند اور ان کھانے کے قابل ہوتا ہے  
 اس طرح سام ملتر ول کے اس اپ نشد کو جانتا ہے۔ ہاں  
 اپ نشد کو جانتا ہے۔

## دوسرا پر پاٹھک

### پہلا کھنڈ

۱۔ اُد سارے سام کی ابا سنا ہی سادھو ہے۔ جو  
 چیز اچھی ہے وہ سام ہے۔ جو اچھی نہیں ہے۔ وہ سام نہیں  
 ہے۔

۲۔ اور ایسا بھی کہا گیا ہے۔ وہ سام لے کر اس (راجہ)  
 کے پاس گیا۔ اور وہ اس کے پاس بغیر سام کے گیا۔  
 منشر منج۔ یعنی جیسا اچھی طرح پیش آیا تو کہا جاتا ہے۔ وہ

سام کیا اچھا گیا۔ ورنہ اس کے برعکس  
۳۔ اور جیسا ان کے لئے کوئی اچھی بات ہوتی ہے۔ تب  
کہتے ہیں۔ دراصل یہ ہمارے لئے سام ہے۔ اور جب اچھی نہیں  
ہوتی تو کہتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے سام نہیں ہے۔  
۴۔ جو اس طرح جانتا ہوا سام کی سادھو کے طور پر  
اپنا سنا کرتا ہے۔ جلد ہی سادھو و صوم اس کے پاس آویں گے  
اور اس کے لئے جھک جائیں گے۔

## دوسرا کھنڈ

۱۔ لوگ کے خیال سے سام کی اپنا سنا یا سچ طرح پر  
کرے۔ پر پھوٹی ہنکا رہے۔ اگنی پرستناؤ ہے۔ دیوانتر کش  
ادکیتھ ہے۔ سورج پر تیار ہے۔ دیونندھن ہے۔ یہ اوپر  
کے چڑھتے ہوئے لوگوں کی بابت (سام کی اپنا سنا ہے)  
۲۔ اب نیچے اترتے ہوئے لوگوں کی بابت (سام کی  
اپنا سنا بتاتے ہیں۔ دیوانتر کش ہنکا رہے۔ سورج پرستناؤ  
ہے۔ انتر کش ادکیتھ ہے۔ اگنی پر تیار ہے۔ پر پھوٹی ندھن ہے  
۳۔ وہ جو یہ اچھی طرح جان کر لوگوں کی بابت یا سچ طرح  
سام کی اپنا سنا کرتا ہے۔ اس کے لئے اوپر کو چڑھتے ہوئے  
اور نیچے کو اترتے ہوئے اس لوگ کے لئے اپکار یہی ہوتے ہیں۔

## تیسرا کھنڈ

۱۔ بارش کی بابت پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرے  
پورب کی ہوا ہنکارے۔ بادل کا بننا پرستاد ہے۔ چمکنا  
اور گر جانا پر تپ ہا رہے اور بند ہونا ندھن ہے۔

تشریح پورب کی ہوا جو بادل کو اکٹھا کر کے پانی  
برساتی ہے۔

۲۔ وہ جو اچھی طرح سمجھ کر بارش کے لئے پانچ طرح  
سے سام کی اپاسنا کرتا ہے۔ اس کے لئے وہ آپ پرستا  
ہے۔ اور وہ دوسروں کے لئے برستا ہے۔

## چوتھا کھنڈ

۱۔ تمام پانیوں کی بابت پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرے  
بادلوں کی گھٹاؤں کا اٹھنا ہنکار ہے۔ برسنے پرستاد ہے  
وہ پانی جو پورب کو بہتا ہے یہ ادگیتھ ہے۔ وہ پچھم کو بہتا  
ہے۔ پر تپ ہا رہے۔ سمندر ندھن ہے۔

۲۔ وہ جو اس کو اچھی طرح جان کر پانچ طرح سے سام  
کی تمام پانیوں کے لئے اپاسنا کرتا ہے۔ وہ پانیوں میں



نہیں مرتا ہے۔ اور پانیوں کا مالک ہو جاتا ہے۔

## پانچواں کھنڈ

۱۔ رتوں (موسموں) کی بابت سام کی پانچ طرح کی پانسا کرنی چاہئے۔ ہنڈت ہنڈا رہے۔ گرمی پر ستا رہے۔ برسات اور گتیہ ہے۔ شرود (گوار) کا تک (پر تہا رہے۔ ہنڈت رجاڑا، نڈن ۲۔ وہ جو اس بات کو اچھی طرح سمجھ کر رتوں کی بابت پانچ طرح سے سام کی پانسا کرتا ہے۔ اس کے لئے تمام رتوں میں سمرتھ ہوتی ہیں۔ اور وہ رتوں کا مالک بنتا ہے۔  
تشریح۔ سمرتھ ہونا۔ بھوگ بلاس کے سامان ہیا کرنا۔

## چھٹا کھنڈ

۱۔ مویشیوں کی بابت پانچ طرح سام کی پانسا کر کے بکریاں ہنڈا رہیں۔ بھیر پر ستا دیں۔ گائیں اور گتیہ ہیں۔ رھوڑ پر تہا رہیں۔ پرٹن نڈن ہیں۔  
۲۔ وہ جو اس کو اچھی طرح جانتا ہو۔ مویشیوں کی بابت پانچ طرح سام کی پانسا کرتا ہے۔ اس کو مویشی ملتے ہیں۔

اور وہ مویشیوں کا بڑا مالک ہوتا ہے۔

## ساتواں کھنڈ

۱۔ پرائوں کی بابت پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرنی چاہئے۔ جو سام ارب سے بڑا پرائ ہے وہ ہنکار ہے۔  
بانی پرستاؤں ہے۔ آنکھ اور گیتھ ہے۔ کان پر تھیا رہیں۔  
من ندرین ہے۔ یہ سب بڑے اور اتم ہیں۔

نشریح۔ پرائوں۔ اندریوں۔

۲۔ جو اس کو اس طرح جانتا ہو پرائوں (اندریوں) کی بابت پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس کا مالک ہوتا ہے۔ جو بڑے سے بڑا ہے۔ اور جو بڑے سے بڑے لوگوں کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ سام کی پانچ طرح کی اپاسنائیں ہیں۔

## آٹھواں کھنڈ

۱۔ اب سات طرح رکی اپاسناؤں کا ذکر کیا جاتا ہے۔  
باقی میں سات طرح سے سام کی اپاسنا کرے۔ بانی میں  
جہاں کہیں ہوں آتا ہے وہ ہنکار ہے۔ جو پر ہے۔ وہ

پرستانڈ ہے۔ جو آپسے وہ (سب کی) ابتدا ہے (ادھ ہے)  
 ۲۔ جو ات ہے۔ وہ اور گیتھ ہے۔ جو پرتی ہے۔ وہ پرتیار  
 ہے۔ جو آپسے ہے۔ وہ ایدرد ہے۔ جو تی ہے۔ وہ ندھن ہے۔  
 ۳۔ ہائی اس کے لئے خود بخود دو دھ دیتی ہے۔ جو ہائی کا  
 دو دھ ہے۔ اور وہ ناج میں بڑا دو لمتند اور ناج کھانے کے  
 قابل ہو جاتا ہے۔

## نواں کھنڈ

۱۔ وہ جو سورج ہے۔ اس کو سات طرح کے سام سے  
 اپنا سنا کرے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سم ॐ ॐ رہتا ہے۔ اور ہر  
 ایک شخص سمجھتا ہے۔ کہ وہ میرے لئے ہے۔ اس طرح وہ  
 سب کے ساتھ سم ہے۔ اس لئے وہ سام ہے۔  
 تشریح۔ لفظ سام خود سم سے بنا ہے۔

۲۔ یہ جانتا چاہئے۔ کہ یہ تمام جیو اسی کے آسرے ہیں  
 اس کا بخور و پلکے (طلوع) کے پہلے ہے وہ ہنکا رہتے  
 اس پر جیوان آسرا رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ (صبح کے وقت)  
 ہن کر تے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے ہنکا لے کے حصہ دار  
 ہیں۔

۳۔ اور پہلے لکھتے ہی جو اس کا روپ ہوتا ہے۔ وہ

دو پرستاؤ ہے۔ اس کے اس روپ کے آسے انسان ہیں۔  
اس لئے انسان بڑی استی اور تعریف کو چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ  
اس سام کے پرستاؤ کے حصہ دار ہیں۔

۴۔ اب جو اس کا روپ اوپر چڑھنے کے وقت کا ہے  
وہ آدمی ہے۔ اس کے اس روپ کے آسے پوند رہتے  
ہیں۔ اس لئے پوند آکاٹش میں بغیر کسی سہارے کے اپنے آپ  
کو ختم کر اڑتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے آدمی کے بھاگی  
ہیں۔

تشریح۔ آدمی۔ پہلا اوم

۵۔ اب جو اس کا روپ ٹھیک دوپہر کے وقت ہے۔ وہ  
ادگیتھ ہے۔ اس کے اس روپ سے دیوتا سہارا لیتے ہیں۔  
کیونکہ چمکنے میں اس لئے وہ پر جاپتی کی اولاد میں سب سے  
اُتم ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے ادگیتھ کے حصہ دار ہیں  
۶۔ اب جو اس کا روپ دوپہر کے بعد اور کچھ پہلے

پہلے ہے۔ وہ پر تیار ہے۔ اس کے اس روپ پر گر بھ کا  
آسرا رہتا ہے۔ اس لئے وہ جو گر بھ میں قائم ہیں۔ مگر نہیں  
پڑتے۔ کیونکہ وہ اس سام کے پر تیار کے حصہ دار ہیں۔

۷۔ اب جو اس کا روپ کچھ پہلے سے پیچھے۔ اور غروب  
ہونے سے پہلے ہے وہ اپدو ہے۔ اس کے اس روپ  
پر جنگلی جانور سہارا رکھتے ہیں۔ اس لئے جب وہ کسی پرش

کو دیکھتے ہیں تو وہ جنگل کو اپنی حفاظت کی جگہ مان کر بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے اپد کے حصہ دار ہیں۔  
۸۔ اب جو اس کا روپ پہلے غروب ہونے کے وقت ہے وہ مذہن ہے۔ اس کے اس روپ پر تیرا آسرا لیتے ہیں۔ اس لئے ان کو نیچے رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے مذہن کے حصہ دار ہیں۔ اس طرح پورش سورج کی حیثیت سے سات طرح پر سام کی اپاسنا کرے۔

## دسواں کھنڈ

۱۔ اس سات قسم کی سام کی اپاسنا کو کرے۔ جو موت سے پرے ہے۔ ادنا پس میں ایک دوسرے کے برابر ہے۔  
۱۔ اڈی لفظ تین حرفوں والا ہے۔ پرستاد لفظ تین حرفوں والا ہے۔ وہ سم برابر ہے۔

۲۔ اڈی لفظ میں دو حرف ہیں۔ پرستاد لفظ میں چار۔  
حرف ہیں۔ اس سے ایک لے کر یہاں، اڈی میں بڑا دیا،  
تبا وہ سم برابر ہے۔

۳۔ اڈی لفظ تین حرفوں والا ہے۔ پرستاد میں چار حرف ہیں۔ تین تین برابر ہوتے ہیں۔ ایک صرف بچ رہتا ہے۔ اس طرح یہ تین حرف والے ہیں۔ وہ سم برابر ہے۔

۴۔ ندھن تین حرفوں والا ہے۔ وہ سم ہی ہے سو یہ بائیس حرف ہیں۔

۵۔ اکیس حرفوں ہیں سے وہ را پا سنا کر لے والا سورج کو پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ سورج کہاں سے اکیسواں ہے۔ اور بائیسویں حرف سے وہ اس کو جیتتا ہے۔ جو سورج سے پرے ہے اور دھکے سے پرے جگہ ہے۔ وہ دھکے سے پرے جگہ ہے۔

تشریح سورج موت کی جگہ ہے۔ کیونکہ دن رات کال کی درد سے وہ جگت کو مارتا ہے۔

۶۔ وہ سورج (موت) پر فتح پالیتا ہے۔ اور سورج کی فتح سے پرے جو فتح ہے۔ وہ اس کو حاصل کرتا ہے جو اس کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہوا آپس میں برابر اور موت سے پار لے جانے والے سات قسم کے سام کی اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ سام کو پاتا ہے۔

## گیارہواں کھنڈ

۱۔ من ہنکار ہے۔ بانی پرستار ہے۔ آنکھ ادگیتہ ہے کان پرتی ہار ہے۔ پران ندھن ہے۔ یہ گایتیر سام پرانوں پر دیا ہوا ہے

تشریح گائتر سام وید کا ایک خاص حصہ ہے۔ جو  
گائتری چند میں ہے۔

۲۔ وہ جو اس طرح اس گائتر سام کو پرائوں میں پرویا  
ہوا جاتا ہے۔ و نچل اندریوں والا ہوتا ہے۔ پوری زندگی  
کو پاتا ہے۔ اور اس کا جیون اجل ہوتا ہے۔ پر جاس تہان  
ہوتا ہے۔ اور مویشیوں میں رہمان ہوتا ہے، نیکنامی میں  
رہمان ہوتا ہے، ورت یہ ہے۔ کہ وہ بڑا من والا ہے۔

## بارھواں کھنڈ

۱۔ راری، کار گڑنا منکا لہ ہے۔ جو دھواں اٹھتا ہے۔  
یہ پرستاؤ ہے۔ جلنا اذ گیتھ ہے۔ انگاروں کا بننا پرتیا  
ہے۔ بجھنا ندھن ہے۔ بجھ جانا لہی، ندھن ہے۔ یہ رتھنتر  
سام اگنی میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح رتھنتر بھی سام کے منتر ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ جو اس طرح اس رتھنتر کو اگنی میں پرویا ہوا۔  
جاتا ہے۔ وہ برھ درج والا۔ اور ان کا کھانے والا ہوتا  
ہے۔ پوری زندگی کو پہنچتا ہے۔ پر جا۔ مویشی۔ نیکنامی، سب میں  
رہمان ہوتا ہے۔ یہ برت ہے۔ کہ وہ اگنی کے سامنے نہ  
کھاوے نہ ٹھوکے۔

## تیرھواں کھنڈ

راہیں کھنڈ میں روشلوک ہیں۔ چونکہ وہ ستری و پرش کی  
مجامعت کے متعلق ہیں۔ ان کو فرد گداشت کر دیا جاتا ہے،

## چودھواں کھنڈ

۱۔ طلوع ہونا ہوا (سورج) ہنکار ہے۔ طلوع ہو چکا  
پرستناؤ ہے۔ دوپہر کے وقت وہ ادگتیہ ہے۔ پچھلے پر  
دیتہاڑ ہے۔ غروب ہونا 'ندمن' ہے۔ یہ ورت راسام  
سورج میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ درہت۔ ایک طرح کے غتر ہیں۔

۲۔ وہ جو اس درہت کو سورج پرویا ہوا جاتا  
ہے۔ وہ تیجسوی ہوتا ہے۔ ناج کھانے کے قابل ہوتا  
ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ زندگی اجل ہوتی  
ہے۔ پر جا۔ مویشی اور نیک نامی میں مہاں ہوتا ہے  
اس کا یہ ورت ہے پتے ہوئے (سورج) کی کبھی بلی  
نہ کر دے۔



## پندرھواں کھنڈ

۱۔ جو بھاپا کھٹا ہوتی ہے وہ ہنکارا ہے۔ بادل کا مینا پرستاؤ ہے۔ جو پرستاؤ ہے وہ ادھیکہ ہے۔ جو چمکتا گرجتا ہے۔ یہ پرستیاؤ ہے۔ برس کرنا بند ہو جانا اندھن ہے۔ یہ ویروپ (سام) میگھ میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ ویروپ۔ ایک طرح کے سام کے فتر ہیں۔

۲۔ وہ جو اس طرح ویروپ (سام) کو میگھ میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ ہر طرح کے مویشی کو پاتا ہے۔ پوری زندگی کو پہنچتا ہے۔ زندگی اہل ہوتی ہے۔ پر جا۔ مویشی اور نیکنامی میں سماں ہوتا ہے۔ اس کا درت یہ ہے۔ برستے ہوئے کی کبھی برائی نہ کرے۔

## سولھواں کھنڈ

۱۔ بہت ہنکارا ہے۔ گرمی پرستاؤ ہے۔ برسات ادھیکہ ہے۔ پرستیاؤ ہے۔ جاڑا اندھن ہے۔ یہ ویراج (سام) رتوں میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ ویراج۔ سام دید کے ایک قسم کے فتر۔

۲۔ وہ جو اس طرح دیراج سام گورتوں میں پرویا ہوا جاتا ہے۔ وہ پر جا۔ مویشی اور برہمچریہ سے چمکتا ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ زندگی اہل ہوتی ہے۔ پر جا۔ مویشی اور نیکنامی میں ہماں ہوتا ہے۔ اس کا یہ ورثہ ہے۔ کہ گورتوں کی کبھی برائی نہ کرے۔

## ستر صواں کھنڈ

۱۔ برہمچریہ ہنکار ہے۔ انتر کش پرستاؤں ہے۔ دیو اور اوتھ ہے۔ دشائیں پر تیار ہے۔ سمندر ندھن ہے یہ شکری سام لوگوں میں پروئے ہوئے ہیں۔

تشریح۔ شکری۔ سام دیدے ایک طرح کے ہنتر۔

۲۔ وہ جو اس طرح شکری سام لوگوں میں پرویا ہو جاتا ہے۔ وہ لوگوں کا مالک ہوتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ پر جا۔ مویشی اور نیکنامی میں ہماں ہوتا ہے۔ اور اس کا ورثہ یہ ہے کہ لوگوں کی کبھی برائی نہ کرے۔

## اٹھار صواں کھنڈ

۱۔ بھگیاں ہنکار ہیں۔ بھیر پرستاؤں ہیں۔ گائیں

۱۔ ادگیتہ ہیں۔ گھوڑے پر تیار رہیں۔ پرش ندھن ہے۔ یہ  
ریوتی سام مویشیوں میں پروئے ہوئے ہیں۔  
تشریح۔ ریوتی۔ سام وید کے خاص قسم کے منتر  
۲۔ وہ جو اس طرح ان ریوتیوں کو مویشیوں میں  
پرویا ہوا جاتا ہے۔ وہ مویشیوں کا مالک ہوتا ہے۔ پوری  
زندگی پاتا ہے۔ زندگی اہل ہوتی ہے۔ پر جا۔ مویشی۔ اور  
نیکنامی میں ہماں ہوتا ہے۔ اس کا ورت یہ ہے کہ مویشیوں  
کی کبھی برائی نہ کرے۔

## انیسواں کھنڈ

۱۔ اذوم زحس کے ہال اُنکارتہ ہیں۔ چڑا پرستار ہے  
ماں ادگیتہ ہے۔ ہڑی پر تیار ہے۔ چربی ندھن ہے۔ یہ  
یجن بجنیہ سام انگوں میں پرویا ہوا ہے۔  
تشریح۔ یجن بجنیہ۔ ایک خاص قسم کے سام کے  
منتر۔ انگ۔ عضو

۲۔ وہ جو اس طرح یجن بجنیہ سام کو انگوں میں پرویا  
ہوا جاتا ہے۔ اس کے انگ مضبوط ہوئے ہیں۔ کوئی عضو  
پیرھا یا کمزور نہیں ہوتا۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ نہنگی اہل  
ہوتی ہے۔ پر جا مویشی اور نیکنامی میں ہماں ہوتا ہے۔

دورت یہ ہے کہ کبھی چربی نہ کھائے۔

## بیسواں کھنڈ

۱۔ اگنی ہمنکا رہے۔ دایو پرستاؤں نے سورج اگنیہ ہے۔ مکشتر پر تیار ہے۔ چند زمان میں ہے۔ یہ راجن سام دیوتاؤں میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ راجن۔ سام کے خاص منتر

۲۔ وہ جو اس راجن سام کو دیوتاؤں میں اس طرح پرویا ہوا جاتا ہے۔ وہ انہیں لوگوں میں انہیں دیوتاؤں کی طرح لوک شکتی روپ حاصل کر لیتا ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ زندگی ابل ہوتی ہے۔ پر جاسویش اور نیکنامی میں ہماں ہوتا ہے۔ اس کا دورت یہ ہے کہ براہمنوں کی مندانہ کرے۔

## اکیسواں کھنڈ

۱۔ تین طرح کی ودیا میں درگ یجر۔ سام (ہمنکا رہے) تین لوک (پرتھوی)۔ انترکش۔ دیو (پرستاؤں سے) تین دیوتا (اگنی)۔ دایو اور سورج اگنیہ ہیں۔ مکشتر۔ پکشی

۱۔ اور کر نہیں پرتھار ہیں۔ سرب۔ گندھرب اور پتر۔ ندھن ہیں  
یہ سام ہر ایک چیز میں پرویا ہوا ہے۔  
۲۔ وہ جو اس سام کو ہر ایک چیز میں پرویا ہوا جانتا  
ہے۔ سرب کچھ ہوتا ہے۔

۳۔ اس پر یہ شلوک ہے جو پانچ طرح کے تین ہیں  
ان سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔  
تشریح۔ پانچ طرح کے تینوں کا اور ذکر کیا ہے۔

۴۔ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ ساری  
دشائیں۔ اس (پاسک) کے لئے نذریں لاتی ہیں۔ وہ ایسا  
دھیان کرے۔ میں سب کچھ ہوں۔ یہ اس کا ورت ہے  
یہ اس کا ورت ہے۔

## بایسواں کھنڈ

۱۔ ایک گلے والے نے کہا، سام کا (ادبھی) گنہیر سور  
سے گانا متویشیوں کو اچھا لگتا ہے۔ میں اس کو پسند کرتا  
ہوں۔ ایسا ادھیتمہ (سام کا گانا) اگنی کا ہے۔ انی رکت  
پر جاتی کا ہے۔ رکت سوم کا ہے۔ نرم اور صاف (نغمہ)  
واپو کا ہے۔ صاف اور زوردار (نغمہ) اندر کا ہے (کو بج  
(نغمہ) برہمنی کا ہے۔ پھوٹا ہوا (نغمہ) ورن کا ہے۔ ان

سب کا ابھیا س کرے۔ صرف دُرُن کے ر (کو چھوڑ دیوے  
 بڑکت۔ جو علیحدہ علیحدہ کر کے گایا جائے۔  
 تشریح انزکت۔ جو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے۔  
 کوچ۔ ایک پرند ہوتا ہے

اد پر جن گالوں کا ذکر آیا ہے۔ اس کی طرح سام  
 کے منتر گائے جاتے ہیں۔

۴۔ (گائے والے کو) اس کا مناسے گانا چاہئے۔ کہ  
 میں دیوتاؤں کے لئے گاؤں۔ سودھا پتروں کے لئے  
 آیا آدمیوں کے لئے چارہ مویشیوں کے لئے سورگ  
 لوک جہان کے لئے۔ اور اُن اپنے لئے گاؤں۔ اسی طرح  
 وہ (ادگاتا) ان کو من سے دھیان کرتا ہوا۔ اور غلطی  
 نہ کرتا ہوا استی کرے۔

۵۔ تمام سراندر کے شریہ ہیں۔ اور سارے اُشتم پر جاتی  
 کے شریہ ہیں۔ سارے سپرش موت کے شریہ ہیں۔ اگر  
 کوئی آدمی اس (گائے والے کے) سر جہا کی شکایت  
 کرے۔ تو وہ اس سے کہے میں اندر گئی شرن آیا تھا  
 وہی رتجہ کو) اُٹا دے گا۔

تشریح چونکہ گائے والا اندر کے تصور میں گاتا ہے۔  
 شکایت کرنے والا اندر کا مورد عتاب ہوگا۔  
 گاتے وقت اُٹ اویو کا دھیان ہے۔

۴۔ اور اگر کوئی اشموں میں شکایت کرے۔ تو وہ اس کو کہے۔ ”میں پر جاپتی کی شرن آیا ہوا تھا وہ تم کو الٹا پیسے گا۔“ اور اگر کوئی سپر شوں میں اس کی شکایت کرے تو وہ اس کو کہے۔ ”میں موت کی شرن آیا تھا۔ وہ تجھ کو الٹا بھسم کر لگا۔“

۵۔ تمام سر ۴۹۹ کو رور اور آواز سے گانا چاہئے اس طرح ادگاتا پر جاپتی کو اپنے آپ سمر بن کرتا ہے۔ سارے سپرٹن آہستہ آہستہ ایک دوسرے میں نہ ملائے جائیں (علیحدہ علیحدہ) اچار بن جو اس طرح ادگاتا موت سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے۔

## تیسواں کھنڈ

- ۱۔ دھرم کی تین بڑی شاخیں ہیں۔ نیگیہ کرنا۔ پڑھنا۔ اور دان دینا۔ دان دینا یہ پہلی رشاخ ہے۔
- ۲۔ تب دہ سرا ہے۔ برہمچاری بن کر اپنے آپ کو ہمیشہ تمپیا سے دبلا بنائے ہوئے آچار یہ کے گھر رہنا تیسرا ہے۔ یہ سب دھرم گرنے والے ینیہ کے لوگوں کو جاتے ہیں۔ ہاں برہم میں نشٹھا رکھنے والا امرت کو حاصل کر لیتا ہے۔
- ۳۔ پر جاپتی نے لوگوں کو تپایا۔ جب وہ تپتے۔ تب

ان سے تین ودیا رس رس کر بہنے لگیں۔ اس نے پھر رتین دیا ونگو  
تپایا۔ تپا اس سے تین حرف رس رس کر بہ نکلیے۔ ہنؤہ۔ ہنؤہ۔ ہنؤہ۔  
- ॥ ॥ ॥ ॥ -

اس نے پھر ان کو تپایا۔ جب وہ تپے تو ان سے اڈنکار  
رس بہا۔ جیسے کہ تمام پتے (درخت کے) ٹٹنی سے ہلکے رتے  
ہیں۔ اسی طرح اڈنکار سے تمام بانی ہلکی رہتی ہے۔ اڈنکار  
اسی یہ سب کچھ ہے۔ ہاں اڈنکار ہی یہ سب کچھ ہے۔

## چوپیسواں کھنڈ

بودید کے جاننے والے کہتے ہیں کہ صبح کا وقت تو دوسوں  
بکھے۔ دوپہر دو کا۔ تیسرا پہر سورجوں اور دسویں کا ہے۔  
سوم کے رس بچوڑنے کے تین وقت ہیں  
تشریح اور تین ہی وقت اس کی آہوتی دی جاتی ہے  
صبح۔ دوپہر۔ شام۔ دسویں اور سورج و دسویں  
کے دیوتے ہیں۔

۲۔ تب جہان کا لوک کہاں ہے؟ وہ جو اس لوک  
کو نہیں جانتا وہ ریگھ کو کیسے کر سکتا ہے؟ (جواب یہ ہے)  
ہاں اگر وہ جانتا ہے تو کر سکتا ہے۔  
تشریح۔ نیکی کا مطلب لوگوں کے وجے کرنے سے



ہے۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ تینوں لوگ تین دیوتاؤں کے ہیں  
تو پھر وہ کس لوگ کو جیتے۔ پرتھوی لوگ کے مالک دسویں انترکش  
ہے۔ رور اور دیو اللہ لوگ کے آدیتہ دو سو دیو ہیں۔ اب سوال  
یہ ہے کہ جہان پھر کس لوگ کے لئے مگیہ کرے؟ اس سوال کا  
جواب آئے آئے گا۔ شکر اچاریہ

۳۔ پرتار۔ اتو ذالک کے پڑھنے سے پہلے جہان گراہیہ  
بقیہ اگنی کے پیچھے اتر کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر دسویں کا سام  
کاتا ہے۔

تشریح۔ پرتار ذالک۔ جو منتر صبح کے وقت پڑھتے ہیں۔  
۴۔ لوگ کے دوار کو کھول دے۔ ہم پرتھوی پر ابھجھو  
اپنی عظمت کے لئے دیکھیں۔

۵۔ تب جہان ہوم کرتا ہے (یہ کہتے ہوئے) اگنی کو نکال  
ہو۔ جو لوگ میں رہتا ہے۔ اس لوگ کو جہان کے لئے حاصل کر  
یہ جہان کا لوگ ہے۔

۶۔ میں جو جہان ہوں۔ اس زندگی کے ختم ہوتے ہی  
یہاں آنے والا ہوں۔ سواہا۔ یہ کہہ کر آہوتی دیتا ہے (چھٹی  
کو دکر دیئے۔ یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے لئے  
دسویں کے ہون کا پھل دیتے ہیں۔

۷۔ دوپہر کے گیہ کے پہلے اگنی دہیر اگنی کے پیچھے بیٹھ کر اتر  
کی طرف منہ کر کے رور کی سستی میں سام کاتا ہے۔

۸۔ لوک رانتر کش کے دروازہ کو کھول دے ہم رانتر کش میں پھیلے ہوئے اپنی بڑائی کے لئے تجھ کو دیکھیں۔  
۹۔ تب وہ ہوم کرتا ہے یہ کہتے ہوئے (وایو کو منکار ہو جو انتر کش میں رہتا ہے۔ اس رانتر کش) لوک کو مجھ جحمان کے لئے حاصل کر۔ یہ جحمان کا لوک ہے۔

۱۰۔ میں جو جحمان ہوں۔ جیوں ہی یہ زندگی ختم ہوتی ہے یہاں آنے والا ہوں چنچنی کو دور کر دے۔ اس کے لئے رور دوپہر کے یگھ کا پھل دیتے ہیں۔

۱۱۔ تیسرے پہر کی رسم کے پہلے جحمان اہونیہ گنی کے پیچھے اتر کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر سورجوں اور دیشودیوں کا سام لگاتا ہے۔

۱۲ (دیو آلتھ) لوک کے دروازہ کو کھول دے۔ ہم تجھ کو اپنے سب سے زیادہ اور بڑی عظمت کے لئے دیکھیں یہ سورجوں کا سام ہے۔

۱۳۔ پہلا دیشودیوں کا ہے (دیو آلتھ) لوک کے دروازہ کو کھول دے۔ ہم تجھ کو اپنی آسمانی عظمت کے لئے دیکھیں۔  
۱۴۔ تب وہ ہوم کرتا ہے (یہ کہتے ہوئے) سورجوں کو منکار ہو۔ اور دیشودیوں کو۔ جو دیو آلتھ میں رہتے ہیں۔ اس (دیو آلتھ) لوک کو مجھ جحمان کے لئے حاصل کر۔

۱۵۔ یہ جحمان کا لوک ہے۔ میں جو جحمان کا لوک ہے میں

جو جگان ہوں۔ چون ہی یہ زندگی ختم ہوتی ہے۔ یہاں آئے والا  
ہوں۔ سوا ہا چھنی کو دور کر دے۔ یہ کہہ کر کھڑا ہوتا ہے۔  
۱۶۔ اس کو سورج اور دیشو دیو تیسرے پہر کے یگیہ کا بھل  
دیتے ہیں۔ یہ ہے جو یگیہ کی اصلی مراد کو جانتا ہے جو اس  
رپوشیدہ راز کو سمجھتا ہے۔ ہاں جو اس راز کو سمجھتا ہے۔

## تیسرا پر پاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ ہری۔ اوم۔ وہ سورج ادیو لوک میں قائم ہوا تھا، ادیو لوک  
کی شہد ہے۔ دیو اس شہد کا جھکا ہوا بانس ہے۔ انتر کش چھنا  
ہے۔ کرنیں دکر لوں میں بٹھرا ہوا پانی کا بھاپا مکھیوں کے  
انڈے ہیں۔

شہد۔ آند کا باعث۔ کیونکہ دیویاں۔ سے جانیو  
تشریح سورج میں آسرا لیتے ہیں۔ جو دیویاں کے ماہ سے  
جاتے ہیں وہ سب دیوتا ہیں اور سورج کا آند بھوکتے

ہیں۔ کیونکہ وہی سارے یگیوں کا شمع پھل ہے۔ انترکشی میں یہ چھتا قائم ہے۔ اور دیولوک میں اس کا بائیں بتایا گیا ہے۔ اس کی کرفوں میں جو پانی خواہ رس کا بھاب بھر لے۔ یہی لکھیوں کے اٹھے ہیں۔ یہاں شند کی لکھیاں رگ وید کی رچائیں ہیں۔ ۳۰۔ اس سورج کی مشرقی کر میں اس کی مشرقی شند کی نالیاں ہیں۔ رچا لکھیاں ہیں۔ رگ وید کے جائز احکام، پھول ہیں۔ پانی رسوم۔ دودھ وغیرہ کی آموتی۔ اس کے پھول کے اترت ہیں۔ رچ رچ یہ رگ وید کے فتر لکھیاں ہیں۔

۳۱۔ اس رگ وید کے جائز احکام کا پھول ہے اس کو تپا یا جب وہ تپا اس نے پش۔ پنچ۔ اندریہ۔ ویریہ اور ان غیرہ یہ (سب) اس پیدا ہوئے۔

**تشریح** جائز احکام کی پابندی سے سب کچھ ہوتا ہے اس کو جب پھول کو جب لکھیاں چوستی ہیں۔ تو رس رچی پش وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔

۳۲۔ وہ (رس) باہر جھرنے لگا۔ اور اس نے سورج کا سہارا لیا۔ اور وہ یہ ہے۔ اور جو اس سورج کا رطلوخ ہوتے وقت (سرخ رنگ ہے)۔

اس رس کو سورج لوک میں جا کر بھوگا جاتا ہے اس نے اس کو اس کا سارا بتایا گیا ہے۔

## دوسرا کھنڈ

۱۔ اور جو اس کی دکن کی طرف کی اگر نہیں ہیں۔ وہ دکن کی سمت کی، شہد کی نالیاں ہیں۔ بھر منتر کھیاں ہیں۔ بھر وید کے جائز احکام پھول ہیں۔ پانی رسوم رس وغیرہ ہی (اس پھول کا رس ہے)۔  
۲۔ ان بھر منتروں (کھیلوں) نے اس بھر وید (پھول) کو تپایا جب وہ تپا تو اس نے یس تیج۔ اندریہ۔ بیرہ۔ آن وغیرہ رس پیدا ہوئے۔

۳۔ وہ (رس) باہر جھڑنے لگا۔ اور اس نے سورج کو بجا کر (اپنا) آسر بنایا۔ وہ سورج کا سفید روپ ہے۔

## تیسرا کھنڈ

۱۔ اور جو اس کچھم کی (طرف) کی اگر نہیں ہیں۔ وہ دکن کے طرف کی شہد کی نالیاں ہیں۔ سام وید کے جائز احکام، پھول ہے جل (سوم وغیرہ) ہی اس کا امرت ہے۔  
۲۔ ان سام منتروں (کھیلوں) نے اس سام وید کے پھول کو تپایا۔ تو اس سے یس تیج۔ اندریہ۔ بیرہ۔ درانا ج وغیرہ رس پیدا ہوا۔

۳۔ وہ جھرنے لگا۔ اور اس نے سورج کا آسرایا۔ وہ سورج کا لاروپ ہے۔

## چوتھا کھنڈ

۱۔ اور جو اس کی اتر کی طرف، کی کریمیں ہیں وہ اس کی رات کی طرف، شہد کی نالیاں ہیں۔ اختر و اخترس منتر کھیاں ہیں اتھاس پوران پھول ہیں رسوم وغیرہ جل منتر ہے۔

۲۔ ان اختر و اخترس منتر دل رکھیوں نے اس اتھاس پوران کو تیا پا جب وہ تیا تو اس سے لیش۔ تیج۔ اندر یہ بیرہ اور ناج وغیرہ رس پیدا ہوا۔

۳۔ وہ جھرنے لگا۔ اور اس نے جا کر سورج کو آسرا بنایا۔ وہ سورج کا بہت رگھنا، کا لاروپ ہے۔

## پانچواں کھنڈ

۱۔ اور جو اس کی اوپر کی کریمیں ہیں۔ وہی اس کی اوپر کی شہد کی نالیاں ہیں۔ باطنی شغل اشغال ہی برہم راوم، پچوٹی ہے رسوم وغیرہ، جل ہے۔

۲۔ اُن باطنی شغل اشغال نے برہم راوم، کو تیا یا جب

وہ تیا تو اس سے لیں۔ تیج۔ اندریہ۔ پیریہ۔ نماج وغیرہ رس پیدا ہوا۔

۳۔ وہ چھوٹے لگا۔ اور اس نے سورج کو جاکر اپنا آسرا بنایا جو یہ سورج کے تیج میں پھر پھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

۴۔ یہ سورج کا مختلف روپ (رسول) کا رس ہے۔ کیونکہ ویدرس ہیں۔ اور یہ ان لاییدوں کے جائز احکام وغیرہ کے رس ہیں۔ اور یہ امرتوں کے امرت ہیں۔ کیونکہ دیار امرت ہیں۔ اور یہ ان کے امرت ہیں۔

## چھٹا کھنڈ

۱۔ جو یہ پہلا امرت ہے اس کو دسو بھوگستے ہیں۔ جن میں اگنی لکھیہ ہے۔ سچ سج دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ وہ صرف اس امرت کو دیکھ کر آسودہ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ اس روپ میں ہی رہتے ہیں۔ اور اس روپ سے ہی نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس امرت کو جانتا ہے۔ وہ دسوں میں سے ایک بن کر اگنی کی نکلتیا سے ہی اس امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اس روپ سے پھر نکلتا ہے۔

۴۔ جتنی دیر میں سورج پورپ میں نکلتا ہے۔ اور پچھم میں

ڈو بتا ہے اتنی دیر تک وہ دسوں کے آزادانہ راج کو حاصل کر لیتا ہے۔

## ساتواں کھنڈ

۱۔ اب جو دوسرا امرت ہے۔ اس کو رو در بھو گتے ہیں۔ جن میں اندر کہیہ ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ صرف امرت کو دیکھ کر آسودہ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ وہ اسی روپ میں رہتے ہیں۔ اور اسی روپ سے نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس طرح اس امرت کو جانتا ہے وہ رو دروں میں سے ایک ہو کر اندر کی کہیتا ہے ہی اس کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اس روپ سے نکلتا ہے۔

۴۔ جتنی دیر تک سورج نکل کر پچھم میں ڈو بتا ہے اس سے دو گنا وقت میں دکن سے نکلتا ہے۔ اور اتر میں ڈو بتا ہے۔ اتنی دیر تک وہ رو دروں کے آزادانہ راج کو حاصل کر لیتا ہے۔

## آٹھواں کھنڈ

۱۔ اور جو تیسرا امرت ہے اس کو آدیتہ (سورج) بھو گتے ہیں



جن میں دُرّ ن کھیا ہے۔ دیوتا نہ کھاتے نہ پیتے ہیں۔ صرف اس امرت کو دیکھ کر ہی آسودہ ہو جاتے ہیں۔  
۲۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اسی سے نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس طرح اس امرت کو جانتا ہے وہ آدیوئل میں سے ایک ہو کر درن کی مکینتا سے اسی امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے وہ اسی روپ میں داخل ہوتا ہے اور اسی روپ سے نکلتا ہے۔  
۴۔ پس جتنی دیر تک سورج دکن سے نکلتا ہے اور اتر میں ڈوبتا ہے۔ اس سے دو گنے وقت تک چھم سے نکلتا اور یورپ میں ڈوبتا ہے۔ اتنی دیر تک وہ آدیوئل کے آزادانہ راج کو بھوکتا ہے

## نواں کھنڈ

۱۔ اور جو چوٹھا امرت ہے اس کو مرث بھوگتے ہیں جن میں سوم مکھیہ ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ بلکہ اس امرت کو دیکھ کر ہی آسودہ ہوتے ہیں۔  
۲۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اسی روپ سے نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس طرح اس امرت کو جانتا ہے۔ وہ مرد توئل میں سے ہی ایک بن کر سوم کے مکینتا سے اسی امرت کو دیکھ کر

آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اس روپ سے نکلتا ہے۔

۴۔ پس جتنے تک سورج کچھم سے نکلتا ہے اور پورب میں ڈوبتا ہے اس سے دُگنے کال میں اترے نکلتا اور دکن میں ڈوبتا ہے۔ اتنی دیر تک وہ مردو توں کے آزادانہ راج کو بھوگتا ہے۔

## دسواں کھنڈ

۱۔ اور چوپانچواں امرت ہے اسے سادھیہ بھوگتے ہیں۔ جن میں برہما لکھیہ ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں صرف وہ اس امرت کو دیکھ کر ہی آسودہ ہوتے ہیں۔  
لکشمی - سادھیہ - دیوتا۔

۲۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اسی روپ سے نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس طرح اس امرت کو جانتا ہے۔ وہ سادھیوں میں سے ایک ہو کر برہما ہی کی کہنیا سے اسی امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اسی روپ سے نکلتا ہے۔

۴۔ پس جتنی دیر تک سورج اترے نکلتا ہے۔ اور دکن میں ڈوبتا ہے اس سے دُگنا وقت ادر نکلتا ہے۔ اور نیچے

ڈو تبا ہے۔ اتنی دیر تک وہ سادھیوں کے آزادانہ راج کو  
بھوگتا ہے۔

## گیارہواں کھنڈ

۱۔ تب اس سے اوپر نکل کر وہ پھر نہ کبھی ننگے گا۔ نہ غروب  
ہوگا۔ وہ انکیلا ہی وسط میں کھڑا رہے گا۔ اس پر یہ شلوک ہے۔  
۲۔ وہاں نہ کبھی طلوع ہوتا ہے۔ نہ غروب ہوتا ہے۔  
۳۔ دیوتاؤں اس سے بڑھ سے کبھی علیحدہ نہ ہوں۔  
۴۔ جو اس بڑھ اپنشد کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے اس کے  
لئے نہ کبھی نکلنا ہے۔ نہ ڈوبنا ہے۔ اس کے لئے ایک سادوں  
ہو جاتا ہے۔

۵۔ یہ (سرار) برہمن نے پر جاتی کو بتایا۔ پر جاتی نے منو کو  
منو نے اپنی اولاد (اکشوا کو وغیرہ) کو۔ اپنے سب سے بڑے  
لڑکے اداک آرونی کو اس کے باپ لارن (ن) نے یہ برہ  
رکا (سرار) بتایا۔

۶۔ اس لئے یہ برہ (کا سرار) باپ اپنے سب سے بڑے بیٹے  
کو بتائے یا لائق شاگرد کو۔

۷۔ اور کسی کو نہیں۔ چاہے اسے وہ پانیوں سے گھرے (منہ)  
کے برابر دولت دے۔ یہ (سرار) اس سے بڑھ کر ہے۔ ہاں

یہ اس سے بڑھ کر ہے۔

## بارہواں کھنڈ

۱۔ گایتیری فی الحقیقت ساری دنیا ہے جو کچھ ہے گایتیری بانی ہے۔ کیونکہ بانی اس سب کو گاتی ہے۔ اور حفاظت کرتی ہے۔

گے۔ گانا

تشریح ترا۔ حفاظت کرنا

۲۔ گایتیری زمین ہے۔ کیونکہ اس تمام دنیا کے سہارے رکھا ہے اور اس سے آگے نہیں بڑھتے۔

۳۔ انسان کا یہ جسم وہ پرستوی ہے۔ کیونکہ اس میں یہ تمام پران سہارے ہوئے ہیں۔ اور اس سے آگے نہیں بڑھتے۔

تشریح۔ یہاں پنج پران سے پنج اندریاں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔

۴۔ اب یہ جو انسان کا جسم ہے۔ وہ اس انسان کے اندر دل و من ہے۔ کیونکہ تمام پران اس کا سہارا لے ہوئے ہیں۔ اور اس سے آگے نہیں بڑھتے۔

۵۔ پس یہ چھ قسم کی گایتیری چار پادوالی ہے اور یہ بچا میں بھی کہا گیا ہے۔

تشریح: چھ قسم۔ بانی بھوت۔ پرستوی۔ شریر۔ پران۔ دل  
گائتری کے چار پاؤ چھ چھ حرفوں کے ہیں۔ کیونکہ  
جو ہیں حرفوں کی چھند ہے۔

۱۔ اتنی اس کی ہماں ہے۔ پورش (پورن برہم) اس سے  
بڑا ہے۔ تمام پرانی (خلقت بھوت) اس کے پہلے پاؤ ہیں۔  
اور تین پاؤ والا۔ اس کا لافانی سروپ دیوالیہ یعنی اپنے  
آپ میں ہے۔

۲۔ یہ برہم (جس کا گائتری میں بیان ہے) وہی ہے جو  
انسان کے باہر آکاش ہے۔ اور یہ آکاش جو انسان کے  
اندر ہے۔

۳۔ وہ برہم جو انسان کے اندر آکاش ہے۔ یہی ہے اور  
یہ آکاش (برہم) جو دل کے اندر ہے۔ یہی ہے جو سب میں  
پر پورن ہے۔ اور کبھی بدلنے والا نہیں ہے۔ جو اس کو جان  
لیتا ہے۔ وہ پورن اور کبھی نہ بدلنے والی شری ر دولت  
خوشی کو حاصل کر لیتا ہے۔

پیر ہواں گھنٹہ

۱۔ اس دل کے پانچ دروازے (سوراخ) ہیں۔ جو دیول  
(اندریوں) سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا جو پورب کا دروازہ ہے

۱۔ وہ پان ہے۔ وہ آنکھ ہے۔ وہ آدیتہ (سورج) ہے۔ اس کی اس  
نظر سے اپنا سنا کرے کہ یہ نتیجہ ہے اور ان وغیرہ (صحت) ہے جو  
اس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ تجسوی ہوتا ہے۔ اور تندرست  
ہوتا ہے۔

۲۔ اس کا دھن کا دروازہ دیان ہے۔ وہ کان ہے۔ وہ  
چند زمان ہے اس کی اس نظر سے اپنا سنا کرے۔ یہ شری ہے  
یش ہے۔ جو اس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ شری والا اور یش والا  
ہوتا ہے۔

۳۔ اس کا بچم کا دروازہ اپان ہے۔ وہ بانی ہے۔ وہ لگنی  
ہے۔ اس کی اس نظر سے اپنا سنا کرے کہ یہ برمجہ ورجی اور ان وغیرہ  
(صحت) ہے۔ جو اس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ برمجہ ورجی اور ان  
(تندرست) ہوتا ہے۔

۴۔ اس کا اتر کا دروازہ سمان ہے۔ وہ من ہے۔ وہ پریمیہ  
بادل ہے اس کی اس نظر سے اپنا سنا کرے کہ یہ کیرتی اور  
کیرانتی ہے۔ جو اس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ کیرتی والا۔ کیرانتی والا  
(خوبصورت) ہوتا ہے۔

۵۔ جو اس کا اوپر کا دروازہ ہے۔ وہ اداں ہے۔ وہ دایو  
ہے۔ وہ آکاش ہے اس کی اپنا سنا اس نظر سے کرے کہ یہ اوجی  
(بل منبوطی) ہے اور ہما ہے۔ جو اس اسرار کو جانتا ہے وہ اوجی  
اور ہما والا ہوتا ہے۔

تشریح: اوجس بیرہ کا وہ لطیف صفت ہے جو دماغ میں جا کر  
بٹھرتا ہے۔ اس سے زیادہ لطیف اور طاقتور کوئی

چیز نہیں ہوتی۔

۳۔ یہ پانچ برہ کے پورش۔ سورگ لوک کے دوار پال ہیں جو  
ان پانچ برہ پورشوں کو سورگ لوک کے دوار پال جانتا ہے  
اس کے کئی ہیں ویر پش پیدا ہوتے ہیں۔ اور خود وہ سورگ  
لوک کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو اس طرح ان پانچ برہ پورشوں  
کو سورگ کا دوار پال سمجھتا ہے۔

۴۔ اب یہ روشنی جو اس دیو اللہ کے اوپر چمکتی ہے۔ تمام  
کائنات سے اوپر ہر ایک سے اوپر سب سے اونچے لوگوں میں  
اور جن سے اونچا کوئی نہیں ہے۔ ان لوگوں میں جو برہ کی  
روشنی چمکتی ہے (وہ وہی ہے۔ جو یہاں پورش کے اندر چمکتی ہے  
اس کا یہ درشن ہے۔

۵۔ جو چھو کر اس جسم میں گرمی محسوس کرتا ہے۔ اور اس نور  
کی یہ ہر دلی راز ہے۔ جو دونوں کان ڈھانپ کر (دھتھ)  
کی طرح یا بیل کی گرج کی طرح یا آگ کے جلنے کی طرح اپنے  
کانوں کے اندر مستقیم ہے۔ وہ اس (شبل برہ کی) اس طرح اپنا  
کرمے۔ کہ وہ دیکھا اور سنا گیا ہے۔ اس کا درشن کیا جاتا ہے  
اور دکھات ہوتا ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا ہے (اپنا سنا کر لے)  
ہاں جو اس طرح جانتا ہے۔

## چودھواں کھنڈ

۱۔ یہ سب سچ سچ برہم ہے۔ کیونکہ اس سے پیدا ہوا ہے۔  
اسی میں سما جاتا ہے۔ اور اسی سے قائم رہتا ہے۔ شانت چت  
ہو کر اس (برہم) کی اپاسا کرنی چاہئے۔ انسان خیال کا مخلوق  
ہے۔ جو کچھ وہ سوچتا ہے وہی بعد کو بن جاتا ہے۔ اس لئے اسکو  
برہم دیکھ کر ناچاہئے۔

۲۔ وہ منوس ہے۔ جس کا جسم پران ہے۔ جس کا روپ  
پرکاش ہے۔ جس کے سنکلیپ سچے ہیں۔ جس کی شکل آکاش  
کی طرح ہے۔ سارے رس جس کے ہیں۔ وہ اس سب کو  
گھیرے ہوئے ہے۔ وہ کبھی بولتا نہیں۔ وہ بے پرواہ ہے۔  
۳۔ یہ میرا آتما ہے۔ دل کے اندر ناج کے دانہ سے چھوٹا  
ہے۔ جو سے چھوٹا ہے۔ رائی سے چھوٹا ہے۔ سینک سے  
بھی چھوٹا ہے۔ سینک کے چاندل سے بھی چھوٹا ہے۔ یہ میرا  
آتما ہے۔ دل کے اندر (جو) پر بھڑکی سے بڑا ہے۔ آکاش سے  
بڑا ہے۔ دیو آتما سے بڑا ہے۔ ان سب لوگوں سے بڑا ہے۔

۴۔ تمام کرم تمام تمنائیں تمام خوشیوں۔ تمام رس اس کے ہیں  
وہ سب لوگ کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ کبھی بولتا نہیں۔ وہ  
بے پرواہ ہے۔ یہ میرا آتما ہے۔ دل کے اندر یہ برہم ہے یہاں



سے مرکب میں اس کو پاؤں گا۔ اس طرح جس کو پورا دشواں ہے اور کوئی شک نہیں ہے۔ یہ شانڈ لیکے کہا ہے۔ ہاں شانڈ لیکے کہا ہے۔

شانڈ لیکے ایک رشی ہوئے۔ یہ کوش رات کے علاقوں،  
تشریح کا علم اسی کے نام سے مشہور ہے۔

## پندرہواں کھنڈ

اس اس صندوق کا پریٹ انٹرکٹ ہے۔ پرتھوی اس کا ملائے  
دشائیں اس کے کوئے ہیں۔ دیو آجے اس کا اور کاکڑھکنا ہے۔ یہ  
کبھی پورا نہیں ہوتا۔ یہ صندوق دولت کا خزانہ ہے۔ اس میں تمام  
سنسار آسرا لئے ہوئے ہے۔

صندوق۔ مراد بڑی ہے۔ اکثر لوگوں نے  
تشریح بھدیا آمتا سے بھی مراد ہوتی ہے۔

۲۔ اس کی پورب دشاکا نام جو ہو ہے۔ دشکن کا ہمانا نام  
ہے پچھم دشاکا نام راجنی ہے۔ اتر دشاکا نام سو بھوتا ہے۔ وہ جو  
اس طرح دیو کو دشایوں کا بچھڑا جاتا ہے۔ وہ پتروں کو روکتے  
ہوئے کبھی نہیں سنتا۔ پس میں اس آو اس طرح دشاکا کا بچھڑا  
جاتا ہوں۔ میں کبھی پتروں کا رونا نہ روؤں۔

تشریح۔ جو ہو۔ سمانا وغیرہ کی تشریح سماجی شکر آجاریہ

جی نے اس طرح کی ہے۔ کرم کا ٹڈی پورب کی طرف رخ کر کے  
ہوم کرتے ہیں۔ اس لئے وہ دشا جو ہو کمالتی ہے۔ پاپیوں کو بڑے  
کرموں کا بھل چھوڑی میں مٹا ہے۔ جو دکن میں ہے۔ اس لئے وہ  
سکانا ہے۔ اثر دشا کا مالک راجہ درن ہے۔ اس لئے شام کو جب  
وہ دشا لال رنگ کی ہوتی ہے اس لئے وہ راجنی ہے۔ اثر کی  
دشا سو بھوتا اس وجہ ہے کہ اس میں کویر وغیرہ ایثوریہ مان رہتے ہیں۔  
وایو چونکہ دشاؤں سے پیدا ہوتا ہے اس لئے اس کو دشاؤں  
کا بچھڑا کہا گیا ہے۔

۳۔ میں ایسے ایسے۔ ایسے صندوق کی شرن لیتا ہوں۔ میں  
ایسے ایسے پران کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے  
پر بھتوی رہوہ کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے آکاش  
دہوہ کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے سورگ رسوہ  
کی شرن لیتا ہوں۔

تشریح  
ایسے ایسے ایسے کی تعریف کچھ اوپر آچکی ہے۔  
ادراگے بھی کی جاتی ہے۔

۴۔ دران لفظوں سے، جو میں نے کہا ہے کہ میں پران  
کی شرن لیتا ہوں، میرا مطلب یہ ہے۔ کہ عالمگیر و محیط ہستی کی  
پناہ لیتا ہوں۔

۵۔ دران لفظوں سے، جو میں نے کہا ہے۔ کہ میں پر بھتوی  
رہوہ کی شرن لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں پر بھتوی کے

انٹرش اور دیو آج کی شرٹ لیتا ہوں۔  
 ۱۔ (ان لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے۔ کہ میں بہوہ (سہرت)  
 منڈل کی شرٹ لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں انٹرنی۔  
 راپور سورج کی شرٹ لیتا ہوں۔

۲۔ (ان لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے۔ کہ میں (سورج)  
 سواہ کی شرٹ لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ میں رگ وید پجاری  
 سام وید کی شرٹ لیتا ہوں۔ ان میں نے کہا ہے۔

## سوطوال کھٹ

اپریش یگیہ ہے۔ اس کے (پہلے کے) چوبیس برس صبح کا  
 ہون ہے۔ گاتیری چھند چوبیس حرف کا ہے۔ اور صبح کا ۶۰ گاتیر  
 ہے (گاتیری چھندوں سے پورا کیا جاتا ہے) اس (یگیہ کے) اس  
 وسو تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں پرش (یگیہ) اندریاں (وسو) میں کیونکہ  
 یہی سب کو بہاتے ہیں۔

۴۔ اگر کوئی (مرض وغیرہ) اس (لکین کی) عمر میں ستائے تو  
 دمکے۔ لے پانچواں۔ اسے وسو میرے اس صبح کے ہون کو دوپہر  
 کے ہون تک پہنچاؤ۔ تاکہ تم جو پران اور وسو ہوا درمیں یگیہ ہوں  
 تمہارے درمیان گم نہ ہو جاؤں۔ اس طرح وہ بلا تکلف اس  
 مرض کے، اوپر چڑھ جاتا ہے۔ اور تند رست ہو جاتا ہے۔

۳۔ اب (اس سے آگے) جو چوالیس برس ہیں وہ دوسرے ہون ہیں۔ رشتہ چھند چوالیس حرف لکھا ہے۔ اور دوسرے کا ہون رشتہ چھند سے کیا جاتا ہے، اس (یگیہ) کے اس حصہ دوسرے کے ہون، اسے دور کا تعلق ہے۔ پران (اندریہ) ہی (اس پرش یگیہ میں) رو رہیں۔ کیونکہ یہ اس سب کو رہاتے ہیں۔

تشریح: درمیانی عمر میں رونا بھیکنا زیادہ ہوتا ہے۔  
شکلا چاریہ

۴۔ اگر کوئی (مرض وغیرہ) اس (دوسری) عمر میں اس کو ستائے۔ تو وہ کہے۔ اے پران رو رہو! میرے اس دوسرے کے ہون کو تیسرے پر کے ہون تک پھیلاؤ۔ تاکہ تم جو پران اور رو رہو۔ میں جو یگیہ ہوں۔ تمہارے درمیان گم نہ ہو جاؤں اس طرح وہ بلا شک (اس مرض کے) اوپر چڑھ جاوے گا۔ اور تندرست ہو جاوے گا۔

۵۔ اب (اس سے آگے) جو اڑتالیس برس ہیں وہ تیسرا ہون ہے۔ جگتی چھند اڑتالیس حرف لکھا ہے۔ اور تیسرا ہون جگت ہے۔ جگتی چھند سے کیا جاتا ہے، اس (یگیہ) کے اس حصہ تیسرے ہون اسے آدینہ (سورج) تعلق رکھتے ہیں۔ پران (اندریہ) ہی (یہاں پرش یگیہ میں) آدینہ ہیں۔ کیونکہ یہ سب کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

۶۔ اگر کوئی (مرض وغیرہ) اس (تیسری) عمر میں اس کو ستائے

تو وہ کہے اے پران آدیتہ! اس میرے تیسرے گیہے کو (پوری عمر  
۱۱۶ برس) تک پھیلاؤ۔ جس سے کہ تم جو پران ہو اور آدیتہ ہو میں  
جو گیہے ہوں۔ تمہارے درمیان گم نہ ہو جاؤں۔ اس طرح وہ بلا فک  
اس (مرض) سے ادھر چڑھے گا۔ اور تندرست ہوگا۔

۷۔ اس کو جان کر ہمداس اتر کے لڑکے نے کہا تو کیوں  
مجھ کو شتا ہے۔ کیونکہ تو مجھ کو برباد نہ کر سکے گا۔ وہ پورے ایک سو  
سولہ برس تک زندہ رہا۔ یقیناً وہ شخص جو اس کو جانتا ہے۔ انیسو  
سولہ برس تک جیتا رہے گا۔ (۱۱۶ = ۳۸ + ۴۴ + ۳۴)

## سترھواں کھنڈ

۱۔ وہ جو دریگیہ ہونا چاہتا ہے، بھوکا ہوتا ہے جو پیاسا ہوتا  
ہے۔ اور خوش نہیں رہتا وہ اس کی دکشا ہے۔

تشریح۔ بھوکھ پیاس۔ دکھ برداشت کرنا۔ اس کے لئے دکشا ہے

۲۔ اور جو کھاتا ہے۔ پیتا ہے۔ خوشی کرتا ہے۔ وہ اس کے  
اپ شتد کے برابر ہے۔

تشریح۔ اپ شتد۔ جو گیہے کے بعد مشربت پیا جاتا ہے۔  
خواہ بھمان کو دودھ پلایا جاتا ہے۔

۳۔ اور جو وہ ہنتا ہے۔ رکھتا ہے۔ ستری بھوگ کرتا ہے  
یہ ستنی کے برابر ہے۔

تشریح۔ سستی۔ جو چائیں گائی جاتی ہیں

۴۔ اور جو تپ۔ دان۔ بل۔ سرل سو بھلا اسنا اور سچے بچن  
یہ ان کی دکشنا ہے۔

تشریح۔ گیکہ کے بعد دکشنا دی جاتی ہے۔ اس کی دکنا  
یہ سب پھل ہیں۔

۵۔ اس لئے عجیب کہتے ہیں۔ کہ کیا سوم پھوڑا گیا؟ ہاں پھوڑا  
گیا۔ یہ اس کا نیا حجم ہے۔ اور اس کا مرنا اور بڑھنا ہے۔

تشریح۔ یہاں لفظوں میں سادات دکھلانے کی کوشش  
کی گئی ہے۔ گیکہ کے ابتدا میں سوم کارس پھوڑا جاتا  
ہے۔ جیسے گیکہ کی ابتدا ہے۔ یہ اس کی بھی ابتدا ہے اور جیسے  
ادبھتہ یعنی گیکہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس کی موت  
ہوتی ہے۔

۶۔ انگریز گوزی نے اپنے رشاگرد دیو کی کے لڑکے  
کرسن کو اپدیش کر کے اس ریچھیہ کے راز کو بتایا تھا جس کے  
سننے سے اس کو پھر کوئی پیاس بعد کسی بابت (چاہنے کی  
خواہش) نہ رہی۔ کہ جب اس کا ریچھیہ کے جاننے والے کا آخری  
وقت آجائے تو وہ ان تین بچر وید کے فنتروں کی شران لے۔  
”تو ادنا نشی ہے!“ ”تو وید لے والا نہیں ہے!“ ”تو پران کا لطیف  
جوہر ہے!“ اس پر یہ دو رنگ دید کے فنتر ہیں۔

۷۔ رشی آدمی کارن کا جلال روز روشن کی طرح دیکھتے



اور کان کی عالمِ صغیر (میشٹی) میں ہے۔ پیشیل برہہ یا سرگن  
برہہ کی اپاستنا۔

۳۔ پانی ہی برہہ کے چار پاد میں سے ایک ہے۔ وہ آگنی  
روپ جوتی سے چمکتا ہے اور پتتا ہے۔ وہ جو اس طرح جاتا  
راپاستنا کرتا ہے۔ وہ نیکامی۔ لیں اور برہہ چریہ سے چمکتا  
ہے۔ اور پتتا ہے۔

۴۔ پران برہہ کے چار پاد میں سے ایک ہے۔ وہ وایو  
روپ جوتی سے چمکتا اور پتتا ہے۔ وہ جو اس طرح اس کو جاتا  
راپاستنا کرتا ہے، وایو روپ جوتی سے اس کی نیکامی اور  
لین اور برہہ چریہ چمکتا ہے۔

۵۔ کان برہہ کے چار پاد میں سے ایک ہے۔ وہ دشاؤں کی  
جوتی سے چمکتا ہے اور پتتا ہے۔ وہ جو اس طرح جاتا ہے۔ وہ  
نیکامی۔ لیں اور برہہ چریہ سے چمکتا ہے اور پتتا ہے۔

۶۔ آنکھ برہہ کے چار پاد میں سے ایک ہے۔ وہ سورج کی  
جوتی سے چمکتی اور پتتی ہے۔ جو اس طرح اس کو جاتا راپاستنا کرتا  
ہے۔ وہ نیک نامی۔ لیں اور برہہ سے چمکتا ہے۔

## انٹروال گھنٹہ

۱۔ سورج برہہ ہے۔ یہ آدیش ہے۔ اس کی یوری تفسیر



ہے۔ ابتدا میں یہ است تھا۔ است سے ست ہوا۔ وہ اکٹھا ہوا۔ وہ ایک انگڑ بن گیا۔ ایک سال تک وہ چپ چاپ پڑا۔ پھر وہ دو حصوں میں بھوٹ گیا۔ اسی سے وہ آدھے آدھے ہیں۔ نیلے اور روپیلے۔

**تشریح**  
است سے ست نہیں ہو سکتا۔ یہاں است سے مراد ایجاد سے ہے۔ جیسے پہلے بھاپ تھا۔ پانی است تھا۔ پھر بھاپ اکٹھا ہو کر پانی بن گئے۔ اسی طرح است سے ست ہوا ہے۔ پہلے اس کی شکل ادیت تھی۔ پھر دیکھت ہو گئی۔

۲۔ اس سے یہ رو پہلی پر تھوی ہے۔ اور سہلا دیو لوک آگیا ہے۔ اور پر کی چھلی پہاڑ ہیں۔ نیچے کی چھلی بادل اور گہریں۔ جو چھوٹی چھوٹی نشیں ہتی ہیں۔ وہ ندیاں ہیں۔ جو پیشاب کو پانی کا تھا وہ سمندر ہیں۔

۳۔ اور جو رائے میں سے پیدا ہوا۔ وہ سورج ہے جب وہ پیدا ہوا۔ اسی وقت اُلو کو۔ اُلو کو شبد کے لغزے بلند ہوئے۔ اور تمام جاندار اور خواہشیں پیدا ہو گئیں۔ اس لئے سورج کے نکلنے کے لئے لوٹنے کے لئے اُلو کو کے لغزے بلند ہوتے ہیں۔ اور تمام جاندار اور خواہشیں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ ۴۔ وہ جو اس سورج کی اس طرح اپنا سا کرتا ہے۔ جلدی ہی اس کے پاس اچھے نعمت آویں گے۔ اور اس کو سکھ دیں گے۔

ہاں سکھ دیں گے۔

تشریح اچھے لقمے۔ اناہیت شبد سے مراد ہے جو روح  
تشریح کو خوشی کے راگ سناتے ہوئے اور پلے جاتا ہے۔  
اناہیت شبد کے لئے دیکھو۔ ہمارا مرت سب دیوگ جو  
شروع سے آخر تک اسی مضمون سے بھرا ہے۔

# چوتھا سراٹھک

## پہلا کھنڈ

۱۔ کہتے ہیں ا جان شرو تی جن۔ شرت کا پر پوتا بڑا دانی اور  
فیاض ہوا ہے۔ اس کا گھر ہمیشہ ہمانوں کے لئے کھلا رہتا  
تھا اس نے ہر ایک جگہ سرائیں بنوا دی تھیں تاکہ (مسافر) اس  
کا ناچ کھائیں۔

۲۔ ایک مرتبہ رات کے وقت بھوریے سے ہنس اور  
سے اڑتے ہوئے آئے۔ اور ایک ہنس نے ہنسون سے اس  
طرح کہا: ”آیا بلا کش! بلا کش! (تھوڑے فاصلہ پر دیکھنے والو!)

جان شردتی کے (دھرم کی) جوتی آسمان (دیوی) کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ اس جوتی کو مت لانا کھڑا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کچھ کو ہلا دے۔  
 ہنس۔ دیوتا۔ ہنس مان سرور کے رہتے ہیں۔  
**تشریح** پرند بھی کہلاتے ہیں۔

۳۔ دوسرے نے اس کو جواب دیا: "مانا کہ یہ ایک قابل راجا ہے۔ مگر یہ بھلا بیچارہ کیا ہے۔ جس کو تم سیو گواریک کے کہتے ہو۔ پہلے نے سوال کیا۔ وہ سیو گواریک کیا ہے۔ جس کی بابت تم کہہ رہے ہو۔

سیو گواریک۔ رتھ کا مالک جس میں جل نکوٹے  
**تشریح** ذخیرہ جتے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ بڑا زبردست  
 بتلاتے ہو۔

۴۔ دوسرے نے جواب دیا: جیسے کرت کے فردے جیتے جاسے پرستھ کے تمام شرداسی میں آجاتے ہیں۔ اسی طرح وہ اس میں رریک کی نیکی میں تمام نیکیاں آجاتی ہیں۔ جو کچھ نیکی آدمی کرتے ہیں۔ یا (اس کی نیکی میں) جو اس کو جانتا ہے جس کو وہ رریک جانتا ہے۔ میری رریک سے یہ مراد ہے۔

کرت۔ رریک۔ رریک کی نیکیوں میں اور  
**تشریح** تمام نیکیاں آجاتی ہیں۔

۵۔ جان شردتی کے پرپوتے نے یہ (گفتگو) سنی۔ اور اس نے (صبح کے وقت) اٹھتے ہی چھتا (دربان) سے کہا: "پیارے!"

تو رمجھ کو سیو گواریک کتا ہے۔ اس نے پوچھا، وہ کیا ہے؟  
۴۔ اس را جاتے جواب دیا، جیسے رجوا کھیلنے وقت کرت  
گئی سے جیتے پر باقی تمام بیچے کے نزدیک جاتے ہیں۔ اسی  
طرح جو کچھ اور لوگ نیکیاں کرتے ہیں۔ وہ نیکیاں سب اس کی  
نیکی میں آ جاتی ہیں (یا اس کی نیکی میں) جو اس کو جانتا ہے جس کو  
کہ وہ جانتا ہے۔ جو میں نے ابھی کہا ہے۔

۵۔ چھتا اس کو ڈھونڈنے کے لئے گیا۔ اور یہ کہتے ہوئے  
واپس آیا۔ کہ میں نے اس کو نہیں پایا۔ تب اس کو (راجا نے)  
کہا۔ جہاں برمجھ کی تلاش ہوتی ہے (ایسی تنہائی کی جگہ میں) اس  
کی تلاش کر۔

۸۔ اب وہ ایک آدمی کے پاس پہنچا۔ جو گاڑی کے نیچے بیٹھا  
بمخا اپنی خارش کو گھجلا رہا تھا۔ وہ بیٹھ گیا اور اس سے پوچھنے  
لگا۔ بھگوان! کیا آپ سیو گواریک رگاڑی کے مالک ہیں۔ اس  
نے کہا ہاں میں ہوں! (چنتا نے تب سوچا) اب میں نے جان لیا  
اور واپس آیا۔

## دوسرا کھنڈ

۱۔ اس پر جان شروتی کا پر پوتا اپنے ساتھ چھ سو مویشی لے کر

یہ پانٹول کا گھیل اب نہیں کھیلا جاتا۔

دو خچروں سے جتا ہوا رتھ لے کر اس کے پاس گیا۔ اے ریکھہ! یہ  
چھر سو گامیں۔ یہ اشرفیوں کا ہار۔ یہ خچروں والا رتھ ہے رتو اسکو  
قبول کر اور لے بھگوان! مجھ کو اس ریوتا کی بابت تعلیم دے  
جس کی تو پوجا کرتا ہے۔

۲۔ اس کو اس دوسرے نے جواب دیا: ”اے شودر!  
یہ ہار۔ یہ گاڑی۔ اور یہ گائے اپنے پاس رہنے دے۔“

۳۔ تب جان شردتی کے پر پوتے نے پھر ایک ہزار گامیں  
ایک اشرفیوں کا ہار ایک خچروں کا رتھ اور ایک اپنی لڑکی کو ساتھ  
لیا۔ اور اس کے پاس پہنچا۔

۴۔ اور اس سے کہا: ”اے ریکھہ! یہ ہزار گامیں ہیں یہ اشرفیوں  
کا ہار ہے۔ یہ خچروں کا رتھ ہے۔ اور یہ عورت ہے۔ اور یہ گائوں ہے  
جس میں تو رہتا ہے۔ لے بھگوان! مجھ کو اپدیش دے۔“

۵۔ اس عورت کو تعلیم دینے کا باعث جان کر ریکھہ نے کہا  
”اے شودر! تو اس کو میرے لئے لایا ہے۔ یہ تیرے ساتھ  
بات چیت کرنے کا سبب ہوگی۔ اس لئے اس ملک کے وہ گاؤں  
جہاں وہ رہتا تھا۔ جا برسٹوں میں ہے۔ اس نے پھر راجا کو تعلیم  
دیا۔“

تشریح۔ ہمارش دیش۔ پورہ مجوجی۔

## تیسرا کھنڈ

۱۔ ہوا بلا شک سب کو جذب کرنے والی ہے۔ جب آگ بجتی ہے تو ہوا میں جذب ہوتی ہے۔ جب سورج غروب ہوتا ہے تو ہوا میں جذب ہوتا ہے۔ جب چاند غروب ہوتا ہے۔ تو ہوا میں جذب ہوتا ہے۔

۲۔ جب پانی خشک ہوتا ہے تو ہوا میں جذب ہوتا ہے۔ ہوا ہی ان کو کھا جاتی ہے۔ یہ دیوتاؤں کے تعلق میں ہے۔  
۳۔ اب جسم کے تعلق میں کہتے ہیں۔ پران سچ مج سب کا جذب کرنے والا ہے۔ جب آدمی سوتا ہے۔ تو پران ہی میں اس کی بانی جذب ہوتی ہے۔ آنکھ پران میں۔ کان پران میں۔ اور من پران میں جذب ہوتے ہیں۔ پران ہی ان سب کو کھا جاتا ہے۔

۴۔ پس یہ در جذب کرنے والے ہیں۔ دیوتاؤں میں ہوا اور پانی (اندریوں) میں پران۔

۵۔ ایک مرتبہ شونک کی اولاد اور گئی گو تر کا ایک آدمی اور بھی پرتا آران گکش سین کے لڑکے کے لئے جب کھانا پر و سا جا رہا تھا۔ اس وقت ان کے پاس آکر ایک برمجہ چارسی لئے بھیک مانگی انہوں نے اس کو کچھ نہیں دیا۔

۷۔ اس نے کہا۔ اے کپی! وہ ایک دیوتا کون ہے۔ جو چار ہاتھوں والا  
 آتماؤل کو کھاتا ہے۔ اور جو تمام سنسار کا رکشا کرنے والا  
 ہے۔ اس کو لوگ نہیں جانتے۔ اے پرتی بھارن! گودہ سب  
 جگہ رہتا ہے۔ جس کے لئے یہ سب نانا ہے۔ اس کو یہ نہیں دیا  
 گیا۔

تشریح - دیوتا۔ بھاپتی  
 جو کوناج نہیں دیا گیا۔ گویا تم نے پران برہ  
 کو دینے سے انکار کیا۔

۸۔ جب کپی گوترو لا مشون کا سنتان اس کی بات کو سمجھ  
 کر اس کے پاس آیا۔ اور کہا وہ سارے دیوتاؤں کا آتما  
 ہماری شفقت کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ ننھے دانتوں والا  
 بڑا لکھنے والا ہے۔ وہ اچتین نہیں ہے۔ اس کی عظمت سچ  
 سچ بہت بتائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ خود نہیں کھایا جاتا۔ سب کو  
 کھاتا ہے۔ اسے برہم چاری! ہم ایسے برہمن ایسا سنا  
 کہنے ہیں (اور تب اس نے اپنے نوکر سے کہا) اس کو ٹھیک  
 دیدیجئے۔

۹۔ انہوں نے اس کو نانا دیا۔ یہ پانچ اور پانچ دس ہوتے  
 ہیں۔ اور وہ کرت (پوری عدد) ہیں وہ دراٹ ہے جو سب کو کھا  
 جاتی ہے۔ سب کچھ اس کا دیکھا ہوا ہو جاتا ہے۔ اور وہ جو اس  
 طرح انہی بھید کو جانتا ہے۔ ہاں ہو اس طرح اس بھید کو جانتا

ہے۔ وہ ناج کا کھانے والا (تندرست) ہو جاتا ہے۔  
 وایو کھانے والا ہے۔ اور اس کے چار غذا اگ۔  
 تشریح سورج۔ چاند اور بل یہ پانچ ہوئے دیوتاؤں  
 کے تعلق میں ہیں۔ جسم کے تعلق میں ایک پران کھانے والا۔ اور  
 اس کی چار غذا اگ۔ بانی۔ آنکھ۔ کان اور من۔ یہ دس کرت ہیں  
 اسی طرح جوئے کی چار گوتیاں (دس) کرت ۴ ترتیباً  
 دو پر ۲۔ کلی ۱۔ یہ دس ہیں۔ در اٹ چھند دس حرفوں کی کے چھند  
 ہوتے ہیں۔ اس کے غذا دس ان اس کی عدد ہے۔ اس کھنڈ  
 کا تعلق پہلے دو کھنڈوں سے ہے۔

## چوتھا کھنڈ

۱۔ ستیہ کام جا بال نے اپنی ماما جبالا سے پوچھا یہ ماما  
 میں برہم چاری بن کر (گرو کے پاس) رہنا چاہتا ہوں۔ میرا  
 گوتر کیا ہے؟

۲۔ اس نے اس سے کہا "بیٹا میں یہ نہیں جانتی تو کس گوتر  
 کا ہے۔ میں پہلے آنے والے (مہاتوں) کی خدمت کرتی تھی  
 درجو میرے شوہر کے گھر آتے تھے۔ مجھ کو پوچھنے کا موقع نہیں  
 ملا۔ میں نہیں جانتی۔ تو کس گوتر کا ہے۔ میرا نام جبالا ہے۔ اور  
 ستیہ نام تیرا ہے (جو کوئی تجھ سے پوچھے) تو اپنے گوتر کا نام



جبالا کا لڑکا کہہ دینا۔  
سوامی شکر آچاریہ کہتے ہیں۔ تیرا باپ گر گیا  
تشریح جوانی کے وقت تو پیدا ہوا۔ میں تیرے باپ  
سے تیرا گوتہ نہیں پوچھ سکی۔

۳۔ وہ ہر درماں کے بیٹے۔ گوتم گوتری کے پاس آیا۔  
اور کہا بھگوان! میں آپ کے پاس برہم چاری بن کر رہوں گا  
کیا میں آپ کے پاس حاضر رہوں۔  
۴۔ اس کے گور وے پوچھا۔ پیارے لڑکے! تو کس  
گوتہ کا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں نہیں جانتا میں کس  
گوتہ کا ہوں۔ میں نے اپنی ماں سے پوچھا۔ اس نے جواب دیا  
جوانی کے عالم میں جب تو مجھ کو ملا۔ میں آنے جانے والوں  
کی خدمت کیا کرتی تھی۔ میں نہیں جانتی تو کس گوتہ کا ہے  
میرا نام جبالا اور تیرا ستیہ کام ہے۔ میں ستیہ کام جبالا  
کا لڑکا ہوں۔

۵۔ اس سے دوسرے نے کہا۔ سواہراہن کے اور  
کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ جاپتراہون کی لکڑی لے آ۔ میں تیرا  
گیو پوتہ کر دوں۔ تو سچائی سے نہیں گزرا ہے۔ تب اس کا اپ  
مین کہے اس نے چار سو تیلی دہلی گائیں الگ کر کے اس کو کہا  
”پیارے لڑکے! ان کی خبر گیری کر“ جب وہ گاؤں کو پہنچنے کے  
لے چلا۔ اس نے دل اپنے دل میں کہا۔ جب تک یہ ہزار نہ

ہو جائیں۔ میں واپس نہ آؤں گا۔ اس طرح جب تک گائیں ہزار نہیں ہو گئیں۔ اس نے کئی سال گزارے۔

## پانچواں کھنڈ

اب اس سے ایک بیل نے کہا۔ اے ستیہ کام! اور اس نے کہا۔ ہاں بھگوان! بیل نے کہا۔ اب ہم ایک ہزار ہو گئے ہیں۔ ہم کو اپنے گرو تپے پاس لے چلے۔  
 ۲۔ اور میں تجھ کو برہم کا ایک پادشاہوں گا۔ اس نے کہا۔  
 ”ہاں بھگوان بتاؤ۔“ بیل نے اس کو کہا۔ پورب کی دشا کا ایک کلا ہے۔ پنچم کی دشا ایک کلا ہے۔ دکش کی دشا ایک کلا ہے۔ اتر کی دشا ایک کلا ہے۔ بیٹے! یہ برہم کا چار کلاؤں والا پاد پرکا شوان کہلاتا ہے۔

تشریح  
 بیل سے اپدیش پانصرت استارہ میں بیان کیا گیا ہے۔ برہم کی عظمت چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔

۳۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا برہم کے اس چار کلاؤں والے پاد کی پرکا شوان نام سے اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ اسی لوک میں پرکاش والا ہوتا ہے۔ اور پرکاش والے لوگوں کو جیت لیتا ہے۔ ہاں جو اس طرح جانتا ہوا برہم کے اس

چار کلا دلے پاوکی پرکا شوان نام سے اپا سنا کر تا ہے۔

## چھواں کھنڈ

۱۔ اگنی تھ کو برھ کا دوسرا پاد بتا دے گا۔ یہ کرہیل چپ ہو گیا۔ اس نے دوسرے دن گایوں کو بلانکا (راہ میں) شام ہو گئی۔ وہاں اس نے آگ روشن کی۔ اور گایوں کو روک دیا۔ اگنی میں لکڑی لگائی اور اگنی کے پیچھے پورب کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔

۳۔ اگنی نے کہا: پیارے بیٹے! میں تھ کو برھ کا ایک پاد بتاؤں گا۔ اس نے کہا ہاں بھگون! مجھ کو بتائیے! اس نے اس سے کہا: پرتھوی ایک کلا ہے۔ انترکش ایک کلا ہے۔ دیو ایک کلا ہے۔ سمندر ایک کلا ہے۔ اس برھ کے چار کلا والا پاد کا انت وان ریہ والا نام ہے۔

۴۔ وہ جو اس طرح جاتا ہو ابرھ کے اس چار کلا والا پاؤ کی انت وان سے اپا سنا کر تا ہے۔ وہ ہیرواں لوگوں کو جیت لیتا ہے۔ ہاں جو اس طرح جاتا ہو ابرھ کے اس چار کلا دلے پاد کو انت وان سے جاتا ہے۔

## ساقواں کھنڈ

۱۔ سورج تجھ کو برمجہ کا دسرا پاؤ بتا دے گا۔ دیکھ کر اگنی چپ ہو گیا۔ صبح کے وقت اس نے گاؤں کو گورو کے گھر کی طرف ہانک دیا۔ اور جب رات آئی۔ اس نے آگ جلائی۔ گایوں کو روکا۔ آگ کو لکڑی لگا کر پورپ کی طرف منہ کر کے آگ کے پیچھے بیٹھ گیا۔

تشریح اصل کتاب میں سورج کے لئے مہنس لکھا ہے۔

۲۔ تب سورج اڑ کر اس کے پاس آیا۔ اور کہا: ستیہ کام! اس نے جواب دیا: ہاں بھگون!

۳۔ سورج نے کہا: پیارے بیٹے! میں تجھ کو برمجہ کا ایک پاؤ اور بتاؤں گا: دوسرے نے جواب دیا: ہاں بھگون! مجھ کو بتائیے: پہلے نے اس سے کہا، اگنی ایک کلا ہے۔ سورج ایک کلا ہے۔ چند رہاں ایک کلا ہے۔ بجلی ایک کلا ہے۔ اے بیٹے! یہ چار کلاؤں والا برمجہ کا پاؤ جیوتشمان (نورانی) کہلاتا ہے۔ ۴۔ وہ جو اس طرح جاتا ہوا برمجہ کے اس چار کلاؤں والے پاؤ کی جیوتشمان نام سے اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ اس لوک میں نورانی لوگوں کو جیت لیتا ہے۔ ہاں جو اس طرح جاتا ہوا برمجہ کے

اس چار کلاؤں والے پاد کی جیو تیشمان نام ہے اپا سنا کرتا ہے۔

## آٹھواں کھنڈ

۱۔ مدگودایو اتچھ کو برمجھ کا ایک پادا اور بتا دے گا تھیہ کہہ کر سورج خاموش ہو گیا۔

۲۔ اس نے دوسرے دن گاؤں کو ہانک لیا اور جب شام کا وقت آیا۔ وہاں اس نے آگ جلا لی۔ گاؤں کو روک لیا۔ اور آگ میں لکڑی ڈال کر آگ کے پیچھے پورب کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔

۳۔ تب ایک مدگواس کے پاس اڑتا ہوا آیا۔ اور کہا ”ستیہ کام“ اس نے جواب دیا ”ہاں بھگون“

مدگو۔ پران۔ یادویشٹک اچاریہ جی کہتے ہیں  
تشریح کہ ایک غوطہ خور پرند کا بھی نام ہے۔

۴۔ مدگولے کہا ”پیارے بیٹے! میں تجھ کو برمجھ کا ایک پادا اور بتلاؤں گا“ اس نے جواب دیا ”ہاں بھگون! مجھ کو بتائیے۔ اس نے اس سے کہا۔ پران ایک کلاہنے آٹھ ایک کلاہے۔ کان ایک کلاہے۔ من ایک کلاہے۔ لے پیارے اس چار کلاہے برمجھ کے پاد کا آتین دان (دھندلا) نام ہے۔  
۵۔ وہ جو اس طرح جاتا ہوا برمجھ کے اس چار کلاہے

پادکی آتین دان نام سے اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ اس لوک میں گھر  
کا مالک ہوتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جیت لیتا ہے۔ جہاں اسے  
گھر ملتے ہیں۔ ہاں جو اس طرح جاتا ہوا۔ برص کے اس چار کلاوا  
پادکی آتین دان نام سے اپنا سنا کرتا ہے۔

## نواں کھنڈ

۱۔ اس طرح وہ گورو کے گھر پہنچا۔ اس کو گردے بلایا۔  
”ستھ کام“ اس نے جواب دیا۔ ”ہاں بھگوان!“  
۲۔ گورو نے کہا۔ ”پیارے! تم برص کے جاننے والے  
کی طرح چمک رہے ہو۔ کس نے تجھ کو دشنام دی؟“ اس نے  
جواب دیا۔ ”آدمیوں نے نہیں۔ مگر لے بھگوان میں چاہتا ہوں  
صرف آپ ہی مجھ کو تعلیم دیں۔“  
گورو کے سوا اور کسی آدمی سے اپدیش لینا نامناسب  
تشریح کیا گیا ہے۔

۳۔ کیونکہ لے بھگوان! میں نے آپ ایسے مہاتماؤں  
سے سنا ہے کہ جو دیا گورو سے ملتی ہے اسی سے اصلی بہتری  
ہوتی ہے۔ تب اس نے اس کو وہی ر علم جو بہل وغیرہ نے  
بتائی تھی سکھائی۔ اس میں کچھ بھی فردگذاشت نہیں ہوا۔  
(یہ علم پورا ہے) ہاں کچھ فردگذاشت نہیں ہوا

## دسواں کھنڈ

۱۔ آپ کو سل۔ بکل کی اولاد دستیہ کام جا بال کے پاس  
برہمچاری بن رہا۔ اس نے بارہ برس اس کی انٹی دگرہ پتیہ  
دکن انٹی اور آہ دینہ انٹی کی سیوا کی۔ آچار یہ نے گو دوسرے  
شاگردوں کا سما ورتن کر دیا۔ صرف آپ کو کا سما ورتن  
نہیں کیا۔

**تشریح** سما ورتن ایک رسم ہے۔ پڑھانے کے بعد استاد  
شاگرد کو گھر واپس جانے کی اجازت دیتا ہے۔

۲۔ تب اس دگور واک کی عورت نے کہا۔ اس برہمچاری  
نے بہت دن تپ کیا۔ بڑے استقلال سے انٹی کی سیوا کی  
ہے۔ ایسا نہ ہو کہ انٹی سچھ کو دوش دیں۔ پس تم اس کو اپدیش  
دو! مگر گور و بفر اس کو اپدیش دیئے ہوئے ہی یا ترا  
پر چلا گیا۔

۳۔ برہمچاری نے انکر میں محورہ کر کھانے پینے تک کا  
خیال چھوڑ دیا۔ تب گور واک کی عورت نے اس سے کہا۔ ”برہمچاری  
تم کھاؤ۔ کیوں نہیں کھاتے ہو! اس نے کہا مجھ میں بہت سنی  
آرزوئیں ہیں۔ جو اس من کو ادھر ادھر چلاتی رہتی ہیں۔ میں نکر سے  
بھرا ہوا ہوں۔ اس لئے میں کھانا نہ کھاؤں گا۔

۴۔ تب اگنیوں نے آپس میں کہا۔ یہ برہمچاری تپ کرتے کرتے  
تھک گیا ہے۔ بڑے استقلال سے اس نے ہماری  
خدمت کی ہے۔ اچھا راب، ہم اس کو اپدیش دیں۔ انہوں  
نے اس سے کہا۔

تشریح یعنی اگنیوں کے ذریعہ اس پر برہم کے بھید  
کا انکشاف ہوا۔

۵۔ پران برہم ہے۔ کت (گیہ) برہم ہے۔ کہیہ (آکاش)  
برہم ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں! میں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ پران  
برہم ہے۔ پر میں نے کت اور کھ نہیں سمجھا۔

انہوں نے جواب دیا۔ جو کت ہے وہی کھ ہے۔ جو کت  
ہے وہی کھ ہے۔ پس انہوں نے اس طرح اس کو پران  
(برہم) اور اس کے آکاش کا اپدیش کا اپدیش دیا۔

تشریح کت اور کھ دونوں کا باہمی تعلق  
ہے۔ کت مکھ ہے۔ کھ آکاش

ہے۔ جب یہ ایک دوسرے سے ملے بہتے ہیں  
تب دل میں ان کی سمجھ آتی ہے۔

اس آکاش۔ تداکاش۔ یعنی وہ آکاش جو ہر جگہ  
میں ہے۔ اور اور پران سے تعلق رکھتا ہے۔





## گیارھواں کھنڈ

۱۔ اب اس کو گارہ پتہ اگنی نے اپدیش لے اپدیش دیا۔ پتہ  
 اگنی۔ ناج اور سورج۔ یہ میرے شریر ہیں۔ وہ  
 پوریش جو یہ سورج میں دیکھتا ہے۔ وہ میں ہوں۔ وہیں ہوں  
 ۲۔ وہ جو اس کی اس طرح جاتا ہوا پاسنا کرتا ہے۔ وہ  
 پاپ کرم کو دور کر دیتا ہے۔ لوگ کا مالک بنتا ہے۔ پوری زندگی  
 پاتا ہے۔ اہل جیون ہوتا ہے۔ اس کی اولاد کمزور نہیں ہوتی  
 ہم (کنیاں) اس کی حفاظت کرتی ہیں۔ لوگ پر لوگ درلوں میں  
 جو کوئی اس کی اس طرح جاتا ہوا پاسنا کرتا ہے۔

## بارھواں کھنڈ

۱۔ تب دکش اگنی سے اس کو تعلیم دی۔ جل۔ دشائیں۔ نکشتر  
 اور چنڈرمان (یہ میرے شریر ہیں) جو پوریش چندرمان میں دکھائی  
 دیتا ہے۔ وہ میں ہوں وہ میں ہوں۔

۲۔ وہ جو اس دکش اگنی کو اس طرح جاتا ہوا۔ پاسنا کرتا  
 ہے۔ وہ پاپ کرم کو دور کر دیتا ہے۔ لوگ کا مالک بنتا ہے۔ پوری  
 زندگی پاتا ہے۔ اہل جیون ہوتا ہے۔ اس کی اولاد کمزور نہیں

ہوتی۔ ہم اس کی لوک پر لوک میں حفاظت کرتی ہیں۔ جو اس طرح جانتا  
ہو اُپاسنا کرتا ہے۔

## تیسرا سوال کھنڈ

۱۔ اب اس کو اہونیہ راگنی، نے اپدیش دیا۔ پر ان۔ آکاش  
دیو اہی اور کبلی (یہ میرے شری ہیں) وہ پرش جو کبلی میں دکھائی  
دیتا ہے۔ وہ میں ہوں وہ میں ہوں۔

۲۔ وہ جو اس راہونیہ راگنی، کو اس طرح جانتا ہو اُپاسنا  
کرتا ہے۔ وہ پاپ کرم کو دور کر دیتا ہے۔ لوک کا مالک ہوتا ہے  
پوری زندگی پاتا ہے۔ اصل جیون ہوتا ہے۔ اس کی اولاد  
گزر رہی نہیں ہوتی۔ ہم اس کی لوک پر لوک میں حفاظت کرتی ہیں  
جو اس کو اس طرح جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔

## چوتھا سوال کھنڈ

۱۔ اب انہوں نے (پھر مل کر) کہا۔ آپ کو سنا ہے یا نہیں  
بیسے یہ تیرے لئے ہمارا دیو دیا راگنی، دیا ہے۔ اور آتم  
دیا ہے۔ کو گرو دتا ہے۔  
۲۔ اس کا گرو دیا۔ گورو نے کہا۔ آپ کو سنا ہے اس نے

جواب دیا: ”یاں بھگون! رگور بولا، تیرا منہ اس پرش کی طرح  
 جمک رہا ہے۔ جس نے برھ کو جان لیا ہو۔ کس نے تجھ کو علم  
 بخشا؟“

۳۔ اس نے کہا: ”بھگون! کون مجھ کو اپدیش کر سکتا تھا؟ اس  
 طرح اس نے انگار کیا۔ اور اگنیوں کی طرف دھیان کر کے کہا  
 ”یہ اگنیاں جو اس طرح کی ہیں۔ اس وقت اور طرح کی تھیں۔  
 گورو نے پونچھا بیٹے تجھ کو انہوں نے لوک (دو دیا) بتائی ہے  
 پر میں تجھ کو وہ بتاؤں گا جس سے کل کے پتے پر پانی نہیں  
 چمکتا۔ اس طرح اس کو دیا کے جاننے والے کو پاپ کرم نہیں  
 چمکتا۔ اس نے کہا: ”بھگون! مجھ کو بتائیے“ تب اس نے اسکو  
 بتایا۔

## پندرہواں کھنڈ

۱۔ اس نے کہا: ”یہ جو آنکھ میں پرش دکھائی دیتا ہے۔ یہ  
 آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برھ ہے۔ پس چاہئے اس میں بھی  
 ڈالیں یا پانی و دلوں کناروں کی طرف چلا جاتا ہے۔  
 تشریح۔ یعنی آنکھ اس سے تریا جگنی نہیں ہوتی۔  
 ۲۔ اس سے کرم پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ سنیدام  
 (کرم) پھل پیدا کرنے والی ہے۔ ساری خوبصورتیاں (دام)

اس کو حاصل ہوتی ہیں جو اس طرح جاتا ہوا اس کی اپاسنا کرتا ہے ساری خوبصورتیاں اس کو ملتی ہیں۔

۳۔ وہ دامن بھی ہے۔ کیونکہ وہ تمام خوبصورتیوں کو حاصل کراتا ہے جو اس طرح اس کو جاتا ہے وہ تمام خوبصورتیوں کو حاصل کراتا ہے۔

۴۔ وہ بھامنی بھی ہے۔ کیونکہ وہ سارے لوگوں میں چمکتا ہے جو اس طرح اس کو جاتا ہے وہ تمام لوگوں میں چمکتا ہے۔

۵۔ اب چاہے ان کے لئے مرتبہ کرم کریں۔ یا نہیں ہمیشہ وہ اپانک (گرن) (ارچی) کو پراپت ہوتا ہے۔ ارچی سے دن کو دن سے سوکل پنکش سے ان چھ مہینوں کو جن میں سورج اتر کو جاتا ہے۔ مہینوں سے برس کو۔ برس سے سورج کو۔ سورج سے چندرمان کو۔ چندرمان سے بجلی کو۔ جہاں وہ غیر زمینی پرش رہتا ہے۔

جو لوگ سرت یوگ شبد کا عمل کرتے ہیں اس پر

تشریح غور کریں! ایسا شغل کبھی کبھی سے محروم نہیں ہوتا

۵۔ وہ ان کو ستیہ لوگ (برہم لوگ) کو پہنچاتا ہے۔ یہ

دیو تھیہ ہے (دیوتاؤں کا مارگ ہے) یہ برہم۔ جتہ ہے (برہم کا

مارگ ہے) وہ جو اس مارگ سے جاتا ہے اس مافوچکر (مانشی جیون)

کو واپس نہیں آتے ہیں۔ ہاں واپس نہیں آتے ہیں۔

## سوطھواں کھنڈ

۱۔ بلا شک جو شدھ کرتا ہے۔ وہ یگیہ ہی ہے (دایو ہے) کیونکہ وہ بہہ کر ایک ایک چیز کو شدھ کرتا ہے۔ اور چونکہ یہ چلتا ہوا ہر ایک کو شدھ کرتا ہے۔ اس لئے یہ یگیہ ہے اس یگیہ کے درلے ہیں۔ ایک من اور دوسری بائی۔

۲۔ ان میں سے ایک راستے کو برہما من سے آراستہ کرتا ہے اور دوسرے کو ہوتا۔ ادھور پورا اور ادگاتار بائی سے آراستہ کرتے ہیں، ایسی حالتوں میں جب برہما صبح کے مہون کے شروع ہونے کے بعد لیکن رچاؤں کے پہلے بول پڑتا ہے۔

تشریح۔ برہما۔ یگیہ کر لے والا۔

۳۔ وہ میں سے صرف ایک راستہ شدھ ہوتا ہے پہلے کو نقصان پہنچتا ہے۔ پس جیسے کوئی شخص ایک پاؤں سے چلتا ہوا۔ یا رتھ کو ایک پیٹھ پکڑ دیتا ہوا لے جاتا ہے۔ نقصان اٹھاتا ہے۔ اسی طرح اس یگیہ کا نقصان ہوتا ہے۔ تو وہ چھان یگیہ کے بڑا نقصان اٹھاتا ہے۔

۴۔ لیکن جب وہ (برہما) صبح کے انوداک کے شروع ہونے کے بعد در رچاؤں کے ختم ہونے سے ختم ہونے سے پہلے برہما

نہیں بولتا ہے تو دونوں راہ شدہ ہوتے ہیں۔ اور گیکہ کو نقصان نہیں پہنچتا۔

۵۔ جیسے کوئی آدمی دو پاؤں سے چلتا ہوا یا رتھ کے دونوں پہیوں کو چکر دیتا ہوا۔ استقلال سے بڑھا رہتا ہے۔ اسی طرح یہ گیکہ بھی مضبوط ہوتا ہے۔ اس گیکہ کی مضبوطی سے جہان کی مضبوطی ہوتی ہے۔ اور گیکہ گرنے والے بڑے بن جاتے ہیں۔

## ستر ہواں کھنڈ

۱۔ پر جاپتی نے لوگوں پر بھڑکی۔ انتر کش اور دیو آجہ کو تپا یا اور جب وہ تپے تو ان کے رس کو نچوڑا۔ پر بھڑکی سے اگنی۔ انتر کش سے وایو۔ اور دیو آجہ سے سورج (برآمد ہوئے)۔

۲۔ اس نے پھر ان تین دیوتاؤں کو تپا یا۔ اور جب وہ تپے تو اس نے ان کے رس کو نچوڑا۔ اگنی سے رچائیں (رک) وایو سے بھو اور سورج سے سام (برآمد ہوئے)۔

۳۔ تب اس نے ان تین دیوتاؤں (رک۔ بھو۔ سام) کو تپا یا اور جب وہ تپے تو اس نے ان کے رس کو نچوڑا۔ رک سے بھو بھرج سے بھو اور سام سے سورج یہ لفظ برآمد ہوئے۔

۴۔ پس اگر گیکہ کے وقت کسی رک غنتر کا قسط استعمال ہو جائے تو گیکہ کرنے والا، گا۔ ہتھیا اگنی کو یہو سواہا کہتے ہوئے آہوتی دے

تب اس طرح کام کرنے سے رچاؤں ہی کے رس اور بیر یہ سے اس  
 یگیہ کا زخم اچھا ہو جاتا ہے جو رگ سے تعلق رکھنے والا ہے۔  
 ۵۔ اگر یگیہ کے وقت کسی بچہ غتر کا غلط استعمال ہو جائے  
 تو دکن اگنی کو بہوہ سواہا کہتے ہوئے آہوتی دی جائے۔ اس طرح  
 کرنے سے بچہ کے رس اور بیر یہ سے اس یگیہ کا زخم اچھا ہو جاتا  
 ہے۔ جو بچہ سے تعلق رکھنے والا ہے۔

۶۔ اگر سام منتر کا غلط استعمال ہو جائے۔ تو اہونیہ اگنی کو  
 ”سواہا“ کہتے ہوئے آہوتی دی جائے۔ اس طرح کرنے سے  
 سام کے رس اور بیر یہ سے اس یگیہ کا زخم اچھا ہو جاتا ہے  
 جو سام سے تعلق رکھنے والا ہے۔

۷۔ جس طرح کہا رگی مدد سے سولے کو جوڑ دیتے ہیں۔ ندی  
 کو سولے سے۔ رائے کو چاندی سے۔ سیسہ کو رائے سے۔ لوہے  
 کو سیسہ سے اور لکڑی کو لوہا یا چمڑے سے جوڑ دیتے ہیں۔

۸۔ اسی طرح وہ برہما ان لوگوں۔ ان دیوتاؤں۔ ان تین  
 دیوتاؤں کے پر یہ شکستہ سے یگیہ کی خرابیوں کا نقص دور کر دیتا  
 ہے۔ سچ منج اس یگیہ کا علاج ہو گیا ہے۔ جہاں ایسا جاننے والا  
 برہما ہوتا ہے۔

۹۔ یہ یگیہ اتر کی طرف جھک جانے والا ہوتا ہے۔ جہاں ایسا  
 جاننے والا برہما ہوتا ہے۔ اور ایسے برہما کی بابت یہ کہا گیا ہے  
 جہاں سے واپس آتا ہے۔ یہاں ہاں مانس (منو کی اولاد) پہنچتی ہے

تشریح۔ اثر۔ روش کپش۔

۱۔ ہمایا خواہشمند برصا کج رتوج ہے۔ جس طرح لڑکوں کی حفاظت گھوڑیاں کرتی ہیں۔ اسی طرح ایسا جانتے والا برصا یگیہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے صرف ایسے برصا سے یگیہ کرنا چاہئے ان سے نہیں جو نہیں جانتے۔ ان سے نہیں جو نہیں جانتے۔

# پانچواں پرماٹھک

ہمایا کھنڈ

۱۔ جو سب سے بڑے اور سب سے اچھے کو جانتا ہے۔ وہ سب سے بڑا اور سب سے اچھا بن جاتا ہے۔ پران بلا شک سب سے بڑا اور سب سے اچھا ہے۔

تشریح۔ پران ہی زندگی ہے۔ اس لئے پران سب سے اچھا ہے۔ اس کے عوارہ سب سے پرانا کیونکہ کتبہ میں اندریا بن کر کام کرتی ہیں۔ مگر ان سے پہلے پران کام کرنے لگ جاتا ہے۔



۲۔ جو سب سے بڑھ کر دولت مند کو جانتا ہے۔ وہ انہوں میں سب سے بڑھ کر دولت مند ہوتا ہے۔ باقی بلا شک سب سے زیادہ دولت مند ہے۔

۳۔ جو نخل کو جانتا ہے۔ وہ اس لوگ اور اس لوگ میں نخل ہو جاتا ہے۔ آنکھ دراصل نخل ہے۔

نخل کے لئے درڑہ استحقاق نظر آیا ہے۔  
تشریح جس کے معنی ہیں۔ درڑہ۔ قیام کرنے والا۔

۴۔ جو سمیڈا کو جانتا ہے۔ اس کی روحانی اور انسانی قسم کی کہ منائیں پوری ہو جاتی ہیں۔ کان دراصل سمیڈا ہے۔  
تشریح سمیڈا دولت

۵۔ جو گھر کو جانتا ہے وہ انہوں کا گھر جانتا ہے۔ من بلا تک گھر ہے۔

ادیر کے شلوکوں کی صراحت سوامی شنکر  
تشریح آیتا۔ یہ اس طرح کرتے ہیں۔ باقی سب سے

دولت مند ہے۔ کیونکہ اچھا بولنے والا سب کو مغلوب کر لینا ہے۔ آنکھ نخل ہے۔ کیونکہ آنکھ سے دیکھ کر آدمی اپنی بات پر نخل ہو جاتا ہے۔ کان سب سے بڑی دولت ہے۔ کیونکہ کان سے دیکھتا ہے۔ اور اپنے گروں کو جانتا ہے۔ جس سے دولت ملتی ہے۔ من سب سے بڑا گھر ہے۔ کیونکہ تمام اندریاں اپنے اپنے معلومات کے ذخیرہ

کو من میں رکھ دیتی ہیں۔

۴۔ پران اور اندریوں میں جکڑا ہوا (سب کہنے لگے) میں بڑھ کر ہوں، ہر ایک کتنا تھا، میں بڑھ کر ہوں۔ میں بڑھ کر ہوں۔

۵۔ تب سب پران (اندریاں) اپنے باپ پر جاپتی کے پانچ گئے۔ اور کہا بھگوان! کون تم میں سب سے بڑا ہے؟ اس نے جواب دیا تم میں سے جس کے نکل جانے پر یہ جسم دیکھنے میں بہت برا معلوم ہو، وہ سب سے بڑھ کر ہے۔

۸۔ تب بانی چلی گئی۔ برس دن تک باہر رہی۔ پھر واپس آئی اور کہا۔ کیسے تم میرے بغیر جی سکتے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جیسے گونگے بغیر بولنے کے (جیتے ہیں) مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے نہیں سنتے ہیں۔ اور من سے دھیان کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم جیتے تھے تب زبان اپنی جگہ پر قائم ہو گئی۔

۹۔ اب آنکھ چلی آئی۔ اور برس دن تک باہر رہ کر واپس آ گئی۔ اور پوچھا۔ میرے بغیر تم کس طرح زندہ رہ سکتے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جیسے اندھے نہ دیکھتے ہوئے پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ من سے خیال کرتے ہیں ویسے ہی ہم بیہ رہے۔ آنکھ اپنی جگہ پر قائم ہو گئی۔

۱۰۔ اب کان چلا گیا۔ اور سال بھر باہر رہ کر واپس آیا۔  
اور پوچھا "میرے بغیر تم کس طرح زندہ رہ سکے؟ انہوں نے  
جواب دیا "جیسے بہرے نہ سنتے ہوئے بھی پران سے سانس  
لیتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ من سے  
خیال کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم زندہ تھے" تب کان اپنی جگہ  
قائم ہو گیا۔

۱۱۔ اب من چلا گیا اور وہ برس دن باہر رہ کر واپس آیا  
اور پوچھا "میرے بغیر تم کیسے زندہ رہے؟ اور انہوں نے  
جواب دیا "جیسے بچے جو بغیر من کے ہیں دیکھتے تو  
بگر سوچتے نہیں، پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے  
ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ ویسے ہی  
ہم جیتے رہے۔ تب من بھی اپنی جگہ پر قائم ہو گیا۔

۱۲۔ اب جب پران نکلنے کو تیار ہوا۔ تب اس نے دوسرے  
پرانوں (اندریوں) کو اس طرح اکھیر دیا۔ جیسے اچھا لکھوڑا  
اپنی اکاڑی اور پچھاڑی کے میخوں کو اکھیر دیتا ہے۔ تب  
(اندریاں) اس کے پاس آئیں "بھگون! تم ہو۔ ہم میں تم  
سب سے بڑھ کر ہو۔ باہر مت نکلو"

۱۳۔ تب اس نے کہا "اگر میں سب سے بڑھ کر دو لقمہ  
ہوں تو تم سب سے بڑھ کر امیر ہو رکیو کہ میں اپنی دولت  
نتارے لئے مخصوص کرتا ہوں (آنکھ نے کہا "جو میں شعل

ہوں وہ تو نکل چکا ہے۔

۱۴۔ کان لے لے کہا جو میں سمیٹا ہوں وہ تیری سمیٹا ہے

من لے لے کہا جو میں گھر ہوں تو وہ گھر ہے

۱۵۔ اس لئے لوگ (ان تمام اندریوں کو) نہ بانی کہتے ہیں

نہ آنکھ نہ کان نہ من۔ بلکہ (سب کو) پران ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ

پران ہی ہیں۔

پران چونکہ سب سے افضل ہے۔ اور یہ سب

تشریح اسی کے ماتحت ہیں۔ اس لئے اس کے نام

سے نامزد کئے جاتے ہیں۔

## دوسرا کھنڈ

۱۔ اس پران لے لے کہا۔ میری غذا کیا ہوگی؟ انہوں نے

جواب دیا۔ "کتوں سے لے کر پرندوں تک (سب کی خوراک

تیری خوراک ہے) اس لئے یہ سب چیز جو کھائی جاتی پران

کی ہے۔ یہ آن کا آن ہے۔ یہ نام واضح ہے۔ جو یہ جانتا ہے

اس کے لئے کوئی چیز امن (نا قابلِ قضا) نہیں ہے۔

تشریح پر + ان = پران

پر + ان = اپان

اس سے ظاہر ہے تمام پرانوں کے نام میں اصلی نام

۱۔ اب کان چلا گیا۔ اور سال بھر باہر رہ کر واپس آیا۔ اور پوچھا "میرے بغیر تم کس طرح زندہ رہ سکے؟ انہوں نے جواب دیا "جیسے بہرے نہ سنتے ہوئے بھی پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ من سے خیال کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم زندہ تھے، تب کان اپنی جگہ قائم ہو گیا۔

۱۱۔ اب من چلا گیا اور وہ برس دن باہر رہ کر واپس آیا اور پوچھا "میرے بغیر تم کیسے زندہ رہے؟ اور انہوں نے جواب دیا "جیسے بچے جو بغیر من کے ہیں دیکھتے تو نگر سوجھتے نہیں، پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ ویسے ہی ہم جیتے رہے۔ تب من بھی اپنی جگہ پر قائم ہو گیا۔

۱۲۔ اب جب پران لکھنے کو تیار ہوا۔ تب اس نے دوسرے پرانوں (اندریوں) کو اس طرح اکھیر دیا۔ جیسے اچھا لگوڑا اپنی اگاڑی اور بچھاڑی کے میخوں کو اکھیر دیتا ہے۔ تب (اندریاں) اس کے پاس آئیں "بھگون! تم ہو۔ ہم میں تم سب سے بڑھ کر ہو۔ باہر مت لکھو"

۱۳۔ تب اس نے کہا "اگر میں سب سے بڑھ کر دو لکھتا ہوں تو تم سب سے بڑھ کر امیر ہو رکیو مکہ میں اپنی دولت ہتھارے لئے مخصوص کرتا ہوں" آنکھ نے کہا "جو میں چاہتا

ہوں وہ تو نچل ہے۔

۱۴۔ کان لے کہا جو میں سمیڈا ہوں وہ تیری سمیڈا ہے  
من لے کہا جو میں گھر ہوں تو وہ گھر ہے

۱۵۔ اس لئے لوگ ران تمام اندریوں کو نہ بانی کہتے ہیں  
نہ آنکھ نہ کان نہ من۔ بلکہ رجب کو پران ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ  
پران ہی ہیں۔

پران چونکہ سب سے افضل ہے۔ اور یہ سب  
تشریح اسی کے ماتحت ہیں۔ اس لئے اس کے نام  
سے نامزد کئے جاتے ہیں۔

## دوسرا کھنڈ

۱۔ اس پران لے کہا۔ میری غذا کیا ہوگی؟ انہوں نے  
جواب دیا۔ کتوں سے لے کر پرندوں تک رجب کی خوراک  
یتری خوراک ہے، اس لئے یہ سب چیز جو کھائی جاتی پران  
کی ہے۔ یہ آن کا آن ہے۔ یہ نام واضح ہے۔ جو یہ جانتا ہے  
اس کے لئے کوئی چیز امن (نا قابل غذا) نہیں ہے۔

تشریح پر + ان = پران  
اپ + ان = اپان

اس سے ظاہر ہے تمام پرانوں کے نام میں اصلی نام

ان موجود ہے۔

۱۲۔ ناقابل قضا۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ ہر چیز جائز و ناجائز دکھائی جائے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جاننے والے نے پہلے کی رکش کے خیال سے جو کھا یا ہے وہ اس کو پانی نہیں جانتا۔

۱۳۔ اس نے پوچھا۔ میرا لباس کیا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا۔ جل اس لئے جب کھانا کھانے لگتے ہیں۔ تو پہلے اور پیچھے اس کو جل سے ڈھانپتے ہیں۔ وہ ہمیشہ لباس بنا رہتا ہے۔ اور کبھی ننگا نہیں ہوتا (جو اس کو جانتا ہے) وہ لباس کو حاصل کرتا ہے۔ اور کبھی ننگا نہیں رہتا۔

تشریح ڈھانپنا۔ کھانے سے پہلے دیکھنے منہ دھونا وغیرہ ڈھانپنا ہے۔

۱۴۔ یہ راز ستیہ کام جا بال نے گو مشروقی بیاگھر پار کی اولاد کو اپدیش کر کے کہا کہ یہ کوئی اس کو سوچتی نہ تھی۔ کوکھی اپدیش کرے۔ تو اس میں شاخیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور کوئی نہیں بھوٹ نکلیں گی۔

۱۵۔ اب اگر کوئی شخص بڑائی کو پانا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے اما دس کے دن دکشائے کہ کچھ پور مشاشی کی رات کو ایک طرح کی ادویات کا چورن دسی اور شہد میں بھینٹ کر رکھ دے۔ اور سب سے بڑے کے واسطے و

سب سے بزرگ کے واسطے سواہا کہہ کر گھی کی آہوتی دے کر  
رستے ہوئے گھی کو برتن میں ڈالے۔

۵۔ (اس طرح) سب سے بڑے دو لہند کے لئے سواہا،  
کہہ کر گھی کی آہوتی دے کر رستے خواہ چوتے ہوئے گھی کو برتن  
میں ڈالے۔ نہ چلتا کے لئے سواہا، یہ کہہ کر آگ میں گھی کی آہوتی  
دے کر رستے یا چوتے ہوئے گھی کو برتن میں ڈالے۔ دھڑکے  
لئے سواہا، یہ کہہ کر آگ میں گھی کی آہوتی دے۔ اور پھر چوتے  
کو برتن میں ڈالے۔

۶۔ تب (آگ سے) ذرہ پیچھے ہٹ کر منہ (برتن) کو انجلی  
(ہاتھ) میں رکھ کر چپ کرے۔ اے پران! تو آم نام والا ہے  
کیونکہ یہ سب (جگت) تیرے ساتھ ہے۔ تیرے ساتھ سب  
پرانیوں کی ہستی ہے۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ سب سے افضل  
ہے۔ راجا ہے۔ ادھی پتی رمالک، ہے۔ وہ مجھ کو سب سے بڑا  
سب سے افضل راجا اور مالک بنا دے۔ میں ہی یہ سب کچھ  
ہو جاؤں۔

۷۔ تب وہ اس رک کے منتر کو ایک ایک پا دے آچن کرے  
تت سو تیر درینی سے تم یہ کہہ کر آچن کرے۔ دیم دیو سیہ ہو جتم  
یہ کہہ کر پھر آچن کرے۔ سریشٹم "سرودھا تجم" یہ کہہ کر آچن  
کرے۔ ترم بھاگم یہ "لاھی ہی" ہمہ کر سار پنی لیوے۔  
تشریح۔ سارے منتر کا مطلب یہ ہے ہم پران کی اس



غذا کو پسند کرتے ہیں۔ جو سب سے بڑھ کر سب کا نذران کر نیوالا  
ہے۔ ہم خوبصورت پران کی تیری کا چتین کرتے ہیں۔  
۸۔ تب برتن کو دھو کر وہ آگ کے پیچھے مرگ آسن پر یا لنگی زمین  
پر بٹھ جاتا ہے۔ کچھ بوتا نہیں۔ نہ کوئی اور باتیں کرتا ہے  
اب اگر وہ خواب میں عورت کو دیکھے تو سمجھ جائے۔ کہ اس کا  
کرم پھل ہو گیا۔

۹۔ اس کی تائید میں یہ شلوک کہا گیا ہے: جب یگیہ کے  
اہتمام کے دوران میں دنیاوی خواہش کرتا ہو۔ یگیہ کرے  
والا خواب میں عورت کو دیکھتا ہے۔ تو وہ اس کا م کا سیابی  
کا یقین کرے۔ ایسے خواب کے دیکھنے پر۔ ہاں ایسے خواب  
کے دیکھنے پر۔

## تیسرا کھنڈ

۱۔ سویت کیو۔ اردن کو پوتا پنجالوں کی سبھا میں آیا  
پر داہن جیولی نے اس سے پوچھا: تیرے کیا نام نے اپنے  
باپ سے اپدیت پالیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ اہل شلوک  
جیولی۔ بیول کشتی رشتی جس سے دو برہمنوں  
تشریح کو بیت لیا۔  
۲۔ پر داہن نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو انسان مرکز کمال

جاتا ہے؟ اس نے کہا "نہیں بھگون" کیا تم جانتے ہو جیسے وہ  
 ٹوٹتا ہے۔ نہیں بھگون کیا تم جانتے ہو دیوڑوں اور پتروں کے  
 مارگ کہاں الگ ہوتے ہیں؟ نہیں بھگون!  
 ۳۔ کیا تم جانتے ہو کہ (یہاں سے اتنے لوگ مرتے ہیں)  
 وہ لوگ بھرتی نہیں جاتا؟ نہیں بھگون۔ کیا تم جانتے ہو  
 کس طرح پانچویں آہوتی میں جل پرش کھاتے ہیں؟ نہیں  
 بھگون!

۴۔ تب تم نے کیسے کہہ دیا۔ کہ میں اپدیش پاچکا ہوں؟  
 جو پرش ان باتوں کو نہیں جانتا۔ وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں  
 اپدیش پاچکا ہوں؟ تب وہ ادا اس ہو کر اپنے باپ کے پاس  
 واپس آیا اور کہا "بھگون! پورا اپدیش دیئے بغیر آپ نے  
 مجھ کو کہا کہ اپدیش دیدیا ہے۔"

۵۔ اس کینت کشری نے پانچ سوال مجھ سے پوچھے ان  
 میں سے میں ایک کا بھی جواب نہ دے سکا۔ باپ نے کہا جیسے  
 تو نے اس کے سوال مجھ کو سنائے ہیں۔ ان کا جواب تو میں بھی  
 نہیں جانتا۔ اگر میں جانتا ہوتا تو تجھ کو ضرور بتا دیتا۔

۶۔ تب گوتم (سویت کیتو کا باپ) راجہ کے محل میں گیا۔ اور  
 جب وہ وہاں پہنچا راجا نے کہا "بھگون گوتم! ایسا در مانگ لو  
 جو انسان کی دولت سے تعلق رکھتا ہو۔ اس نے کہا "راجن!  
 یہ دھن تجھ کو نصیب ہو۔ مجھ کو تم وہ بات بتاؤ جو میرے بیٹے

سے کہی ہے۔  
 ۷۔ راجہ مجبور ہوا اور اس کو حکم دیا کچھ دنوں میرے پاس  
 ٹھہرو اور یہ بھی کہا کہ گوتم ایہ دیا پہلے کسی براہمن کو نہیں ملی۔  
 اور اس لئے یہ حق صرف کشتروں کا رہا ہے۔ تب راجا نے اس  
 یہ کہا۔

## پوتھا کھنڈ

۱۔ اے گوتم! وہ دیوتا لوگ اگنی ہے۔ سورج اس کی لکڑی  
 ہے۔ کرہیں دھواں ہیں۔ دن شعلہ ہے چندرمان انگارہ ہے۔  
 ستارے چنگاریاں ہیں۔  
 ۲۔ اس اگنی میں دیوتا شردھا کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی  
 سے راجا سوم (چاند) پیدا ہوتا ہے۔  
 یہ پانچویں سوال کا جواب ہے۔ کیونکہ اس سوال  
 تشریح اسی کے متعلق ہیں۔

## پانچواں کھنڈ

۱۔ اے گوتم یہ بادل اگنی ہے۔ ہوا اس کی لکڑی ہے۔ بھاتا  
 دھواں ہے۔ بجلی شعلہ ہے۔ بھرا نگارہ ہے۔ بجلی کی لکڑی

چنگاریاں ہیں۔

۲۔ اس آگنی میں دیوتا سوم راج کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس سے بارش ہوتی ہے۔

## چھٹا کھنڈ

۱۔ اے گوتم! پرہوسی آگنی ہے۔ سال اس کی ٹکڑیاں ہیں۔ آکاش دھواں ہے۔ رات شعلہ ہے۔ دشائیں انگارے ہیں۔ بکولے (دشاؤں کی) چنگاریاں ہیں۔

۲۔ اس آگنی میں دیوتا پانی (بارش) کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی سے اناج پیدا ہوتا ہے۔

## ساتواں کھنڈ

۱۔ اے گوتم! انسان آگنی ہے۔ بانی ٹکڑیاں ہیں۔ سانس دھواں ہے۔ آنکھ انگارے ہیں۔ کان چنگاریاں ہیں۔

۲۔ اس آگنی میں دیوتا اناج کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی سے دیر پیدا ہوتا ہے۔

## ۳ سوال کھنڈ

۱۔ اے گوتم! ستری اگنی ہے..... (آگے فحش ہے)  
 ۲۔ اس اگنی میں دیوتا ویر یہ کی آہوتی دیتے ہیں اس کی  
 آہوتی سے گرہدر حل پیدا ہوتا ہے۔

## ۴ سوال کھنڈ

۱۔ یہ تیرے سوال کا جواب ہے۔ کہ کیوں پانچویں آہوتی  
 میں پرش ہوتا ہے، اس طرح پانچویں آہوتی میں جل پرش  
 کہلاتا ہے۔ اب وہ حل چمڑے سے لپٹا ہوا دس مہینے خواہ  
 دس مہینے۔ خواہ کم و بیش اندر رہ کر پیدا ہوتا ہے۔  
 ۲۔ وہ جنم لے کر جب تک اس کی زندگی ہے رہتا ہے  
 جب رہتا ہے اپنی کرنوں سے اور یہاں سے جاتا ہے۔  
 اس کے اس کو اگنی (کے چتا) میں لے جاتے ہیں۔ جہاں سے  
 وہ آیا تھا اور پیدا ہوا تھا۔

## ۵ سوال کھنڈ

۱۔ وہ جو اس طرح دس پنچ اگنی و دیا کو اور پانچ اگنی کے

دریہ اپنے جنم کو جانتا ہے روہ چاہے گہستی ہو اور جنگل میں  
شر دھا اور پتے رتے ہیں۔ وہ آگ کی لاٹ کو حاصل کر لیتے ہیں  
آگ کی لاٹ سے دن سے شکل پکش کے چھ مینوں کو جن میں سورج  
اترا میں ہوتا ہے۔

۲۔ مینوں سے برس کو۔ برس سے سورج۔ سورج سے  
چندرمان کو چندرمان سے بجلی کو۔ وہاں ایک پرش ہے۔ جو  
مانشی سرشٹی کا نہیں ہے۔ وہ ان کو برہ کو پہنچا دیتا ہے۔ وہ  
یویاں مارگ ہے۔

۳۔ لیکن وہ جو گیکہ وغیرہ اور دان دینے میں مستعد  
رہتے ہیں۔ وہ دھوئیں کو پراپت ہوتے ہیں۔ دھوئیں سے رات  
کو۔ رات سے کرشن پکش کو۔ کرشن پکش سے ان چھ مینوں کو  
جن میں سورج دکشنا میں ہوتا ہے۔ یہ سال کو نہیں پاتے۔  
۴۔ مینوں سے تیری لوک کو۔ تیری لوک سے آکاش کو  
آکاش سے چندرمان کو یہ سوم راجا ہے۔ وہ دیوتاؤں کو  
پیارا ہے۔ اس کو دیوتا پیار کرتے ہیں۔

۵۔ وہ وہاں چندر منڈل میں اتنی زیر رہتے ہیں۔ جب  
ان کے کرم چھین نہیں ہوتے۔ تب وہ اسی راہ سے پھر  
لوٹتے ہیں۔ جس سے لئے تھے پہلے آکاش کو۔ آکاش سے  
والو کو۔ والو بن کر وہ دھواں بنتے ہیں۔ دھواں بن کر بھاپ  
بنتے ہیں۔

بہ بجاپ بن کر بادل بنتا ہے۔ بادل بن کر ستا ہے  
تب وہ دھان او شدھی بنیتی۔ تل اور موٹی کی شکل میں بیان  
ریختوی پر جنم لیتا ہے۔ یہاں سے اس کو نکلنا بڑا مشکل ہے  
شکیونکہ جو کوئی اس ناز کو کھاتا ہے۔ اور بیرج بناتا ہے۔ وہ  
اسی کی شکل کا ہو جاتا ہے۔

**تشریح** یہاں سے نکلنا اس واسطے مشکل ہے۔ کہ  
آدل تو بارس کا پانی معلوم نہیں کہاں برسے

دوسرے جو ناز بنا۔ اگر وہ پہاڑ میں پیدا ہوا تو ممکن ہے۔  
آدمی کو نہ ملے۔ اور اور حالتیں پیدا ہوں۔ اگر آدمی کو مل  
کیا تو پڑھا۔ جو ان۔ لڑکا کیا جائے کس نے کھایا۔ اگر کوئی  
ھیچڑا ہے تو اس سے بیرج نہ بنے گا۔ اگر درخت ہے تب  
بھی یہی وقت ہے۔ اگر مرد یا بچہ ہے۔ خواہ ستری یا بچی  
ہے۔ تب بھی وقت ہے۔ اس قسم کی ہزاروں دقتیں حایل  
ہو جاتی ہیں۔ یہ دقتیں صرف چند منڈل سے اترنے والوں  
کے لئے ہیں۔ سورج منڈل میں کے ہوئے داپس نہیں آتا

۷۔ اب وہ جن کا کہ برتاؤ اچھا رہا ہے۔ وہ جلد اچھے  
جگہ کو پاتے ہیں۔ براہمن کے۔ یا کشتری کے یا دیش  
کے جنم کو۔ لیکن جو ان کا برتاؤ نیچا رہا ہے تو جلدی سچے  
جنم کو پا دیں گے۔ کتے کے جنم کو۔ سور کے جنم کو۔ اور  
چاندال کے جنم کو۔

۸۔ اور جوان دونوں بازگوں میں سے کسی میں نہیں چلے۔ وہ  
 مکھی مچھر ہو کر بار بار جھٹے اور مرتے ہیں۔ یہ تیسرا مقام ہے۔  
 اس لئے وہ پھر چند لوگ کو بھی نہیں جاتے۔ اس لئے  
 اپنے آپ کو بچانا چاہتے رہتا کہ پاپ میں نہ پڑیں اس پر  
 یہ سلوک ہے۔

۹۔ سونے کا چرانے کا چرانے والا۔ شراب کا پینے والا  
 گورو کی ستری کے ساتھ گن کرنے والا یہ چاروں تہیت  
 ہو جاتے ہیں اور پانچواں جو ان کے ساتھ ربط ضبط رکھتا  
 ہے۔

۱۰۔ وہاں وہ جوان پانچ اگنیوں کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے  
 وہ ان کے ساتھ آپرن کرتا ہوا بھی پاپ سے پرت نہیں ہوتا  
 شدہ پوتر ہو کر نیچے لوگوں کو پاتا ہے۔ جو اس راز کو جانتا  
 ہے۔ ہاں اس راز کو جانتا ہے۔

## گیارہواں کھنڈ

۱۔ پراجپت سال اپہ میتو کی اولاد ستیہ گیہ پویش گی  
 نسل کا اندرو من ہنوی کا پوتا۔ جن کشرک راک کا بیٹہ ہوگا  
 اسو تراشو کا لڑکا ریا پچوں، بڑے گر ہستی اور ویدوں کے  
 جانتے والے تھے۔ ایک مرتبہ آپس میں ملے۔ اور یہ بچا کر کرنا



۲۔ شروع کیا ہے کہ ہمارا آتما کیا ہے۔ برہم کیا ہے۔  
۳۔ زنگر قیچہ پر نہ پہنچنے کے سبب انہوں نے یقین کر لیا  
کہ یہ آوا لک جو اردنی کا لڑکا ہے۔ اس دیوانہ آتما کو ٹھیک  
ٹھیک جانتا ہے۔ آؤ۔ اس کے پاس چلیں۔ تب وہ اس کے  
پاس گئے۔

۴۔ اس نے سوچا یہ بڑے گڑبڑا ہر دویدوں کے  
جاننے والے ہیں۔ میں ان کی ساری باتوں کو نہ کہہ سکتا تھا۔  
اچھا میں کوئی اور گوروان کے لئے بتا دوں۔

۵۔ تب اس نے کہا بھگوانتو! اسوتی کیسے دیکھے ہیں  
کارا جہ! اس دیوانہ آتما کو ٹھیک جانتا ہے۔ آؤ اس کے  
پاس چلیں۔ تب وہ اس کے پاس گئے۔

۶۔ جب وہ پہنچے تو راجا نے ان میں سے ہر ایک کو الگ  
الگ بھینٹ دینے کا حکم کیا۔ اور دوسرے دن صبح کے وقت  
اٹھتے ہی اس نے کہا میرے دل میں کوئی چور نہیں  
کنجوس نہیں۔ خراب پینے والا نہیں۔ گیارہ دھون سے کوئی شویہ  
بھی نہیں۔ بد چلن مرد نہیں۔ پھر بد چلن عورت کہاں۔ اے  
بھگوانتو! میں گیارہ کرنے والا ہوں۔ جتنا دھن ایک ایک  
گیارہ کرنے والے دوں گا۔ اتنا آپ میں سے ہر ایک کو  
دوں گا۔ آپ یہاں کھڑی رہیں۔

تشریح۔ رائے نے یہ بات اس وجہ سے کہی کہ بلہمن

اس سے کچھ لینا نہیں چاہتے تھے۔

۵۔ انہوں نے جواب دیا: "جس غرض کے لئے آدمی آیا ہو۔ اس کو وہی بات کہنی چاہئے۔ آپ اس دیشواتر کو جانتے ہیں۔ وہ ہم کو بتائیں۔"

۷۔ اس نے کہا: "میں صبح تم کو جواب دوں گا۔ وہ دوسرے دن صبح کے وقت ہاتھ میں ہون کی لکڑی لئے ہوئے رشاگر ود کی وضع میں، اس کے پاس آئے۔ اس نے ان کو اپنن کیا۔ ان کو یہ کہا۔

تشریح۔ اپنن۔ گیوپوت

## بارھواں کھنڈ

۱۔ اے ادپ مینو! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے پاس سنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: "اے بھگوان! اے راجہ! صرف یو آتما کو اس نے کہا۔ یہ آتما نتیج والا رسیوا ہے جس کی پاس سنا کرتے ہو۔ اس وجہ سے تمہارے خاندان میں سوم کارس اچھی طرح اور اچھی حالت میں ظاہر طور پر دکھائی دیتا ہے۔"

۲۔ تم ناج ٹھاتے ہو (نردرا در و تندرست ہو) پیارے بیٹے دیو۔ تے، دیکھتے ہو۔ جو کوئی (دیو آتما) دیوا آتما کا

اس طرح اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے! اور اس کے خاندان میں برتھ درجن رسوا و صیاء اور دھرم کا تیج ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما کا صرف سر ہے نہ کہ مکمل دیوانہ اور اس لئے تیرا سر گر جاتا مگر تو میرے پاس نہ آتا۔

## پیرھواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے سستیہ گیہ پوٹی سے کہا: اے سردار! تم کس کی آتما کے طور پر اپنا سنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: بھگوان بالا جن! صرف سورج کو۔ اس نے کہا: یہ آتما دشو روپ (سارے روپوں والا) دیوانہ ہے۔ جس آتما کی تم اپنا سنا کرتے ہو۔ اس لئے تیرے خاندان میں ہر قسم کا بہت دھن ہے۔

۲۔ خچر دل کا رتھ ہے۔ لونڈیاں ہیں۔ اشرافیاں ہیں۔ تم ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی دیوانہ آتما کی اس طرح اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیارے بیٹے پوتے (دیکھا ہے اور اس کے گل میں برتھ درجن ہوتا ہے مگر یہ آتما کی صرف آنکھ ہے۔ اور تم اندھے ہو جاتے۔ اگر تم میرے پاس نہ آتے۔

## چودھواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے اندریومن بہا تو یہ سے کہا یہ اے دیا گریہ  
کی اولاد! تم کس کی آتما کے طور پر اپنا سنا کرتے ہو؟ اس  
نے جواب دیا: بھگون! راجن! صرف دایو کو اس نے کہا یہ  
آتما الگ الگ راہوں سے بہنے کی عادت والا دیشوا ہے  
جس کی تم آتما کے طور پر اپنا سنا کرتے ہو۔ اس نے سب  
دشاؤں سے تم کو الگ الگ اپنا سنا کرتے ہیں۔ اور مختلف متعدد  
رکھ پیچھے پیچھے دوڑتے ہیں۔

تم ناج کھاتے ہو۔ پیاروں (پتر۔ دیوتے) کو دیکھتے ہو جو  
کوئی اس دیوتا آتما کی اس طرح اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ  
ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے خاندان  
میں برہمہ درجہ ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما کا پران ہے۔ تیرا پران  
نکل جاتا اگر تو میرے پاس نہ آتا۔

## پندرہواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے جن سے کہا: اے شارک راکشہ! تم کس  
کی بہ حیثیت آتما کے اپنا سنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا

”اے بھگون! راجن! صرف آکاش کو اس نے کہا یہ آتما بڑا  
پورن ویشوا نر ہے۔ جس کی تم آتما کی حیثیت میں اپنا سنا کرتے ہو  
اس نے تم پر جانے اور دھن سے بھرے ہوئے ہوئے  
۲۔ ”ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی اس  
ویشوا نر آتما کی اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں  
کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے کل میں برعہ درجس ہوتا ہے۔ مگر  
یہ آتما کا دھڑ ہے۔ اور تیرا دھڑ ٹوٹ جاتا۔ اگر تو میرے پاس نہ  
آیا ہوتا۔“

## سوٹھواں کھنڈ

ارتب اس نے بوڈل آتو ترا شو سے کہا۔ اے دیا گھر  
پر یہ! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے اپنا سنا کرتے ہو؟ اس نے  
جواب دیا۔ ”اے بھگون! اے راجن! صرف پانیول کو؟“ اس نے  
کہا۔ ”یہ آتما رنی (دھن) ویشوا نر ہے جس کی تم اپنا سنا کرتے  
ہو۔ اس نے تم دھن والے ہوا اور پھولتے پھلتے ہوئے  
۲۔ ”ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو شخص اس  
ویشوا نر آتما کی اس حیثیت میں اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ ناج  
کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے خاندان میں  
برعہ درجس ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما صرف بتی (پیشاب) کا مقام ہے

تیرا پیاب کا مقام بھٹ جاتا۔ اگر تو میرے پاس نہ آیا ہوتا۔

## ستر سوال کھنڈ

۱۔ رتبہ اس نے اودا لک روئی سے کہا کہ گوتم! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے پاس سنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ اے بھگون! راجن! صرف پرکھوی کو۔ اس نے جواب دیا۔ یہ آتما پر تشٹھا مضبوطی کیساتھ قیام والا، دیشوانز ہے جس کی تم بہ حیثیت آتما کے پاس سنا کرتے ہو۔ اس لئے تم پر جاسے مولشی سے پر تشٹھا والے ہو۔

۲۔ ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی اس دیشوانز کی اس طرح پاس سنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے گل میں برصہ درجس ہوتا ہے۔ مگر یہ صرف آتما کا پاد ہے۔ ہمارے پاؤں کلا جاتے ہیں۔ اگر تم میرے پاس نہ آئے ہوتے۔

## اٹھارہ سوال کھنڈ

۱۔ رتبہ اس نے ان سب کو کہا کہ تم اس دیشوانز آتما کو الگ الگ مانتے ہوئے ناج کھاتے ہو۔ مگر جو اس دیشوانز آتما کی اس

طرح اپا سنا کر تا ہے کہ وہ سب جگہ دیا پاک (پر دیش ماترا) ہے  
اور اچھی دیمان ہے۔ وہ سب لوگوں میں سب جانداروں میں  
اور سب آتماؤں میں ناج کھاتا ہے۔

لشتر تک۔ ابھی دیمان۔ پرتیگھاتا

۲۔ اس ویشواکرت کا دیوالی (تیج والا) سرے۔ ویشروپ  
سورج آنکھ ہے۔ الگ الگ راستوں سے بہنے والا آتما واپو  
پران ہے۔ دیا پاک آکاش دھڑ ہے۔ رتی رمل بستی ہے۔ پرتھوی  
پائون ہے۔ چھاتی دیدی ہے۔ روم کشا (گھاس) ہیں۔ ہر دے  
کارہ پتیہ اگنی ہے۔ من دکش اگنی ہے۔ مندا ہونیہ اگنی ہے۔

## انیسواں کھنڈ

۱۔ پس جب ناج پہلے پہل پاس آدے۔ وہ ہوم کی چیز ہے  
اب وہ جو پہلی ہوتی دے پہلا نغمہ منہ میں ڈالے، تو وہ پرانا  
سواہا کہہ کر اس کی آہوتی کرے۔ تو پران تپت ہو جائے ہیں۔  
لشتر تک۔ تپت۔ آسودہ

۲۔ پران کے تپت ہونے سے آنکھ آنکھ کے تپت ہونے  
سے سورج۔ سورج کے تپت ہونے سے پردیوالی (دیوار سورج)  
کے تپت ہونے سے دیوالی (دیوار سورج) کے ادھکار میں جو  
کچھ میں سب تپت ہو جاتے ہیں جیسے وہ رکھائے والا ویشواکرت کا

اپاسک (خود پر جاسے۔ پشوؤں سے تندرستی سے اور برہمہ درجہ سے تربیت ہوتا ہے۔

## بیسواں کھنڈ

۱۔ اب جو دوسری آہوتی دے تو وہ دیان نام سواہا کہہ کر دے  
تب دیان تربیت ہوتے ہیں۔ دیان کے تربیت ہونے پر کان  
کان کے تربیت ہونے پر چندرمان۔ چندرمان کے تربیت ہونے  
پر دشاویں۔ دشاویں کے تربیت ہونے پر جوکچہ دشاویں اور  
چندرمان کے ادھکار میں جوکچہ ہوتا ہے وہ سب تربیت ہو جاتا  
ہے۔ اس کی ترتیب کے پیچھے وہ اپاسک (خود پر جاسے مولشی  
سے تندرستی سے تیج سے اور برہمہ درجہ سے تربیت ہوتا ہے

## اکہسواں کھنڈ

۱۔ اب جو تیسری آہوتی دے تو اسے اپاتاسے سواہا  
کہہ کر دے تب اپان تربیت ہوں گے۔  
۲۔ اپان کے تربیت ہونے پر بانی تربیت ہوتی ہے۔ بانی  
کے تربیت ہونے پر پرتھوی تربیت ہوتی ہے۔ پرتھوی کے تربیت  
ہونے پر پرتھوی اور اگنی کے جوکچہ ادھکار میں ہے وہ سب



ترپت ہو جاتے ہیں۔ اس کے ترقیتی کے پیچھے وہ راپا سنگ خود پڑتا ہے۔ مویشیوں سے۔ تندرستی سے بیج سے اور برہم درجہ سے ترپت ہوتا ہے۔

## پانچواں کھنڈ

۱۔ اب جو چوٹھی اہوتی دے تو سماں ہے سواہا کہہ کر دے تب سماں ترپت ہوتا ہے۔

۲۔ سماں کے ترپت ہونے پر ترپت ہوتا ہے۔ من کے پرپت ہونے پر بادل۔ بادل کے ترپت ہونے پر بجلی ترپت ہوتی ہے۔ بجلی کے ترپت ہونے پر بجلی اور بادل کے ادھکار میں جو کچھ ہے سب ترپت ہو جاتا ہے۔ اس کی ترقیتی کے پیچھے وہ راپا سنگ خود پڑتا ہے۔ مویشی۔ تندرستی۔ بیج اور برہم درجہ سے ترپت ہوتا ہے۔

## شیشواں کھنڈ

۱۔ اب جو پانچویں اہوتی دے تو آدانا ہے سواہا کہہ کر دے اس سے آدانا ترپت ہو گئے ہیں۔

۲۔ آدانا کے ترپت ہونے پر داپو ترپت ہوتا ہے۔ داپو کے

ترپت ہونے پر آکاش-آکاش کے ترپت ہونے پر جو کچھ آکاش اور  
 دایو کے ادھکار میں ہے وہ سب ترپت ہوتا ہے۔ اس کی ترپتی  
 کے پیچھے وہ اپاسک خود پر جا سے مولیشی سے تندرستی سے  
 تیج سے اور برہم درج سے ترپت ہوتا ہے۔

## چوبیسواں کھنڈ

۱۔ اگر کوئی اس ودیا کے جانے ہوئے بغیر گئی ہو تر کرتا  
 ہے۔ تو وہ ہوم ایسا ہے۔ جیسے کوئی انگاروں کو ہٹا کر رکھ  
 میں ہوم کرے۔

۲۔ ہاں وہ جو اس کے سچے مقصد کو جان کر لگتی ہو تر  
 کرتا ہے تو اس کا وہ ہوم (یعنی نذج کھانا) سارے لوگوں  
 میں تمام جانداروں میں اور تمام آتماؤں میں پھیل جاتا ہے۔

۳۔ اور جیسے سرکنڈے کی روٹی آگ میں پڑنے سے جل جاتی  
 ہے۔ اس طرح اس کے سارے پاپ جل جاتے ہیں۔ جو  
 لگتی ہو تر کے اس سچے مقصد کو جان کر ہوم کرتا ہے (یعنی  
 ناج کھاتا ہے)۔

۴۔ اس لئے اگر لگتی ہو تر کے اس سچے مقصد کا جاننے والا  
 اپنا جھوٹا چندال کو بھی دیوے تو وہ اس کے دیشوا نہ آتا ہے  
 ہی ہوم ہوگا۔ اس پر یہ شلوک ہے۔

۵۔ جیسے بھوکے بچے ناں کے آس پاس بٹھ جاتے ہیں  
اس طرح تمام جاندار انہی ہوتر کی اپاسنا کرتے ہیں۔ ناں  
انہی ہوتر کی اپاسنا کرتے ہیں۔

# چھاپاٹھک

## پہلا کھنڈ

۱۔ شویت کیتو اردنی کا پوتا تھا۔ اس کے باپ اڈالک اردنی  
کے بیٹے نے کہا یہ شویت کیتو آڈیڑھ چاری بن کر رہو۔ کیونکہ  
بیٹا اہلکارے گھرانے میں کوئی ایسا نہیں ہوتا جو ویدوں کے  
پڑھنے کے بغیر براہمنوں کو بھائی بند سمجھا جائے۔

۲۔ وہ بارہ برس کی عمر میں رگور کے پاس گیا اور چوبیس  
برس کی عمر میں سارے ویدوں کو پڑھ کر واپس آیا۔ اور سچی طبیعت  
اپنے آپ کو عالم جانتا ہوا مفرد۔

۳۔ اس کو باپ نے کہا یہ شویت کیتو بیٹا تم جو اتنی منزل والے  
اپنے آپ کو پورا سمجھنے والے در مفرد رہو۔ کیا تم نے کبھی اُس

اپدیش کو بھی پوچھا ہے نہ سنا ہوا سنا ہوا ہو جاتا ہے۔ نہ سمجھا ہوا سمجھا ہوا ہو جاتا ہے۔ اور نہ جانا ہوا جانا ہوا ہو جاتا ہے۔

۴۔ اس نے پوچھا بھگون! وہ آپس کس قسم کا ہے؟ راب نے جواب دیا، بیٹے! جیسے مٹی کا ایک ڈھلا دے جانے سے مٹی کی ہر ایک جاتی ہوتی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دکار صرف نام کے لئے ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے لیکن وہ مٹی ہی ہے۔ یہی سچ ہے۔

دکار۔ بنی ہوئی چیز یعنی مٹی سے جو ہزاروں چیزیں  
تشریح تیار ہوتی ہیں۔ وہ مٹی ہی ہیں۔ صرف لفظوں کی وجہ سے وہ الگ الگ بتائی جاتی ہیں۔

۵۔ اور جیسے ایک ناخن گیر کے دیکھنے سے لوہے کی ہر ایک چیز جانی جاتی ہے۔ دکار صرف نام کے لئے ہے۔ وہ صرف زبان کا سہارا ہے۔ مگر وہ لوہا ہی ہے۔ یہی سچ ہے۔ اس طرح اے لڑکے! وہ اپدیش ہے۔

۶۔ بیٹے! گما، بھگون! (غالبا، میرے گرد اس کو نہ جانتے ہوں گے۔ کیونکہ اگر جانتے ہوئے تو مجھ کو کیوں نہ بتاتے؟ اس لئے آپ ہی مجھ کو بتائیے) اس نے کہا "ایسا ہی ہوئے"

## دوسرا کھٹ

۱۔ اے بیٹے! پہلے صرف ست ہی تھا۔ ایک بغیر دوسرے

اس کی بابت بعض بعض کی یہ رائے ہے۔ کہ صرف وہ پہلے است  
تھا۔ ایک بغیر دوسرے کے اس کے ماننے سے دیکھنا است سے  
سب کی پیدائش ماننی ہوگی۔

۲۔ مگر اس نے کہا بیٹے! یہ کیسے ہو سکتا تھا! است سے  
ست کی پیدائش کیسے ہو سکتی ہے! اس لئے بیٹے! پہلے ست  
ہی تھا۔ ایک بغیر دوسرے کے۔

۳۔ اس نے سوچا میں بہت ہو جاؤں۔ میں پر جا والا ہوں۔  
اس نے آگ کو بنایا۔ اس آگ نے سوچا۔ میں بہت ہوؤں پر جا  
والا ہوں۔ اس نے جل بنایا۔ اس لئے جہاں کسی پرش کو گرمی  
آتی ہے۔ وہاں جل ہی پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ اس جل نے سوچا۔ میں بہت ہوؤں۔ پر جا والا ہوں  
اس نے ناز پر کھنوی اگو پیدا کیا۔ اس لئے جہاں کہیں پانی  
برستا ہے۔ وہاں بہت ناز پیدا ہوتا ہے۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ ان تمام جانداروں کے تین جی بنت ہیں۔ اند سے  
سے پیدا ہونے والے پرند وغیرہ، جو بیٹ سے پیدا ہوتے  
والے اور اور درخت۔



تشریح جو اڈے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اندھ جوبڑے سے ہوتے ہیں جو اچھ جوا دھج سے پیدا ہوتے ہیں۔ درخت کہلاتے ہیں۔

۲۔ اس دیوتا رتیج۔ جل۔ پرتھوی کے پیدا کرنے والے نے سوچا اچھا اب میں ان تینوں دیوتاؤں (رتیج۔ جل۔ پرتھوی) میں جیو آتما کے ساتھ داخل ہو کر نام اور روپ کو الگ الگ کر دوں۔

۳۔ اور ان سے ہر ایک کو تین تین گن بناؤں۔ تب وہ دیوتا راست) ان تینوں دیوتاؤں میں جیو آتما کیساتھ داخل ہوا اور نام و روپ کو الگ الگ کیا۔

۴۔ ان میں سے ہر ایک کے تین تین گن بنایا۔ اور جس طرح ان دیوتاؤں میں تین تین گن ہیں۔ وہ مجھ سے سمجھ لے۔

تشریح آگ۔ جل۔ پرتھوی۔ پہلے مفرد تھے پھر ان تینوں کو ملا کر بشی کے ساتھ ان کا روپ بنا جس کو ہم دیکھتے ہیں۔

پوتھا کھنڈ

اصلی ہوئی) آگ کا لال رنگ ہے۔ وہ تیج کا رنگ ہے جو سفید ہے وہ جل کا رنگ ہے۔ اور جو کا لال رنگ ہے وہ پرتھوی

کارنگ ہے۔ اب اگنی کا اگنی پن چلا گیا۔ دکا رنام کے لئے الگ ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو کچھ ست ہے وہ تین روپ ہے۔  
تشریح۔ اگنی کا اگنی پن۔ یعنی وہ اب جو سفر نہیں رہی۔

۲۔ جو سورج کا لارنگ ہے۔ وہ تیج کارنگ ہے۔ جو سفید ہے وہ جل کارنگ ہے۔ جو کالا ہے وہ پرتھوی کارنگ ہے۔ اب سورج کا سورج پن چلا گیا۔ دکا رنام کے لئے الگ ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو کچھ ست ہے۔ وہ تین روپ ہے۔  
۳۔ چندرمان میں جولال رنگ ہے وہ اگنی کا ہے جو سفید

ہے وہ جل کا ہے۔ اور جو کالا ہے وہ پرتھوی کا ہے۔ اب چندر کا چندر پن چلا گیا۔ دکا رنام کے لئے ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو کچھ ست ہے۔ وہ تین روپ ہے۔

۴۔ جو بجلی کا لال رنگ ہے وہ تیج کارنگ ہے۔ جو سفید ہے وہ جل کا ہے۔ جو کالا ہے۔ وہ پرتھوی کا ہے۔ اب بجلی کا بجلی پن چلا گیا۔ دکا رنام کے لئے ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو ست ہے۔ وہ تین روپ والا ہے۔

۵۔ قدیم زمانہ کے بڑے گڑھست اور بڑے دیوتا جنہوں نے اس بات کو جان لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم کو کوئی ایسی چیز نہیں بتا دے گا۔ جو ہماری زندگی بھولی نہ سمجھی ہوئی اور نہ جانی ہوئی ہے۔ کیونکہ ان سے انہوں نے سب کچھ جان لیا تھا۔

۴۔ جو کچھ ہلال رنگ تھا اس کو انہوں نے تیج کا روپ جانا جو سفید تھا۔ اس کو انہوں نے جل کا روپ جانا۔ جو کالا تھا اس کو انہوں نے پر تھوی کا روپ جانا۔

۵۔ اور جو نظر نہ آ سکا اس کو انہوں نے سمجھا کہ ان تینوں کا میل ہے۔ اب اے لڑکے! برو سے کچھ لے۔ یہ تینوں دیوتا جب پورن کو پاتے ہیں۔ کس طرح ان میں سے ہر ایک میں تین گن لانا ہوتا ہے۔

## پانچواں کھنڈ

۱۔ جب پر تھوی (رنج) کھائی جاتی ہے۔ تو وہ تین قسم کی بن جاتی ہے اس کا سب سے کثیف (سختول) حصہ مل بنتا ہے۔ گوشت درمیانی ہے۔ اور جو سب سے لطیف ہے وہ من ہے۔

۲۔ جب جل پایا جاتا ہے وہ تین طرح کا بن جاتا ہے۔ اس کا کثیف حصہ پیشاب بنتا ہے۔ درمیانی خون ہے۔ اور جو لطیف ہے وہ پراں ہے۔

۳۔ جب تیج (تیل گھی وغیرہ) کھایا جاتا ہے۔ تو وہ تین قسم کا بنتا ہے۔ اس کا کثیف حصہ ہڈی بن جاتا ہے۔ چربی درمیانی ہے جو لطیف سے وہ باقی بنتی ہے۔

۴۔ کیونکہ اے بیٹے! من آن سے ران کا بنایا ہوا ہے۔ علاوہ



جل سے جل کا بنا ہوا ہے۔ بانی تیج سے ہے گئی کی بنی ہوئی اسے بیٹے نے  
 کہا: ابھی مجھ کو پھر بتائیں: باب نے کہا: ایسا ہی ہو۔

## چھانڈو

۱۔ بیٹے! جب دی تھا جاتا ہے۔ تو اس کا سب سے لطیف حصہ  
 اوپر اٹھتا ہے۔ وہ کھن بنتا ہے۔

۲۔ اسی طرح بیٹے! ناج جب کھایا جاتا ہے تو اس کا سب سے  
 لطیف حصہ اوپر اٹھتا ہے۔ وہ من بنتا ہے۔

۳۔ اور بیٹے! جب جل پیا جاتا ہے۔ تو اس کا سب سے لطیف  
 حصہ اوپر اٹھتا ہے۔ وہ پران بنتا ہے۔

۴۔ اور جب تیج کھایا جاتا ہے۔ تو اس کا سب سے لطیف حصہ اوپر  
 اٹھتا ہے۔ وہ بانی بنتا ہے۔

۵۔ کیونکہ بیٹے! من آت سے ہے۔ پران جل سے ہے۔ بانی

تیج سے ہے۔  
 ۶۔ بیٹے نے کہا: بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیے: اس کا کیا ہی ہو

## ساتواں کھنڈ

۱۔ اسے بیٹے! پورے سولہ کلا والا ہے۔ تم پندرہ دن کچھ نہ کھاؤ

جل جلتی خواہش ہو پیتے رہو۔ پران جو جل رہا ہے۔ وہ ہمارا نہ نکل جائے گا۔ جب تک تم پانی پیتے رہو گے۔

۱۔ اس نے پندرہ دن تک نہیں کھا یا۔ تب وہ باپ سے پاس آیا اور کہا، بھگون! کیا سناؤں! باپ نے کہا، بیٹے! رگ بجو۔ اور سام منتر سناؤ! اس نے کہا، بھگون! مجھ کو یاد نہیں آتے۔

۲۔ باپ نے اس کو جواب دیا، اے بیٹے! جس طرح جلتی ہوئی آگ کا ایک انگارہ جو جگنو کی طرح دھوٹا ہوا اور بج رہا ہے۔ تو اس انگارے سے آدمی بہت نہیں جلا سکتا۔ اسی طرح اے بیٹے! تیرے سولہ کلاؤں میں سے ایک کلا باقی بچ رہی ہے۔ اور اس لئے اس ایک کلا سے تو اب دیدل کو یاد نہیں کر سکتا۔ اچھا جاؤ۔ اور کھاؤ۔

۳۔ تب تو مجھ سے اس کو سمجھے گا۔ سویت کیتو نے جا کر کھانا کھا لیا۔ اور پھر باپ کے پاس آیا۔ اب جو کچھ باپ نے اس سے پوچھا وہ سب کچھ جان گیا۔ تب اس کو باپ نے کہا۔

۴۔ اے بیٹے! جس طرح آگ کا ایک انگارہ جو جگنو کی طرح دھوٹا رہا ہے۔ اگر اس کو کھاس سے سلگا کر پھر چمکا یا جائے تو وہ بہت کچھ جلا سکتا ہے! اس طرح اے بیٹے! تیرے سولہ کلاؤں میں سے ایک باقی بچ رہی تھی۔ اس کو قذا کھا کر تو نے سلگا دیا۔ پھر وہ چمکا اٹھی ہے! اور اس سے تم اب دیدل کو یاد کرتے ہو۔ اے بیٹے! من ان سے ہے پران جل رہا ہے۔ اور باقی تیرے سے ہے۔ تب اس نے

باپ کی بات کو سمجھ لیا۔ ہاں اس نے سمجھ لیا۔

## آٹھواں کھنڈ

۱۔ ادا کبار ورنے اپنے بیٹے سویت کیتو سے کہا: بیٹا! مجھ سے تم خواب کی اصلیت کو سمجھ لو۔ جب یہ پرش سو جاتا ہے۔ تب وہ ست (برہم) کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ میں لین ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو یہ سوچتی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ (سو) میں راہیت (لین) ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے پہلے کے تانگے سے مضبوط بندھا ہوا پرند (دھڑ دھڑ) اڑ کر اور کہیں اشارہ پاکر دہاں ہی آ جاتا ہے۔ جہاں وہ بندھا ہوا تھا۔ بالکل اسی کی طرح یہ من ہر چار طرف گھوم پھر کر کہیں اشارہ پاکر پران کا ہی سہارا لیتا ہے۔ کیونکہ یہ من اے بیٹے! پران سے بندھا ہوا ہے۔

۳۔ اب اے بیٹے! تم مجھ سے بھوکھ اور پیاس کی اصلیت کو دیکھو جب کسی پرش کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ وہ بھوکا ہے (تو اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ چل اس کی کھاٹی، مولیٰ غذا کو لے جا رہا ہے۔ پس جیسے گونا گئے اشوناتے اور پرش نامے سے اسی طرح جل (دھواں) کو نیچے لئے جاتا ہے اور بھوکھ لگا رہا ہے) کو اشنا یا کہتے ہیں اسی طرح رواج کے نیچے جالے سے، یہ جو انگر نکلا ہے۔ درشریر پیدا ہوا ہے، یقین کر۔ کہ کثیر

سبب کے نہیں ہوگا۔ کیونکہ کارج بغیر ست کارن کے نہیں ہوتا۔  
۴۔ اس کا سبب سولے ناچ کے اور کہاں ہو سکتا  
ہے؟ اسی طرح بیٹے! ناچ بھی ایک انکڑ ہے۔ اس کے بھی سبب  
کوٹھوٹھ اور وہ تیج رآگ ہے۔ اسی طرح بیٹے! تیج بھی انکڑ ہے  
اس کے بھی سبب کوٹھوٹھ اور وہ لے بیٹے! یہ ہے پس بیٹے!  
ان ساری پر جاؤں کا اصل ست ہے۔ اب بھی اس موجودہ  
حالت میں وہ ست ہی کے آسرے ہیں۔ اور آخر میں ست میں  
لے ہوتے ہیں۔

گونا لے۔ گوالا  
تشریح اشونا لے۔ سائیں  
پرش نا لے۔ سپ سالار پاراجہ

یہ سب لے جالے ہیں۔ اسی طرح ان کا لے جانے والا بل  
ہے۔ یعنی ناچ کھانے کے بعد مضم ہو کر تمام جسم میں لے جایا جاتا  
ہے۔ پھیل جاتا ہے۔ تب بھوک لگتی ہے۔ اشتاء بھوک کو کہتے  
ہیں۔

اور جب کہا جاتا ہے۔ کہ پرش پیا سا ہے (تو اس کا مطلب  
یہ ہے کہ آگ اس کو لے جا رہی ہے۔ جو کچھ اس نے پیا ہے (یعنی  
وہ پران وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے) پس جس طرح یہ  
گونا لے! اشونا لے۔ پرش نا لے ہے۔ اسی طرح آگ کو آدنا کہتے

ہیں اس طرح رہائی کے خشک ہونے سے اسے بیٹے! یہ جو انکسرجیم پیدا ہوتا ہے۔ یقین رکھ۔ یہ بغیر سبب کے نہیں ہے۔  
گشمر معج۔ ادنیٰ۔ جل کالے جانا۔

۶۔ اسے بیٹے جس طرح یہ تین دیوتا ران جل اور تیج (پوروش کو مل کر ہر ایک غنوں والا ہو جاتا ہے۔ وہ پہلے رچو تھے۔ چھٹیوں اور ساتویں گھنڈ میں) کمدیا ہے۔ جب کوئی آدمی یہاں سے چلا جاتا ہے۔ تو اس کی بانی من میں لے ہوتی ہے۔ پراٹوں پران تیج میں تیج پرا دیوتا رست) میں جو سب سے لطیف (سوکشم) ہے۔

۷۔ یہ سب کچھ اسی آتما سے آتما دالا ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ اسے سویت گیتا وہ تو ہے (بیٹے نے کہا) جگن! مجھ کو بچھرتا ہے۔ باپ نے جواب دیا یہ ایسا ہی ہوگا

## نواں گھنڈ

۱۔ اسے بیٹے! جس طرح شمد کی مکھیاں شمد بناتی ہیں مختلف مقامات کے درختوں کے رسوں کو پھر یہ تیز نہیں رہتی کہ تم مختلف درخت کے ہیں! اسی طرح مرنے کے بعد جیب پرانی ست میں ملتے ہیں۔ ان کو تیز نہیں رہتی۔

۲۔ وہ پھر اسی شکل میں پیدا ہوتے ہیں جس شکل میں پہلے رہتے تھے۔ چاہے وہ چیتا ہو۔ شیر ہو۔ بھیڑیا ہو۔ ترکھ ہو۔ کیرا ہو۔ کوڑا ہو۔

پشو ہو۔ یا پھر ہو۔

۴۔ یہ ست کا سب اصل ہے۔ یہ سب کچھ اسی سے ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے بیٹے! سویت کیتو! وہ تو ہے بیٹے! کہا، بھگون مجھ کو پھر بتائیے۔ اس نے کہا بیٹے ایسا ہی ہو۔

## دسواں کھنڈ

۱۔ یہ ندیاں پورب سے پچھم کی طرف بہتی ہیں۔ اور تب سمندر میں جا کر دبھاپ ہو کر اوپر اٹھتی ہیں۔ پھر برس کر دکن کی طرف بہہ کر سمندر کی شکل کی ہو جاتی ہیں۔ ان کو یاد نہیں رہتا۔ وہ کیا ہیں؟  
۲۔ اسی طرح یہ پرانی ست سے نکلے ہوئے نہیں جانتے کہ کہاں سے نکلے ہیں۔ وہ اسی شکل کے ہو جاتے ہیں۔ جو پہلے تھے۔ چاہے وہ چٹیا ہو۔ شیر ہو۔ بھڑیا ہو۔ کچھ ہو۔ کیڑا ہو۔ کھوڑا ہو۔ سو ہو یا پھر ہو۔  
۳۔ یہ لطیف جو سب کا اصل ہے۔ یہ سب کچھ اسی سے آتما والا ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے سویت کیتو! وہ تو ہے۔  
۴۔ بیٹے نے کہا، بھگون! مجھ کو پھر سمجھا دیں۔ اس نے جواب دیا۔ ایسے ہی ہو۔

## گیارہواں کھنڈ

۱۔ بیٹے! اگر کوئی اس بڑے درخت کی جڑ کو ضرب لگائے

تو وہ بھیگا۔ اسی طرح درمیان میں مارے جب بھیگا۔ اگر کوئی چوٹی پر ضرب دے تب بھی بھیگا۔ یہ درخت زندہ آتما سے بھرا ہوا پوری طرح سے زمین کا رس پتیا ہوا ہرا بھرا ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۲۔ لیکن جب اس کی ایک شاخ سے زندگی نکل جاتی ہے۔ وہ خشک ہو جاتا ہے۔ جب دوسری شاخ سے زندگی نکل جاتی ہے۔ وہ بھی خشک ہو جاتی ہے۔ تیسری سے نکل جاتی ہے۔ وہ بھی خشک ہو جاتی ہے۔ تمام درخت سے نکل جاتی ہے۔ وہ سارا درخت سوکھ جاتا ہے۔ اسی طرح بیٹے! تم جانو۔

۳۔ جب جسم سے جان نکل جاتی ہے۔ وہ مر جاتا ہے۔ مگر جان نہیں مرنی۔ وہ جو لطیف سب کا اصل ہے! اسی سے سب آتما والے ہیں۔ یہ سب سے۔ لے شویت کیتوا وہ تو ہے۔

۴۔ بیٹے! کہا! بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیں۔ باپ نے جواب دیا۔ بیٹے! ایسا ہی ہو۔

## بارھواں کھنڈ

۱۔ اس نے کہا! اس بڑے درخت کا ایک پھل لاؤ! شاگرد نے

جواب دیا! یہ موجود ہے!

اس نے کہا! اس کو توڑ ڈال۔ خداوند اس کو توڑ ڈالا۔ اس نے

تم کو کیا دکھائی دیتا ہے! بھگون! چھوٹے چھوٹے دانے! یہ تیرے

ان میں سے ایک کو توڑ دے۔ ”بھگون میں نے توڑ دیا۔“ اس میں  
کیا دیکھتے ہو؟ کچھ نہیں بھگون۔“

۲۔ باپ نے اس سے کہا۔ جہاں تم کو کچھ نظر نہیں آتا۔ وہاں بہت  
بڑا شاندار برگر موجود ہے۔“

۳۔ وہ تو اس کروہ شویت کیتو اوہ لطیف جو سب کا اصل ہے  
سب کچھ اسی سے آتا والا ہوتا ہے۔ وہ ست ہے وہ آتا ہے۔ اے  
شویت کیتو وہ تو ہے۔

۴۔ ربیٹے نے کہا، بھگون! مجھ کو پھر بتائیے۔ باپ نے جواب  
دیا۔ ”ایسا ہی ہو۔“

## تیرھواں کھنڈ

۱۔ اس ننگ کو پانی میں ڈال کر صبح میرے پاس آؤ۔“ اس نے  
ویسا ہی کیا۔ باپ نے اس سے کہا۔ ”بیٹے! رات کو جو ننگ تم نے  
پانی میں ڈالا تھا۔ اس نے آؤ۔“ بیٹے نے اس کو ڈھونڈا۔ لیکن  
نہیں پایا۔ کیونکہ وہ اس میں پھل گیا تھا۔

۲۔ باپ نے کہا۔ اس کے اوپر (کے حصے) سے ذرہ چکھو  
کیا ہے؟ (اس نے کہا) نمکین ہے۔ ”نیچے (کے حصے) سے ذرہ  
چکھو کیا ہے؟“ نمکین ہے۔ اس کے نیچے (کے حصے) سے ذرہ چکھو  
کیا ہے؟ ”نمکین ہے۔“ (باپ نے کہا) اچھا! اب اس کو پھینک کر



میرے پاس آؤ اس نے دنیا ہی کہا اور کہا، تمک جو میں نے ڈال دیا تھا سب جگہ موجود ہے رگوں میں دیکھ نہیں سکتا صرف زبان سے جھکھ سکتا ہوں اباب نے اس سے کہا: بیٹے ابھی حالت رت کی ہے۔ گوتم نہیں دیکھتے۔ مگر وہ (جسم میں) محیط ہے۔  
 ۳۰۔ یقین رکھو وہ جو لطیف سب کی اصل ہے۔ سب انہی سے آتا والا ہوتا ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ اسے شویتا کہتو وہ تو ہے دبیٹے نے کہا، بھگون! مجھے پھر بتائیں۔ باپ نے جواب دیا۔ ایسا ہی ہو۔

## چودھواں کھنڈ

۱۔ بیٹے! اس دنیا میں جب آدمی کی آنکھ میں ٹپی باندھ کر گندھا سے لے جا کر ایک سون سان جگہ میں چھوڑ آئیں۔ اس کے شور کی صدا سے پورب اتو یکھم رب گو سنج اٹھنے میں میری آنکھ میں ٹپی باندھ کر یہاں چھوڑ گئے میری آنکھ میں ٹپی باندھ کر یہاں چھوڑ گئے۔

۲۔ اس پر کوئی رحم دل آدمی اس کی ٹپی کھول دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ یہ گندھا کی راہ ہے تو اس راہ سے چلا جاتا۔ تب وہ دانا شخص ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کو گزرتے ہوئے راستہ پوچھتا جاتا ہے! در آخر کار گندھا میں پہنچ جاتا ہے اسی

طرح جس شخص کو لائق گور و مل جاتا ہے۔ وہ مارگ پونچھ لیتا ہے اور دنیاوی تعلقات سے آزاد ہو کر وہ (است و مونش کو حاصل کر لیتا ہے۔

۳۔ وہ لطیف جو سب کی اصل ہے۔ ست ہے۔ اس سے سب آتما والے ہوتے ہیں وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ شویت کیتو ادہ تو ہے۔

(بیٹے نے کہا) بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیں۔ باپ نے کہا۔ بیٹے ایسا ہی ہو۔

## پندرہواں کھنڈ

۱۔ بیٹے! جب کوئی بیمار ہوتا ہے۔ تو اس کے خویش اقارب اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ را در کہتے ہیں کیا تم مجھ کو جانتے ہو؟ جب تک اس کی بانی من میں لے نہیں ہو جاتی من پران میں۔ پران۔ تیج میں اور تیج پرادیوتا رست، میں لے نہیں ہوتا۔ تب تک وہ جاتا ہے۔

۲۔ مگر جب اس کی بانی من میں لے ہو جاتی ہے من پران میں اور پران پرادیوتا میں۔ تب وہ ان کو نہیں جانتا۔

۳۔ وہ لطیف جو سب کا ست ہے۔ یہ سب کچھ اسی سے آتما

والا ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے سویت کیتو! وہ تو ہے  
بیٹے نے کہا! بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیں۔ باپ نے کہا۔

## سوطھواں کھنڈ

۱۔ بیٹے! جب (چوری کا حرم) ہاتھ بندھا ہوا آتما ہے۔ اور  
کہا جاتا ہے۔ تو نے چور یا ہے۔ وہ انکار کرتا ہے۔ تب حاکم  
حکم دیتا ہے، اس لئے کلہاڑا گرم کرو۔ اگر وہ چور ہے۔ اور  
جھوٹ سے بچنا چاہتا ہے۔ تو وہ جھوٹا۔ جھوٹ سے اپنے آپ  
کو ڈھکا پنتا ہوا۔ گرم لوہے کو پکڑ لیتا ہے تو جل جاتا ہے۔ اور  
سزا پاتا ہے (مارا جاتا ہے)

۲۔ اور اگر وہ چوری کرنے والا نہیں ہے۔ تب وہ اپنے  
آپ کو سچا بنا رکھنا چاہتا ہے۔ تو سچ بولنے والا سچائی سے  
اپنے آپ کو ڈھکا پنتا ہوا گرم لوہے کو پکڑتا ہے۔ وہ نہیں  
جل جاتا۔ اور وہ چھوٹ جاتا ہے۔

۳۔ جیسے وہ سچا آدمی نہیں جلتا۔ اسی طرح یہ سب اسی سے  
آتما والا ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو!  
وہ تو ہے۔ تب اس نے اس کی بات کو جان لیا۔ ہاں اس کی  
بات کو جان لیا۔

# ساتواں پرچہ

## پہلا کھنڈ

۱۔ نار دنت کمار کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ ”بھگون! بھگو  
ریا پدیش دو“ دنت کمار نے کہا۔ ”جو کچھ تم جانتے ہو۔ وہ مجھ کو  
سنادو۔ تب میں اس کے آگے تم کو بتاؤں گا۔

۲۔ نارو نے کہا۔ بھگون! میں بے رگ وید بھر وید۔ سام وید  
چوتھا اقرن وید۔ اتھاس۔ پوران۔ ویدوں کا یہ۔ پتر یہ۔ راشی  
دیو۔ ندھی۔ واکو داگیہ۔ کاین۔ دیو و دیا۔ برھہ و دیا۔ بھوت و دیا۔  
کشر و دیا۔ مکشر و دیا۔ سرب و دیو جن و دیا۔ یہ سب میں نے پڑھا ہے  
گشتر گج۔ یہ سب علوم ہیں۔ جو پہلے زمانہ میں یہاں رائج تھے۔

اتھاس پوران۔ مہا بھارت

ویدوں کا وید۔ علم صرف و نحو

پتر یہ۔ شرادھ۔ کرم کا ٹڈ وغیرہ

راشی۔ علم حساب  
 دیو۔ علم آفرینش  
 ندھی۔ پوشیل اکانومی۔ علم صنعت و حرفت وغیرہ  
 واپو واکہ۔ علم منطق  
 ایکاین۔ راج میتی  
 ایو و دیا۔ رکت علم توفیق الاسماء  
 برمجہ و دیا۔ نمکشا۔ کلب چھند (علم عروض وغیرہ)  
 بھوت و دیا۔ علم الروح۔ یا علم طبقات۔ علم عناصر۔  
 کشت و دیا۔ علم اسلحہ  
 نکشت و دیا۔ علم نجوم  
 سرب و دیا۔ علم زیاق  
 دیو جن و دیا۔ گانا۔ بجانا۔ وغیرہ وغیرہ  
 ۳۰۔ بھگون! میں صرف منتروں کو جانتا ہوں۔ تمنا کو نہیں  
 جانتا۔ میں نے سن رکھا ہے۔ آپ ایسے ہمتاؤں سے ہیں۔  
 جن کہ ستارے ہوئے ہیں۔ لوگ دکھ سے پار ہو جاتے ہیں۔  
 بھگون! مجھ کو بھی آپ دکھ سے پار کریں۔ سنت کمار نے کہا  
 ”تم نے جو کچھ پڑھا ہے۔ یہ صرف نام ہے۔“  
 ۳۱۔ نام ہی رنگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھروں وید۔ پانچواں  
 اتھاس پوران۔ ویدوں کا وید۔ پتر یہ راشی۔ دیو۔ ندھی۔ واکو واکہ  
 اکاین۔ دیو و دیا۔ برمجہ و دیا۔ بھوت و دیا۔ کشت و دیا۔ نکشت و دیا

سرپا وریو جن کی دویا۔ یہ سب نام ہی ہے۔ نام اپنی کی تم پاسنا  
کرد۔

۵۔ وہ جو نام کی برھ کے طور پر پاسنا کرتا ہے۔ جہا تک  
نام کی سمجھ ہے۔ دہاں تک اس کی خواہش کے موافق ہوتا ہے  
ہوتا ہے۔ جو نام کی برھ کی طرح اپنا کرتا ہے؟ دنا روئے  
پونچھا، بھگون! کیا نام سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ رست کمار نے  
کہا، ہاں نام سے بڑھ کر ہے دنا روئے کہا، بھگون! وہ مجھ کو  
بتائیے۔

## دوسرا کھنڈ

۱۔ بانی نام سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ بانی ہے۔ جو ان سب کو  
پورا پورا بتاتی ہے۔ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ چوکتا اکترون وید  
پاسچال اتھناں پوران۔ ویدول کا وید۔ پتر یہ۔ راشی۔ دیو۔ ندھی  
واکو واکہ۔ ایکائن۔ دیو و دیا۔ برھ دیا۔ بھوت و دیا۔ کشر و دیا۔  
مکشر و دیا۔ سرپ و دیو جن کی و دیا۔ دیو اہ۔ پرکھوی۔ دیو اور  
اکاش جل اور تیج۔ دیوتا اور آدمی۔ حیوان و پرند۔ گھاس و نباتات  
گوشت کھانے والے جانور۔ کیڑے۔ کوڑے۔ چوٹی۔ دھرم اور  
ادھرم۔ سچ اور جھوٹ۔ بھلا اور بڑا۔ پیارا اور نفرت۔ اگر بانی نہ موفی  
تو نہ دھرم جانا جاتا نہ ادھرم۔ نہ سچ نہ جھوٹ۔ نہ بڑا نہ بھلا۔ نہ پیارا

بہ نفرت۔ بانی ہی سب کچھ برعہ کو سب کچھ سمجھاتی ہے۔ بانی کی اپاسنا کر۔

۲۔ وہ جو بانی کی برعہ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ اس کے لئے جہاں شک بانی کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ جو بانی کی برعہ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ رنار دے پوچھنا، بھگون! بانی سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے! (سنت کمار لے کما) ہاں بانی سے بڑھ کر ہے رنار دے بھگون! وہ مجھ کو بتائیں

## تیسرا کھنڈ

۱۔ من بانی سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جس طرح بند مٹھی دوا لولے یا دوسرے یا دو بڑے ہڑ کو جان لیتی ہے۔ اسی طرح من۔ نام اور بانی دان دونوں کو جانتا ہے۔ جب کوئی آدمی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں منتر کو پڑھوں۔ تب وہ پڑھتا ہے (وہ خیال کرتا ہے) کرم کروں۔ تب کرم کرتا ہے۔ (جب خیال کرتا ہے) اولاد اور مویشی کی خواہش کروں۔ تب وہ ان کو چاہتا ہے۔ من بلا شک آتا ہے من لوک ہے من برعہ ہے۔ من کی اپاسنا کر۔

۲۔ وہ جو من کی اپاسنا کرتا ہے۔ جہاں شک من کو پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ جو من کی برعہ کی طرح اپاسنا کرتا ہے رنار دے کما! کیا من سے بڑھ کر بھی کچھ

ہے؟ ہاں ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو بتائیے۔

## پوچھا کھنڈ

۱۔ سنکپ من سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جب انسان سنکپ خیال کرتا ہے۔ تب وہ سوچتا ہے۔ تب باقی کو حرکت دیتا ہے اور وہ اسکو نام میں حرکت دیتا ہے نام میں فتر ایک ہوتے ہیں اور فتروں میں کرم۔  
تشریح نام فتر میں ہے۔ فتر میں کرم ہے۔ کیونکہ فتروں ہی میں کرم کا نڈ بتایا گیا ہے۔

۲۔ ان سب اکرموں وغیرہ کا مرکز سنکپ یا قوت ارادی، یہ سنکپ سر دیپاں اور سنکپ میں رہتے ہیں۔ سو یو آتے اور پرتھوی سنکپ والے ہیں۔ والو اور آکاش سنکپ میں لے ہوئے ہیں۔ جل اور تیج سنکپ میں لے ہوئے ہیں۔ سنکپ سے بارش (برشا) سنکپ والی والی ہوتی ہے۔ برشا کے سنکپ سے ناز سنکپ والا ہوتا ہے۔ ان کے سنکپ سے پران سنکپ والے ہوتے ہیں۔ پڑاؤں کے سنکپ فتر سنکپ والے ہوتے ہیں۔ فتروں کے سنکپ سے کرم سنکپ والے ہوتے ہیں۔ کرموں کے سنکپ سے لوگ سنکپ ولسے ہوتے ہیں۔ لوگ کے سنکپ سے ہر ایک چیز سنکپ والی ہوتی ہے۔ یہ سنکپ کی طاقت ہے۔ تم سنکپ کی اپنا سا کر دو۔  
۳۔ وہ جو سنکپ کی برعکس طبع پر اپنا سا کرتا ہے۔ وہ خود



نہو نشیل پر تشھا والا اور دھک سے آزاد ہو کر ان لوگوں کو باتا ہے۔ جو  
 مشکپ والے ہیں۔ دہر دہن۔ پر تشھا والے ہیں۔ اور دھک سے آزاد  
 ہیں۔ جہانک مشکپ کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق  
 کام ہوتا ہے۔ جو مشکپ کی برہ کے طور پر اپنا سنا کرتا ہے (ناراد)  
 جھگون ہاں مشکپ سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے! ہاں مشکپ سے  
 بڑھ کر ہے۔ جھگون! وہ مجھ کو سمجھائیے۔

## پانچواں کھنڈ

۱۔ اچت مشکپ سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جب کوئی پرش سوچا ہے  
 تب وہ اس کا مشکپ کرتا ہے۔ اور تب بانی کو حرکت کرتا ہے۔ اور  
 وہ اس کو نام میں حرکت دیتا ہے۔ نام میں فتر ایک ہوتے ہیں۔  
 اور فتروں میں کرم رہتے ہیں۔

۲۔ ان سب ر شکپ سے لے کر کرم تک، کا چت مرکز ہے  
 یہ چت سروپ ہیں۔ چت میں رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی آدمی چت  
 دسوئے نہ خالی ہے چاہے وہ بہت کچھ جانتا بھی ہو۔ تب بھی لوگ  
 اس کو دشمن کہتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی پرش سوچ والہ ہے۔ تو چاہے  
 وہ کھوڑا بھی جانتا ہو تو لوگ اس کی بات کو خوشی سے سنا چاہتے ہیں  
 کیونکہ چت ان سب کا مرکز ہے۔ یہ سب چت روپ میں چت میں رہتے  
 ہیں۔ تم اس کی اپنا سا کرو۔

وہ چت کی برہ کے طور پر اپنا کرتا ہے۔ وہ خود مضبوط مرد  
پرتھھا والا اور دکھ سے آزاد ہوا ان لوگوں کو پاتا ہے جو سوچ  
سے پورن اٹل پرتھھا والا اور دکھ سے آزاد ہے۔ جہاں تک  
چت کی پہنچ ہے۔ وہاں تنکاس کا کام اس کی خواہش کے مطابق  
ہوتا ہے۔ جو چت کی۔ برہ کی طرح اپنا کرتا ہے۔ "نارو دے کہا  
جھگون راجت سے برہ کر بھی کوئی چیز ہے۔ رست کہا ہے۔ ہاں!  
چت سے برہ کر ہے۔" (نارو) جھگون! مجھ کو وہ بتائیے۔

## چھوٹا چھوٹا

۱۔ دھیان چت سے برہ کر ہے۔ یہ پرتھوی دھیان میں رہتی  
ہے۔ اسی طرح انترکش۔ دیوخل۔ پہاڑ دھیان میں رہتے ہیں  
دیوتا اور انسان دھیان میں گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو ہاں  
دیووں میں سے بڑے ہو رہتے ہیں۔ تو وہ بلا شک دھیان کا چھوٹا  
لئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جو چھوٹے درجہ کے آدمی ہیں۔ وہ  
جھگڑتے۔ غیبت کرتے والے ہوتے ہیں۔ مگر جو  
درجہ کے انسان ہیں۔ دھیان کے پھل کا چھوٹا حصہ لئے ہوئے۔  
دکھائی دیتے ہیں۔ تم دھیان کی اپنا کر دو۔

۲۔ وہ جو دھیان کی برہ کی طرح اپنا کرتا ہے۔ تنکاس  
دھیان کی پہنچ ہے۔ وہاں تنکاس کا کام اس کی خواہش کے

مطابق ہوتا ہے۔ جو دھیان کی برہ کی طرح اپنا کرتے ہیں۔ انہوں نے  
تجکون کیا دھیان سے بڑھ کر کوئی چیز ہے۔ ہاں دھیان سے  
بڑھ کر ہے۔ تجکون! وہ مجھ کو بتائیں۔

## ساتواں کھنڈ

۱۔ دھیان دھیان سے بڑھ کر ہے۔ دھیان کے ذریعہ آدمی  
رگ وید بھر وید۔ سام وید۔ چوتھے انھنرون وید۔ پانچویں آتھن  
پوران۔ ویدوں کے وید۔ پیر۔ راشی۔ دیو۔ ندھی۔ واکو واکہ  
ایکین۔ دیو وویا۔ برہ وویا۔ بھوت وویا۔ کشر وویا۔ نکشر وویا  
سانپ اور دیو جن کی وویا۔ دیو اور پر بھوتی۔ دیو اور آکاش جل  
اور تیج۔ دیوتا اور آدمی۔ چرنا اور برہ۔ گھاس اور درخت۔ تمام  
مانس کھائے والے جانور۔ کھڑے کھڑے چوٹی۔ دھرم اور مہم  
سچ بھوٹ۔ بھلائی برائی۔ پیارا اور نفرت۔ ناج اور رس۔ لوک پر لوک  
ان کو انسان و گیان کے ذریعہ ہی جاتا ہے۔ تم دھیان کی اپنا  
کر رہے

۲۔ وہ جو دھیان کی برہ کی طرح اپنا کرتا ہے۔ وہ دھیان  
دالے ہوتا ہے۔ اور دھیان دے لوگوں کو پاتا ہے۔ جہاں تک  
گپ کی پہنچ ہے۔ وہاں گھاس کا کام اس کی خواہش کے مطابق  
وتا ہے۔ جو۔ پیار کی برہ کی طرح اپنا کرتا ہے۔ بھکون!

کیا دگیان سے بھی کوئی چیز بڑھ کر ہے؟ ہاں دگیان سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! مجھ کو وہ بتائیے۔

## اکھواں کھنڈ

۱۔ بل دگیان سے بڑھ کر ہے۔ ایک بلوان پرش سواو جیان والے پرشوں کو کپا دیتا ہے جب کوئی پرش تل والا ہوتا ہے تو وہ محنتی ہوتا ہے۔ اور جب محنتی ہوتا ہے تو وہ گوروں کی خدمت کے قابل ہوتا ہے۔ جب وہ خدمت کرتا ہے۔ تو ان کا مقرب ہوتا ہے۔ اور جب مقرب ہوتا ہے تو وہ دیکھنے والا بننے والا غور کر لے والا۔ جاتنے والا۔ کام کرنے والا۔ اور کھنے والا بنجاتا ہے۔ بل سے پرکھوئی کھڑی ہے۔ بل سے انتر کش۔ دیو۔ پرست۔ دیوتا۔ نیشہ۔ جیوان۔ پرند۔ شکاری۔ نباتات۔ گورت۔ چانور۔ کیرٹسے۔ کوڑے۔ جیونی (منج بل سے کھڑے ہیں) لوک (دوبا) بل سے کھڑی ہے۔ پس تم بل کی اپاسا کرو۔

۲۔ وہ جو بل کی برھ کے طور پر اپاسا کرتا ہے۔ جہاں تک بل کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کا کام خواہش کے مطابق ہوتا ہے۔ ہاں جو بل کی برھ کی طرح اپاسا کرتا ہے (چھانڈو) بھگون! کیا بل سے بڑھ کر کوئی چیز ہے۔ ہاں بل سے بڑھ کر ہے۔ تب بھگون! مجھ کو وہ بتائیے۔

## نوال کھند

۱۔ اُن بل سے بڑھ کر ہے (کیونکہ ناج بل کا کارن ہے) اگر کوئی شخص دس دن تک کچھ کھائے رتورور میں کسی ہو جائے گی اگر زندہ بھی رہا اگر ناج کھاتا ہے تو وہ دیکھئے۔ سنئے۔ ماتے۔ جاتے کام کر لے اور سمجھنے والا بن جاتا ہے۔ اس لئے تم ناج کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو ناج کی اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ ان نئے لوک کو پاتا ہے جہاں تک ناج کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ ہاں جو ناج کی برہ کی طرح اپاسنا کرتا ہے یہ بھگون ناج سے بھی بڑھ کر کچھ ہے؟ ہاں ناج سے بڑھ کر ہے یہ بھگون! وہ مجھ کو سمجھائیے۔

## دسوال کھند

۱۔ پانی ناج سے بڑھ کر ہے اس لئے جب اچھی طرح بارش نہیں ہوتی تب پران دکھی ہوتے ہیں۔ کہ اب ناج تھوڑا ہوگا۔ لیکن اگر اچھی بارش ہو تو پران کو سکھ ملتا ہے۔ کہ ناج خوب ہوگا۔ پانی ہی سے یہ مختلف شکل اختیار کر رکھا ہے۔ پر تھوی

انٹرکس۔ دیو۔ پر بت۔ دیو۔ انسان۔ پر ند۔ چنڈ۔ تنکا۔ گھاس۔ نباتات  
گوشت خور جا فور۔ کیڑے۔ کوڑے۔ چوٹی۔ پانی۔ ہی۔ یہ مختلف  
شکلیں اختیار کر رکھی ہیں۔ اس لئے تم ناج کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو جل کی برھ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ تمام  
تنداؤں کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس کو آسودگی ہوتی ہے۔ جہانک  
جل کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے  
ہاں جو جل کی برھ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ بھگون اجل سے  
بڑھ کر بھی کوئی چیز ہے؟ ہاں جل سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ  
مجھ کو بتائیے۔

## گیارہواں کھنڈ

آگ جل سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ آگ ہولے کے ساتھ ملکر  
آکاش کو تپاتی ہے۔ تب لوگ کہتے ہیں۔ گرم ہو رہا ہے۔ تب  
رہا ہے۔ پر سبکا۔ آگ اپنے آپ کو دھلا کر تب جل کو بناتی ہے  
تب پیرا پر اور چاروں طرف چمکتی ہوئی بجلیوں کے ساتھ بادل  
کے گرج پیدا ہوتے ہیں۔ تب لوگ کہتے ہیں۔ چمکتا ہے۔ گرجتا  
برسے گا۔ سو یہ آگ (بجلی کی شکل میں) اپنے آپ کو دھلا کر جل  
برساتی ہے۔ اس لئے تم آگ کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو آگ کی برھ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ خود بخود

تجسوی ہو کر ان لوگوں کو پاتا ہے۔ جو تیج والے ہیں۔ پرکاش سے  
بھرنے ہیں۔ اور اندھیرے سے آزاد ہیں۔ جہاننگ انہی کی پہنچ  
ہے۔ ان کا کام حب خواہش ہوتا ہے۔ جو آگ کی برہ کی طرح  
اپاسنا کرتے ہیں۔ کیا بھگون! آگ سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے!  
ہاں آگ سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو بتائے۔

## پارہواں کھنڈ

۱۔ آکاش آگ سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ سورج اور چاند سجلی  
اور ستارے سب آکاش میں قائم ہیں۔ آکاش کی وجہ سے انسان  
بوتا ہے۔ آکاش کے ذریعہ آرمی سنتا ہے۔ آکاش کے ذریعہ  
آواز بارگشت ہوتی ہے۔ آکاش میں آتمہ بھوگتا ہے۔ جب کسی  
سے ملاپ ہوتی ہے، آکاش میں آتمہ نہیں بھوگتا۔ جب کسی  
سے جدا ہوتی ہے۔ آکاش میں آکر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں  
اور آکاش کی طرف آکر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ رنہ کہ نیچے کی  
طرف اس لئے تم آکاش کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو آکاش کی برہ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ  
آکاش والے لوگوں کو پاتا ہے۔ جہاں کوئی دباؤ۔ ورد نہیں ہے  
اور جو کھلے اور وسیع ہیں۔ جہاننگ آکاش کی پہنچ ہے۔ وہاں تک  
اس کے کام خواہش کے مطابق ہوتے ہیں۔ جو آکاش کی برہ

کی طرح اپنا سنا کرتا ہے۔  
کیوں بھگون! آکاش سے بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ ہاں آکاش  
سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو بتائیں۔

## تیرہواں کھنڈ

۱۔ قوت یادداشت آکاش سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اگر کسی  
جگہ بہت سے آدمی بٹھ جائیں۔ اور ایک دوسرے کی بات کی  
یاد نہ رکھیں تو وہ کچھ نہ سن سکتے ہیں۔ نہ مان سکتے ہیں۔ نہ جان  
سکتے ہیں۔ جب وہ یاد رکھتے ہیں۔ تب ہی من سکتے ہیں۔ اور جان  
سکتے ہیں۔ آدمی، قوت یادداشت ہی کی مدد سے لڑکوں کو جانتا  
ہے۔ مویشیوں کو بھی جانتا ہے۔ پس تم قوت یادداشت کی اپنا سنا  
کرو۔

۲۔ وہ جو یادداشت کی برص کی طرح اپنا سنا کرتا ہے  
جہاں تک یادداشت کی پہنچ ہے۔ اس کا کام حسب خواہش ہوتا ہے  
جو برص کی طرح یادداشت کی اپنا سنا کرتا ہے۔ بھگون! کیا  
یادداشت سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ ہاں یادداشت سے  
بھی بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو سمجھائیے۔



## پود ہواں کھنڈ

۱۔ امید یاداشت سے بھی بڑھ کر ہے۔ امید سے پرورش پا کر یادداشت  
فستروں کو پڑھتی ہے۔ کرم (گیہ وغیرہ) کوئی ہے۔ اولاد اور دھن  
کی خواہش کرتی ہے۔ لوگ اور پر لوگ کو چاہتی ہے۔ اس لئے تم  
امید کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو امید کی برعکس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ امید کے ذریعہ  
اس کی تمام آرزوئیں پوری ہوتی ہیں۔ اس کی پراپتھنائیں ظالی نہیں  
جاتی ہیں۔ جہانک امید کی پہنچ ہے۔ دہاں تک اس کا کام حب خواہش  
ہوتا ہے۔ جو امید کی برعکس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ بھگن کیا امید  
بھی کوئی چیز بڑھ کر ہے۔ ہاں امید سے بڑھ کر ہے۔ بھگن اور وہ بھگن  
آپ بتائیے۔

## پندرہواں کھنڈ

۱۔ پران امید سے بھی بڑھ کر ہے۔ جیسے (ارتھ کے) نابھی میں اترے  
پر دئے رہتے ہیں اس طرح یہ سب پروے رہتے ہیں۔ پران پران سے  
ماتا ہے۔ پران پران کو دیتا ہے۔ پران پران کے لئے دیتا ہے  
پران پتا ہے۔ پران ماتا ہے۔ پران بھائی ہے۔ پران بہن ہے

پران گورو ہے۔ پران براہمن ہے۔  
 تشریح پران۔ یہاں پران کا مطلب ہر نہیہ گرجہ ہے  
 جس میں تمام کائنات پروٹی ہے۔

پران۔ پران والو

پران۔ اندریاں

۲۔ کیونکہ اگر کوئی شخص باپ۔ ماں۔ بہن۔ بھائی یا گورو کو نامنا  
 بات کہہ دیوے تو لوگ کہتے ہیں۔ تجھ کو لعنت ہو۔ تو نے باپ کی ہتیا کی  
 ماں کی ہتیا کی۔ بھائی کی ہتیا کی۔ بہن کی ہتیا کی۔ گورو کی ہتیا کی۔ براہمن  
 کی ہے۔

۳۔ مگر جب ان کے پران نکل گئے ہیں۔ تب چاہے کوئی انکو  
 اکٹھا کرے۔ ہتیا کرے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر کے بھی جلا دیوے۔ تب  
 اس کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ کہ تو نے باپ کی۔ ماں کی بھائی کی بہن کی  
 گورو کی یا براہمن کی ہے۔

۴۔ اس لئے، یہ سب اماں باپ وغیرہ پران ہی میں جو اس طرح  
 دیکھتا ہے۔ مانتا ہے۔ سمجھتا ہے۔ وہ اتنی وادی ہوتا ہے۔ اگر اس سے  
 سوال کیا جائے کہ کیا تو اتنی وادی ہے تو وہ بے شک کہے۔ میں اتنی  
 وادی ہوں۔ اس سے وہ انکار نہ کرے۔

۵۔ اتنی وادی۔ سب سے اونچے کا پر گٹ کر نیوالا  
 تشریح پر برہمہ کا جانتے والا۔

## سولہواں کھنڈ

۱۔ اس کے آگے نارو نے کچھ نہیں پوچھا۔ وہ مطمئن ہو گیا۔ تب سنت کمار نے اس کو ادھکاری جان کر کہا، مگر دراصل اتنی واوی وہ ہے جو ستیہ بڑھ کو سب سے بڑھ کر کہتا ہے نارو نے کہا، اے بھگون! میں آپ کی مہربانی سے اتنی واوی بنوں سنت کمار نے جواب دیا، تب ستیہ بڑھ کو ستیہ بڑھ کی خواہش ہوئی چاہئے نارو! ہاں بھگون! میں ستیہ بڑھ جانتا چاہتا ہوں۔

## سترھواں کھنڈ

۱۔ جب کوئی شخص ستیہ کو سمجھتا ہے۔ تب وہ ستیہ کو کہتا ہے جو ستیہ کو سمجھتا نہیں ہے۔ وہ ستیہ کو نہیں بتلاتا صرف وہی جو ستیہ کو جانتا ہے۔ ستیہ کو بتاتا ہے۔ پس ہم کو دگیان کی تحقیقات کرنی چاہئے۔ بھگون! میں دگیان کو جانتا چاہتا ہوں۔

## اٹھارہواں کھنڈ

۱۔ جب کوئی شخص من کرتا ہے۔ تب سمجھتا ہے۔ جو من نہیں کرتا وہ  
نہیں سمجھتا۔ صرف جو من کرتا ہے۔ وہی سمجھتا ہے۔ پس ہم کو من کرنے  
کی تلاش ہونی چاہئے  
بھگون! میں من کو جانتا چاہتا ہوں۔  
تشریح۔ من۔ خور کرنا

## انیسواں کھنڈ

۱۔ جب کسی پرش میں شردھا ہوتی ہے۔ تب وہ اس کا من کرتا  
ہے۔ جن میں شردھا نہیں ہے۔ وہ من نہیں کرتا۔ صرف وہی شخص  
جو شردھا رکھتا ہے۔ من کرتا ہے۔ پس ہم کو شردھا کی تحقیقات  
کرنی چاہئے۔ بھگون! میں شردھا کو جانتا چاہتا ہوں۔  
تشریح۔ شردھا۔ یقین۔ عقیدہ

## بیسواں کھنڈ

۱۔ جب کوئی شخص نشٹا والا دھور و پراپا ہوتا ہے۔ تب وہ

شر دھا والا بننا ہے۔ وہ جو نشٹا والا نہیں ہے۔ شر دھا والا نہیں ہوتا  
صرف وہی شر دھا والا ہوتا ہے۔ جو نشٹا والا ہے۔ پس ہم کو نشٹا کی  
تحقیقات کرنی چاہئے۔

بھگوان! میں نشٹا کو جانتا چاہتا ہوں۔  
نشٹا۔ تنظیم جو دل مضبوطی سے قائم ہو مگر  
تشریح عقیدہ شر دھا کے ساتھ۔

## اکیسواں کھنڈ

۱۔ جب کوئی شخص اپنے کرب کو پورا کرتا ہے۔ تب وہ نشٹا  
والا ہوتا ہے۔ وہ جو اپنے کرب کو پورا نہیں کرتا۔ نشٹا والا نہیں  
بنتا۔ صرف وہ جو اپنے کرب کو پورا کرتا ہے۔ نشٹا والا بننا ہے  
پس ہم کو کرب کی تحقیقات کرنی چاہئے۔  
بھگوان! میں کرب کو جانتا چاہتا ہوں۔

## بائیسواں کھنڈ

جو شخص اپنے آپ میں سکھ پاتا ہے۔ وہ کرب کو پورا کرتا  
ہے۔ جو اپنے میں سکھ نہیں محسوس کرتا۔ وہ کرب نہیں کرتا۔  
صرف وہی جو کرب نہ اپنے آپ میں سکھ پاتا ہے۔ وہی کرب

کو پورا کرتا ہے۔ پس ہم کو سکھ کی تحقیقات کرنی چاہئے۔

## تیسواں کھنڈ

۱۔ جو بھور بھدر بڑا ہے۔ وہ سکھ ہے۔ الپ (حدوائے) میں سکھ نہیں ہے۔ صرف ہونا ہی سکھ ہے۔ پس ہم کو بھونا کی تحقیقات کرنی چاہئے۔

بھگون یا میں بھونا کو جانتا چاہتا ہوں۔

## چوبیسواں کھنڈ

۱۔ جہاں پرش نہ کسی اور کو دیکھتا ہے۔ نہ اور کو سنتا ہے۔ نہ اور کو جانتا ہے۔ وہ ہونا ہے۔ اور جہاں پرش اور کو دیکھتا ہے۔ اور کو سنتا ہے۔ اور کو جانتا ہے۔ ہونا امرت ہے۔ الپ مرتے (مرنے والا ہے)۔

۲۔ بھگون بھونا کس میں قائم ہے۔

۳۔ اپنی ہمارا قائم ہے (سنسار میں لوگ گاہ گھوڑے ہاتھی بشکریہ ان سب کی ہمارا لگیت) گاتے ہیں۔ میں ایسا نہیں کہتا کیونکہ (ایسا کہنے میں) دوسرا مالک (دوسرے) اپنی ملکیت میں (آشرائیت ہے) مگر ہونا سوا اپنے اور کسی میں قائم نہیں ہے، بلکہ

میں کہتا ہوں کہ

## پچیسواں کھنڈ

۱۔ وہی (بھونا) پیچھے ہے اور پرے پیچھے ہے۔ سامنے سے  
 دائیں سے اور بائیں سے۔ وہی سب کچھ ہے۔ اب اس (بھوما کا)  
 انکار کے سہان میں رمن کی صورت میں اظہار ہوتا ہے۔  
 میں ہی بنچا ہوں۔ میں اوپر ہوں۔ میں پیچھے ہوں۔ میں سامنے  
 ہوں۔ میں دائیں ہوں میں بائیں ہوں۔ میں ہی سب کچھ ہوں۔  
 ۲۔ پنچلا اس بھوما کا آتما دیش ہے۔ آتما کے طور پر پیش  
 ہے۔ آتما ہی نیچے ہے۔ آتما ہی اوپر ہے۔ آتما ہی پیچھے ہے۔ آتما  
 ہی سامنے ہے۔ آتما ہی دائیں ہے۔ آتما ہی بائیں ہے۔  
 آتما ہی سب کچھ ہے۔ جو اس طرح دیکھتا ہوا نہن کرتا ہوگا۔ اور  
 جانتا ہوگا آتما میں پریم رکھتا ہے۔ آتما میں کھیلتا ہے۔ آتما کے ساتھ  
 جوڑا ہوتا ہے۔ آتما میں آتما بھوگتا ہے۔ وہ سوراٹ (مالک)  
 بن جاتا ہے۔ اس کا سب لوگوں میں اختیار ہوتا ہے یعنی سب میں  
 داخل ہو کر ان کا مالک بن جاتا ہے، مگر وہ جو اس سے مختلف  
 طور پر جانتے ہیں۔ وہ ناش ہونے والے لوگوں میں رہتے  
 رہتے ہیں۔ اور وہاں ان پر دوسرے راج کرتے ہیں۔ ان کو  
 کسی لوگ میں اختیار راڈادی انہیں ملتا۔

## چھبیسواں کھنڈ

۱۔ جو اس طرح دیکھتا ہے۔ مانتا ہے۔ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے  
 آتما سے پران پیدا ہوا ہے۔ آتما سے آشا۔ آتما سے یادداشت  
 رمرتی۔ آتما سے آکاش۔ آتما سے تیج۔ آتما سے جل۔ آتما سے  
 زندگی۔ آتما سے موت۔ آتما سے ناج۔ آتما سے بل۔ آتما سے گین  
 آتما سے دھیان۔ آتما سے چت۔ آتما سے سنگاپ۔ آتما سے بن۔ آتما  
 سے بانی۔ آتما سے نام۔ آتما سے مہتر۔ آتما سے کرم۔ (یگیہ وغیرہ)  
 سب پیدا ہوتے۔ ہاں یہ سب آتما ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔  
 ۲۔ اس کی تائید پر یہ شلوک ہے۔ وہ جو اس طرح دیکھتا  
 ہے۔ وہ نہ موت کو۔ نہ مرض کو۔ نہ دکھ کو دیکھتا ہے۔ وہ جو اس  
 طرح دیکھتا ہے۔ وہ ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ اور ہر ایک سے  
 ہر ایک کو حاصل کرتا ہے۔ وہ ایک طور پر وہ درستی سے پہلے  
 تین طرح سے ہوتا ہے (تیج۔ جل۔ ناج) وہ پانچ طرح سے ہوتا  
 ہے۔ وہ سات طرح سے ہوتا ہے۔ وہ دو نو طرح سے ہوتا  
 ہے۔ اور پھر وہ گیارہ طرح کا بتایا گیا ہے۔ اور ستوا اور دس  
 ایک اور ہیں ہزار ہے۔ جیسا انسان کی غذا لطیف ہو جاتی  
 ہے۔ تو اس کے انتہ کرن راندر وئی جو اس ابھی لطیف ہو جاتی  
 ہیں۔ اور جیسا انتہ کرن شدہ ہو جاتے ہیں۔ تو یادداشت اہل ہو



جاتی ہے اور جب ہو جا آتا، کی سرتی اٹل ہو جاتی ہے۔ تب  
 ساری گریں کھل جاتی ہیں۔  
 پس اس طرح جگوان سزت کمار نے نار و کو آگیاں کے پار  
 کا کنارہ دکھا دیا۔ اس رقت اس کے (دل کا) میل اتر گیا۔ جبکو  
 لوگ سکند کہتے ہیں۔

ایک۔ پہلے ایک ہی توقع  
 تشریح میں ہزار۔ بھر ہزاروں بن گئے۔  
 اندریوں کی غذا۔ شہد۔ ہر شہد وغیرہ۔ جیباں  
 ہلک دیں کچھ نہیں ہوتا۔ تب اٹھ کر ن شہد ہوتا ہے۔

# آکھواں پر پٹھک

## پہلا کھنڈ

۱۔ یہ جو برھ پور ہے۔ اس میں ایک چھوٹا سا کنول کا منڈ ہے  
 اس کے اندر ایک چھوٹا آکاش ہے۔ اس کے اندر جو کچھ ہے وہ

تحقیقات کرنے کے قابل رہے اس کی تلاش ہونی چاہئے۔

تشریح کنول کا مندر۔ انسان کا شری

آکاش۔ خلوجک۔ برحد

۲۔ اور اگر اس کو کہیں کہ یہ برحد کا شری ہے۔ چھوٹا سا اس میں کنول کا مندر ہے۔ اور چھوٹا سا اس کے اندر آکاش ہے۔ اب اس کے اندر جو ہے۔ وہ کیا ہے جس کی تحقیقات کرنی چاہئے جس کی تلاش ہونی چاہئے۔

تشریح۔ یعنی اس تلاش کا نتیجہ باقاعدہ کیا ہوگا یہ سوال ہے۔

۳۔ تب وہ کہے جتنا بڑا یہ باہر آکاش ہے۔ اتنا بڑا یہ ہر دے کے اندر کام آکاش ہے۔ دیو اور پرتھوی دونوں اس کے اندر سمائے ہوئے ہیں۔ دونوں آگنی اور دایو۔ دونوں سورج اور چاند بجلی اور ستارے۔ اور جو کچھ اس آتما کا اس لوک میں ہے۔ اور جو نہیں ہے۔ وہ سب اس میں سکایا ہوا ہے۔

۴۔ اور اگر اس کو کہیں اس برحد پور میں اگر سب کچھ سکایا ہوا ہے سارے عناصر اور تمام خواہشیں۔ تو جب بڑھا پا آتی ہے۔ یا یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ تب پھر اس کے پیچھے کیا کچھ رہتا ہے۔

۵۔ تب وہ کہے اس کے بڑھاپے سے وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کی موت سے وہ مڑتا ہے۔ یہ سچا برحد پور ہے۔ اس میں

ساری خواہشیں سمائی ہوئی ہیں۔ یہ آتا ہے۔ جو تمام باپوں سے  
الگ ہے۔ بوڑھا یا اور موت سے پر ہے۔ رنج سے آزاد بھوک  
پیاس سے آزاد ہے۔ وہ سچی آواز دل والا۔ اور سچے سنگھاپ والا  
ہے۔ جیسے کسی راہبر کی، رعیت قانون کے موافق چلتی ہے اور  
جس طرح سے ان کا حق ہو۔ چاہے وہ جگہ ہے پاکھیت کا ٹکڑا  
ویسے ویسے وہ اس کو بھوکتا ہے۔

۴۔ اور جیسے یہاں کرم اتنی ہی وغیرہ اسے جو لوگ جیتا گیا ہے  
وہ چین ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی پر لوک میں وہ پھل چین ہو جاتا ہے  
جو یہاں پیہ کرموں سے جیت لیا گیا ہے۔ تب وہ پورش جو اس  
آتما کو اور سچی آرزوں کے تلاش کئے ہوئے بغیر اس لوک سے  
پل دیتے ہیں۔ ان کے لئے تمام لوگوں میں آزادی نہیں ہے۔  
مگر جو اس آتما کو اور ان سچی آرزوں کو پا کر کے اس لوک سے چلتے  
ہیں۔ ان کے لئے تمام لوگوں میں آزادی ہے۔

## نومسراکھند

- ۱۔ اگر اس کو پتری لوک کا خواہش ہے۔ تو اس کے محض سنگھاپ  
دخیال کر لے سہی سے پتری سامنے سامنے پرگت ہوتے ہیں۔  
اور وہ پتری لوک سے مل کر آتما بھوکتا ہے۔
- ۲۔ اور اگر وہ بھراتر، لوک کا خواہش والا ہے۔ تو اس کے

خیال کرتے ہی سے بھائی پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ براہتری لوک سے مل کر آتد بھوگتا ہے۔

۳۔ اور اگر وہ بھراتری لوک کا خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے بھائی پرگٹ ہوتے ہیں اور وہ ہراتری لوک سے مل کر آتد بھوگتا ہے۔

۴۔ اور اگر وہ بھگتی لوک کا خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے بہنیں اس کے سامنے پرگٹ ہوتی ہیں اور وہ بھگتی لوک سے مل کر آتد بھوگتا ہے۔

۵۔ اور اگر وہ متر لوک کی خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے متر سامنے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ متر لوک سے مل کر آتد بھوگتا ہے۔

۶۔ اور اگر وہ گندہ مالیہ کی خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے ہی گندہ اور مالیہ پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ گندہ مالیہ لوک سے مل کر آتد بھوگتا ہے۔

۷۔ اور اگر وہ ان پان لوک کی خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے کھانے پینے کی چیزیں پرگٹ ہوتی ہیں۔ اور وہ ان پان لوک سے مل کر آتد بھوگتا ہے۔

۸۔ اور اگر وہ گیت اور باجے کے لوک کا خواہشمند ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے گیت اور باجے پرگٹ ہوتے ہیں اور وہ گیت اور باجے کے لوک سے مل کر آتد بھوگتا ہے۔

۹۔ اور اگر وہ ستری لوک کا خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے ستری پر گٹ ہوتی ہیں۔ اور وہ ستری لوک سے مل کر آئندہ بھوگتا ہے۔

۱۰۔ جو چیز وہ جانتا ہے جس کو جانتا ہے۔ سب اسی کے خیال کرنے ہی سے پر گٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ اس سے مل کر آئندہ بھوگتا ہے۔

## تیسرا حصہ

ایہ سچی خواہشیں جھوٹ سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ خواہشیں سچی ہیں مگر ان پر جھوٹ کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ جو کوئی رشتہ دار اس پریش کا یہاں سے چل بسا۔ اس کو پھر یہاں (ان آنکھوں سے) دیکھنے کے لئے وہ نہیں پاسکتا۔

۶۔ لیکن جو اس کے طرز زندہ ہیں۔ جو مر چکے ہیں۔ اور جو کچھ اور بھی ہیں جس کو وہ جانتا ہے۔ مگر نہیں پاسکتا۔ وہ سب یہاں (ہر دے کے مقام میں) پہنچ کر پالیتا ہے۔ کیونکہ یہاں (ہر دے میں) اس کی سچی خواہشیں ہیں۔ جو جھوٹ سے ڈھکی ہیں جس طرح کہ دبے ہوئے سونے کے خزانہ کے اوپر سیر کرتے ہوئے بعض دد لوگ جو معدنیات کے علم سے ناواقف ہیں۔ اس کو نہیں پاسکتے اس طرح یہ تمام جاندار روز بروز برہمہ لوک (ہر دے ستھان) میں خواب

کے وقت جاتے ہیں۔ تب بھی وہ اس کو نہیں پاتے۔ کیونکہ وہ جھوٹ کا بیوہ کر رہے ہیں۔

۳۔ یہ آتما ہر دے میں ہے۔ سچ جی یہ ہر دیم ہے۔ اس لئے وہ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ روز سورگ لوک (سکھتی) میں جاتا ہے۔  
تشریح۔ ہر دیم۔ یہ ہر دے ہے۔ یعنی اس میں آتما رہتا ہے۔

۴۔ جس کو اس پر وشوا اس ہے۔ اپنے جسم سے اٹھ کر اور پر م پرکاشوان کو پاکر اپنے اصلی روپ سے پر گٹھ ہوتا ہے۔ یہ آتما ہے۔ یہ اس نے (شاگرد کے سوال کرنے پر) کہہ دیا ہے۔ یہ ابھی ہے۔ یہ برہ ہے۔ اس برہ کا نام ستیہ ہے۔

۵۔ اس نام دستیہ کے تین حروف ہیں۔ ت۔ ت۔ تے جو ت۔ ہے۔ وہ امرت ہے۔ جو ت ہے وہ مرتیہ ہے۔ اور تے دم لول کو قاعدہ میں رکھتا ہے۔ اس لئے اس کو تے کہتے ہیں۔ وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ روز روز سورگ لوک کو پراپت ہوتا ہے۔

## چوتھا کھنڈ

۱۔ یہ آتما ایک پل ہے۔ ایک حد ہے۔ جس سے کہ ان لوگوں میں خرابی نہ واقع ہو۔ دن اور رات اس پل کو نہیں پار کر سکتے۔ نہ بڑھا پانہ موت۔ نہ رنج۔ نہ پاپ نہ پن۔

۲۔ تمام پاپ سے اس سے لوٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ برہ لوک

پاپ سے آزاد ہے۔ اس لئے وہ جو اس پل سے پار ہوتا ہے۔ اگر اندھا ہے۔ تو سو جھکا ہوتا ہے۔ زخمی اچھا ہو جاتا ہے۔ مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب پرش اس پل سے پار ہو جاتا ہے۔ تو رات بھی دن ہی بن جاتی ہے (اندھیرا دور ہو جاتا ہے)۔ کیونکہ یہ برہم لوک ہمیشہ ہی چمکا ہوا ہے۔

۳۔ یہ برہم لوک صرف ان لوگوں کا ہے جو اس برہم لوک کو برہمچریہ سے ڈھونڈتے ہیں۔ انہیں کو تمام لوگوں میں آزادی ملتی ہے۔

## پانچواں کھنڈ

۱۔ جس کو گیدہ کہتے ہیں۔ وہ برہمچریہ ہے۔ کیونکہ برہمچریہ ہی کے مدد سے وہ جاننے والا ہے۔ اس (برہم لوک) کو پا جاتا ہے۔ جس کو اشت کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہمچریہ ہے۔ کیونکہ برہمچریہ ہی کی مدد سے ڈھونڈ کر وہ (اشٹا) آتما کو پا جاتا ہے۔

۲۔ جس کو سترین کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہمچریہ ہے۔ کیونکہ برہمچریہ کی مدد سے ہی وہ ست (برہم) سے آتما کی رکشا (تران) کو پا جاتا ہے۔ اور جس کو مون کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہمچریہ ہے۔ کیونکہ برہمچریہ کی مدد سے ہی پرش آتما کو ڈھونڈ کر کے اس پر دھیان لگاتا ہے۔

تشریح۔ مون۔ منوتے۔ دھیان کرنا۔

۳۔ جس کو اناش کا این کہتے ہیں۔ وہ دراصل برھچریہ ہی ہے کیونکہ وہ آتما ناںش نہیں ہوتا جس کو پرش برھچریہ کی مدد سے ڈھونڈ کر پاجاتا ہے۔ اور جس کو انانین کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہچریہ ہے کیونکہ انا۔ رتیہ یہ دو سمندر برھچریہ میں ہیں۔ (ار۔ نیہ۔ سمندر) یہاں سے تیسرے دیوالیہ میں ایک تالاب ایرتہ سرے۔ اور ایک اشونھہ درخت ہے۔ جس سے سوم بنتا ہے۔ اور ہرنیہ گرہ کا۔ ایک اپر اجنا مگر ہے اور ایک سنہری پر بھو و متا منڈ پ برھچریہ ہے۔

۴۔ اب وہ لوگ جو برھچریہ کے دوا را برھچریہ میں رہنے والے ان دونوں سمندر آر۔ نیہ کو ڈھونڈھ لیتے ہیں۔ وہ انہیں لوگوں کا ہے۔ ان کے لئے سب لوگوں میں آزادی ہے۔

## چھوٹا کھنڈ

۱۔ اب جو ہر دے کی ناڑیاں ہیں۔ بھورے۔ سفید۔ پیلے اور سرخ رنگ کے رس سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ایسے ہی وہ سورج بھورے۔ سفید۔ نیلے۔ پیلاے۔ اور لال ہے۔  
۲۔ جیسے ایک لمبی چوڑی ٹرک گاؤں کو جاتی ہے۔ ادھر اس (گاؤں) کو اور ادھر اس (گاؤں) کو اسی طرح اس سورج کی کرنیں دونوں لوگوں کو جاتی ہیں۔ ادھر اس لوگ (شری) کو اور ادھر اس



لوک (سورج) کو وہ اس سورج سے چلتی ہیں۔ اور ان ناڑیوں میں آکر داخل ہوتی ہیں۔ ان ناڑیوں سے چلتی ہیں۔ اور سورج میں جا کر داخل ہوتی ہیں۔

۳۔ اور جب کوئی پرش سویا ہو آ رام کرتا ہے (یعنی باہر کے دشیوں سے خالی ہے) اور شدھ ہو کر اپنے باہری سروپ سے بے خبر ہو کر سوین کو نہیں دیکھتا ہے۔ (یعنی سکھتی میں ہوتا ہے) تب وہ ان ناڑیوں میں ہوتا ہے۔ تب اس کو کوئی برائی نہیں چھو سکتی۔ کیونکہ وہ اس وقت سورج کے تیج سے (جو ناڑیوں میں ہے) تیج والا ہوتا ہے۔

۴۔ اور جب کوئی شخص موت کے قریب پہنچتا ہے۔ تب اس کے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے عزیز واقارب اس کو کہتے ہیں کیا تم مجھ کو جانتے ہو۔ وہ جب تک اس مشیر سے نکل نہیں جاتا جب تک ان کو پہچانتا ہے۔

۵۔ مگر جب وہ اس سے نکل جاتا ہے۔ تب وہ انہیں کہوں کے راہ سے (جو سورج سے ناڑیوں تک پھیلی ہوئی ہیں) اوپر چڑھتا ہے (کم بھو گنے کے لئے) یا ادم پردھیان جاتا ہوا جاتا ہے (گیاں ہے) برھہ لوک کو پا کر (جتنے فاصلہ پر من پھینکا جاتا ہے) اتنی دوری میں سورج میں پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سورج میں برھہ لوک کا دروازہ ہے۔ گیا نیوں کے لئے یہ گھاہ ہے۔ گیا نیوں کے لئے بند ہے۔

۴۔ اس رکی تابئید پر یہ شلوک ہے: ایک سو ایک ہر دے  
کی ناڑیاں ہے۔ ان میں سے ایک مودھا دسر کا ادنیٰ حصہ  
چوٹی کی طرف نکلی ہے۔ اس ناڑی سے اوپر چڑھتا ہوا (گیانی)  
امرت کو پاتا ہے۔ دوسری (ناڑیوں سے) نکلنے پر مختلف حالتیں  
نصیب ہوتی ہیں۔ ہاں نکلنے پر مختلف حالتیں نصیب ہوتی ہیں۔

## ساتواں کھنڈ

۱۔ پر جا پتی نے کہا: آتما جو کہ پاپ سے الگ ہے۔ بڑا پاپ  
اور موت سے۔ رنج سے۔ بھوک سے۔ پیاس سے پرے ہے۔ سچی  
آرزوں والا ہے۔ اور سچے خیالوں والا ہے۔ اس کی تحقیقات  
کرنی چاہئے۔ اس کی تلاش کرنی چاہئے۔ وہ جو اس آتما کو  
ڈھونڈھ کر جان لیتا ہے۔ وہ تمام لوگوں کو اور تمام آرزوں کو  
پا لیتا ہے۔

۲۔ دیوتا اور راکشس دونوں نے اس اپدیش کو سنا  
انہوں نے کہا بے شک ہم کو آتما کی تلاش کرنی چاہئے جس  
آتما کو ڈھونڈھ کر پرش تمام لوگوں کو اور تمام آرزوں کو  
پا لیتا ہے۔ یہ کہہ کر اندر دیوتاؤں میں سے اور دروہن راکشسوں  
میں سے یہ دونوں بغیر ایک دوسری سے صلاح کئے ہوئے ہاتھ میں بیگیہ  
کی کٹھی لے کر بہ حیثیت شاگرد (پر جا پتی کے پاس گئے۔

۳۔ وہ دہان میں برس برس پڑی بن کر رہے۔ تب پر جاتی نے ان کو کہا: تم دونوں کس غرض سے یہاں رہتے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا: آپ کے ان لفظوں کا دنیا میں ڈھنڈ رہ چھ رہا ہے کہ آتا جو پاپ سے الگ ہے۔ بڑھاپا اور موت سے الگ ہے۔ رنج بھوک اور پیاس سے الگ ہے۔ سچی آرزوں والا ہے۔ اور سچے مشکپوں والا ہے۔ اس کی تحقیقات کرنی چاہئے اس کی تلاش کرنی چاہئے۔ وہ جو اس آتما کو ڈھونڈ کر جان لیتا ہے۔ وہ تمام لوگوں اور آرزوں کو جیت لیتا ہے۔ پس ہم دونوں اس (آتما) کو چاہتے ہوئے آپ کے پاس آکر رہتے ہیں۔

۴۔ پر جاتی نے کہا۔ یہ جو آنکھ میں پرش نظر آتا ہے۔ یہ وہ آتما ہے۔ یہ وہ ہے جو میں نے کہا تھا۔ یہ امرت ہے۔ یہ ابھی ہے۔ یہ برہ ہے (انہوں نے پوچھا) بھگو ن! یہ جو پانی اور شیشہ میں نظر آتا ہے کون ہے؟ اس نے کہا۔ یہ ہی ان میں نظر آتا ہے۔  
تشریح: آتما ان آنکھوں میں ہے۔ آنکھ بطور خود آتما نہیں ہیں۔  
مہنت در یافت کرنے لگے۔ اس کا جواب آگے آدے گا۔

## آٹھواں کھنڈ

۱۔ پانی کے پیالہ میں تم دونوں اپنے آتما آپ کو دیکھو اور

جو کچھ تم آتما کا نہیں سمجھتے۔ وہ مجھ کو بتاؤ۔ انہوں نے پانی کے پیالہ میں دیکھا۔ تب پر جانتی نے ان سے پوچھا۔ کیا تم دیکھتے ہو۔ انہوں نے کہا بھگوان ہم پورا آتما کو دیکھ رہے ہیں۔ ناخن سے لے کر روم تک اپنے پورے سایہ کو۔

۲۔ پر جانتی نے ان کو کہا۔ اچھے زیور اور لباس پہن کر۔ ہنا دھو کر پھر پانی کے پیالہ میں دیکھو۔ دونوں نے اچھے زیور اور لباس پہن کر ہنا دھو کر دیکھا۔ پر جانتی نے پوچھا۔ کیا دیکھتے ہو۔

۳۔ انہوں نے جواب دیا۔ بھگوان جیسے اچھے زیور و لباس ہم پہنے ہوئے ہیں اور ہنا سے دھوئے ہیں۔ پر جانتی نے کہا۔ یہ آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے۔ یہ برہ ہے۔ تب وہ دونوں خوش ہو کر چلے گئے۔

۴۔ ان کو دیکھ کر پر جانتی نے کہا۔ یہ دونوں آتما کے جاننے اور ڈھونڈنے بغیر جاتے ہیں۔ ان دونوں میں سے جو کوئی دیوتا یا راکشس اس اپ نشد کو دکھ کر شریہ آتما ہے، سمجھیں گے۔ وہ برباد جائیں گے۔

۵۔ اب دروچن تو خوش ہو کر اسی طرح راکشوں کے پاس گیا اور ان کو اپ نشد اپدیش کی کہ یہ آتما جسم ہی، پوجا کے قابل ہے اور آتما دیہہ ہی، سیوا کے قابل ہے۔ اور وہ جو یہاں آتما دیہہ کو پوجتا ہے اور آتما دیہہ کی سیوا کرتا ہے۔ وہ لوگ اور پر لوک دونوں کو پاتا ہے۔

۱۰۔ اس لئے اب بھی جو یہاں نہ وال دیتا ہے۔ نہ خبردار کہتا ہے۔ نہ گیم کرتا ہے۔ اس کو لوگ کہتے ہیں۔ یہ راکشس ہے۔ کیونکہ راکشوں کی اپ نشہ (یہ آتما سدھانت) ہے۔ وہ مردہ جسم کی خوشبو۔ مالا وغیرہ سے لباس اور زیور وغیرہ سے آراستہ کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ اس طرح ہم اس لوگ کو جاتے ہیں۔

## لواں کھنڈ

۱۔ مگر اندر نے دیوتاؤں کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی سوچا جب شریر زیور و لباس پہنتا ہے اچھا لگتا ہے (اس کے زیور لباس پہنے سے) سایہ بھی اچھا لگتا ہے۔ یہ بھی شریر کے صاف ہونے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح جسم کے اندھا ہونے سے یہ بھی اندھا ہو جاتا ہے۔ کانا ہونے سے کانا ہو جاتا ہے۔ لولا لنگڑا ہونے سے لولا لنگڑا ہو جاتا ہے۔ پس جھگڑا اس سدھ میں کوئی بھائی نظر نہیں آتی۔

۲۔ شاگرد کے طور پر گیم کی لکڑی لے کر پھر رہا پتی کے پاس گیا۔ رہا پتی نے اس سے پوچھا: اندر! تم تو شانت ہو کر دروچن کیسافتہ چلے گئے تھے۔ پھر کس غرض سے واپس آئے ہو۔

۳۔ اس نے کہا: بھگون! جس طرح پر یہ سایہ شریر کے زیور و لباس پہننے سے زیور و لباس والا ہوتا ہے! اس کے صاف ہونے

سے وہ صاف دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح اس قسم کے اندھے ہونے پر وہ اندھا۔ کاننا ہونے پر کاننا۔ لولا لنگڑا ہونے پر لولا لنگڑا۔ اور شریر کے ناش ہونے پر یہ بھی ناش ہو جاتا ہے۔ اس رسد ہانت میں کوئی بھلائی نہیں نظر آتی۔

۴۔ اس نے جواب دیا: اندرا بیشک ایسا ہی ہے (سایہ آتما نہیں ہے) مگر میں تجھ کو پھر اسی اصلی آتما کا اپدیش کروں گا۔ مگر چونکہ تمہارے من میں کثافت ہے، بتیں برس اور برہمچاری شکر یہاں رہو۔ اس نے بتیں برس اس کے پاس رہ کر دبر بھر یہ پالن کیا، تب پر جاپتی نے کہا۔

## دسواں کھنڈ

۱۔ یہ جو سوپن میں اپنی ماکو سمجھتا ہوا دچرتا ہے۔ یہ آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ تبار مڑ مطمئن ہو کر چلا گیا۔ لیکن دیوتاؤں کے پاس پہنچنے سے پہلے اس کو خوف ہوا (اس نے سوچا) سچ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کہ اگر یہ جسم اندھا ہو جائے تو (سوپن کا دیکھنے والا) اندھا نہیں ہوتا۔ اگر یہ کاننا ہو تو وہ کاننا نہیں ہوتا۔ نہ اس کے عیب سے وہ عیب والا ہوتا ہے۔

۲۔ نہ اس کے مارے جانے سے وہ مرتا ہے۔ نہ اس

کے کاننا ہونے سے وہ کاننا ہوتا ہے۔ تب بھی یہ سمجھتا ہے مارنے  
ہیں۔ لوگ اس کا پیچھا کرتے ہیں۔ یہ رنج مانتا ہے۔ روتا  
ہے۔ اس لئے مجھ کو اس سندھانت میں کوئی بھلائی نہیں  
نظر آتی۔

نشرِ نوح  
خواب میں یہ سب حالتیں گزرتی ہیں۔ پر جاتی  
نے صرف وہیہ کا خیال آتا ہے علیحدہ کرایا  
تھا۔

۳۔ وہ سمجھا ہوا تھا میں لئے ہوئے پھر واپس آیا۔ پر جاتی نے  
کہا۔ اندر اتم تو مطمئن ہو کر چلے گئے تھے۔ کس غرض سے یہاں آئے ہو  
اس نے کہا بھگون! گو یہ سچ ہے کہ یہ شریر اندھا ہو جائے تو  
وہ اندھا نہ ہوگا۔ یہ کاننا ہو جائے تو وہ کاننا نہ ہوگا پھر بھی یہ سمجھتا  
ہے۔ مارتے ہیں بھگاتے ہیں۔ یہ رنج مانتا ہے۔ روتا ہے۔  
پس میں اس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔ پر جاتی نے کہا۔  
ابذ! بیشک بات یہی ہے میں اس کے نسبت پھر تجھ کو اُپدیش  
دونگا۔ تین برس اور میرے پاس رہ کر برمجہ چریہ کا سیرن کر  
اس نے بتیں برس ایسا ہی کیا۔ تب پر جاتی نے اُپدیش دیا۔

گیارہ ہواں کھنڈ

۱۔ جب یہ سویا ہوا آرم کرتا ہے۔ پرن ہے۔ سوین کو نہیں

دیکھنا۔ یہ آتما ہے۔ پامرت ہے۔ ابھ ہے۔ برج ہے۔ تبا ندر میں ہو کر  
چلا گیا۔ مگر دیوتاؤں کے پاس پہنچنے سے پہلے اس کو خوف معلوم ہوا  
اس نے سوچا کہ رُسو شتی کال کا آتما اپنے آپ کو کبھی اچھی طرح نہیں  
جانتا۔ کہ میں یہ ہوں۔ اور نہ ان حضروں (بھوتوں کو جانتا ہے)  
جیسا کہ جاگرتا ورسون میں جانتا ہے، گویا موت میں لین ہوتا ہے  
میں اس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔

۳۔ پر جانتی نے جواب دیا۔ بیشک اندر یہ ایسا ہی ہے۔ میرا اس  
کی نسبت تجھ کو پھر پدیش کروں گا۔ اس سے مختلف وہ نہیں ہے سچ  
بریں اور یہاں قیام کر۔ اس نے پانچ برس اور قیام کیا۔ یہ ایک سو ایک  
برس ہوئے  $۳۲ + ۳۲ + ۳۲ + ۳۲ + ۱۰ = ۱۰۷$  پورے ایک سو ایک برس  
برہمچاری رہنے پر پر جانتی نے اس کو جواب دیا۔

## بارھواں کھنڈ

۱۔ اندر ایہ جسم مرنے والا ہے جس کو موت نے پکڑ رکھا ہے۔ یہ  
اس لافانی۔ اور بغیر جسم واسے آتما کے رہنے کی جگہ ہے۔ جب تک یہ  
شریر کے ساتھ ایک ہو رہا ہے۔ اس کو دکھ سکھ ہوتا ہے۔ جب تک  
یہ جسم ہے۔ دکھ سکھ کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ مگر جب یہ بغیر جسم کا ہوتا ہے  
تو اس کو دکھ سکھ نہیں ہوتا۔

۲۔ بغیر جسم کے ہیں۔ ہوا۔ بادل۔ بجلی۔ گرج۔ یہ بغیر جسم کے ہیں۔



جیسے یہ اس آکاش سے اٹھ کر پرم پرکاش کو پا کر اپنے اصلی روپ سے پرگٹ ہوتے ہیں۔

۳۔ اسی طرح یہ خدمہ جوا ہوا آتا اس شری سے اٹھ کر پرم پرکاش کو پا کر اپنے اصلی روپ سے پرگٹ ہوتا ہے۔ یہ اتم پرش ہے۔ یہ اس جسم کو جس میں پیدا ہوا تھا یاد کرتے ہوئے ستریوں کے ساتھ بھوک تماش کر کے ہوئے ہنستے ٹھیلے اور آتند لیتے ہوئے دھرتا ہے۔ جیسے گھوڑا رتھ میں بوڑا رہتا ہے۔ اسی طرح اس جسم میں یہ پران جڑا ہوا ہے۔

۴۔ جہاں آکاش میں آنکھ جڑی ہوئی ہے۔ وہاں وہ آنکھ کا پرش ہے۔ آنکھ اس کے دیکھنے کے لئے ہے۔ اور جو یہ جانتا ہے کہ میں اس کو سونگھوں۔ وہ آتا ہے۔ ناک بو محسوس کرنے کی اندری ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ میں سونگھوں۔ وہ آتا ہے۔ بانی بولنے کی اندری اور جو یہ جانتا ہے کہ میں بولوں وہ آتا ہے۔ کان سننے کی اندری ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ میں سنوں وہ آتا ہے۔

۵۔ جو یہ جانتا ہے کہ میں خیال کر دوں وہ آتا ہے۔ من اس کا دیبہ درستی ہے۔ وہ اس دیوی۔ آنکھ روپی من سے ان آرڈوں کو دیکھتا ہوا آتند بھوکتا ہے۔

۶۔ جو یہ برمجہ لوک میں ہے۔ دیتا اس کی اپاسنا کرتے ہیں اس تمام لوک اور تمام آرزوئیں ان کے بس میں ہیں۔ وہ جو اس آتما کو ڈھونڈ کر جان لیتا ہے۔ وہ تمام لوگوں اور تمام آرزوئوں کو پاتا ہے۔ یہ پرہنجاتی

نے کہا۔ ہاں پر جاپتی تے کہا۔

## تیرھواں کھنڈ

۱۔ میں کالے دہرے میں رہنے والا برہ ہے شبل دبرہ کو پراپت ہوتا ہوں۔ شبل سے شیان کو پراپت ہوتا ہوں جس طرح گھوڑا اپنے بالوں کو بچھاڑتا ہے۔ اس طرح پاپ کو بچھاڑ کر چند رجسے راہمو کے منہ سے چھوٹتا ہے۔ اسی طرح آزاد ہو کر اس شریر کو بچھاڑ کر کرتا رہتا ہو کر اب میں شدد ہو کر برہ لوک کو پراپت ہوتا ہوں۔ ہاں پر اپت ہوتا ہوں۔

## چودھواں کھنڈ

۱۔ آکاش تمام نام اور روپ کا دھارن کرنے والا ہے۔ وہ دونوں (نام اور روپ) جس کے درمیان ہے۔ وہ برہ ہے۔ وہ امرت ہے۔ وہ آتما ہے۔ میں پر جاپتی کے دربار کو محل کو پراپت کرتا ہوں میں برہمنوں میں پیش روپ ہوتا ہوں۔ کشتریوں میں پیش روپ اور دیشیوں میں پیش روپ ہوتا ہوں میں نے اس پیش کو پالیا۔ میں پیشوں کا پیش ہے۔ من اس شویت (سفید) کو جس کو کوئی دانت نہیں۔ پھر بھی کھائے والا ہے۔ ایسے شویت بگھر کو پراپت نہ ہوؤں۔ ہاں اس بگھر کو پراپت نہ ہوؤں۔



# منکات

الدور ترجمہ تفسیر

از

از بابوشیورت لال ورن ایکم

# فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۳۳۳	دیباچہ
۳۴۷	پہلا منڈک
۴	پہلا کھنڈ
۳۵۱	دوسرا کھنڈ
۳۶۰	دوسرا منڈک
۴	پہلا کھنڈ
۳۶۵	دوسرا کھنڈ
۳۷۱	تیسرا منڈک
۳۷۵	پہلا کھنڈ
۴	دوسرا کھنڈ
۳۸۰	

## دیباچہ

”منڈک“ لفظ کا مطلب سر ہے۔ یعنی جس طرح جسم میں سر سب سے اونچا ہے۔ ویسے ہی یہ سب اپنشدوں میں افضل ہے بعض کہتے ہیں منڈک کا مطلب ”مونڈنے والی“ ہے۔ یعنی جیسے استرے کی جہازت سے صفائی ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ اپنشد بھی من کے من کے تمام کانٹوں کو مونڈ کر خواہ نکال کر اس کو صاف بنا دیتا ہے۔ چھوٹی اپنشدوں میں ایک کا نام چھریکا اپنشد بھی ہے۔ جس کا مطلب چھرایا استر ہے۔

اس اپنشد میں تین حصے ہیں۔ اور تینوں کے دودھ کئے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں برہم اور وید کے علم کا ذکر ہے دوسرے میں برہم دویا کا خاکہ ہے۔ یعنی برہم کی صفات۔ دنیا سے اس کا تعلق۔ اس کے گیان کے طریقہ کا ذکر ہے۔ تیسرے میں اسی کی اور وضاحت و تشریح کی گئی ہے۔

دویا کی دو قسمیں ہیں اپرا و پرا۔ پہلے میں چار وید چھ یدانگ وغیرہ شامل ہیں۔ آخر الذاکر کا تعلق صرف برہم سے ہے۔ جو

اندر یوں کی سمجھ سے باہر مستغنی الصفات۔ محیط کل اور سب کا خالق ہے۔ یہاں اپراودیا میں وید کے شمول سے صرف کرم کا نڈ کا مطلب پایا جاتا ہے۔ کیونکہ پھر بھی برہم و دیا کا تیا وید ہی سے لگتا ہے۔ اور وید اس سے خالی نہیں ہیں۔ چونکہ وہ کائنات کا خالق ہے۔ اس وجہ سے کائنات اس کی تابع ہے اور وہ بکڑی کے جانے کی طرح اس کو بناتا بگاڑتا رہتا ہے۔ ۱۱، اپراودیا سے مراد علم شریعت سے ہے۔ اراکین شریعت کی تکمیل۔ وقت مقررہ پر ان کی تکمیل و طرز عمل وغیرہ کا علم اس سے متعلق ہے۔ ان کی پابندی سے ان کو اتم جنم ملے گا۔ اور نہ کرنے سے نقصان ہوگا۔

(۲) اپراودیا کا تعلق صرف برہم سے ہے۔ برہم جتنیہ محیط کل لاغیر۔ بلا سبب۔ مستغنی الصفات۔ کسی محدود شکل میں سمجھ میں نہ نہ آئیو والا ہے۔ اسی ہے زندگی۔ من۔ اندر بال۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ مٹی۔ پیدا ہوئے۔ وہ تمام جیوں کا جو ہے اسی کا سبب ہیں۔ جو اس کے گیان سے نکلتا ہوتا ہے۔ (۳) جس طرح برہم کا پرکاش ہوتا ہے جب ہر چیز کا پرکاش برہم سے ہوتا ہے۔ برہم کسی سے کیسے پرکاش ہو سکتا ہے؟ جواب یہ ہے۔ برہم پرکاش شوان ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے اندر تمام کائنات کے اندر پرکاش کر رہا ہے۔ برہم کے گیان کا خاص ذریعہ اوم، کا، بچار ہے۔ جو برہم سے الگ نہیں ہے۔

(۴) اس گمان کا نتیجہ نجات کا مل ہے۔ اس وقت جیو دنیا سے بے تعلق ہو کر برہم میں ہوتا ہے۔ جس طرح بہتے ہوئے ستیل میں مل جاتے ہیں۔

خاص چیز جو ہماری معمولی تمیز و عقل کو برہم کی طرف مخاطب کرتی ہے۔ ان آپنشدوں کی تعلیم کے بموجب ہنسار کا ناشمان ہونا ہے۔ کائنات کا کوئی کارن ضرور ہے۔ کارن رج کارن کے مشابہ ہوتا ہے۔ اگر اس فلسفہ کی مدد سے سلسلہ وار خارجی کائنات پر غور کیا جائے۔ تو یہ غور بدرتج برہم کے علم تک پہنچا دیتا ہے۔ دنیا پانچ متوں سے بنی ہے۔ جن میں برابر تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ مٹی پانی میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ پانی آگ میں اور آگ ہوا میں ہو جاتا ہے۔ ہوا آکاش میں سما جاتی ہے اور آکاش گو تر میں نہیں آتا مگر اپنے کارن شبدر آواز میں غائب ہوتا ہے۔ یہی کیفیت پنج تن مائرا یعنی سوکشم و لطیف عنصر کی ہے۔ یہ من میں اور من ہنسار میں ہنسکار بدھی میں اور بدھی پر کرتی ہیں لے ہوتی ہے پر کرتی برہم میں لے ہوتی ہے۔ یہ حالت پر لے میں ہوتی ہے۔ جب سرشتی ہونے لگتی ہے۔ تب پھر بدرتج پر کرتی سے بدھی بدھی سے ہنسکار ہنسکار سے من من سے گمان۔ اندری و کرم اندری و پنج تن مائرا و پنج تن مائرا سے پنج مہا بھوت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ تبدیلی کی حالت میں رہتے ہیں۔ برہم ان سب سے



کہتے ہیں! در اندر دیگرہ بھی اسی کے نام ہیں۔ یہ برہما سرشٹی میں  
 سب سے پہلا ہے۔ دنیا اسی سے پیدا ہوئی۔ اور وہ دنیا کا نقطہ  
 ہے۔ یہ کسی سے پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ خود ہمیشہ سے موجود ہے اور  
 سب سے بڑا ہے۔ پر ہمہ دیا کا پہلا گوردیسی برہما ہے۔ اس نے  
 سب سے پہلے اس ودیا کو جو سارے علموں کی بنیاد ہے۔  
 اپنے بڑے بیٹے اھتھروا کو سکھائی۔ کیونکہ یہ سب سے بڑا تھا  
 اور پہلا تھا۔

۲۔ برہمانے جو برہمہ ودیا اھتھروا کو بتائی تھی۔ اھتھروا نے  
 قدیم زمانہ میں انگر کو بتائی۔ اس نے پھر بھردواجی ستیہ واہ  
 کو بتائی۔ اور بھردواجی نے یہ پر اور او دیا انگر کو بتلائی۔  
 ہر اوراد و طرح کی دیا میں اور انکو اپرا بھی کہتے۔  
**تشریح** ہیں۔ جن میں دھرم۔ ارتھ وغیرہ کے سادھن بھیجی  
 پریم سب آجاتے ہیں اور اپر برہمہ کا گیان ہوتا ہے۔ پر او دیا  
 سے پر برہمہ کا گیان ملتا ہے۔ پر اورا کا مطلب یہ بھی ہے جو ٹہروں  
 سے چھوٹوں کو ملتی ہے۔ ستیہ واہ بھردواج گوترا کا تھا۔ اس نے  
 وہ بھردواجی کہا گیا۔

۳۔ شونک بڑے گرہستی کا لڑکا حب قاعدہ انگر کے پاس  
 آیا۔ اور اس سے پوچھا: اے قابل تعظیم (رشی)! وہ کون ہے  
 جس ایک کے گیان ہو جاتے سے یہ سب کچھ جانا ہوا ہو  
 جاتا ہے؟

تشریح یہ قاعدہ تھا۔ شاگرد ادب کے ساتھ گوروں کے پاس جا کر سوال کیا کرتا تھا۔

۴۔ اس نے اس سے کہا: برہم کے جاننے والے ہم کو بتاتے ہیں۔ کہ دودو یا تین جاننے کے قابل ہیں۔ ایک پر دوسری اپرا۔

تشریح پرا پر کا ذکر اچھا گیا ہے۔

۵۔ ان میں سے اپرا دو یا ہے۔ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھرو وید۔ سکشا۔ کلپ۔ دیا کرل۔ نرکت۔ چھندا اور جیوتش۔ اور پرا وہ ہے جس کے دوا را وہ اکثر برہم پایا جاتا ہے۔

تشریح دیدل میں زیادہ تر مشبہ برہم کا بیان آتا ہے۔ کرم کا ٹھ۔ پوجا۔ نیگیہ وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔

اس نے اس کو اپرا دیا کہا گیا ہے سکشا صوت لفظی لفظ کے قواعد کلپ جن میں نیگیوں کے متعلق آئیں درسم وردا ہیں۔ دیا کرل صرف نسخے قواعد نرکت۔ جو خصوصیت کے ساتھ ہر چیز کی رتبہ نیگیہ کا ذکر کرتا ہے چھندا۔ نظم جیوتش۔ نجوم یہ سب دید انگ کہلاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وید۔ دید انگ دونوں اپرا دیا ہیں۔ پرا دیا ہیں۔ برہم کا پر برہم مرد پ پایا جاتا ہے۔ دیدل کے گلیان کا ٹھ میں پرا دیا کا بھی مشول ہے۔ مگر نہ یادہ اپرا دیا ہی ہے۔

۶۔ جو نہ دیکھا جاتا ہے۔ نہ پکڑا جاتا ہے۔ جس کا کوئی

گو تر نہیں۔ وزن نہیں۔ نہ جس کے آنکھ میں۔ نہ کان میں۔ نہ  
ہاتھ میں۔ نہ پاؤں میں۔ وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ محیط ہے سب  
کے اندر ہے۔ ہر ت لطیف ہے۔ ناش نہیں ہوتا۔ جس کو  
گیا فی سب بھو قول کا کارن جانتے ہیں۔

تشریح۔ یہ برہم کی تعریف ہے۔ مطلب صاف ہے۔  
جیسے مکڑی رتار چھوڑتی ہے۔ اور سمیٹ لیتی ہے  
جیسے زمین پر پودے اُگتے ہیں۔ جیسے پرش دہر ایک چیز  
جو اس برہمنڈ میں ہیں۔ اس لافانی برہم سے پیدا ہوتی ہے

یہ تمام جگہ اس برہم میں ہے اور اس میں اسی  
تشریح سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسے مکڑی اپنے منہ سے  
تار نکالتی ہے۔ اور پھر لگ جاتی ہے۔ جیسے زمین پر درخت  
دنیا تات اگ کر پھر پوند زمین ہو جاتے ہیں۔ جیسے زندہ  
تحف کے جسم پر بال اور رونگٹے پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے ہی  
اس کائنات کی پیدائش لافانی برہم سے ہوتی ہے۔

۸۔ برہم تپ کے دوارا پھولتا ہے۔ تپ ذات پیدا ہوتا  
ہے۔ ناج سے پران۔ من سستیر۔ لوگ اور کو مول میں  
امرت۔

تشریح۔ برہم کا شریر یہ پر کرتی ہے۔ جب جگہ کی پیدائش  
ہونے لگتی ہے۔ جب اس میں ایک طرح کا  
چھوٹا آتا ہے۔ اسی کو پھولنا کہا گیا ہے۔ جیسے پیرا ہونے

وقت بچ چھوٹا ہے۔ تب اس سے آن (ستھول جگت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی مادہ سے پران زہریہ گرہا دنیا کی زندگی من۔ اور شیر پانچ مابھوت۔ پھر ان سے لوک لوکانتر۔ اور پھر برشوں کے کرم کا نتیجہ جواٹل ہے اور مریت ہے پیدا ہوتا ہے۔ اس امرت کی تاویل نوکس بھی کی جاسکتی ہے۔ جو کرموں سے ملتی ہے یہ جگت پرلے میں برہ سے مل کر ایک روپ ہو جاتا ہے پھر جب سرسٹی ہوتی ہے۔ تب سارے بھید دکھائی دینے لگتے ہیں۔

۹۔ جو سب کو جانتا ہے۔ اور سب کو سمجھتا ہے۔ جس کا تپ گیان روپ ہے۔ اس برہ سے یہ برہما۔ نام۔ روپا در آن پیدا ہوتا ہے۔

تشریح برہم نزدیک ہے اور سرد و دت ہے اس کا تپ منیوں کے تپ کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ وہ گیان روپ ہی ہے۔ اسی پر برہ سے یہ برہما جو ہرنیہ گرہ ہے۔ اور سارے جگت کی جان ہے۔ اور نام روپ مادہ وغیرہ سب پیدا ہوتے ہیں۔

دوسرا حصہ

۱۔ یہ سچ ہے کہ رشتیوں نے منشروں (وید کے) میں جو کرم

دیکھتے ہیں۔ وہ تریا میں مختلف قسم سے پھیلے ہوئے ہیں اس لئے  
تم جو ان کے اچھے پھلوں کے خواہشمند ہو۔ باقاعدہ ان کو انجام  
دو۔ یہ تمہارا راستہ ہے۔ جو پنیہ کے لوگ نہیں جانتے۔

**تشریح** پہلے کھنڈ میں دو دیا ابراہیم کا ذکر کیا گیا۔ اس  
دوسرے میں ابراہیم کا بیان ہے۔ یعنی اس کے سلسلہ  
میں یحییٰ و دوسرے شعبہ کرموں کو اور پھر ان کے پہلوں کے نام  
دیکھا کہ ابراہیم کی طرف لے جانے کا ارادہ کیا گیا ہے۔

ست جگہ میں دنیا کی حالت دیے ہی شعبہ اور اچھی ہوتی ہے  
جیسے نیچے کی ہوتی ہے۔ جب کچھ بڑھتا ہے۔ تب اس کو کرم  
و ضابطہ کی تعلیم ملتی ہے۔ اور اس کی آئندہ زندگی میں اس کا  
پھیلاؤ ہوتا ہے۔ اسی طرح رشوں نے ست جگہ میں دید کے  
مفتروں میں ان کرموں کو دیکھا۔ جو رفتا میں پھیل گئے۔ اور جو  
کرموں کے پھیل کے خواہشمند تھے۔ ان کو تعلیم دی کہ یحییٰ غیرہ  
کرموں کو کہ یہی راستہ ہے جو پنیہ لوگ کو لے جاتا ہے۔

۲۔ جب اگنی کے ملنے پر اس کے شعلے بلند ہوتے ہیں تو پھیلے  
ہوئے گھی کی دوا ہوتیوں کے بغیر آہوتی دینی چاہئے۔

**تشریح** یہ اگنی ہو تو یحییٰ کے متعلق ہے۔ جب آگ جلنے لگے  
تو اگنی سواہ۔ ہوا لے سواہ۔ ان مفتروں سے پھیلے  
ہوئے گھی کا دوا ہوتیوں کے بغیر آہوتی دی جانی چاہئے۔

۳۔ جس کا اگنی ہو تو بنا درش۔ پورناشی۔ پتر ماسی اور اگرین



طرحت یوں کی گئی ہے۔

کالی۔ سیاہ رنگ کی

کرالی۔ خونخاک

منو جو۔ من کی طرح تیز

اسو لوہتا۔ خون کی طرح شربت

سودہ پور ورنہ۔ دھوئیں کے رنگ کی۔

چھوٹکی۔ جس میں سے نیگا بریاں نکلتی ہیں

وشور وپی۔ جس میں قوس قزح کی طرح سارے رنگ ہیں۔

۵۔ جب یہ جھک رہی ہوں تو مناسب وقت پر آہوتی دیتے

ہوئے جو جھان کرم کو پورا کرتا ہے۔ اس کو یہ سورج کی کرنیں

وہاں لے جاتی ہیں۔ جہاں دیوتاؤں کا ایک مالک رہتا ہے۔

تشریح۔ انہی ہوتوں جو جھان وقت وقت پر آہوتی دیتا

دیتا ہے۔ آگ کی زبانیں اس سورج کی کرنیں

ایشور کی پراپتی کی سادھن ہوتی ہیں۔

۶۔ اؤ۔ اؤ۔ اس طرح اس کو گنتی ہوئیں۔ وہ جھپکتی ہوئی آہوتیاں

جھان کو سورج کی کرنوں کی راہ سے اکٹھا لے جاتی ہیں۔ پیاری

پیاری باتیں کہتی ہوئیں اور اس کی تعریف کرتی ہوئیں۔ کہ یہ تمہارا

پوتہ برہمہ لوک ہے جس کو تم نے اپنے پاک کرموں سے حاصل

کیا ہے۔

تشریح۔ آگ کی کرنیں کس طرح آتما کو اوپر لے لو کوں میں

پہنچاتی ہیں۔ ایک معرقت کا نکتہ ہے۔ انسان کرم و دھیان کی وجہ سے تاویر کے لوگوں میں جانے کی قابلیت پیدا کرتا ہے۔ گئی کا سورج سے رشتہ ہے۔ جیسا کہ اس میں قابلیت آجاتی ہے۔ سورج پران کے چھوٹ جانے پر اپنے گئی ہوتر کے پیہ بل سے سورج کی کرنوں میں چڑھ کر سورج لوک کو پہنچتا ہے۔ اس کی دیکھیاں اور اس کا دھرم اس کی تعریفیں کرتے جاتے ہیں۔ اور اس طرح اس کو برہم لوک میں پہنچا دیتے ہیں۔ جو اسی طرح کرنوں کو یکڑ کر سورج میں چڑھ جاتا ہے۔ جیسے پھل برستے ہوئے پانی کے تار کو پکڑ کر باڈل کے مقام پر چڑھ جاتی ہیں۔ وہ پکڑا لیتا ہے۔ مگر گیوں کی اٹھارہ کشتیاں ہیں۔ جس میں شیخ درجہ کا کرم بتایا گیا ہے۔ جو نادان اسی کو پریم کیاں جان کر تعریف کرتے ہیں۔ وہ پھر بھی بدھا اور موت کو پراپت ہوتے ہیں۔

لکشمی راج ان گیوں کو اٹھارہ کشتیاں بتا رہا ہے۔ ان کی اٹھارہ کی دھارت اچھی طرح کسی مفسر نہیں کی۔ شکر چار یوگی سے سولہ رنوج۔ جہان اور اس کی ستری سے مراد لی ہے۔

گیہ وغیرہ اور ان کے کرم پھر بھی گیان کے درجہ سے نیچے ہیں۔ بغیر گیان کے پریم نہیں ملتا۔ اس لئے بغوا حق اس کو سب کچھ سمجھ کر گیان کے سادھن کی طرف متوجہ نہیں کرتے وہ جہنم میں رہنے سے رنج نہیں پاتے۔



۸۔ احمق نادان اڈویا کے اندر رہتے ہوئے اپنے آپ کو  
دانا سمجھتے ہوئے۔ اور اپنے آپ کو پنڈت جانتے ہوئے۔  
زخیں سہتے ہوئے پکڑ لگاتے ہیں جیسے اندھوں کی رہبری  
میں۔

موتہ نادان اگیا فی بن کر اپنے کو پنڈت دانا  
تشریح سمجھتے ہیں۔ وہ کھ سکھ برداشت کر کے اندھوں  
کی طرح جن کا گوردانہا ہوٹوٹے ہیں۔ اور زخیں کھا کھا کر  
پکڑ لگا کرتے ہیں۔ مگر منزل مقصود کو نہیں پہنچتے  
۹۔ وہ دھوکے اڈویا کے رہتے ہوئے سمجھتے ہیں۔ ہم نے  
اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ کیونکہ کرم کرنے والے لوگ راگ رکی (وہ)  
ہے اتو گیان کو نہیں جانتے اس وجہ سے وہ دکھی ہو کر  
مگرتے ہیں۔ جب ان کا لوک چھین ہوتا ہے۔

کرم کر کے نادان سمجھ لیتے ہیں۔ ہمارا مطلب  
تشریح پورا ہو گیا۔ مگر چونکہ گیان ہے۔ اس لئے مہیت  
کی سمجھ نہیں آتی۔ اور جیان کا کرم چھین ہو جاتا ہے۔ تو جس  
لوک کو پراپت ہونے تھے۔ اس سے دکھی ہو کر نیچے کو گرتے  
ہیں۔

یہاں یہ سوال کیا جاسکتا ہے۔ کہ آیا کرم میں اوپرے  
جائے کی قابلیت ہے یا نہیں؟ کرم میں قابلیت ہے۔ کرم  
کرنے سے انسان کے من بہی منزل ہوتے ہیں۔ قوت

ارادی بڑھتی ہے۔ اس لئے وہ اپنی قابلیت کے سبب سے  
اچھے لوگوں میں جا کر پیدا ہوتا ہے۔ مگر گیان نہ ہونے کے سبب  
سے اس میں راگ رہتا ہے۔ اس وجہ سے جب کرم کا پھل  
بھوگ لیتا ہے تب وہی ہو کر نیچے گر پڑتا ہے۔

۱۰۔ یگیہ اور نیک دان کو سب سے اعلیٰ سمجھے ہوئے یہ  
نادان اس سے بہتر اور بھلائی نہیں دیکھتے ہیں۔ وہ سورگ  
کی پیٹھ پر جس کو انہوں نے اپنے نیک کرموں کی وجہ سے  
حاصل کر لیا ہے۔ بھوگ کر اس لوگ یا اس سے بھی نیچے لوگ  
میں داخل ہوتے ہیں۔

**تشریح** نادان اور احمق یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ان دینا۔ لو  
یگیہ وغیرہ کو ناہی سب کچھ ہے۔ اس سے زیادہ  
بھلائی کی بات اور کوئی ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ حالانکہ یہ ذریعہ  
ہیں من کے شدہ اور نزل بنانے کے۔ تاکہ وہ اعلیٰ طاقت کو پا  
سکیں۔ مگر وہ اپنی نادانی سے اسی کو سب کچھ سمجھ کر اور آگے نہیں  
بڑھتے اور پھر سورگ کی پیٹھ پر چڑھ کر جو ان کو شہ کرموں کی  
وجہ سے ملا رہے۔ پھر نیچے انسان کے قالب میں پیدا ہوتے  
ہیں۔ یا اس سے بھی زیادہ نیچے گرتے ہیں۔

۱۱۔ پھر وہ جو جنگل میں تپا ور شر دھا کا شغل کرتے  
ہیں۔ شانت۔ بدیا دان۔ بھیک مانگ کر زندگی بسر کرتے ہوئے  
وہ سورج کے دوار سے وہاں جاتے ہیں۔ وہ امرت پورن

ہیں۔ جو ابناشی سر دہیں۔

تپ اور خرفہ کے کرم شکر اچار یہ کے رت  
تشریح کے موافق سکن برھہ کی ایسا سنا ہے۔ اس

نتر کا مطلب یہ ہے۔ کہ دیا دان عام بن میں رہ کر دانتی  
بن کر تپ کرتے ہیں اور سورج کی کر لائن کے ذوار اپنے

لوگوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ یہ شردھا اور تپ کرنے والے  
مناست چت والے عالم دیا دان دنیاوی تعلقات کو چھوڑ

یاد پر بندھن میں نہیں رہتے۔ اور بھیک مانگ کر اپنا پالن پوش  
کرتے ہیں۔ یہ لافانی اور امتا میں ہیں۔

۱۲۔ کرم کر کے جو لوگ حاصل کئے جاتے ہیں اس کا امتحان  
لے کر براہمن کو چاہئے۔ کہ دیراگ کو پراپت ہو۔ کیونکہ وہ جو

کسی سے نہیں بنا ہے۔ وہ بنے ہوئے سے نہیں ملتا۔ اسکے  
جاننے کے لئے اس کو ایک ایسے گورد کے پاس جانا

چاہئے۔ جو ویدوں کا جاننے والا اور برہمن میں نشٹھا  
رکھنے والا ہو۔

پرماتما کسی سے بنا نہیں ہے۔ کرم کو بنا ہوا کہتے  
تشریح ہیں۔ اس لئے وہ کرم سے کبھی پراپت نہیں ہوتا

براہمن کو چاہئے کہ پہلے یگیہ وغیرہ مشہ کرم جو لوگوں کی پراپتی  
کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ان کو نا شان سمجھ کر اور اچھی طرح

ان کا امتحان لے کر دیراگ دان ہو کیونکہ یہ نا شان اور ان

کے نتیجے بھی ناخوش ہیں۔ وہ جو پناہ مانگتے ہیں۔ کسی جاننے کے لئے چاہئے۔ کہ کسی دیدار کے جاننے والے اور برہمن میں نشٹھا رکھنے والے گورو کے پاس جائے۔

گورو میں یہ دونوں باتیں ضروری ہیں۔ ممکن ہے کہ برہمن کی نشٹھا ہو اور گیلان والا بھی ہو۔ لیکن اگر دیدار کا واقف نہیں ہے۔ تو دوسروں کو سمجھانہ سکے گا۔

۱۱۔ وہ پرش جو اس طرح عزت و تعظیم کے ساتھ (اسکے) پاس آیا ہے۔ جس کے من کو خواہشیں نہیں ستاتیں۔ جو پوری شناختی سے یکت ہے۔ اس کو وہ عالم (گورو) برہمن دیا کا مناسب اپدیش دے۔ جس سے اس نے (خود) اپناشی ستیہ پرش کو جاتا ہے۔

**تشریح** چنانچہ گورو کے پاس عزت اور تعظیم کے ساتھ جاوے اس میں سب سے پہلے چیلانے کے اوصاف موجود ہوں۔ یعنی ویراگ والا ہو۔ دنیا اور عجبی کسی کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ شانت ہو۔ اندریاں بس ہیں ہوں۔ من نشیل ہو۔ ایسے چیلے کو گورو اچھی طرح برہمن دیا (علم معرفت) کی تعلیم کرے۔ جس کی مدد سے اس نے خود اس لایزال اور ستیہ پرش کو جانا ہے۔

یہاں یہ غور کرنے کے قابل بات ہے۔ اگر شاگرد میں ویراگ نہیں ہے۔ تو پھر وہ ستیہ پرش کو نہ پاسکا۔ اگر

اندریاں بس میں نہیں ہیں۔ اور من بچل نہیں ہے تو پھر اس میں  
اس اذناشی کا عکس نہ پڑ سکے گا۔ جہاں آسمان ہاں باسا  
جس میں ذرہ بھی خواہش ہوگی۔ وہ ادبے نہ جاسکے گا۔ نیچے  
ہی کی طرف رجوع رہے گا۔ کرم اور سنگن برہم کی پاسبنا  
نیچے کے لوگوں میں رکھتے ہیں۔ ادبے سرن گیا نی جاتے ہیں  
جواہرت پرش کو پا کر خود اہرت بن جاتے ہیں۔

## دوسرا منڈک

### پہلا کھنڈ

۱۔ سو یہ سچ ہے جس طرح اگنی سے اگنی کے ردپ کی  
کی طرح سینکڑوں چنگاریاں نکلتی ہیں۔ اسی طرح ہے۔  
سو یہ اطرہ طرح کے تتواں لکشر سے پرگٹ ہوتے  
ہیں۔ اور اسی میں لین ہوتے ہیں۔

تشریح  
سارے تتو۔ جیو۔ جنو برہم میں مہتے ہیں  
سرشٹی کے سے اس سے پرگٹ ہوتے ہیں

اوپر ہونے کے لیے پھر اسی میں واپس جاتے ہیں۔ جیسے آگ سے  
چنگاری اسی کے شکل کی نکلتی ہے۔ ویسے ہی اکثر برہمن سے تو  
پرکٹ ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ توراتی پرش بغیر جسم کا ہے۔ وہ باہر اور اندر دونوں  
جگہ ہے۔ جنم نہیں لیتا۔ بغیر پران اور بغیر من کے ہے۔ شدہ  
ہے۔ اکثر جو پر ہے وہ اس سے بھی پر ہے۔  
تشریح اکثر برہمن یہاں شبیل برہمن کو کہا گیا ہے۔  
شدہ برہمن اس سے بھی پر ہے۔ اس برہمن  
کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ وہ شریر رحمت ہے۔ اندر اور باہر  
سب جگہ محیط ہے۔ نہ جنم لیتا ہے۔ نہ اس میں من ہیں۔ اور نہ  
پران ہیں۔ وہ شدہ ہے۔

۳۔ اس سے پران پیدا ہوتا ہے۔ من اور کل اندریاں  
آکاش۔ ہوا۔ روشنی۔ پانی اور زمین جو سب کی دھارن کرے  
والی ہے۔  
تشریح مطلب صاف ہے۔

۴۔ اگنی اس کا سر ہے۔ سورج اور چاند اس کی آنکھیں  
ہیں۔ وشنو (اطراف) اس کے کان ہیں۔ ویدک الہام اس کی  
بانی ہے۔ ہوا اس کا پران ہے۔ اور جگت اس کا دل ہے  
پر بھوئی اس کے پاؤں ہیں۔ یہ سب پرائیوں کا بلا شک و  
شبہ انتہا ہے۔

**تشریح** یہ دراٹ پرش کا نقشہ ہے۔ جیسے اس ہمارے  
 شریر میں آنکھ۔ ناک اور کان وغیرہ سب کا تکرار  
 آتا ہے۔ وہی نقشہ دراٹ سردپ میں بھی گھٹایا گیا ہے۔ جیسے  
 ہم اپنے کل شریر میں دیا پک ہیں۔ ویسے ہی۔ پر ہاتھ سارے  
 برہمانڈ میں دیا پک ہے۔ انکی سے مراد یہاں دیولوک ہے جو  
 سب سے اونچا ہے۔

۵۔ اس سے وہ انکی پیدا ہوئی۔ سورج جن کی لکڑیاں ہیں  
 چندر سے پر جلیہ (بادل) اس سے زمین کی جنسیتی۔ پرش ستری  
 (کے رحم) میں بیج ڈالتا ہے (اسی طرح) بہت سے جیوا اس  
 پرش سے پیدا ہوتے ہیں۔

**تشریح** یہاں پانچ قسم کی انکی بتائی گئی ہے۔ دیوالوک  
 پر جلیہ۔ پرختوی پرش اور ستری۔

جیوا متا دیولوک سے اتر کر پرختوی پرش پر دھارن کرتا  
 ہے۔ جب بارش ہوتی ہے۔ نارج پیدا ہوتا ہے۔ اسی نارج سے  
 بیج بنتا ہے جو ستری پرش کے ساگم سے گرجہ میں آتا ہے  
 تب جیو پیدا ہوتے ہیں۔

۶۔ اس سے (نکلے ہیں) رگ۔ سام اور یجر کے فتر  
 دکشائیں۔ سارے یگیہ۔ اور کورت اور دکشنائیں۔  
 یگیہ کرنے والا۔ اور لوک۔ جن پہ چندر چمکتا ہے۔  
**تشریح** رگ۔ سام۔ یجر۔ تین قسم کے فتر ہوتے ہیں۔

اسی وجہ سے کہیں کہیں تین ویدائیں ہیں۔ فستردوں کے لحاظ سے  
کے گئے ہیں۔ رند وید حقیقت میں چاند میں ہے۔  
دکشا نہیں۔ گیہ کے شروع کر کے قاعدے وغیرہ  
ہیگمہ۔ اگنی ہو تر وغیرہ۔

کرکرم۔ سوم باگ  
دکشنا نہیں۔ جو گیہ کرنے والوں کو دیجاتی ہیں۔  
گیہ کرنے والا اور لوگ۔ یہ گیہ کے پھل میں۔ یعنی گیہ  
برنے سے اولاد گیہ کرنے والی ہوتی ہے۔ اور گیہ کی وجہ  
سے اونچے لوگ ملتے ہیں۔

چندر چمکتا ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو کرکرم کرتے  
ہیں۔ وہ دکشا مارگ سے ان لوگوں کو جاتے ہیں۔ جہاں چندر  
چمکتا ہے اور کرکرم واپاس سنا دلے اتر مارگ سے ان لوگوں  
کو جاتے ہیں۔ جہاں سورج چمکتا ہے۔

۷۔ اس سے بہت قسم کے دیوتا بھی پیدا ہوئے ہیں  
مادھویہ منشیہ۔ پسو۔ بکشی۔ پران۔ اپان۔ چاول اور جو  
پا۔ شر دھا۔ ستیہ۔ براہمیریہ۔ اور بدھی۔

سادھویہ۔ ایک خاص قسم کے دیوتا  
شسترچ پران۔ اپان۔ سانس کو خارج کرنا اور اندر کی طرف  
کھینچنا۔

چاول اور جو۔ جو ہوں میں ٹولے جاتے ہیں۔



تپ تپسیا۔ ریاضت

برصہ چریہ۔ بیج کی رکشا کرتے ہوئے دیا۔

ودھی۔ گیہ کرانے کے ضابطے اور طریقے۔

تپ ستیہ۔ اور برصہ چریہ۔ یہ گیہ کے دلوں میں ورت

کے طور پر پالن کئے جاتے ہیں۔

۸۔ سات اندریاں بھی اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ ساتوں

شعلے۔ سات سمہائیں ریگیہ کی لکڑیاں، سات ہوم۔ یہ سات

لوک۔ جن میں اندریاں وچرتی ہیں۔ یہ گچھا میں رہنے والی ہیں

اور سات سات استھاپن کئے گئے ہیں۔

سات اندریاں۔ دو آنکھ۔ دو ناک۔ دو کان

تشریح اور زبان۔

سات شعلے۔ دیکھنا۔ سونگھنا۔ مننا۔ اور چھکنا۔ دو آنکھ دو

ناک وغیرہ کی مطابقت سے یہ بھی سات ہو جاتے ہیں۔

سات سمہائیں۔ سات اندریوں کی سات وشیوں

کا دگیان

سات لوک۔ سات اندریوں کے سات مختلف مقامات

سر کے سات سوراخ۔ آنکھ کان۔ ناک وغیرہ کی جگہیں۔

گچھا۔ ہر دے۔ دل

سات سات استھاپن کئے گئے۔ ہر اندان کے لئے

یہ اندریاں سات سات ہیں۔

۹۔ اس سے سمندر اور تمام پہاڑ پیدا ہوئے ہیں تمام  
اوشدھیاں اور اس جس رس اسے یہ انتر آتا۔ بھوتوں  
کے ساتھ ٹھہرتا ہے۔

تشریح رس چھ قسم کے ہیں۔ کٹھا۔ مٹھا۔ کوڑا۔ سیلا  
نمکین۔ چرپرا۔

۱۰۔ پریش ہی یہ سب کچھ ہے۔ کرم۔ تب۔ برھ۔ پرہم  
امرت۔ وہ جو اس (ہر دے کی) گچھا میں چھپے ہوئے کو جانتا  
ہے۔ وہ یہاں ہے۔ اے سومیہ اودیا کے گرہ کو کھول  
دیتا ہے۔

تشریح یہ سب کچھ اسی پر مانتا ہے پیدا ہو کر اسی  
کے آشرے رہتے ہیں۔ وہ ہر دے  
کی گچھا میں چھپا ہوا ہے۔ اور یہاں ہی ہے۔ جو اس کو  
مان لیا۔ اس نے اودیا کی گرہ کو کھول دیا۔ اور اس کے  
لئے پھر جڑ جیتن کی گانٹھ کا خون باقی نہیں رہتا۔

## دوسرا کھنڈ

۱۔ یہ برھ (پرگٹ) ہے۔ نزدیک ہے ہر دے کی (گچھا  
میں رہنے والا) پر سدھ ہے۔ منزل مقصود ہے۔ اس میں یہ  
سب گتھے ہوئے ہیں۔ جو چلتا ہے سانس لیتا ہے۔ اور آٹھ

چھکا تلہ ہے۔ اور جو کچھ تم مقبول سوکھم جانتے ہو وہ پوجا کے  
قابل ہے سب میں افضل ہے۔ مخلوقات کی سمجھ سے پر ہے  
ہے۔

**تشریح** دنیا میں جو کچھ نظر آتا ہے۔ خواہ موجود ہے یا  
لینے والے۔ لطیف۔ کثیف وغیرہ۔ وہ ہر دے کی گجیاں  
رہتا ہے۔ اسی سے کہ منزل مقصود ہے۔ وہ پرستش کے  
قابل ہے۔ اور اس قدر ادنیٰ ہے کہ کوئی مخلوق اس کو  
نہیں سمجھ سکتا۔

۲۔ جو روشن ہے۔ جو لطیف سے لطیف ہے۔ جس پر لوگ  
قائم ہیں۔ اور (جس پر) لوگوں کے رہنے والے (تکامل ہیں)  
وہ ابتلاشی برکت ہے۔ وہ پران سے وہ بانی ہے۔ وہ ممکن ہے  
وہ مستی ہے۔ وہ امرت ہے۔ وہ نشانہ لگائے کے قابل  
ہے۔ اسے سو مہر! تو اس کو اپنا نشانہ بنا۔

**تشریح** نشانہ سے یہاں مراد یہ ہے کہ اس کو اپنا  
مراجہ بنا کر لکھ کے سامنے رکھ۔ اور  
اس پر رسائی حاصل کرنے کی تہہ پر سوچ۔

۳۔ اپ نشد دل کے گل کو پکڑ کر جو ایک بہت  
بڑا ادنیٰ ہے۔ اس میں اپنا سناستہ تیز کے پائے  
تیر کو جو نہ چاہئے۔ اور پھیلانے کی سستا میں کو تو جانتے

اس سے اس کو پہنچ کر اس اپنا شی لکش کو نشانہ لگا

تشریح آپ نشدوں کی کمان۔ گیان

ایا سنا۔ دھیان

لکھن۔ میراج

نشانہ لگاتا۔ حاصل کرنا۔ پہنچا

۴۔ اوم کمان ہے۔ آتما تیر ہے۔ اور برہم اس کا لکش  
کہلاتا ہے۔ اس کو ایک لگا کر جیت والا پرش نشانہ لگا سکتا ہے  
اور تب وہ تیر کی طرح اس کی شکل کا ہو جائے گا۔

تشریح جو لگاتا برہم کا دھیان کرتے ہیں۔ وہ اس کے

رذپ کے بن جاتے ہیں۔ جیسے تیر نشانہ پر۔

پہنچ کر اس سے ایک ہو جاتی ہے۔

۵۔ جن میں دیو اتھ پر ہتھوی اور انتر کش بنے ہوئے ہیں  
اور جن میں ساری اندریوں کے ساتھ اس میں رہتا ہے  
اسی آتما کو جافو اور دوسری ساری باتوں کو چھوڑ دو روہ  
امرت کا پل ہے۔

تشریح سارا جگت اوپر نیچے۔ درمیانی حصہ من۔ اندیا

سب اسی میں رہتے ہیں۔ اور سب کو چھوڑ

کر صرف اسی ایک آتما کو جافو۔ کیونکہ وہ امرت اور لافانیت

کا پل ہے۔ اس پر چڑھ کر پرانی بھوسا گر کو پار کر جاتے ہیں

اور موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔

۴۔ یہ مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتا ہوا اندر (دل میں) وجود ہے۔ جہاں تمام رنگیں ملی ہوئی ہیں۔ جیسے رتھ کے ناف میں اترے ہوئے رہتے ہیں، اس آتما کو "اوم" اس طرح دھیان کرو۔ تمہارے لئے وہ کلیان ہو۔ پار پہنچنے کے لئے جو اندھیرے سے پرے ہے۔

**تشریح** برہم کا اظہار دنیا میں مختلف طریقہ سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ وہ دل کے اندر جہاں تمام نالیاں ملتی ہیں وہ رہتا ہے جیسے پہلے کی ناف میں تمام ارک جڑے رہتے ہیں۔ دیسے ہی دل کے ساتھ رک وریضوں کا تعلق ہے۔ خواہ یہ سب برہم میں اسی طرح لپٹے ہوئے ہیں۔ وہ اوم ہے۔ اوم کی طرح اس کا دھیان کرو۔ اور وہ تمہارے لئے کلیان کا باعث ہوگا۔ اس دھیان سے تم ہو سار کے پار ہو جاؤ گے۔ جہاں اندھیرا نہیں ہے۔

۵۔ جو سب کو جانتا ہے۔ سب کو سمجھتا ہے۔ جس کی اس جگہ میں ہماں ہے۔ وہ آتما لازمی برہم پور میں آکاش میں رہتا ہے۔ وہ منوے اندریوں کے شریک کا قاعدہ میں رکھنے والا بنتا ہے۔ وہ ان میں رہتا ہے۔ ہر دے کے بہت ہی قریب اس کے زگیان سے دھیرہ کش اس امرت کو دیکھتے ہیں جو کس قدر دب جانا جاتا ہے۔

**تشریح** اس جسم کے اندر کئی فلاں ہیں۔ ان کی صراحت

اس طرح کی گئی ہے۔

ان سے کوش (شریر)  
پران سے کوش (ہران دایو)  
منوبے کوش (من)  
وگیان سے کوش (بُدھی)  
آئندے کوش (آتما)

برمھ پورہ رومے کو کہتے ہیں۔ جو ہر دے آکاش میں بدھتا ہے۔ پرانتا کا درشن بھی اسی مقام میں ہوتا ہے۔ وہی منوبے اندریوں کے طریق کا قاعدہ میں رکھنے والا۔ اور ان میں ہر دے کے قریب رہتا ہے۔ اس کے دگیان سے دسیرتت امرت کو دیکھتے ہیں۔ جو آئندہ روپ جانا جاتا ہے۔

۸۔ تب ہر دے کی کانٹھ ٹھل جاتی ہے۔ سارے سنہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے کرم چھین ہو جاتے ہیں جب اس پر اور آپر کو دیکھ لیتا ہے۔

تشریح جب یوگی یا گیانی برمھ سنا کو پاکر برمھ اور آپر برمھ ابناشی کو جان لیتا ہے اس کے ہر دے کی گرہ کھل جاتی ہے۔ شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ اور کرم کا ناس ہو جاتا ہے۔ پھر وہ جن مرن کے جال میں نہیں پھنستا۔

پھر سب سے اونچے طلائی غلاف میں جو بغیر گرو و غیاہ

کے ہے۔ اور بغیر دھبہ کے۔ اور بغیر ٹکڑوں کے ہے۔ جو شدہ  
نہ ہے۔ وہ نور کا نور ہے۔ وہ ہے جس کو وہ جانتے ہیں جنہوں  
نے آتما کو جانا ہے۔

**تشریح** برہم سب سے اونچے سنری میان میں ہے۔  
جہاں ادویا کا گرد و غبار نہیں ہے۔ نہ اس میں  
کوئی دھبہ ہے۔ نہ اس کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں۔ وہ شدہ  
ہے۔ نور کا نور ہے۔ جنہوں نے آتما کو جانا ہے۔ صرف وہ  
اس کو جان سکتے ہیں۔

۱۔ نہ وہاں سورج چمکتا ہے۔ نہ چند اور تارے۔ نہ  
ای یہاں بجلیاں چمکتی ہیں۔ یہ اگنی کہاں! اسی کے ہی چمکنے پر  
یہ سب کچھ چمکتا ہے۔ اسی کی سب سے یہ سب چمکتا ہے۔  
**تشریح** مطلب صاف ہے۔ کیر صاحب کا ایک بھجن اسی  
مطلب کا اظہار کرتا ہے۔ جس کو ہم ذیل میں  
درج کرتے ہیں۔

بھجن

حرم ہوئے سوجائے ساد بولیا دیں ہارا  
چاند سورج تارا گن نہیں ہاں نہیں واں بگ سنسارا  
رچی مٹی کوئی پار نہ پامے کہن سنن سے نیا را

ذات میں برن کل کر پاتا ہوں  
 بن جل بوند پڑے جہاں چاری  
 بن محل میں نوبت باجے  
 بن بادل جہاں بجلی چمکے  
 بنامین جہاں موتی پوہے  
 بوجل جائے برج جہاں درے  
 کہیں کیر تہاں رہن ہماری  
 ۱۱۔ برہم ہی امرت روپ سامنے ہے۔ برہم ہی تجھے ہے  
 برہم دایں اور بائیں ہے۔ یہ نیچے اور اوپر پھیلا ہوا ہے۔  
 برہم ہی یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب سے اتم ہے۔  
 تشریح کے مقام وحدت پہنچ کر پھر سوا برہم کے اور  
 کچھ نہیں دکھائی دیتا۔

# تیسرا منزل

## پہلا حصہ

اسد پرند جو ہمیشہ کے ساتھ رہنے والے دوست ہیں۔



دونوں ایک درخت پر رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک پھل کی لذت بھونکنے والا ہے۔ دوسرا نہ کھاتا ہوا صرف ادیکھتا ہے۔

**تشریح** ایک پرند پر ماقادو سرائق ہے۔ درخت۔ یہ رہتے ہیں۔ ان میں سے آقا کو اپنے ساتھی کا علم نہیں ہے۔ وہ اپنے کرم کے پھل کو بھونکتا ہے۔ دوسرا یعنی پر ماقادو پھل کو نہیں کھاتا۔ ساکشی کی طرح اس کو دیکھتا رہتا ہے۔ اگر یہ آقا۔ ست۔ چاند گیان کی مدد سے اپنے ساتھی کو دیکھے۔ تو پھر اس کو دکھ۔ ہو۔

۲۔ اسی درخت پر بھولا ہوا پرش کمزوری سے دھوکہ کھاتا ہوا رنج میں پڑا ہے۔ جب اس قابل تعظیم مالک کو دیکھتا ہے۔ تب وہ ٹوک سے در ہوجاتا ہے۔

**تشریح** مطلب واضح ہے۔

۳۔ جب وہ دیکھنے والا سنہری رنگ والے خالق مالک پرش برہم کے سر چشمہ کو دیکھتا ہے۔ تب وہ چندت پایا در بنیہ کچھوڑ کر زرخن ہو کر لٹے یکسانیت (برابری) کو حاصل کر لیتا ہے۔

**تشریح** جب پرش کا گیان ہوجاتا ہے۔ تب وہ اس طرح پاپ بنیہ سے چھوٹ کر پر ماقادو کے ماں دکھوں سے کت بن جاتا ہے۔

۴۔ سچ مجھ ہی زندگی ہے جو سب پرانیوں میں چمک رہی ہے۔ جو اس کو سمجھتا ہے۔ وہ اصلی عالم ہوتا ہے۔ نہ کہ باتیں بنانے والا۔ آتما میں کھیتا ہے۔ اس کے کرتب اور پریم آتما میں ہوتے ہیں۔ اور برہ کے جاننے والوں میں وہ سب سے اتم ہے۔

**تشریح** جو اس کو سمجھتا ہے وہ بات نہیں بناتا۔ بلکہ سچا عالم ہوتا ہے۔ وہ اس کا کرنا دھڑا پریم وغیرہ سب آتما میں ہوتا ہے اور وہ برہ دیتاؤں میں افضل بن جاتا ہے۔

۵۔ سچائی۔ تپ۔ ستیہ گیان اور برہ چریہ سے یہ آتما ہمیشہ حاصل ہوتا ہے جو جسم کے اندر شدھ اور نورانی ہے جس کو وہ جیتی دیکھتے ہیں۔ جن کے پاپ نانش ہو گئے ہیں۔

**تشریح** آتما کا ساکشاٹ کار۔ اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک پرش سچائی۔ تپ برہ اور گیان سے سبکت نہ ہو۔

۶۔ سچائی ہی کی فتح ہوتی ہے۔ جھوٹ نہیں رفتح پاتا۔ سچائی سے وہ راہ پھیلی ہے۔ جو دیویان ہے۔ جس سے رشی رشی لوگ جو کائناتوں سے اوپر ہیں۔ وہاں پہنچتے ہیں۔ جہاں وہ سچائی کا گھر ہے۔

**تشریح** دیویاں۔ دیوتاؤں کا مارگ۔ یا دیوتاؤں کا رتھ

۷۔ وہ بڑا ہے۔ اورانی جس کی کوئی چشتا نہیں کر سکتا اور جو لطیف سے لطیف جاتا جاتا ہے۔ جو کوئی چیز دور ہے وہ اس سے بھی دور ہے۔ پھر بھی وہ نزدیک ہے۔ دیکھنے والوں کے لئے وہ یہاں ہی کچھا میں چھپا ہوا ہے۔  
تشریح۔ گھما۔ ہر دے کی گھما۔

۸۔ آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی۔ نہ زبان سے۔ نہ دوسری اندریوں سے۔ نہ تپ سے۔ نہ شدھ کرم سے روہ سمجھ میں نہیں آتا ہے، جب گیان کی نرملتا سے انسان کا دل شدھ ہوتا ہے۔ تب وہ اس بے ٹکڑے دلے (لا تخیل) کا دھیان کرتا ہوا اس کو دیکھتا ہے۔

تشریح۔ ایسور کو نہ اندریوں سے کوئی پاسکتا ہے نہ شدھ کرم کرنے سے سمجھ سکتا ہے جب گیان سے من پاک ہوتا ہے۔ تب وہ دھیان کر کے اس کو پاسکتا ہے۔

۹۔ یہ سوکشم آتما دچار سے سمجھا جاتا ہے۔ جس میں پرن پانچ طرح سے تعیم ہو کر داخل ہوئے۔ تمام جانداروں کا من اندریوں سے گہمت رہتا ہے۔ جب یہ شدھ ہو جاتا ہے۔ آتما کا پرکاش ہوتا ہے۔

تشریح۔ پانچ پران پران۔ پان دیان وغیرہ ہیں ہر شخص کا من اندریوں کے بس میں رہتا ہے۔

حسب من شدھ ہو جاتا ہے۔ اس میں آتما کا عکس پڑنے لگتا ہے۔

۱۔ جس کا من شدھ ہے۔ وہ پرش جس جس لوک کو من سے منکھپ کرتا ہے۔ اور جن کا مناؤں کو چاہتا ہے اس اس لوک کو پاتا ہے۔ اور ان خواہشوں کو پور کرتا ہے اس لئے جو اسکھ چاہتا ہے۔ اس آتما کے جاننے والے کو اس کی پوجا کرنی چاہئے۔

تشریح شدھ من دلے یوگی جس لوک یا جس کا منا کی خواہش کرتے ہیں۔ اس کو پراپت کر لیتے ہیں۔ خواہ اپنے لئے خواہ دوسروں کے لئے۔

## دوسرا کھنڈ

۱۔ وہ آتما کا جاننے والا، اس اونچے برھہ دھام کو جانتا ہے۔ جس میں سارا برہما نڈ قائم ہے۔ اور جو اس میں قائم ہو کر چمکتا ہے۔ جو دھیر پورش نشکام ہو کر اس پرش کا سیون کرتے ہیں۔ وہ اس یج کو بھلا نگ جاتے ہیں۔

تشریح برھہ دھام۔ برھہ لوک بیج۔ جن من۔

۲۔ جو خواہشوں کو چاہتا ہے۔ جن کا خیال ہوا وہ

ان کے دیوتا وغیرہ۔ مثلاً: کچھ اندری ہے۔ اس کا دیوتا یوج  
پر پتھوی اور اس کا دیوتا واسدیوکان اور اس کے دیوتا  
واسدیوکان اور اس کے دیوتا دشا وغیرہ۔  
کلائیں اپنے کارن میں سے ہو جاتی ہیں۔ اندریاں اپنے  
اپنے سدرش دیوتاؤں میں لے ہوتی ہیں۔ اور آتما پر مانتا  
میں لے ہوتا ہے۔

۸۔ جس طرح بہتی ہوئی ندیاں سمندر میں گم ہو جاتی ہیں  
اور اپنا نام اور روپ کھو دیتی ہیں۔ اسی طرح برہمہ کا جانتے  
والا نام روپ سے الگ ہو کر دور سے دور جو نوزانی پرش  
ہے۔ اس کو پراپت ہوتا ہے۔  
**تشریح** نام روپ ہی دراصل علیحدگی کا  
کارن ہے۔

۹۔ وہ جو اس پر برہمہ کو جانتا ہے۔ برہمہ ہی ہوتا ہے۔  
اس کے کل میں کوئی برہمہ کا نا واقف نہیں پیدا ہوتا۔ وہ  
شوک سے پار چلا جاتا ہے۔ اور پاپ کے پار چلا جاتا ہے  
ہر دے کی گانھوں سے آزاد ہو کر امرت ہو جاتا ہے۔  
**تشریح**۔ مطلب صاف ہے۔

۱۰۔ سو یہ رچا سے کہا گیا ہے۔ یہ برہمہ دویا کیوں نہیں  
کو بتلانی چاہئے۔ جو اپنے اکرموں کے پورا کرنے والے  
ہیں۔ دید کو پڑھے ہیں۔ پر برہمہ میں نشٹھا والے ہیں۔ جو

شرودھا سے بھرے ہوئے ہیں۔ سویم ایک رشی راگنی میں ہوم  
ہوم کرتے ہیں۔ اور جنہوں نے (مخترونوں کی) بدھی کے موافق  
شرودھت پورا کیا ہے۔

اور تو مطلب صاف ہے۔ شرت برت اس برت  
تشریح کو کہتے ہیں جس میں سرپراگنی کو دھارن کیا جاتا ہے  
یہ علم معرفت کا ایک راز ہے جس کا تعلق یوگ سے ہے۔ جو اس  
طرح راگنی کو سرپردھارن نہیں کر سکتا۔ وہ سنسار سے پار  
نہیں جا سکتا۔ اس شرت و برت کی وضاحت و صراحت  
ہم اسی کتاب کے تتمہ میں کچھ کریں گے۔

۱۱۔ یہ سچائی انگریزوں نے پہلے بتلائی۔ اس کو کوئی ایسا  
پورس نہیں پڑھ سکتا۔ جس نے برت پورا نہیں کیا۔ پر م رشیوں  
کو ہنسکا رہے۔ پر م رشیوں کو ہنسکا رہے۔

جس نے شرودھت پورا نہیں کیا۔ وہ اس  
تشریح سچائی کو نہیں جان سکتا۔



اس اپنشد کا نام منڈک ہے۔ منڈک ایسے مادہ سے  
 مشق ہوا ہے۔ جس کے معنی موٹے بھانڈے بنانے اور  
 حجامت بنانے کے ہیں۔ جس کی غرض یہ ہے کہ انسان  
 اس کی برص و دیا کے جان لینے سے تمام پاپ اور برائیوں  
 سے۔ جس کی بنیاد آدیا اور اگیان میں ہے۔ نجات پائے  
 منڈک کے معنی تر کے ہیں۔ اس سے اس کے افضل اور  
 اکبر سمجھے جانے کی دلیل ہے۔ اس کی اہمیت اس کے  
 نام سے ظاہر ہے۔ لیکن اسی اپنشد کے آخری حصہ میں  
 ایک قسم کے برت و رت کا ذکر آتا ہے۔ جو در بھی اس کی  
 بزرگی کے خیال کو مضبوط کر دیتا ہے۔ وہ برت و رت  
 ہے۔ رت و برت کی ہم نے یہ تشریح کی ہے۔ کہ سر پر گنی دھارن  
 کرنے کا برت۔ لیکن کیا سر پر گنی دھارن کرنے کا برت  
 کیا جاتا ہے اور کیا جاسکتا ہے! یہ تعجب کی بات ہوگی اور  
 شاید کسی کو اپنشد میں ایسے اہل مضمون کے موجود ہونے کا

گمان بھی نہ ہو سکے۔ مگر یہ سچ ہے کہ اپنڈلیہ برت کا تذکرہ کرتی ہے۔

بشر و بت کیا ہے؟ اس کی کیفیت کسی مفسر نے نہیں بیان کی۔ اور نہ کسی نے اس پر روشنی ڈالنے کا اہتمام کیا ہے۔ شکر بھاشیہ میں اس کو یوں ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔ مابعد کے تفسیر کرنے والوں نے بھی فرو گذاشت کیا۔ ہے۔ ہم نے بھائیک غور کیا ہے۔ اور بھائیک ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ یہ یوگ کے ایک شغل کا نام ہے جس کو درشتی سادھن سے شروع کیا جاتا ہے۔

تمام قوتیں انسان کے سر میں موجود ہیں۔ اور سر ہی سے وہ منتشر ہو کر باہر کی طرف بکھرتی رہتی ہیں۔ سر ہی میں تمام رگ دریشوں کے رہنے کا مرکز ہے۔ اس لئے جو شخص اس طرح کا شغل کر سکے۔ کہ چت کی ساری درتوں کو یکپنچ کر سر میں ایک مقام یا ایک مرکز پر قائم کر سکے۔ تو اس میں خود بخود چند روز کے شغل کے شغل کے بعد ان کی کا تبج سورج کا نور اور بجلی کی چمک پیدا ہوگی۔ اس کے علی التوا ترا بھیا س کرنے سے انسان کو روحانی طبقات کے داخلہ کا استحقاق حاصل ہوگا۔ اور وہ لانا نیت کے محل میں داخلہ پاسکے گا۔ کبیر صاحب اس موقع پر فرماتے ہیں۔

گور ماتھے سے اوترے شبد ہونا ہوئے  
تا کو کا اگھٹیتی ہے روک نہ سکے کوئے



ابن ابی نشد کے تیسرے منڈک کا گتیا رھواں غلتر بھی قریب  
 قریب اسی مضمون کا اعادہ کرتا ہے۔  
 ”اس کوئی پرش نہیں پڑھ سکتا۔ جس نے شروبرت کو پورا  
 نہیں کیا۔“

یہ شروبرت کی مختصر وضاحت ہے۔ آئندہ اس کے متعلق  
 ہم اپنے مفصل معلومات کو جو اس شغل سے متعلق ہیں۔ اپنے  
 سرت شبدیوگ کے رسالہ میں لکھیں گے جو غالباً اور بھی سپر  
 روشنی ڈال سکے گا۔

# وہارنیکاٹ

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

از بابوشیورت لال ورمن ایم اے

# فهرست مضامین

صفحه	مضمون
۳۸۶	دیناچه
۳۹۲	پهلا ادھیا
"	پهلا براہمن
۳۹۷	دوسرا "
۴۰۱	تیسرا "
۴۱۲	چوتھا "
۴۲۲	پانچواں "
۴۳۲	چھٹا "
۴۳۳	دوسرا ادھیا
"	پهلا براہمن
۴۴۰	دوسرا "
۴۴۳	تیسرا "
۴۴۴	چوتھا "
۴۴۹	پانچواں "
۴۵۵	چھٹا "

صفحہ	مضمون
۲۵۷	تیسرا ادھیاء
۲	پہلا براہمن
۲۶۱	دوسرا
۲۶۲	تیسرا
۲۶۵	چوتھا
۲۶۶	پانچواں
	چھٹا
۲۶۸	ساتواں
۲۶۲	آٹھواں
۲۶۶	نواں
۲۸۶	چوتھا ادھیاء
۲	پہلا براہمن
۲۹۲	دوسرا
۲۹۲	تیسرا
۵۰۵	چوتھا
۵۰۶	پانچواں
۵۰۸	چھٹا
۵۲۰	پانچواں ادھیاء
۵	پہلا براہمن

صفحه	مضمون
۵۲۱	"درس برای من"
۵۲۲	"تیسرا"
۵۲۳	"چوتما"
"	"پانچواں"
۵۲۵	"ششما"
"	"ساتواں"
"	"آشتیاں"
۵۲۶	"نواں"
"	"دسواں"
۵۲۷	"گیارہواں"
"	"بارہواں"
۵۲۸	"تیرہواں"
۵۲۹	"پندرہواں"
۵۳۰	"چودھواں"
۵۳۱	"پہلا برای من"
۵۳۲	"درس"
۵۳۳	"تیسرا"
۵۳۴	"چوتما"

## وساچ

درہ آرنیکا آپ نشد جوشت پتھ کے چودھویں اوسیلے  
 اخذ کیا گیا ہے۔ واج سنیہ کا تمتمہ ہے۔ اس میں سات ابواب  
 یا آٹھ وگنان شامل ہیں۔ اس کا نام درہ آرنیکا ہے اس کا  
 بیشتر حصہ مکالمہ ہے۔ اور یا گہہ دکنیہ خاص دیا گیا کرنے والے  
 ہیں۔ یہ بہ حیثیت آپ نشد اس کا تعلق کنو ساکھا سے ہے۔  
 اور کم سے کم دو یارنیہ آپ نشد کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا  
 ہے۔

اس آپ نشد کی طرز تحریر کے ظاہر کر کے لے گیری  
 دانش میں دو ایک مقامات کے خلاصہ کا داخل کرنا چاہیے  
 خالی نہ ہوگا

جب اس کے دل سے خواہشیں جاتی رہتی ہیں۔ تب یہ  
 آدمی پہاں ہی است ہو کر برہ کو پا جاتا ہے۔  
 جیسے سانپ کی کچلی جدا ہوئے بانہی میں مری پڑی رہتی ہے  
 ویسے ہی یہ شریر سوتا ہے۔ روح جسم نہیں ہے۔

دوبار نیہ نے ورہر کے چوتھے دیا کھیان کا جو انتخاب کیا ہے۔ وہ کئی محاظ سے دلچسپ ہے۔

ایک براہمن بلی نام اجات شتر وکاشی راج کے دربار میں جاتا ہے۔ اور اس کو علم معرفت سکھانے کا وعدہ کرتا ہے۔ راجہ اس کو اس کے صلہ میں بہت کچھ دان دیتا ہے۔ اور براہمن اس کو تعلیم دیتا ہے۔ کہ میں ایسے وجود کی پرستش کرتا ہوں جو سورج کی جان ہے۔ جو بجلی میں ہے۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ شیشہ شیشہ درروح میں ہے۔ راجہ جو خود عالم ہے۔ اور مذہبی میں سے واقفیت رکھتا ہے۔ ان سٹلوں پر بحث کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ پہنچتا ہے ”آپ کو بس اتنا ہی کتنا تھا؟“ بلی جواب دیتا ہے۔ ہاں مہاراجہ! بس اسی قدر کتنا تھا۔ راجہ نے کہا۔ برہمہ کے گیان کے لئے عمیہ کافی نہیں ہے۔ اس کو سن کر براہمن درخواست کرتا ہے۔ کہ میری تلمیق کیجئے۔ مگر راجہ جواب دیتا ہے کہ اگر براہمن کسی کشتی سے گیان سیکھے تو مقررہ طریقہ میں فرق واقع ہوگا۔ مگر میں ایک تجویز سوچتا ہوں۔“

تب راجہ براہمن کا ہاتھ پکڑ کر ایسی جگہ لے جاتا ہے جہاں ایک آدمی سویا ہوا لیٹا ہے۔ راجہ سونے والے کو براہمن کے اصطلاحی الفاظ سے پکار کر جگاتا ہے۔ مگر لا حاصل۔ تب اس کو جھکھوڑے کر اٹھاتا ہے۔ اور براہمن کی طرف

مخاطب ہو کر پوچھتا ہے۔ جب تک یہ شخص سوتا تھا اس کی روح کہاں تھی؟ براہمن اس مسئلہ کو نہیں حل کر سکتا۔ تب راجہ اس کو من اور روح کی خصوصیت کو دیدانت کے اصول کے بموجب تلقین کرتا ہے۔ چونکہ اس مکالمہ کی غرض ان اصولوں کی تفتیش کی نہیں ہے۔ میں اس کو یہیں چھوڑتا ہوں۔

دوسرا مکالمہ یا گیہ دلیکھ اور اس کی بیوی میتری کے درمیان ہے۔ یا گیہ دلیکھ دنیا سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے۔ اور اس ارادہ سے میتری اور اپنی دوسری بیوی کیتابی کو بلا کر ان دونوں کے درمیان اپنی جائداد تقسیم کرنا کرنا چاہتا ہے۔ میتری پوچھتی ہے۔ سوامی! اگر ساری زمین میری دولت کے میرے قبضہ میں آجائے تو کیا میں اس کی مدد سے موکش پا جاؤں گی؟ یا گیہ دلیکھ جواب دیتا ہے۔ نہیں! دولت آرام سے زندگی بسر کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ دولت کی مدد سے موکش کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تب میتری کہتی ہے۔ تب مجھے دولت دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے! اور اپنے شوہر سے اس گمان کے حاصل کرنے کی درخواست کرتی ہے جس سے جنم و مرن سے نجات حاصل ہو جائے۔ یا گیہ دلیکھ جواب دیتا ہے۔ پر یا! تو مجھ کو پیاری ہے۔ اور تو نے نہایت خوش کن مسئلہ چھیڑا ہے۔ آ رہی ہے۔ میں اصول کی تشریح کر دوں گا اور تو اس کے سمجھنے کی کوشش کر۔ تب مکالمہ شروع ہوتا ہے



روح کے اوصاف کی تشریح کی جاتی ہے۔ برص کے گیان پر  
دچار ہوتا ہے۔ اور صرف گیان کی مدد سے آئندگی حالت کا  
حاصل ہونا ممکن تسلیم کیا جاتا ہے۔

پانچواں اور چھٹا دیا کھیاں اس اپ نشد کا پھر مکالمہ  
اس میں مباحث یا گیہ دلیہ رشی ہے۔

جنگ مٹھا کے راجہ نے بہت بڑا یگیہ کیا۔ جس میں کور  
پنچال کے براہمن آئے تھے۔ جنگ کو اس بات کے جاننے  
کی خواہش ہوئی۔ کہ براہمنوں میں سے کون سب سے زیادہ  
ثابت ہے۔ اس نے یگیہ شالا میں ہزار گائیں طلب کیں۔  
جن کی سنگیں سونے سے منڈھی ہوئی تھیں۔ اور ایک  
مقررہ تعداد اشرفیوں کی ان میں بندھی ہوئی تھی۔ جنگ نے  
کھٹے ہو کر بھائی با دار بلند کیا۔ قابل لعظیم براہمنو!  
آپ لوگوں میں مذہبی علوم میں سب سے زیادہ دسترس  
رکھتا ہو۔ ان سب گائوں کو لے جائے یا جمع میں کوئی بھی  
کھڑ ہو۔ تب یا گیہ دلیہ نے اپنے شاگرد و شمسداس کو حکم  
دیا کہ گائوں کو گھرانے لے جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تمام  
براہمن غصہ کی آگ سے مشتعل ہو گئے۔ اشوال نامی راجہ جنگ  
کے پر دہت نے یا گیہ دلیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیوں  
یا گیہ دلیہ! کیا تو ہم سب میں سے سب سے زیادہ ہوشیار  
ہے؟ یا گیہ دلیہ نے جواب دیا۔ میں سب سے زیادہ عالم کو

مسکار کرتا ہوں۔ مگر میری خواہش گاؤں کے لینے کی تھی۔  
 اس تہید کے بعد بڑی سرگرمی سے بحث و مباحثہ ہوا۔  
 جس میں چھ اور رقیب براہمن علاوہ گارگی کے جو چکنورشی کی ہم  
 حاصل نظر کی تھی سیکے بعد دیگر نے یاگیہ دکیہ کے مقابل میں  
 آئے اور سوال کرتے رہے۔ رشی یاگیہ دکیہ نے اپنے دلائل  
 قاطع و براہین شاطح سے ان سب کو خاموش کیا۔ ایک ایک  
 مکالمہ بطور خود ایک ایک دیا گھیان ہے۔ گارگی نے دو  
 موقعوں پر بہت دیر تک مباحثہ کیا۔ آخر کار وہ گدھ مکمل کے  
 مقابلہ پر آئے سے وہ مجادلہ عجیب طور پر ختم ہوا۔  
 یاگیہ دکیہ نے ایک دقیق مسئلہ اپنے رقیب کے روبرو  
 پیش کر کے کہا۔ اگر تو اس کا جواب نہ دے گا۔ تو تیرا شمشیر بیل  
 سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ مکمل اس مسئلہ کی گہرہ کشائی میں  
 کوشش کرتا ہے۔ مگر ناکامیاب ہوئے پر حسب وعدہ اس کا  
 سر تن سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ اور چوراس کو کوئی قیمتی چیز  
 سمجھ کر اٹھائے جاتے ہیں۔ یاگیہ دکیہ تب اپنے باقی مخالفین  
 سے مخاطب ہو کر پوچھتا ہے۔ ”صاحبو! اگر کوئی سوال پیش  
 کرنا ہو تو کہو۔ میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔“  
 تمام براہمن خاموش ہو جاتے ہیں۔ تب یاگیہ دکیہ حسب ذیل  
 تقریر سے حاضرین کو محفوظ کرتے ہیں۔  
 ”انسان بطور بلند درخت کے ہیں۔ اس کے بال بچتے

ہیں اور اس کا چڑا اچھلکا ہے۔ اس کے چڑے سے خون اسی طرح بہتا ہے جیسے درخت کی چھال سے پانی نکلتا ہے جس طرح کاٹے ہوئے درخت سے پانی بہتا ہے اسی طرح زخمی آدمی کے جسم سے خون نکلتا ہے۔ ہڈیاں اس پریشانی میں درخت کی لکڑیاں ہیں۔ چربی اور گودا ایک سے ہیں۔ اس کا گوشت اندرونی چھال ہے۔ اگر کٹے ہوئے درخت کی جڑ سے نیا درخت اگتا ہے تو نانی انسان کی جڑ سے کیا اگتا ہے جب موت اس کو کاٹ کر گرا دیتی ہے۔

کیا تم نہ کہو گے کہ بجلد رنج سے پھر پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ رنج زندہ آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح درخت بھی رنج سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح ازسرنو (جڑ سے) بعد (مرنے کے) نئے پھوٹتے ہیں۔ لیکن اگر درخت بالکل جڑ سے کاٹ دیا جائے تو وہ پھر نہیں پیدا ہوتا۔ کس جڑ سے فانی انسان پھر ازسرنو پیدا ہوتا ہے؟ رتم جواب دو گے، وہ صرف ایک مرتبہ کے لئے، پیدا ہو لیا تھا؛ نہیں وہ پیدا ہوتا ہے۔ دھیرا اور میں پوچھتا ہوں۔ کیا چیز ہے جو اس کو ازسرنو پیدا کرتی ہے؟

براہمن اس طرح سوال کئے جانے پر اوپر پیدائش سے پہلے سبب سے ناواقف ہو کر یا گیہ و کلیہ کی فتح تسلیم کر لیتے ہیں۔ اس دکھیان کے خاتمہ پر اپنا نشہ بہت اختصار کیساتھ

اس عدت اوتارنے کے بیان کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور  
برجھ کا گیان آند دینے والا بتاتی ہے۔ برجھ توجہ کے کیو کرنے  
میں سمجھ میں آتا ہے۔

چٹوہیں ویاگھیاں ہیں جنک ویاگیہ وکیہ کے درمیان دو  
مکالمے بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں رشی ان اصولوں کی تشریح  
کرتا ہے جو پہلے راجہ کو اور رشیوں نے سمجھا یا تھا۔

ان کے پیچھے ویاگیہ وکیہ و میتری کے سوال و جواب کا  
تذکرہ ہے۔ اور ان رشیوں کی فرست دی گئی جن کو ویدک سدھ  
کے گیان کا ٹڈ کی تلقین ہوئی تھی وغیرہ وغیرہ۔



# ورہا زنیک انش

پہلا ادھیاء

پہلا براہمن

۱۔ اوم۔ اُشاگم کے قابل گھوڑے کا سر ہے۔ سورج۔ آنکھ  
 وایو پران ہے۔ کھلا منہ دینوا نراگنی ہے۔ اور برہمن قابل گھوڑے  
 کا جسم ہے۔ دیو اگنی پیٹھ ہے۔ انترکش پیٹ ہے۔ پرتھوی چھاتی  
 ہے۔ دشا ئیں پہلو ہیں۔ دشاؤں کے گوشے پللیاں ہیں۔ موسم  
 انگ ہیں۔ بینے اور کش جوڑ ہیں۔ دن اور رات پاؤں ہیں۔ تارے  
 ہڈیاں ہیں۔ بادل گوشت ہیں۔ آدھی ہضم شدہ خوراک ریت سے ندیاں  
 آئیں ہیں۔ پہاڑ کلبے اور پھینچے ہوئے ہیں۔ مینتی اور اوشنی دھاتیں  
 ہیں۔ ماہ کو چمکتا ہوا سورج اس کا آدھا جسم ہے (دوپہر کے بعد)

نیچے اترتا ہوا سورج پھلا آدھا جسم ہے۔ چکنا۔ جو مٹی لینا ہے  
کرکنا (شریک کا جھاڑ نا ہے) (بانی کا) برسا پیشاب کرنا ہے  
بانی ہی اس کی ہنسنا ہٹ ہے۔

تشریح: اُٹھا۔ اُف۔ صبح کے وقت کی سرخی۔

تشریح: دلشوا اراگنی۔ وہ آگ جو ب جگہ دیا پک ہے۔

پرتھوی کو سنکر اچار یہ لے کھڑتا یا ہے۔ مگر پنڈت راجا  
برام کی سمجھ میں وہ چھاتی ہے۔ کیونکہ بالوں کے لئے رات دن  
تسے ہیں ہم بھی اسی سے اتفاق کرتے ہیں۔

یہاں اشومیدہ گیہ کے گھوڑے کی مشابہت دکھلائی

گئی ہے۔ اور اس کو دراٹ پرش سے ملایا ہے۔ پنڈ سے سو

برہمانڈے جو پنڈ میں دی برہمانڈ میں ہے۔

۷۔ دن ہمارے۔ جو گھوڑے کے آگے رکھا گیا ہے۔ اس کے

پیدا ہونے کی جگہ پورب کا سمندر ہے۔ رات دوسری

ہمارے۔ جو اس کے پیچھے رکھی گئی ہے۔ اس کے پیدا ہونے

کی جگہ پچھم کا سمندر ہے۔ یہ ہمارے گھوڑے کے دونوں

طرف کی ہمارے آگے بڑھنے والا ہو کر وہ (گھوڑا) دیوتاؤں کو لے

گیا۔ واجی ہو کر گندھربوں کو۔ دوڑنے والا ہو کر اسروں کو۔ اور

اشو ہو کر آدمیوں کو لے گیا، سمندر ہی اس کا بھائی ہے اور

سمندر ہی اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

تشریح: ہما۔ لفظی معنی عظمت یہاں مراد اس امر سے ہے

جو اشمیدہ کے گھوڑے کے آگے بیچھے رکھے جاتے ہیں۔ ان  
 میں اس کے کھانے کے لئے ہونی رہتی ہے۔ پہلا سونے کا  
 پچھلا چاندی کا ہوتا ہے۔  
 پیدا ہونے کی جگہ۔ وہ مقام جہاں یہ برتن رکھے جاتے ہیں۔  
 دن۔ آگلی محاسونے کا برتن ہے۔  
 رات۔ پچھلی مہا چاندی کا برتن ہے۔  
 پوربی قہنگھی سمندر۔ برتنوں کے رکھنے کی جگہیں ہیں دراجا رام،  
 سدر۔ پرما تلسے مراد ہے دشمن کا چاریرہ

## دوسرا براہمن

۱۔ ابتدا میں کچھ نہیں تھا۔ یہ موت سے ڈرنا تھا۔ جو بھوک  
 ہے۔ کیونکہ بھوک موت ہے۔

تشریح موت سے مراد پر کرتی ہے جس سے جگت پیدا ہوتا  
 ہے۔ اور پھر اسی میں لے ہوتا ہے اس پر کرتی کی  
 پہلے یہ صورت نہیں تھی۔ وہ لطیف شکل میں تھی۔ اس طرح کہ اسکو  
 نہیں کہا جاسکتا تھا۔ یعنی نظر نہیں آتی تھی۔ اس میں برع موجود تھا  
 یہاں موت سے پرمانہ بھی مراد لی جاسکتی ہے۔ کیونکہ آخر میں وہ  
 رب کے امتحان ہے۔

۲۔ اس لئے خیال کیا کہ میں شریر والا ہوں اس لئے پوجا کرتے

ہوئے دجا کر کیا۔ اس طرح اس کے دجا رگرتے ہوئے پانی پیدا ہو گیا (اس نے کہا) واقعی میرے لئے پانی پیدا ہو گیا ہے جب میں پوجا کر رہا تھا۔ یہی عرق کا عرق پن ہے۔ بلا شک اس شخص کو جل ملتا ہے۔ جو اس طرح عرق کے عرق پن کو جاتا ہے۔

**تشریح** شریر والا ہونا۔ سرشٹی رچا اور اس میں داخل ہونا۔

پوجا کرتا ہوا۔ اپنی عظمت کو اپنے دل میں بساتا ہوا اپنی اہمیت کو خود سمجھتا ہے۔

عرق کا عرق پن ہے۔ جل کو سنکرت میں ارک کہتے ہیں۔ ارچ پوجا اور رک۔ سکھ جل پوجا کرتے ہوئے ہوا ہے اور سکھ کا باعث ہے اس لئے ارک سے (راجا رام)

۳۔ بلا شک جل ارک ہے۔ جل کی جھاگ جم گئی۔ اس سے پرکھوی بنی۔ اس پرکھوی میں موت نے محنت کیا جب محنت کرنے سے وہ گرم ہوا تب اس سے بیج نکلا جو اگنی ہے۔ ۴۔ اس نے نین طرح سے اپنے آپ کو علیحدہ کیا

سورج تیسرا ہے۔ دایو تیسرا (اور اگنی تیسرا) ہے۔ پس یہ پان تین طرح سے تقسیم ہوا ہے۔ اس کا پورب کی طرف ہر ہے اور اتر دکن اور نو بار دیں۔ دکن اور اتر دکن سمیتیں پہلی ہیں دیوتا پچھٹے ہے۔ اتر کن پیٹ ہے۔ پرکھوی چھاتی ہے میں یہ برابر اگنی جل میں دیر کشٹھا قائم ہے۔ اور وہ جو اس را،



کو جانتا ہے۔ وہ جہاں کہیں جاتا ہے۔ عزت پاتا ہے۔  
 ۵۔ اس نے خواہش کی۔ میرا دوسرا جسم پیدا ہو۔ وہ خیال میں  
 (اپنے) جوڑے بانی کے ساتھ ملا۔ بھوک۔ موت۔ تب جو بیج تھا  
 وہ برس ہوا۔ اس سے پہلے برس نہیں تھا۔ بانی سے اس کو  
 اتنی دیر درگزر میں ادھار نہ گیا۔ جتنا برس ہوتا ہے۔ اس کو اتنے  
 عرصہ کے بعد پیدا کیا۔ جب وہ پیدا ہوا۔ تب (موت نے) اس کی  
 طرف منہ کھولا۔ اس نے بہاں اس طرح آواز کیا۔ وہی  
 بانی ہوئی۔

تشریح ہے۔ اس میں پہلے سوکھ۔ پھر استعول۔ سرشتی کا بیان

۱۔ اس نے سوچا اگر میں اس کو مارتا ہوں۔ تو بہت کم ان  
 ہوگا۔ تب اس بانی کے ساتھ اس شریر برس اسے سب کو پیدا  
 کیا جو کچھ کہ یہ ہے۔ رگ۔ بجر۔ سام۔ چھن۔ گیہ۔ انسان اور حیوان  
 اس (موت) نے جو جو پیدا کیا۔ اس کے کھانے کا ارادہ کیا  
 بلا شک وہ سب کھا جاتا ہے۔ یہ سورج کا سورج پن ہے۔  
 وہ سب کچھ کھا جاتا ہے۔ اس لئے اس کو آدتی کہتے ہیں، جو  
 اس طرح آدتی کے آدتی پن کو جانتا ہے۔ وہ ان سب کا کھانے  
 والا ہوتا ہے۔ اور سب اس کا نالج ہوتا ہے۔

تشریح بان سے مراد درہارنیکا بانی ہے۔ پہلے وید پرگت نہیں تھے  
 بعد کو پرگت ہوئے۔ ششکر ماریہ

لے اس کو خواہش ہوئی کہ بہت بڑے یگیہ کا اہتمام کروں۔  
اس نے محنت کی اور تپ کیا۔ جب وہ محنت کر چکا۔ اور تپ کر چکا  
تو اس پیش کا بیج (اس سے) نکل گیا۔ وہ پیش کا بیج پران ہے۔  
پران سے نکل جائے۔ پران کا شریر پھولنے لگا۔ اس کا من  
شریر ہی میں رہا۔

پران سے ترا دا اندریہ اور پران دونوں سے ہے۔  
**تشریح**

۸۔ اس نے خواہش کی یہ میرا جسم، یگیہ کے قابل ہو جائے  
اس لئے وہ گھوڑا ہو گیا۔ کیونکہ وہ پھول گیا تھا (اور اب) یہ  
یگیہ کے قابل ہوا۔ یہ اشومیدہ کا اشومیدہ پن ہے بلا شک  
یہ پریش اشومیدہ کو جانتا ہے جو اس دران کو اس طرح جانتا ہے  
اب اس گھوڑے کو اس نے آزاد رکھلا ہوا خیال کیا۔ اس کو  
سال کے بعد اپنے لئے بھینٹ کیا۔ اور دوسرے موشیوں  
کو دیوتاؤں کو دیا۔ اس لئے اب بھی یگیہ کے لئے ولے، پوتر  
کئے ہوئے۔ راجل چھڑ کے ہوئے، پر جاتی کے گھوڑے کو سب  
دیوتاؤں کو نذر کرتے ہیں۔ بلا شک یہ اشومیدہ ہے۔ جو یہ  
سورج اچھکتا ہے اور برس اس کا جنم ہے۔ یہ گنی (دیا پاک و یوانا)  
ہے۔ یگیہ کی گنی (ارک) ہے۔ اور یہ لوک اس کے شریر ہیں۔  
بس یہ دونوں ارک اور اشومیدہ یگیہ ہیں اور وہ پھر ایک ہی دیوتا  
یعنی موت (جو اس رار کو جانتا ہے وہ موت کو شکست دیتا ہے موت

اس کو نہیں دیا جاتا۔ موت اس کی اپنی ہو جاتی ہے۔ وہ ان دیوتاؤں میں سے ایک ہوتا ہے۔

یہ اپنشد اس قدر مشکل و دقیق ہے کہ اس کے تشریح مضمون کی تشریح امر محال ہے۔ اس لئے ہم لفظی ترجمہ کے سوا اور زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔ جنہوں نے اس کی تشریح میں سائنس و فلسفہ سے کام لینا چاہا ہے۔ وہ بالکل منہ کے بل گرے ہیں۔ اور نا کامیابی ہوئی ہے۔ جہاں جہاں ہم نے سمجھا خود یکا کاروں سے ضروری مدد لی۔ اس کو لکھ دیا۔ باقی یوں ہی چھوڑ دیا۔ پنڈت راجارام جی ۳۷ سے ۷۶ تک کا مطلب اختصار کے ساتھ کرتے ہیں (۴) جب تینوں لوگ الگ ہوئے۔ ان سب سے پہلے گریا ہا برہمی۔ پرتھوی پر سورج چکا۔ رت پرنے لگے اور برسا ہوا۔ (۵) مٹھی ہوئی۔ دیدہ منت یہ پرگٹ ہوئے۔ یہ سب موت سے ہوا اور اسی میں لین ہوگا (۶) جب تک ستریر میں پران ہے۔ تب تک اسکی جا ہے۔ جب اس براٹھ میں سے پران الگ ہوئے۔ وہ پھول گیا۔ جیسے جان نکلنے کے بعد مردہ پھول جاتا ہے (۷) پھول جانے سے اس براٹھ کا نام اشو دگھوڑا پھولا ہوا ہو گیا۔ اور پھر داخل ہونے سے یہ گیہ کے قابل بنا۔ اس وراثت میں موت دیا پاک ہے۔ اور یہ سب دیوتاؤں کے آنگ ہیں۔ یہ وراثت سب اسی انتر اتمان کے بھینٹ کرتا ہے۔ رعبوں کی تمام پیداوار اسی کے بھینٹ کی جاتی ہے زمین بھی اس کو بھینٹ دیتی ہے۔ دیوتاؤں کو بھی جو دیا پاک ہے۔ یہ تملک

اسی کا خیر ہے۔ یہی چمکتا ہوا سورج اتو میدہ ہے۔ یہی موت ہے  
اسی رچنا ہوتی ہے۔ اسی میں لیں ہو جاتی ہے جو اس کو جانتا ہے  
موت کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔

## تیسرا براہمن

۱۔ پرچاپتی کی اولاد دو طرح کی تھی۔ دیوتا اور راکش۔ ان میں  
سے دیوتا چھوٹے اور راکش بڑے تھے۔ ان دیوتاؤں میں  
رقابت پیدا ہوئی۔ دیوتا بولے آؤ۔ اس یگیہ میں ہم ادگیتھ کی مدد  
سے راکشوں کو دہالیں۔

۲۔ انہوں نے بانی سے پوچھا: ”کیا تو ہمارے لئے ادگیتھ  
کو اپنے اچھا نام سے لگا دے گی؟“ بانی نے کہا: بہت اچھا اور  
ان کے لئے بانی نے ادگیتھ گایا۔ جو بانی میں بھوگ ہے۔ اس کو  
اس نے دیوتاؤں کے لئے گایا۔ اور جو اچھا بولنا ہے۔ اس کو  
اپنے لئے لگا یا (راسروں نے) اس کو جان لیا۔ بلا شک (یہ)  
اس کا لئے واسطہ (ادگیتھ) ہے یہ ہم کو دہالیں گے۔ اس لئے علم  
کر کے اس دہانی کو پاپ برائی سے چھید دیا۔ خراب بولنا چھوڑ  
نا شایستہ۔ سخت کلامی وغیرہ، ہے۔ یہی وہ برائی ہے۔

۳۔ جب ان دیوتاؤں نے سانس (قوت شامہ) کو کہا۔ تو ہمارے  
لئے ادگیتھ کو گا۔ اس نے کہا: بہت اچھا، ان کے لئے سانس

نے ادگیتھہ گایا۔ بہانیں جو بھوگ ہے۔ اس کو اس نے دیوتاؤں کے لئے گایا۔ اور جو اچھا سوگھتا ہے وہ اپنے لئے رگایا، اُنہوں نے اس کو جانا۔ بلا شک اس گانے والے (ادگیتا) سے یہ ہم کو دبا لیں گے۔ اس لئے اس پر حملہ کر کے اس کو پاپ سے چھید دیا پاپ (دراصل) برا سوگھتا ہے۔ یہی پاپ ہے۔

۴۔ تب انہوں نے آنکھ کو کہا: تو ہمارے لئے لا دگیتھہ گایا۔ اس نے کہا: 'بہت اچھا' اُن کے لئے آنکھ نے (ادگیتھہ) گایا آنکھ کا جو بھوگ ہے ان کے لئے اور اچھا اپنے لئے ان برائیوں نے جانا۔ بلا شک اس گانے والے سے وہ ہم کو دبا لیں گے ایں اس پر حملہ کر کے اس کو پاپ سے چھید دیا۔ برا دیکھنا ہی پاپ ہے۔ یہی وہ پاپ ہے۔

۵۔ تاملوں نے کان سے کہا: تو ہمارے لئے (ادگیتھہ) گایا اس نے کہا: 'بہت اچھا' اس نے گایا۔ کان میں جو بھوگ ہے وہ اس نے دیوتاؤں کے لئے۔ اور جو اچھا سننا ہے وہ اپنے لئے گایا۔ اُن راکشسوں نے جانا۔ بلا شک یہ (ادگیتا) گانے والا کی مدد سے ہم کو دبا لیں گے۔ اس کو انہوں نے پاپ سے چھید دیا۔ وہ جو پاپ ہے۔ خراب سننا، غیبت وغیرہ ہے۔ یہی پاپ ہے۔

۶۔ تب انہوں نے سن کو کہا: تو ہمارے لئے ادگیتھہ گایا۔ اس نے کہا: 'بہت اچھا' جو من کا بھوگ ہے اس نے دیوتاؤں کے لئے گایا اور جو اچھا ہے۔ جو اچھا خیال ہے اس کو اپنے

لئے گایا۔ ان دراکشسوں نے جانا۔ اس ادگاتا سے وہ ہم کو  
دبالیں گے۔ انہوں نے حملہ کر کے اس کو پاپ سے چھید دیا۔  
جو نامناسب خیال ہیں۔ وہی پاپ ہیں دراصل، یہی پاپ ہیں اس طرح  
انہوں نے ان دیوتاؤں کو برائی سے چھید دیا۔

تو انہوں نے اس پر ان سے جو منہ میں سے کہا تو ہمارے  
لئے راگیتھ (گائے) اس نے کہا "بہت اچھا" ان کے لئے اس پر ان نے  
(راگیتھ) گایا۔ ان دراکشسوں نے جانا۔ اس گائے والے (کی مدد)  
سے وہ ہم کو دبالیں گے (اس پر) حملہ کر کے پاپ سے چھیدنا  
چاہا۔ پس جس طرح مٹی کا ڈھیلہ پتھر سے لگ کر چور چور ہو جاتا ہے  
ایسے ہی وہ دراکشس چور چور ہو کر ہر چار طرف برباد ہو گئے۔  
تب دیوتاؤں کی ترقی ہوئی اور دراکشس گر گئے۔ وہ جو اس  
طرح جانتا ہے۔ خود بخود ترقی کرتا ہے۔ اور جو دشمن اس سے  
صد کرتا ہے۔ نوہ تباہ ہو جاتا ہے۔

**تشریح** اس براہمن کا اپنی واضح ہے۔ ہر انسان کے دل میں  
دواصول نیکی اور ہدی کے کام کرتے ہیں۔ یہی دیوتاؤں  
راکشس ہیں۔ یہ اصول اندریوں میں ہیں۔ اور انہیں سے پیدا ہوتے  
ہیں۔ اس لئے ان کو بھی دیوتاؤں کا دراکشس کہا جاتا ہے اندریوں  
کے دوارا دھرم اور پردھار کی ترقی کی خیال کرنا فضول ہے۔  
ان میں جب تک خود غرضی رہے گی۔ تب تک پاپ ہوتا رہے گا  
دھرم کا کام ہونا مشکل ہے۔ نیکی کا اصول آدمی کے ساتھ ہی

پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس میں خود غرضی و خود نفسی رہتی ہے اسلئے  
 بڑا ہے۔ نیکی کا اصول دہر رہتا ہے اسلئے جھوٹا ہے۔ وہ منہ جگ  
 سودھیاء و ابھیا سے ہی بڑھتا ہے سنار میں اسی وجہ سے  
 راکشوں کا راج ہے۔ چونکہ اندریوں میں نفسانیت اور خود غرضی  
 ہے۔ ان کی مدد سے بدی پر غالب آنا مشکل ہے۔ ان میں ہمیشہ جھگڑا  
 رہتا ہے۔ ایک دوسرے کو ٹکالنا چاہتی ہیں۔ اسی کو دیو  
 اسنگرام کہتے ہیں۔

نیکی کے اصول یگیہ کرنے سے بڑھتے ہیں۔ یگیہ میں ادگاتا  
 جہان سے لئے آؤ گیتا پروہت۔ ادگیتھہ پر ماتا کی استتی  
 گائے گا۔ جس سے پردہ پکار بڑھے گا۔ ادگاتا کے لئے ضروری  
 ہے کہ اس کی زندگی خود غرضی۔ اور سوارتھ کے خیال سے  
 پاک ہو۔

دیوتاؤں نے یکے بعد دیگرے بانی۔ آنکھ کان۔ ناک  
 من سے پرارتھنا کی۔ ان سب میں خود غرضی تھی۔ سب اپنے لئے  
 اچھا چاہنے والے تھے۔ اس لئے امروں نے ان کو پاپ  
 سے خراب کر دیا۔ مثلاً زبان عیب گو ہے۔ آنکھ عیب میں ہے کان  
 رستے والا ہے۔ ناک بد بو سونگھنے والی ہے۔ من میں برے  
 منقلب آتے ہیں۔ راکشوں نے ان کے کمزور پہنچوں کو  
 دیکھ کر انہیں سے دبا دیا۔ اور یہ سب معلوب ہو گئے۔ اور  
 یہ ادگاتا پیچھے نہیں نکلے۔ تب دیوتاؤں نے پران کو منتخب

کیا۔ جو رات دن اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ مباحذریاں چاہے سو جائیں۔ مگر یہ نہیں سوتا۔ نہ اس کو مرض کا خوف۔ نہ بیہوشی کا ڈر۔ طرح کام شروع کرتا ہے۔ رات دن اسی میں لگا رہتا ہے۔ اس کا کام سب کو زندگی بخشنا۔ یہ پردیکار ہے۔ اس میں ذرہ بھی خود غرضی نہیں ہے۔ اپنے مالک کے حکم پر ہر وقت مستعد رہتا ہے۔ اس لئے جب لاکش اس کی طرف جھکے برباد ہو گئے۔ کام کرنے والے کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اس سے ہر شخص کو یہ سبق سیکھنا چاہیے کہ ہمیشہ کام میں مصروف رہے۔ اور خودی و خود غرضی کو پاس نہ آنے دے۔

۸۔ (تب) ان دیوتاؤں نے کہا۔ وہ کہاں تھا۔ جس نے ہم کو اس طرح گلے لگایا؟ راہنوں نے کہا آ وہ منہ میں ہے۔ اس لئے وہ پران ایا سیہ کہلاتا ہے۔ اور چونکہ وہ تمام عضوؤں کا رس ہے۔ اس وجہ سے اس کو آنکرس (بھی) کہلاتا ہے۔

تشریح ایا سیہ۔ ایم دیہ آ سے (منہ میں)

رس۔ آنکرس درس اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جب وہ پران نکل جاتا ہے۔ تو پھر عضو نکلے ہو جاتے ہیں۔

۹۔ وہ دیوتا پران کا نام دور ہے۔ کیونکہ اس سے موت دور رہتی ہے۔ بیشک جو شخص اس راز کو جانتا ہے۔ موت اس سے دور رہتی ہے۔

۱۰۔ اس دیوتا (پران) نے ان دیوتاؤں (اندریوں) کی



۱۸۔ ان دیوتاؤں نے کہا۔ بیشک جو کچھ ہے وہ اُن (فدا) ہی ہے۔ جو تو نے اپنے لئے لگایا ہے۔ ہم کو بھی اس اُن کا حصہ ہے۔ اس نے کہا، تم سب مجھ میں داخل ہو جاؤ اور انہوں نے کہا، بہت اچھا اور وہ سب اُن میں چاروں طرف سے داخل ہو گئے اس لئے جو شخص پران سے فدا کھاتا ہے۔ اس سے یہ دیوتا راہداریاں آسودہ ہوتی ہیں۔ جو اس طرح اس راز کو جانتا ہے۔ اسی طرح اس کی جاتی کے لوگ اس کے پاس آتے ہیں تاکہ وہ زندگی کی فدا پائیں، اور وہ اپنے ارگوں کا پالنے والا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھجنوں میں اس سے اچھا آگے چلنے والا بنتا ہے (جیسے پران اندریوں میں ہے) وہ بڑا مضبوط مالک بن جاتا ہے۔ اور وہ جو اپنے بھجنوں میں سے اس راز کے جاننے والے کے راہیں رکاوٹ ڈالتا ہے (مقابلہ کرتا ہے) وہ کبھی اپنے آپ کے مضبوط بنانے کے قابل نہیں رہی اپنی قوم یا جاتی کا مضبوط بددگار نہیں ہو سکتا، مگر ہاں وہ جو اس کے پیچھے چل کر مضبوط کرنے کے قابل جو لوگ ہیں۔ ان کو مضبوط کرنا چاہئے۔ وہی مضبوط کرنے کے قابل (آدمیوں) کے لئے قابل بنتا ہے۔

۱۹۔ وہ اپاسیہ انگریس (کھلاتا) ہے۔ کیونکہ وہ انگوں کا رس ہے۔ اس لئے جس کسی انگ سے پران نکل جاتا ہے۔ وہیں وہ سوکھ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ انگوں کا رس ہے۔

۲۰۔ یہی برہستی ہے۔ کیونکہ بانی برہستی (رہا میں ہے) اور

یہ اس کا پتی رمالک ہے۔ اس لئے برہمنپتی ہے۔  
۲۱۔ یہی برہمنپتی یہی ہے۔ کیونکہ بانی برہم ہے نہ بچو ہے  
اس کا یہ پتی ہے۔ اس لئے برہمنپتی ہے۔

۲۲۔ یہی (پران) سام بھی ہے۔ بانی سا ہے۔ اور یہ (پران)  
آم ہے۔ یہ سام کا سام پن ہے۔ یا جس وجہ سے پران گھن را ایک گھن  
کے سم (برابر) ہے۔ پھر کے سم ہے۔ ہاتھی کے سم ہے۔ ان تینوں  
لوگوں کے سم ہے۔ سب کے سم ہے۔ اس لئے سام ہے۔ جو  
اس سام کو جانتا ہے۔ وہ سام (پران) کے ساتھ اور سالوک (لوک  
کے اور کیتائی کے لحاظ سے قربت کو بھوگتا ہے۔

۲۳۔ یہ پران ادگیتھ بھی ہے۔ بلا شک پران اُت ہے۔ کیونکہ  
پران ہی سے یہ سب بنتا ہوا ہے۔ اور باقی ہی گیتھار گیت ہے  
انت اور کیتھال کمر ادگیتھ ہے۔

۲۴۔ اس (مضمون) کی بابت ایک روایت ہے۔ برہم دت نے  
جو چکستان کا پوتا ہے سووم پان کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ سووم  
(راجا) اس کے سر کو گرا دے۔ اگر ایسا یہ (گوس) نے اس (پران)  
کے بغیر کسی دوسرے سے (ادگیتھ) گا یا ہو۔ کیونکہ اس نے بانی  
سے اور پران سے ہی گایا تھا۔

۲۵۔ جو اس سام کی دھن (دولت) کو جانتا ہے۔ اس کے پاس  
دولت ہوتی ہے۔ بلا شک سور (الحان) ہی اس سام کا دھن ہے  
اس لئے جو سام گانے والا، رتوج کا کام کرنا چاہتا۔ اس کو اپنی

بانی زادان میں اچھے سورت کی خواہش کرنی چاہئے۔ (دھڑا) وہ اس بانی سے جو سورت کی دولت دالی ہے۔ رتوج کے کام کرنے کی خواہش کرے۔ یہی سبب ہے کہ گیمہ میں لوگ اس کو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس کا اچھا سورت الحان ہوتا ہے۔ جب اس کو دیکھنا چاہتے ہیں اس کے پاس دولت ہے۔ بلا شک اس کے پاس دولت ہوتی ہے جو سام کی اس دولت کو جانتا ہے۔

۲۶۔ جو اس سام کے سولے (طلا) کو جانتا ہے۔ بلا شک اس کے پاس سونا ہوتا ہے۔ سورت الحان ہی اس کا سونا ہے جو سام کے اس سولے کو جانتا ہے۔ بلا شک اس کے پاس سونا ہوتا ہے۔

۲۷۔ جو اس سام کی پرشٹھار سہارے کو جانتا ہے۔ وہ بلا شک پرشٹھت ہوتا ہے۔ بانی ہی اس کی پرشٹھا ہے۔ کیونکہ بانی ہی میں یہ پران پرشٹھار سہارا پائے ہوئے ہے۔ لگایا جاتا ہے۔ کئی لوگ کہتے ہیں۔ کہ ان میں سہارا پا کر لگایا جاتا ہے۔

۲۸۔ اب یہاں سے پومان متروں کا ابھیار وہ ہے سیتی لگنے والا رتوج سام کو شروع کرتا ہے۔ جب وہ شروع کرے تب ان دیگر دید کے متروں کا جب کرے۔

”است سے مجھ کو ست کی طرح لے چل۔ اندھکار سے مجھ کو پرکاش کی طرف لے چل۔ موت سے مجھ کو لانا نیت کی طرف لے چل“

جب وہ یہ کہتا ہے کہ امت سے مجھ کو ست کی طرف لے چل  
امت سچ سچ موت ہے۔ اور ست امت ہے۔ اس لئے وہ یہی کہتا  
ہے کہ موت سے مجھ کو امت کی طرف لے چل۔ مجھ کو امت  
بنا دے۔

۱ در جب وہ یہ کہتا ہے کہ اندھکار سے مجھ کو پرکاش کی  
طرف لے چل۔ اندھکار سچ سچ موت ہے۔ ۱ اور پرکاش امت  
ہے۔ اس لئے وہ یہی کہتا ہے کہ موت سے مجھ کو امت کی  
طرف لے چل۔ مجھ کو امت بنا دے۔

۲ اور اس کا یہ کہنا کہ (موت سے مجھ کو امت کی طرف لے چل  
اس میں کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔

اب جو دوسرے ستوتیں۔ ان میں ادگاتا اپنے لئے کھائے  
کے قابل ان کو گائے۔ اس لئے ان میں وہ بر مانگے جو ریختے  
وہ جو کا منا چاہئے۔ وہ مانگے۔

یہ ادگاتا جو اس و دیا کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ اپنے لئے  
یہ اپنے بھان کے لئے جو کا منا چاہتا ہے۔ وہی گاتا ہے اگائے  
سے پورا کرتا ہے) پس یہ و دیا بلا شک لوک کی جیتنے والی ہے  
جو اس طرح اس سام کو جانتا ہے۔ اس کو اس بات کا ڈر نہیں  
رہتا کہ وہ لوک کے قابل نہ ہوگا۔ بلکہ اس لوک پر لوک دونوں  
ملیں گے۔

## چوتھا براہمن

۱۔ ابتدا میں صرف آتما تھا (وہ) پرش کی طرح رہتا تھا اس نے اپنے دل میں غور کیا۔ اور اپنے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ اس نے پہلے یہ کہا کہ میں ہوں۔ اس نے اس کا نام میں 'راہم' ہے۔ اس وجہ سے اب بھی جب کسی سے پوچھتے ہیں۔ تو وہ پہلے یہ کہتا ہے۔ میں ہوں۔ اور تب دوسرا نام بتاتا ہے۔ جو کچھ اس کا نام ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس سب سے پہلے اس نے برائیوں کو جلا ڈالا۔ اس لئے وہ پرش (ہوا) جو اس راز کو جانتا ہے۔ وہ بیشک اس کو جلا دیتا ہے جو اس سے پہلے ہونا چاہتا ہے۔

تشریح آتما یہاں درات پرش سے مراد ہے۔ ہم سب اس کی اولاد ہیں۔ اس لئے ہم بھی من کہتے ہیں پرش۔ پورب + شوء پہلے جانا۔

۲۔ وہ ڈرا۔ اس لئے ہر شخص (اکیلے ڈرتا ہے۔ اس نے خیال کیا۔ کہ میرے سوا کچھ نہیں ہے۔ میں کیوں ڈرتا ہوں۔ پھر اس کا خوف جاتا رہا۔ (بہلا) وہ کس سے ڈرتا۔ ڈر سچ سچ دوسرے کے سبب سے ہوتا ہے۔

۳۔ مگر وہ خوش نہیں تھا۔ اس لئے کوئی اکیلے خوش نہیں ہوتا اس نے ایک دوسرے کی خواہش کی۔ وہ آنا بڑا تھا۔ جتنا دونوں

ایک ساتھ ستری پورش ہوتے ہیں۔ اس نے اپنے شریر کو دو طرح سے تقیم کیا۔ اس سے شوہر اور استری ہوئے۔ اس نے یاگیہ کیہ لے کہا ہے۔ ہم سیدپ کے آدھے آدھے حصے کی طرح ہیں۔ اس نے یہ خلا ستری ہی بھری جاتی ہے۔ اس روراث (ستری) کے ساتھ میل کیا۔ تب انسان پیدا ہوا۔

**تشریح** چونکہ کیلے خوشی کی سمجھ نہیں آتی۔ اس لئے ستری کی خواہش ہوتی ہے۔ مرد و عورت دراصل ایک ہی وجود کے دو حصے ہیں۔

۴۔ اس رستری نے خیال کیا۔ کس طرح یہ مجھ کو اپنی ذات سے پیدا کر کے میرے ساتھ میل کرتا ہے؟ ابا میں اس سے چھپ جاؤں؟ تب وہ گاہ بن گئی۔ دوسرا ساڈ بنا۔ اور اس کیساتھ ملا۔ اس سے گائیں پیدا ہوئیں۔ تب وہ گھوڑی بن گئی۔ دوسرا گھوڑا بنا۔ وہ گدھی بن گئی۔ دوسرا گدھا بن گیا۔ اور اس کے ساتھ ملا۔ تب ایک گھر والا (چمڑے گدھے) پیدا ہوئے۔ جب وہ بکری بن گئی۔ دوسرا بکرا بنا۔ وہ بھیر بنی۔ دوسرا بھیر بنا۔ وہ اس کے ساتھ ملا۔ تب بھیر اور بکریاں پیدا ہوئیں۔ اسی طرح چھوٹی چھوٹی چیزوں تک جن میں جوڑا ہوتا ہے۔ سب اس نے پیدا کئے۔

**تشریح** یہ سیاں صرف روپک کے طور پر بیان ہوئے ہیں۔

باقاعدہ رستری بیان نہیں ہے اس میں سے پہلے انسان کی پیدا این دکھلائی۔ بعد کو خباثتوں کی مگر تیرے

۱۔ اب نشہ کے موافق پہلے حیوان پیدا ہوئے۔ بعد کو انسان۔  
 ۲۔ اس روراٹ) نے جانا۔ میں بلا شک سرشٹی ہوں کیونکہ  
 میں نے اس سب کو بنایا ہے۔ جب وہ سرشٹی ہو گیا۔ جو  
 اس (راز) کو جانتا ہے۔ وہ سرشٹی میں رہنے کے قابل  
 ہوتا ہے۔

۳۔ پھر اس نے اس طرح (اگنی کو) متھا اس نے منہ سے  
 اگنی کی جگہ سے اور ہاتھوں سے اگنی کو پیدا کیا۔ اس لئے یہ دروزل  
 (منہ اور ہاتھ) اندر کی طرف سے بغیر دھکے دے رہے ہوتے ہیں۔  
 کیونکہ اگنی کی جگہ اندر کی طرف سے بغیر دھکے دے رہے ہیں۔  
 اور جو وہ یہ کہتے ہیں اس کی پوجا کرو۔ اس کی پوجا کرو۔  
 اس طرح ایک ایک دیوتا کی۔ اسی کا وہ الگ الگ ظور ہے۔ کیونکہ  
 یہی سب دیوتا ہے۔

۴۔ اب اس نے جو کچھ رس والی چیز ہے۔ اس کو اپنے پیچے سے  
 پیدا کیا۔ اور وہ سوم ہے۔ ان سب کی صرف اتنی ہی (حیثیت)  
 ہے کہ یا تو ناج ہے۔ یا ناج کھائے والا ہے۔ پس یہ بھگ کی  
 اونچی سرشٹی ہے۔ جو اس نے اپنے بہتر حصے سے دیوتاؤں  
 کو پیدا کیا۔ اس لئے وہ سب سے افضل ہے۔ اور وہ جو اس  
 (راز) کو جانتا ہے۔ اس کی اس اونچی سرشٹی میں رہنے کے  
 قابل ہوتا ہے۔

تشریح۔ یہاں سرشٹی نگہ کی شکل میں بیان کی گئی ہے

اس نے ہر جگہ اس کا تازہ ہانڈھا گیا ہے۔ گئیے ہیں دو گڑیوں کو  
رگڑ کر اسٹھ گرا، آگ پیدا کی جاتی ہے۔ آگ پیدا کرتے وقت  
ہاتھ سے رگڑتے ہیں۔ اور منہ سے پھونکتے ہیں۔ جہاں آگ جلائی  
جاتی ہے اس کو یونی خواہ کنڈا کہتے ہیں۔

اگنی اس برھہ کا پرکاش ہے۔ اس لئے کیوں ہیں جو مختلف  
دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہے۔ وہ دراصل اسی اگنی کی پوجا ہے  
جو اصل میں برھہ ہے۔

سوم رس کی گئیے میں آہوتی دی جاتی ہے۔ سرٹی میں جتنے  
رس والی چیزیں ہیں اسی سوم کی ہیں۔

لے پس یہ (جگت) اس وقت ظاہر نہیں تھا۔ یہ نام اور  
روپ سے ہی ظاہر ہوا کہ یہ ایسا نام والا ہے ایسا روپ والا  
ہے، پس اب بھی یہ نام اور روپ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اس  
نام کا اور اس شکل کا ہے۔

جس طرح استرانی کے (سوت میں رکھا ہو۔ خواہ جیسے  
آگ انگلیٹھی میں رکھی ہو اسی طرح یہ (آتما) ہر ایک کے ناخن کے  
ابھرے ہوئے حصہ تک سکایا ہوا ہوتا ہے۔ اس کو دیکھ نہیں  
سکتے۔ کیونکہ وہ پورا نہیں ہے۔ وہ جب سائس لیتا ہے اس کو  
پران کہتے ہیں۔ ہوتا ہوا بائی۔ دیکھتا ہوا آنکھ۔ سنتا ہوا کان  
سوچتا ہوا من رکنا نام پانت ہے۔ پس یہ سب اس کے کرم کے نام  
ہی ہیں۔ وہ جوان میں ہے ایک ایک کی اپا سنا کرتا ہے وہ



اس کو نہیں جانتا ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک ایک کرم کی وجہ سے ادھورا ہوتا ہے چاہئے کہ پورے آتما کے خیال سے اپنا کرم کیونکہ آتما میں یہ تمام (کرم) ایک ہو جاتے ہیں۔ پس اس چیز کی ہر ایک آدھی کو تلاش کرنی چاہئے۔ کہ یہ آتما کیا ہے۔ کیونکہ اسی کی وجہ سے انسان ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ اور جیسا کہ انسان تلاش سے (ہر چیز کو) پھر پالیتا ہے۔ اس طرح وہ نیک نامی اور تعریف کو پاتا ہے۔ جو اس (را) کو جانتا ہے۔

صرف نام روپ کا بھید پڑ جاتا ہے جسے مٹی سے برتن

تشریح اصل میں سب مٹی ہی ہیں۔ مگر نام و روپ کی وجہ سے

مختلف ہیں۔

۸۔ پس یہ (طرز کے سے زیادہ پیارا ہے۔ اور ہر ایک چیز سے زیادہ پیارا ہے۔ یہ سب سے زیادہ قریب ہے۔ یہ آتما ہے۔ اگر کوئی شخص آتما کے سوا کسی اور دوسرے کو پیار کرتا ہے تو وہ (جو) آتما کو سب سے زیادہ پیار کرتا ہے، اس کو کہہ سکتا ہے کہ وہ اپنے پیارے کو کھو دے گا۔ تو ویسا ہی ہوگا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ اس کو صرف آتما ہی کو پیارا سمجھ کر اس کی اپنا سنا کرتا ہے۔ اس کا پیارا برباد نہیں ہو سکتا۔

۹۔ یہاں وہ (مستحق) کہتے ہیں کہ اگر انسان خیال کریں کہ ہم برہم دیا سے کچھ بن جاویں گے تو وہ کیا تھا۔ جو برہمنے سمجھا جس سے کہ وہ سب کچھ ہوگا؟

۱۰۔ سچے شروع میں برہم ہی تھا۔ اس نے صرف اپنے آپ کو جانا کہ میں برہم ہوں۔ اس سے وہ سب کچھ ہو گیا۔ اس طرح جو جو دیوتاؤں میں سے جاگ اٹھا۔ وہی برہم بن گیا۔ اسی طرح رشیوں میں سے اور اسی طرح آدمیوں میں سے جو جاگ اٹھا وہ برہم بن گیا۔ پس جب یہ بات دام دیورشی نے دیکھی۔ تو اس نے یقین کیا۔ میں منو ہوا۔ میں سورج ہوا۔ سواں راز کو اب بھی جو اس طرح پہچانتا ہے۔ کہ میں برہم ہوں۔ وہ یہ سب کچھ ہوتا ہے اور دیوتا بھی اس کی طاقت کو روکنے کے قابل نہیں ہوتے کیونکہ وہ ان کا آتما ہوتا ہے۔ اب جو دوسرے دیوتا کی پائنا کرتا ہے کہ وہ اور ہے اور میں اور ہوں۔ وہ نہیں جانتا ہے وہ دیوتاؤں کے جانوروں کی طرح ہے اور جیسے کہ بہت سے جانور ایک ایک آدمی کا پالنے کرتے ہیں۔ اگر کسی کا ایک ہی جانور لے لیا جائے تو اس کو برا لگتا ہے۔ کیا پھر اگر بہت سے لے لئے جائیں تو ان دیوتاؤں کو برا نہ لگے گا؟ وہ نہیں چاہتے۔ کہ انسان اس راز کو جان لیں۔

تشریح یہاں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جیو دبرم کی ایکتا کا بیان ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے۔ جیسے

سوچنے والا سمجھتا ہے کہ میں ہو گیا۔ حالانکہ وہ من سے علیحدہ ہے۔ خواہ جیسے ہوا آگ سے مل کر آگ ہو گیا۔ ویسے ہی برہم کے جان لینے سے اس میں برہم کا ستنا آجاتا ہے اور وہ برہم سے

۱۔ علیحدہ نہیں۔ گواصل میں وہ برہم نہیں ہے۔ اس ابھید داؤد کا صرف اتنا ہی مقصد ہے۔

۱۱۔ بلا شک ابتدا میں صرف ایک برہم ہی تھا۔ وہ اکیلا ہوا۔ پورا طاقت والا نہیں ہوا۔ اب اس نے ایک بہت اچھی سرشت بنائی جو کشر طاقت کشری قوم وغیرہ ہے۔ دیوتاؤں میں کشر یہ ہیں رادر۔ ورن۔ سوم۔ ردر۔ پرچینہ۔ یم۔ مرتیور موت۔ ایشاں۔ اس لئے کشر سے پرے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے راجو گیہ میں براہمن بھی کشری سے نیچے بیٹھتے ہیں۔ وہ کشری پر اپنے نیش کو رکھ دیتا ہے (اپنا ادھکار دیدیتا ہے) یہ برہم کشری کے پیدا ہونے کا سٹھان ہے۔ اس لئے راجہ کو سنگھاسن پر اونچے بیٹھتا ہے۔ مگر ریگہ کے آخر میں وہ براہمن سے نیچے بیٹھتا ہے۔ جو اس کا کارن ہے۔ یہ کشری جو براہمن کی بے عزتی کرتا ہے۔ وہ زیادہ پاپی بن جاتا ہے۔ مثل اس شخص کے جو اپنے سے زیادہ اچھے شخص کی ہنساکرتا ہے۔

۱۲۔ وہ کشر کو بنا کر بھی پورا طاقت والا نہیں ہوا۔ اس لئے دیش (دیش) کو پیدا کیا (دیوتاؤں میں دیش یہ ہیں) جو مختلف دیوتاؤں کے گردہ الگ الگ درجہ میں کئے جاتے ہیں۔ دیشو۔ ردر۔ آدیتہ اور مرت۔

تشریح  
دیشیہ دیوتاؤں کی درجہ بندی اس طرح کی گئی ہے۔ دسوا۔ ردر۔ آدیتہ ۱۲۔ دیشو دیو ۱۳۔ مرت ۱۴

ہیں۔ اگر یہ درجہ بندی دیشیوں میں نہ ہو تو وہ دھن نہ کھیں گے۔  
۱۳۔ وہ دیشیوں کو بنا کر بھی پوری طاقت والا نہیں ہوا  
اس نے شور و زور کو پیدا کیا۔ جو پوشا دپالن پوش کرنے والا  
ہے۔ یہی پوشا ہے۔ کیونکہ سب کا پر ہتھی ہی پالن پوش کرتی  
ہے۔

۱۴۔ وہ بچھڑی پورا طاقت والا نہیں ہوا۔ اب اس نے ایک  
اور بڑی فائدہ بخشے والی سرشتی پیدا کی۔ جو دھرم ہے۔ یہ دھرم کشر  
کا بھی کشر ہے۔ اس لئے دھرم سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ یہاں تک  
کہ ایک کمزور آدمی بھی دھرم کی مدد سے زیادہ زور والے پر حکومت  
کرتا ہے۔ جیسا کہ راجہ کی مدد سے (حکومت کی جاتی ہے) یہ سچائی ہی  
دھرم ہے۔ اس لئے جب کوئی سچ بولتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں  
یہ دھرم کہہ رہا ہے۔ اور اگر ادھرم کہتا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں  
یہ سچ کہتا ہے۔ اس لئے (دھرم اور سچائی) دونوں ایک ہی  
چیز ہیں۔

۱۵۔ پس یہ برہم کشر۔ دیش اور شور ہے۔ دیوتاؤں میں  
وہ برہم صرف اگنی روپ سے ہی قائم ہوا۔ اور انسانوں میں  
براہمن کی شکل میں۔ کشری کی شکل میں کشری۔ ویشیہ کی شکل میں  
ویشیہ۔ شور کی شکل میں شور۔ اس لئے لوگ دیوتاؤں میں  
نئے اگنی میں ہی لوک پر لوک چاہتے ہیں۔ اور آدمیوں میں سے  
براہمنوں میں۔ کیونکہ ان دونوں شکلوں میں برہم (وراثت) ہوا۔

اب اگر کوئی شخص اپنے لوک راتما کو بغیر دیکھے ہوئے اس لوک سے چلا جاتا ہے۔ تب وہ آتما جو نہیں جانتا۔ وہ اس کا پالن نہیں کرتا اس کے موہ۔ شوک کچھ دور نہیں ہوتے جیسے کہ اگر وید نہ پڑھا ہو۔ یا پنیہ کے کام نہ کئے ہوں تو اس کا پالن نہیں کر سکتا۔ اگر اس راتما کا نہ جاننے والا پنیہ کرم بھی کرتا ہو تو آخر میں اس کا نقصان ہی ہوتا ہے۔ چاہئے۔ کہ آتما کی اپنا لوک سمجھ کر اپنا سنا کرے۔ اگر کوئی شخص صرف آتما ہی کی اپنا اصلی لوک سمجھ کر اپنا سنا کرتا ہے۔ تو اس کا کرم ضائع نہیں جاتا۔ کیونکہ وہ اسی آتما سے جو جو چیز چاہتا پیدا کر لیتا ہے۔

۱۶۔ یہ آتما تمام جانداروں کا لوک ہے۔ وہ جو ریوگیہ ہوم کرتا ہے۔ اور ریوگیہ کرتا ہے۔ اس وجہ سے وہ دیوتاؤں کا لوک ہے۔ اور جو وید پڑھتا ہے (سوا اور ویا کرتا ہے) اس سے رشیوں کا لوک ہے۔ اور جو پتروں کو دیتا ہے (پتری گیگیہ) اور ادلا کو چاہتا ہے۔ اس سے وہ پتروں کا لوک ہے۔ اور جو یہ آدمیوں کے رہنے اور کھانے کو دیتا ہے (ریوگیہ) اس سے منشیوں کا لوک ہے۔ اور جو پٹوؤں کے لئے چارہ پانی دیتا ہے (بھوت گیگیہ) اس کی وجہ سے یہ پٹوؤں کا لوک ہے اور جو اس کے گھریں چوپائے۔ پرند اور چوٹی تک کھانا پانی ہے۔ اس سے وہ ان کا لوک ہے۔ جیسا کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ

اس کے لوگ کو نقصان نہ پہنچے۔ اسی طرح تمام جاندار اس درازا کے جاننے والے کا نقصان نہیں چاہتے۔ پس اس (مضمون) کو سمجھ لیا گیا ہے۔ اور اس پر دچار کیا جا چکا ہے۔

تشریح آتما جانداروں کا لوگ ہے۔ کیونکہ تمام جاندار اسی سے بھوک بھوگتے ہیں۔

دچار کیا گیا ہے۔ پہلے اس کا ذکر ثبوت ہتھ براہن میں آچکا ہے۔ جس سے یہ اپنشد تیار کی گئی ہے۔

۱۴۔ ابتدا میں صرف اکیلا آتما ہی تھا۔ اس نے خواہش کی۔ میرے لئے عورت ہو۔ تب میں اولاد والا بنوں۔ اور میرے لئے دولت ہو۔ تب میں کرم کروں۔ انسان کی صرف اتنی ہی خواہش ہوتی ہے۔ خواہش کرتے ہوئے بھی اس سے زیادہ نہیں پاتا۔ اس لئے اب بھی اکیلا وہی کرتا ہے مجھ کو ستری نے تب میں اولاد والا ہوں۔ مجھ کو دہن ملے تب میں یگیہ کروں۔ جب تک ان میں سے ایک ایک کو نہیں پالیتا۔ تب تک اپنے آپ کو پورا نہیں سمجھتا۔ اس کا پورا ہونا اسی طرح ہوتا ہے، من ہی اس کا آتما ہے۔ بانی ستری، پران اولاد ہے۔ آکھ دولت ہے۔ کیونکہ آکھ ہی سے دولت کو پاتا ہے۔ کان دیودہن۔ کیونکہ کان ہی سے وہ اس دیودہن کو سنتا ہے (شریہ ہی) اس کا کرم ہے۔ کیونکہ شریہ ہی سے یہ کرم کرتا ہے۔ پس ان پانچوں سے بنا ہوا

گیہے۔ پانچ سے بنا ہوا جا فور ہے۔ پانچ سے بنا ہوا پرش  
ہے۔ پانچ سے بنا ہوا یہ سب کچھ ہے۔ جو اس زمان کو جانتا ہے  
وہ سب کو پالیتا ہے۔

انسان میں دراصل عورت و اولاد و دولت کی خوش  
تشریح زیر دست ہوتی ہے اس کی تمام خواہشیں ان کے

ہی اندر ہوتی ہیں۔ جب تک یہ نہ ہوں تو اپنے کو پورن نہیں  
بھگتا۔ ورنہ اصل میں وہ پورن ہے۔ سارا سامان جو اس کو ملا ہوا  
ہے۔ اس کو پورن کرتا ہے۔ من جمان ہے۔ جو سب کا سناؤں کا  
سنکپ کرنے والا ہے۔ باقی ستری ہے جو نیک کام میں مددگار  
ہوتی ہے۔ ان دونوں کے ملنے سے اولاد ہوتی ہے۔ وہ اولاد  
پران ہے۔ گیہ میں جو گا وغیرہ انسانی دولت ہے وہ آکھ ہے  
کیوں ہی دہن کے ملنے کا ذریعہ ہے۔ اپا سنا گیان وغیرہ  
دیوی دہن کان سے سن کر ملتے ہیں۔ شریر گیہ کا کرم ہے۔ پس  
گیہ تپتی تپتی مانتی۔ دہن۔ دیو دہن اور کرم سب ان پانچوں میں  
ہے۔ ہر چیز پانچ تہوں سے بنی ہے۔ جو اس طرح اپنے آپ کو  
پورن جانتا ہے۔ وہ سب کچھ پاجاتا ہے۔

## پانچواں براہمن

۱۔ اہنگیان اور تپ سے باپ وراثت ملے جو سات طرح

کے ناج پیدا کئے (ران میں ہے) ایک ناج اس کا تمام چاندروں کے لئے عام ہے۔ وہ دیوتاؤں کو تقسیم کر دیا۔ تین اس نے آتما کے لئے بنائے۔ ایک حیوانوں کو دیا۔ جو سانس لیتے اور جو نہیں لیتے سب اسی کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔ گو وہ برابر کھائے جا رہے ہیں۔ مگر برباد کیوں نہیں ہوتے؟ جو اس برباد نہ ہونے کے راز کو جانتا ہے۔ وہ اپنے منہ سے ناج کھاتا ہے۔ وہ دیوتاؤں میں مل جاتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

۲۔ باپ اوراٹ۔ پرش۔ برھ۔ نے گیان اور تپ سے جو سات طرح کے ناج پیدا کئے ہیں ران میں سے، ایک ناج اس کا سب کے لئے عام ہے۔ وہ مشترک ناج بھی ہے۔ جو کھایا جاتا ہے۔ وہ انسان جو اس (عام ناج) کی ایسا سنا کرتا ہے (کھاتا ہے) وہ باپ سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس ناج میں سب کا حصہ ہے۔ وہ دیوتاؤں کو تقسیم کئے۔ وہ دوریہ ہیں۔ گیہاورتا ہوتی۔ اس لئے دیوتاؤں کے لئے ہوم کرتے ہیں۔ اور آہوتی دیتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ پورنماشی میں ہوتا ہے۔ اس لئے آدمی کو ہمیشہ خواہش میں نہ مبتلا رہنا چاہیے اور ایک جانداروں کو دیا۔ وہ دودھ ہے۔ کیونکہ شروع میں انسان اور حیوان دودھ ہی پیتے ہیں۔ اس لئے نئے پیدا ہوئے بچے کو پہلے گھی چھاتے ہیں۔ یا چھاتی پلاتے ہیں اور



بنے پیدا ہوئے پچھڑے کو کہتے ہیں کہ ابھی گھاس نہیں کھاتا۔ جو  
سائنس لیتا ہے۔ اور نہیں لیتا ہے۔ اس پر سب سہارا لے ہوئے  
ہیں۔

پس جو یہ کھا جاتا ہے۔ کہ اگر انسان برس بھر دودھ سے ہوم  
کرتا ہے۔ تو وہ موت پر غالب آتا ہے۔ اس کو ایسا نہ سمجھنا چاہیے  
جس دن وہ (دودھ سے) ہوم کرتا ہے۔ اسی دن موت کو جیت  
لیتا ہے۔ کیونکہ جو یہ جاتا ہے۔ وہ دیوتاؤں کے کھانے کے  
قابل خوراک (دودھ) دیتا ہے۔ اب کیا وجہ ہے کہ ناج باجو  
کھائے جانے کے کم نہیں ہوتے؟ اس کا سبب یہ ہے  
کہ پرٹل (دراٹ) بر باد ہونے والا نہیں ہے۔ وہ اس ناج کو  
بار بار پیدا کرتا ہے۔

جو اس کم نہ ہونے کے راز کو جانتا ہے کہ پرٹل دراصل  
لافاٹی ہے۔ وہ اس ناج کو اپنے گیان اور کرم سے پیدا کرتا ہے  
اگر وہ اس کو پیدا نہ کرے تو بر باد جائے گا۔ وہ اپنے منہ سے  
ناج کھاتا ہے۔ یعنی وہی ٹھیک ٹھیک کھانا جاتا ہے۔  
وہ دیوتاؤں میں مل جاتا ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہتا ہے  
یہ اس کی تعریفیں کیا گیا ہے۔

پر ماتلے سات طرح کے ناث پیدا کئے ان  
تشریح ان میں سے ایک تو وہ جو ہم سب لوگ کھاتے  
ہیں۔ اس میں سب کا حصہ ہے۔ یعنی دیوتا ایتھی حیوان

وغیرہ سب کو ناج دینا چاہئے۔ سب کا بھاگ نکالنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ تو کھو وہ پاپ کھاتا ہے۔  
یہاں تک چار قسم کے ناجوں کا ذکر ہے۔

۳۔ تین اس نے آتما کے لئے بنائے۔ من۔ بانی۔ اور پران کے لئے۔ ان تینوں کو اس نے آتما کے لئے بنایا جیسا کہ لوگ کہتے ہیں (میرا من کہیں اور تھا۔ میں نے نہیں دیکھا۔ میرا من کہیں اور تھا۔ میں نے نہیں سنا۔ وح مج انسان من ہی سے دیکھتا ہے۔ من ہی سے سنتا ہے۔ خواہش۔ خیال۔ شک یقین۔ یقین کی گئی۔ یادداشت کی گئی۔ شرم۔ عقل۔ خوف۔ یہ سب کچھ من ہی ہے۔ اس لئے اگر پیٹھ کی طرف سے کسی کو کچھ چھو جائے تو بھی وہ من سے جان لیتا ہے۔ جو کچھ شہدے وہ سب بانی ہے بنے شک یہ آخر تک پہنچتی ہے۔ اور یہ اپنے آپ کچھ نہیں۔ پران اپان۔ دیان۔ اداں۔ کان یہ سب سانس لینا وغیرہ پران ہی ہے۔ بلا شک آتما اس پر سہارا لئے ہوئے ہے بانی کا سہارا لئے ہوئے ہے۔

۴۔ تینوں لوک ہی ہیں۔ بانی (پرہتوی) لوک ہے من انتر کش لوک ہے پران دیوتا لوک ہے۔

۵۔ تینوں وید ہی ہیں۔ باقی رگ وید ہے۔ من یجور وید ہے۔ پران سام وید ہے۔

۶۔ دیوتا۔ پتر منشیہ ہی ہیں۔ بانی دیوتا ہے۔ من پتر ہیں۔ پران انسان

ہیں۔

۷۔ ماں باپ اور اولاد بھی یہی ہیں۔ بانی ماں ہے۔ من باپ ہے۔ پران اولاد ہے۔

۸۔ جو کچھ معلوم ہو گیا۔ جس کے معلوم کرنے کی خواہش ہے۔ جو نہیں معلوم ہے۔ وہ بھی یہی تینوں ہیں۔ جو کچھ جانا ہوتا ہے۔ وہ بانی کی شکل ہے۔ کیونکہ بانی جانی ہوئی ہے۔ بانی (سے معلوم) بن کر حفاظت کرتی ہے۔

۹۔ جس چیز کے جاننے کی خواہش ہوئی چاہئے۔ وہ من کی شکل ہے۔ کیونکہ جس کے جاننے کی خواہش ہوئی چاہئے وہ من ہے۔ من (سے معلوم) بن کر اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۰۔ جو کچھ نہیں معلوم ہے۔ وہ پران کی شکل ہے۔ کیونکہ پران لا معلوم ہے۔ پران (لا معلوم) بن کر اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۱۔ اس کا بانی پر تھوی شریر ہے۔ اس کا جیوتی روپ اگنی ہے۔ جتنی بڑی بانی ہے۔ اتنی ہی بڑی پر تھوی ہے۔ اتنی ہی اگنی ہے۔

۱۲۔ اس من کا شریر دیواتا ہے۔ جوتی روپ سورج ہے۔ جتنا بڑا من ہے اتنا سورج ہے۔ وہ دونوں (اگنی و سورج)

جوڑ ہو کر اگلے۔ تب پران پیدا ہوا۔ اور وہ اندر ہے۔ اور وہ بغیر دشمن کا ہوتا ہے۔ بیشک جو اپنے برابر کا (دوسرا ہے) وہی دشمن ہوتا ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے اس کا دشمن کوئی نہیں ہوتا۔

۱۳۔ اور اس پران کا شریر جل ہے اور جوتی روپ چاند ہے۔

سو بھائی بڑا پراں ہے۔ اتنا ہی بڑا جیل ہے۔ اتنا ہی بڑا چند مان ہے۔ پس یہ سب برابر ہیں۔ سب بے حد ہیں۔ وہ جوان کی حد والا لوگ سمجھ کر اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ حد والے لوگ کو جانتا ہے۔ جو اس کو بے حد والا مان کر اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ بے حد والے لوگ کو جانتا ہے۔

۱۴۔ پر جا پتی (دراٹ) برس ہے جس کی سولہ کلا ہیں۔ رات پندرہ تہتیاں اس کی پندرہ کلا ہیں۔ اٹل رہنے والی (دھروا) اس کی سولہویں کلا ہے۔ وہ رات (یعنی تہتیوں سے ہی) پورا ہوتا ہے اور چھین ہوتا ہے۔ وہ اماوس کی رات میں اس سولہویں کلا کے ذریعہ ہر ایک جاندار میں داخل کر کے پھر صبح کو پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس رات (اماوس) کو کسی جاندار کو ذبح کرے۔ چھپکلی کو بھی نہیں اسی چندر دیوتا کے خیال سے

۱۵۔ بلا شک وہ سولہ کلا والا پر جا پتی جو برس ہے وہ یہی ہے جو اس و دیا کا جاننے والا ہے۔ دھن ہی اس کی (بڑھنے کھٹنے والی) پندرہ کلا ہیں۔ آتما را اپنا آپ شریر ہی اس کی سولہویں کلا ہے۔ وہ دھن سے ہی پورن ہوتا ہے۔ اور چھین ہوتا ہے۔ سو یہ ناجی رمان آتما ہے۔ اور دھن اس کا گردہ ہے۔ اگرچہ وہ ہر ایک چیز کو کھودیتا ہے۔ لیکن اگر وہ آتما سے زندہ ہے۔ تو لوگ یہی کہتے ہیں کہ یہ دائرہ سے گر گیا۔

تشریح۔ گوانان دھن سے بڑھتا اور گھٹتا ہے مگر دھن

ان کلاؤں کی طرح ہے۔ جو بار بار چند زمان کو پورا کیا کرتے ہیں اور  
 چھین کرتے رہتے ہیں۔ انسان خود اس دہرؤ کلا کی طرح ہے۔ جو ہمیشہ  
 بنی رہتی ہے۔ اور جس کے چاروں طرف تمام کلائیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔  
 وہ جس چکر کا گرد ہے انسان خود اس چکر کی ناف (نا بھی) ہے۔ نا بھی تاہم  
 رہتی ہے اور گردا میں رکڑیاں، ٹوٹتی اور لگتی رہتی ہیں۔

۱۴۔ پھر لوک تین ہی ہیں۔ منشیہ لوک۔ پتری لوک اور دیو لوک  
 اس منشیہ لوک کو صرف پتر سے جیت سکتا ہے۔ کسی دوسرے کرم  
 سے نہیں۔ کرم سے پتری لوک کو جیت سکتا ہے اور گیان سے دیو لوک  
 کو جیت سکتا ہے۔ بلا شک دیو لوک سب لوگوں میں افضل ہے  
 اس لئے دیوانگی تعریف کرتے ہیں۔

۱۵۔ اب اس منشیہ لوک کو آگے سپہرتی (کہتے ہیں۔ جب انسان  
 سمجھتا ہے کہ میں مرنے والا ہوں تب وہ بیٹے کو کہتا ہے۔ تو برہم ہونا  
 ہے۔ تو یگیہ ہے۔ تو لوک ہے۔ وہ بیٹا جواب دیتا ہے۔ میں برہم  
 ہوں۔ میں یگیہ ہوں۔ میں لوک ہوں۔ جو کچھ اس نے پڑھا ہے اسکی  
 سب (برہم) سے ایکتا ہے۔ جو کچھ یگیہ ہے اس سے یگیہ کی ایکتا ہے  
 جو لوک ہے اس لوک سے ایکتا ہے۔ اتنا ہی یہ سب ہے۔ (یعنی  
 باپ نے جو کچھ کیا ہے۔ اتنا ہی ہے۔ برہم یگیہ اور لوک) اب  
 بیٹے نے یہ سب کچھ بن کر اس لوک سے مجھ کو بتایا ہے (باپ) اس  
 طرح سمجھتا ہے اس لئے اس بیٹے کو جس کو (باپ نے) یہ ہدایت کر دی  
 ہے۔ لوک کے قابل کہتے ہیں۔ اس لئے بیٹے کو ہدایت کرتے ہیں۔ جو

باپ یہ جانتا ہے۔ وہ اس لوک سے چلتے وقت انہیں پرانوں رمن  
بانی اور پران (کیساتھ پتر میں داخل ہوتا ہے۔ اگر اس نے کسی سوخ  
سے کوئی کام پورا نہیں کیا ہے۔ تو اس کی کمی سے اس کو لڑکا آزاد  
کر دیتا ہے۔ اسی سے اس کا نام پتر ہے۔ وہ اپنے بیٹے کی مدد سے  
ہی اس لوک میں قائم رہتا ہے۔ جب اس باپ میں نہ مرنے والے دیو  
پران رمن بانی پران داخل ہوتے ہیں۔

**تشریح** سمپرتی۔ سو پننا۔ کیونکہ باپ بیٹے کو سب  
کچھ سو پننا ہے۔

برمھ۔ تمام علوم۔ یگیہ۔ تمام شغل ریاضت سمجھ کر م۔  
لوک۔ تمام بڑائی عزت۔ مردت لوک

پتر میں داخل ہونا۔ یعنی تمام کام جو باپ کرتا تھا۔ اب اس کو  
بٹیا کرے گا

پتر۔ پتر۔ حما۔ پرما۔ بچانا۔ چونکہ بٹیا باپ کی کمی کو پورا کرتا ہے  
اس لئے پتر کہلاتا ہے۔

اس لوک میں قائم رہنا۔ یعنی جس نے بیٹے کو ایسی اچھی  
تعلیم دی۔ گو یا وہ خود دنیا میں قائم ہے۔ اور اس کا نام زند  
رہتا ہے۔

۱۸۔ پرتھوی سے اور اگنی سے اس (باپ) میں دیوی بانی داخل  
ہوتی۔ دیوی بانی سچ مچ یہ ہے۔ جس سے وہ کچھ کہتا ہے۔ وہی ہو  
جاتا ہے۔

**تشریح** دیوی بانی پرستوی اور اگنی سروپ ہے جو اس سیٹی  
(عالم منیر کا) بانی کی کارن ہے۔ اسی طرح دیوین  
اور دیوپران کو سمجھو۔

۱۹۔ آج سے اور سورج سے اس میں دیوین داخل ہوتے  
ہیں۔ دیوین سچ سچ وہ ہیں جس سے وہ صرف آتمہی کا انہو کرتا  
ہے۔ اور کسی طرح کا رنج نہیں محسوس کرتا۔  
۲۰۔ جل سے اور چند زمان سے اس میں دیوپران داخل ہوتے  
ہیں۔ دیوپران سچ سچ وہ ہے جو چلتا ہوا اور نہ چلتا ہوا تھکتا نہیں  
ہے۔ اور اس لئے برباد نہیں ہوتا۔ وہ جو اس راز کو جانتا ہے  
وہ سب بھوتوں کا آتما ہوتا ہے جیسا کہ یہ پران ہے۔ اسی طرح وہ بھی ہو  
جاتا ہے۔ اور جس طرح تمام جاندار اس دیوتا پران کی حفاظت کرتے ہیں  
اسی طرح اس راز کے جانتے والے کی تمام جاندار حفاظت کرتے ہیں  
جو کچھ ان جانداروں کو رنج ہوتا ہے وہ انہیں تک رہتا ہے اس کو صرف  
پنیہ ہی پہنچتا ہے۔ بلا خشک دیوتاؤں کو پاپ نہیں پہنچتا۔

۲۱۔ اب آگے درت کا دھار کرتے ہیں۔ پرچا پتی۔ بے کرموں (کرم  
اندر یوں آگے بنایا۔ جب وہ بن چکے ان میں سے سب کو ایک دوسرے  
کیا ساتھ رشک ہوا۔ بانی نے درت کیا۔ میں ہمیشہ بولتی رہوں گی۔ آگے  
نے درت کیا۔ میں دیکھتی ہی رہوں گی۔ کافوں نے درت کیا ہم سنتے ہی  
ہیں گے۔ اسی طرح دوسرے کرم اندریوں نے بھی اپنے اپنے کرم  
موانق درت کیا۔ ان کو موت نے تھکا دیا بن کر اپنے اختیار میں کر لیا

اور پکڑ لیا۔ اور پکڑ کر ان کو روک دیا۔ اس لئے بانی تھک جاتی ہے۔ آنکھ تھک جاتی ہے۔ کان تھک جاتے ہیں۔ مگر موت اس کھینچ پران کو نہیں پکڑ سکی۔ تب ان راندیوں نے اس کے جاننے کی کوشش کی۔ اور کہا بلا شک یہ ہم میں سب سے زیادہ افضل ہے جو چلتا ہوا اور نہ چلتا ہوا بھی تھکتا نہیں۔ اور درہم باد ہوتا ہے۔ اچھا ہم سب بھی اسی کی شکل کی بن جائیں۔ پس سب اسی کے روپ کے بن گئے۔ اس وجہ سے وہ بھی پران کہلاتے ہیں جو اس راز کو جانتا ہے۔ وہ جس خاندان میں ہوتا ہے اس کے نام سے وہ خاندان بولا جاتا ہے۔ اور جو اس کے جاننے والے کے ساتھ رشک کرتا ہے۔ وہ خشک ہو جاتا ہے۔ اور خشک ہو کر آخر مر جاتا ہے۔ یہ ادھیاتم (یعنی شریر کے متعلق دچار) ہے۔

۲۲۔ اب ادھدیوک (دیوتاؤں کے بارہ میں دچار) کہتے ہیں اگنی نے ورت کیا۔ میں جلتی رہوں گی۔ سورج نے ورت کیا میں پتیار ہوں گا۔ چندرما نے کہا میں چمکتا رہوں گا۔ اسی طرح دوسرے دیوتاؤں نے اپنے اپنے کرم کے موافق ورت لیا۔ پس جیسا پرانوں میں خاص پران تھا۔ ان دیوتاؤں میں دایورہا۔ اور دیوتا است ہو جاتے ہیں۔ مگر دایوات نہیں ہوتا۔ یہ است نہ ہونے والا دیوتا دایورہی ہے۔

۲۳۔ اب یہ خلوک ہے جس سے سورج اڑے ہوتا ہے اور جس میں ڈوب جاتا ہے۔ بلا شک یہ پران سے اڑے ہوتا ہے



اور پران میں است ہوتا ہے۔ دیوتاؤں نے اسی کو اپنا دھرم بنایا اور وہی آج ہے۔ وہی کل بھی رہیگا، جو دوتاؤں نے اس وقت لیا تھا اسی کو اب بھی کر رہے ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ انسان ایک ہی دوتا لے۔ سانس باہر چھوڑے یا در سانس بہتر کیلئے۔ مبادا پاپ جو موت ہے اس کو پکڑ لے۔ اور اگر وہ دوتا لے تو اس کے پورے کرنے کی خواہش کرے۔ تب وہ اس سے اس دیوتا پران کے مشابہ اور مانند ہوگا۔ سالوک! در سانج کو جیت لے گا۔

**تشریح** جیسے پران اپنا کام نہیں بند کرتے۔ براہ چلتے رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی اپنے کام میں لگے رہیں۔ تاکہ پاپ جو موت ہے۔ ان کو نہ پکڑ سکے۔

## چھابراہمن

اسیہو کچھ موجود ہے، ترک دتین باتوں والا ہے۔ نام۔ روپ اور کرم۔ نام بانی ہیں۔ یہ ان کی اکٹھے ہے۔ کیونکہ سب اسی سے نکلتے ہیں۔ بانی ان کی (بنیاد ہے) سام ہے۔ کیونکہ وہ سب کے لئے یکساں ہے۔ یہ انکی برکت ہے۔ کیونکہ یہ تمام ناموں کو سہارا دیتے ہوئے ہے۔

**تشریح** اکٹھے۔ رک دید کے خستوں کا مجموعہ یہاں مراد اصل توتے۔ جو ناموں کا اصل ہے۔

سام۔ سام دید کے گیت۔ یہاں برابر اور بنیاد سے مراد ہے۔

برہ۔ پراختنا کے شتر۔ یہاں سہارا دینے والے سے مراد ہے۔  
۲۔ اب روپوں کا بیان ہے) آنکھ شکلوں کی اکٹھے ہے۔ کیونکہ  
اسی سے سب روپ نکلتے ہیں۔ یہ ان کی سام ہے۔ کیونکہ یہ سب  
شکلوں کے لئے یکساں ہے۔ یہ ان کا برہ ہے۔ کیونکہ یہ تمام  
شکلوں کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔

۳۔ اب کرموں کا بیان ہے) شریران کا اکٹھے ہے۔ کیونکہ  
اس سے تمام کرم پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ان کا سام ہے۔ کیونکہ یہ سب  
کرموں کے لئے یکساں ہے۔ یہ ان کا برہ ہے۔ کیونکہ یہ سارے  
کرموں کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔

۴۔ پس یہ تین (روپ۔ نام۔ کرم) ایک ہیں۔ یعنی آتما اور ایک ہوتا  
ہوا آتما تین ہے۔ یا مرت ہے جو ستیہ سے ڈھکا ہوا ہے۔ بیشک  
پران مرت ہے۔ نام اور روپ ستیہ ہیں۔ ان دونوں سے یہ پران  
ڈھکا ہوا ہے۔

## دوسرا دھیا

### پہلا برہمن

۱۔ بلا کا کا بیا گارگیہ ہمت بڑا عالم اور مغرور پنڈت تھا اس نے

کاشی کے (راجا) اجات شترو سے کہا: میں تجھ کو برہم کا ابدیش کر دینگا  
اجات شترو نے کہا: میں تم کو اس کے لئے ہزار لگائیں (دیتا ہوں)  
کیونکہ لوگ جنگ جنگ کہتے ہوئے بھاگے جاتے ہیں۔

جنگ تربت کا راجہ بڑا برہم گیا فی ہولہ۔ سب اسی کے  
تشریح پاس برہم و دیا سیکھنے چلے جاتے تھے۔ اجات شترو نے  
اس کو ہزار لگائیں یعنی چاہیں۔ کیونکہ تمام عالم جنگ کے پاس بھاگے  
چلے جاتے تھے۔ اس کو بھی شوق تھا۔ کہ وہ عالموں کی تدریسی  
کرے۔

وود نہ جنگ فقط کا مطلب غالباً یہ ہے۔ ایک تو نام ہے  
راجہ کا۔ دوسرے کے معنی باپ حفاظت کرنے والے کے ہیں  
برہم و دیا سکھانے والے۔

ہ۔ گارگیہ نے کہا: وہ پرش جو سورج میں (اور آنکھ میں) ہے  
میں اسی کی برہم کی طرح (پاسنا کرتا ہوں) اجات شترو نے  
اس سے کہا۔ اس کا غور نہ کر۔ اس کا غور نہ کر۔ اس بات کو پہلے ہی  
میں جانتا ہوں، اس کو میں اس کی ایسا سمجھ کر پاسنا کرتا ہوں  
کہ یہ سب سے اونچے قائم ہے۔ سب جانداروں کا سر ہے اور راجا  
ہے۔ جس کو ایسا جان کر پاسنا کرتا ہے۔ وہ بڑا بزرگ ہوتا  
ہے۔ سب جانداروں کا سردار ہوتا ہے۔ راجہ ہوتا ہے۔

سورج کے بعد جو مضمون خدا دہانی کے اندر ہیں  
تشریح اب نشد کے نہیں ہیں۔ سو امی شکر اچار یہ ہے

اضافہ کر دیا ہے۔ ہم نے بھی اس کا نتیجہ اس لئے کیا ہے کہ وہ ٹیٹو  
ٹیٹو کے تعلقات کے سمجھانے میں مددگار ہوں گے۔

۴۔ گارگیہ نے کہا: ”یہ جو چندر میں را اور من میں اپریش ہے۔ میں  
اس کی برہ کی طرح اپا سنا کرتا ہوں۔“ اجات شترو نے کہا: ”اس کا  
غور نہ کر۔ اس کا غور نہ کر۔ اس کی بابت نہ بتاؤ۔ میں بلا شک اس کو سفید  
لباس والا سوم راجہ سمجھ کر اپا سنا کرتا ہوں۔ جو اس کو اس طرح  
سمجھا کر اپا سنا کرتا ہے۔ اس کے گھر دن رات سوم بہتا ہے۔ اور  
نیا وہ بہتا ہے۔ اور اس کے یہاں ناچ میں کمی نہیں ہوتی۔“

۵۔ گارگیہ نے کہا: ”وہ جو آکاش میں را اور ہردے آکاش میں  
پریش ہے۔ میں اس کی بطور برہ کے اپا سنا کرتا ہوں۔ اجات شترو  
نے کہا: ”اس کا غور نہ کر۔ اس کا غور نہ کر۔ اس کی بابت نہ بتاؤ۔ میں  
اس کو بلا شک تیسوی جان کر اپا سنا کرتا ہے۔ جو اس کی اس طرح  
اپا سنا کرتا ہے۔ اس کی اولاد تیسوی ہوتی ہے۔“

۶۔ گارگیہ نے کہا: ”یہ جو بھلی میں را اور ہردے میں اپریش ہے  
میں اس کی برہ کی طرح اپا سنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا: ”اس کا  
غور نہ کر۔ اس کا غور نہ کر۔ اس کی بابت بھ کو نہ بتا۔ میں اس کی بلا شک  
تیسوی جان کر اپا سنا کرتا ہوں۔ جو اس کی اس طرح اپا سنا کرتا  
ہے۔ وہ تیسوی ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد تیسوی ہوتی ہے۔“

۷۔ گارگیہ نے کہا: ”جو آکاش میں را اور ہردے کے آکاش میں  
پریش ہے۔ میں اس کی بطور برہ کے اپا سنا کرتا ہوں۔“ اجات شترو:

نے کہا: "اس کا غرور نہ کر اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتائیں  
بلکہ اس کو پورا درنچل مان کر پاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اسکی  
اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اولاد سے اور مویشی سے پورن ہوتا ہے۔  
اور اس کی اولاد اس دنیا میں برباد نہیں ہوتی۔"

۸۔ گارگیہ نے کہا: "جو یہ وایو میں (اور پران میں) پرورش ہے میں  
اسی کی برمجہ کی طرح اپاسنا کرتا ہوں۔" اجات شتر دے لے کہا۔  
"اس کا غرور نہ کر اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتائیں اسکو دیکھ  
اندرا در کبھی نہ ہارے والے لشکر کی طرح اپاسنا کرتا ہوں۔ جو  
اس طرح اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ جینے کی عادت والا کبھی  
نہ ہارے والا۔ اپنے دشمنوں پر غالب آئے والا ہوتا ہے۔"

۹۔ گارگیہ نے کہا: "اگنی میں (اور بانی میں) جو پرورش ہے۔ میں  
اس کی برمجہ کی طرح اپاسنا کرتا ہوں۔" اجات شتر دے لے کہا: "غرور  
نہ کر۔ غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں نہ کہہ سکتا ہوں۔  
جاں کر پاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اپاسنا کرتا ہے  
وہ بڑی طاقت والا ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد برباد نہیں ہوتی۔"

۱۰۔ گارگیہ نے کہا: "جو یہ بل میں (اور پریش میں) پرورش ہے۔ میں  
اس کی برمجہ کی طرح اپاسنا کرتا ہوں۔" اجات شتر دے لے کہا: "غرور  
نہ کر۔ غرور نہ کر۔ میں اس کو نہ کہہ سکتا ہوں۔ جو اس طرح  
اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد برباد نہیں ہوتی۔"

اس کو وہ چیز ملتی ہے۔ جو اس کے موافق ہے۔ نہ کہ مخالف۔ اور اسی کی طرح کالڑ کا پیدا ہوتا ہے۔

۱۰۔ گارگیر نے کہا: ”جوشیشے میں پرش ہے میں اس کو برہ کی طرح اپنا سنا کرتا ہوں! اجات شترو نے کہا: ”غرد نہ کر۔ غرد نہ کر! اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ بیشک یہ چکنے والا ہے۔ میں ایسا سمجھ کر اس کی اپنا سنا کرتا ہوں جو اس طرح اس کی اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ چمک والا ہوتا ہے اس کی اولاد چکنے والی ہوتی ہے۔ اور جس کے ساتھ وہ ملتا ہے ان سب کو پورا چمکا دیتا ہے۔

۱۱۔ گارگیر نے کہا: ”جو یہ انسان کے چلنے کے پیچھے شبد پرگٹ ہوتا ہے! اس کو میں برہ کی طرح اپنا سنا کرتا ہوں! اجات شترو نے کہا: ”غرد نہ کر۔ غرد نہ کر! اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں ایک کو بلا شک پران سمجھ کر اپنا سنا کرتا ہوں۔ جو اس کی اس طرح اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ اس دنیا میں پوری زندگی پاتا ہے۔ پران اس کو اپنے وقت سے پہلے نہیں چھوڑتے۔

۱۲۔ گارگیر نے کہا: ”جو یہ دشاؤں میں پرش ہے۔ میں اسی کی برہ کی طرح اپنا سنا کرتا ہوں! اجات شترو نے کہا: ”غرد نہ کر۔ غرد نہ کر! اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ بلا شک یہ دوسرا ہے۔ ہم کو چھوڑ نہیں دیتا ہے! اس کو سمجھ کر میں اپنا سنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اپنا سنا کرتا ہے۔ وہ دوسرے والا ہوتا ہے۔ اس سے اس کے ساتھی الگ نہیں ہوتے!۔

۱۳۔ گارگیہ نے کہا: ”جو چہا پاسے (چہا یا اور اندھکار میں) پرش ہے۔ میں اس کی برہ کی طرح اپاسنا کرتا ہوں“ اجات شترو نے کہا: ”غزور نہ کر۔ غزور نہ کر اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کو موت سمجھ کر اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس کی اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس لوک میں پوری عمر کو پہنچتا ہے۔ اور اپنی عمر سے پہلے وہ نہیں مرتا“

۱۴۔ گارگیہ نے کہا: ”جو یہ آتما میں پرش ہے۔ میں اس کو برہ کی طرح اپاسنا کرتا ہوں“ اجات شترو نے کہا: ”غزور نہ کر۔ غزور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کو آتما والا سمجھ کر اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ آتما والا ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد آتما والی ہوتی ہے“ تب گارگیہ چپ ہو گیا۔

**تشریح** آتما میں پرش۔ پر جاتی خواہ بدھی اور ہر دے جو پرش ہے (سشنکر چامیہ)

آتما والا۔ جن کا آتما اس کے اختیار میں ہو۔

۱۵۔ اجات شترو نے کہا: ”بس اتنا ہی تھا“؛ اور اس نے کہا: ”ہاں! اتنا ہی تھا۔ اجات شترو نے کہا: ”اتنے سے تو برہ کا اصلی روپ پرگٹ نہیں ہوتا“ گارگیہ نے کہا: ”تو مجھ کو شاگرد بن کر اپنے پاس آنے کی اجازت دو۔“

**تشریح** آنے کی اجازت۔ یعنی میلہ ہر سے اپنن کر کے شاگردی میں لو۔

۱۶۔ اجات شتر دے کھا۔ یہ لٹی بات ہے۔ کہ کوئی براہمن کشتری کے پاس اس ارادہ سے آوے۔ کہ اس کو برہمن کا پردیش کرے پس میں تجھ سے یہی کہوں گا۔ یہ کہہ کر اس کو ہاتھ سے پکڑ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

تب وہ ایک سوئے ہوئے پرش کے پاس آئے۔ اس کو ان ناموں سے بلایا۔ اے بڑے لباس والے سوم راج! مگر وہ نہیں اٹھا۔ تب اس کو ہاتھ سے پکڑ کر جگایا۔ تب وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

۱۷۔ اجات شتر دے کھا۔ جب یہ پرش جو دگیان والا ہے اس طرح سویا تھا۔ تو وہ یہ اس وقت کہاں تھا؟ اور کہاں سے وہ اس طرح لوٹ کر آیا؟ گارگیہ نے اس کو نہیں سمجھا۔

۱۸۔ اجات شتر دے کھا۔ جب یہ پرش جو دگیان والا ہے اس طرح سویا ہوا تھا تو وہ تمام اندریوں کے دگیان میں دگیان کو لے کر ہر دے آکاش میں سو جاتا ہے۔ جب دان اندریوں کے مختلف دگیانوں کو لے لیتا ہے۔ تب وہ پرش سویا کھاتا ہے۔ تب پران رقیوت شامہ اندر پکڑا ہوا ہوتا ہے۔ باقی پکڑی ہوئی ہوتی ہے۔ من پکڑا ہوا ہوتا ہے۔  
تشریح۔ یعنی کوئی اندری کام نہیں دیتی۔

۱۹۔ اگر جب وہ خواب دیکھتا ہے۔ تب اس کے وہ لوک ہوتے ہیں (خواب کی دنیا میں ہوتا ہے) اور وہ اس وقت ایک بڑے راجہ کی طرح ہوتا ہے۔ ایک بڑے براہمن کی طرح ہوتا



ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ وہ اوپر جاتا ہے۔ اور نیچے گرتا ہے اور جیسے کہ کوئی بڑا راجہ اپنی رعایا کو ساتھ لے کر اپنی خواہش سے اپنے راج میں دورہ کرے۔ اور اس طرح یہ پرش خواب میں راندریوں کے گمان کو لے کر اپنی خواہش کے مطابق اپنے جسم میں ادھر ادھر دورہ کرتا ہے۔

۲۰۔ اب جب کہ گرمی نیند میں سویا ہوا ہوتا ہے۔ اور جب کچھ نہیں جانتا ہے۔ اس وقت جو ہٹانا نامی ناٹھی ہر دے سے سارے شریر میں پہنچتی ہے۔ ان ناٹھیوں کے دوارا چل کر شریر میں سوتا ہے۔ اور جیسا کہ کوئی شاہزادہ یا بادشاہ خواہ بڑا براہمن آئندہ کی چوٹی پر پہنچ کر سو دے۔ اس طرح وہ سوتا ہے۔

۲۱۔ جیسے مڑی تار کے اوپر جاتی ہے۔ اور جیسے اگنی سے چھوٹی چھوٹی چنگاریاں جھڑتی ہیں۔ اسی طرح تمام اندر یہ تمام لوگ۔ تمام دیوتا۔ تمام جاندار اس آتما سے اُٹتے ہیں۔ یہ کسی اپنڈرا (راز) ہے۔ سچائیوں کی سچائی بیشک اندریاں ستیہ ہیں۔ یہ آتما ان اندریوں کا ستیہ ہے۔

## دوسرا براہمن

۱۔ چھوٹے بچے کو مہ اس کے جگہ اور کو بھڑیوں کے مہ اس کے کھونٹے اور رسی کے جانتا ہے۔ وہ اپنے سات حسد کرنے والے

دشمنوں کو دور کر دیتا ہے۔ یہ بلا شک چھوٹا بچہ ہے۔ یہ جسم کے اندر  
کا پران ہے اس کے ارہنے کی جگہ یہ (جسم) ہے۔ اور اس کے الگ  
الگ کوٹھڑیاں یہ سر ہیں۔ کھوٹا طاقت ہے۔ رسی ناج ہے۔

تشریح جگہ۔ جسم۔  
بھوٹا بچا۔ پران کو گاڈ کا بچہ کہا ہے۔

کوٹھڑیاں۔ سات اندریوں کے کوٹھے۔ دوکان۔ دو  
ناک اور ایک منہ جو انسان کے نفسانی علم کے دروازے  
ہیں۔ انہیں سے اس میں دشنے کے راگ پیدا ہوتے ہیں۔ اور  
وہ انترکھ نہیں ہونے پاتا۔ اس وجہ سے ان کو سات دشمن  
بھی کہا گیا ہے۔

۲۔ یہ سات دیوتا اس کو ناش ہونے سے روک لیتے ہیں  
آنکھ میں جو سرخ رنگ کے ڈورے ہیں ان کے دوار اور  
اس پران کو پہنچتا ہے۔ جو آنکھ میں پانی ہے اس کے دوار  
پر جنبہ (بادل) پہنچتا ہے۔ جو روشنی ہے۔ اس سے سورج  
پہنچتا ہے۔ جو آنکھ میں سیاہی ہے۔ اس سے اگنی پہنچتی ہے  
جو سفیدی ہے اس سے اندر پہنچتا ہے۔ جو بخلی پلک ہے اس  
سے پر تھوی پہنچتی ہے۔ جو اوپر کی پلک ہے اس سے دیو پہنچتا  
ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے۔ اس سے ناج کم نہیں ہوتا۔

تشریح پران کو بچہ اس واسطے کہا ہے۔ کہ اس میں تیر نہیں  
ہے مگر اندریاں اپنے دشنے کو خوب جانتی ہیں (شکر لہارت)

۳۔ اس پر یہ شلوک ہے۔ "سوم کا برتن ہے جس کا منہ نیچے کی طرف ہے۔ اور اس کی جڑ تلامہ پیندا" اور ہے۔ اس میں ہر دم کا جس ریش ہے اس کے کنارے سات رشی بیٹھے ہوئے ہیں اور آٹھویں بانی ہے۔ جو وید کے دور اور اصلیت کو سمجھتی ہے وہ سوم کا برتن جس کا منہ نیچے اور جڑ تلامہ پیندا ہے۔ وہ (انسان) کا سر ہے۔ کیونکہ اس کا منہ نیچے کی طرف ہے۔ اور جڑ (پیندا) اور ہے۔ اس میں ہر ایک طرح کا جن ریش رکھا ہوا ہے۔ اس لئے اس قول سے پران ہی کا بیان کیا گیا ہے۔ اس کے کنارے سات رشی رہتے ہیں۔ اندریاں ہی سات رشی ہیں۔ اس لئے اس قول سے اندریوں ہی کا بیان ہے۔ اور آٹھویں بانی ہے۔ جو وید کی وساطت سے اصلیت کو سمجھتی ہے۔ کیونکہ بانی ران سات (سے) آٹھویں ہے۔ جو وید کی مدد سے برہم کی اصلیت کو سمجھتی ہے۔

۴۔ یہ دونوں دکان اور بھر دواج ہیں۔ دایاں گوتم ہایاں بھر دواج ہے۔ دونوں آنکھ و سوا مترا در جمد گئی ہیں۔ دائیں سوا مترا اور بائیں جمد گئی ہے۔ دونوں آنکھ و ششٹ اور کشپ ہیں۔ دائیں و ششٹ بائیں کشپ ہے۔ بانی اتری درشی ہے۔ کیونکہ بانی سے نانج کھایا جاتا ہے۔ اور اتری کے اتی کھائے و لے معنی ہیں جو اس راز کو جانتا ہے۔ وہ ہر ایک چیز کا کھانے والا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک چیز اس کے لئے غذا ہوتی ہے۔

## تیسرا براہمن

۱۔ برہم کی دو شکلیں ہیں۔ ایک مجسم اور دوسری غیر مجسم۔ مرنے والی۔ نہ مرنے والی۔ ٹکڑا ہوا۔ اور چلنے والی۔ ایک محدود۔ دوسری غیر محدود۔ ایک مت۔ دوسری غائب۔

۲۔ ہوا اور آتش کے سوا سب کی شکل ہے۔ یہ مرنے والا ہے۔ یہ قائم ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ یہ جو شکل ہے۔ مرنے والی ہے قائم ہے۔ درست ہے۔ اس کا یہ رس (جو ہر خلاصہ) ہے۔ جو یہ بچنے والا (سورج) ہے۔ کیونکہ وہ مت (ظاہر) کا رس ہے۔

۳۔ ہوا اور آتش کی شکل نہیں ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ بچا دانا ہے۔ یہ غائب (نظر نہ آنے والا) ہے۔ اس کا رس (جو ہر عطر) یہ ہے جو اس (سورج کے) منڈل میں پرش ہے۔ کیونکہ یہ اس چھپے ہوئے کارس ہے۔ یہ دھی دیوت ریوتا جوں کے تعلق میں ہے۔

۴۔ اباد ہیا تم (کا بیان) پران اور جسم کے اندر آتش کے سوا جو کچھ ہے وہ شکل والا ہے۔ یہ مرنے والا ہے۔ یہ قائم ہے۔ یہ سب ہے۔ اس کا رس (خلاصہ و جو ہر وہ) ہے۔ جو آنکھ میں ہے کیونکہ یہ مت کا رس ہے۔

۵۔ اب پران اور شریر کے اندر جو آتش ہے۔ یہ بغیر شکل کا ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ چلنے والا ہے۔ یہ چھپا ہوا ہے۔ اس کا رس

رجو ہر وہ ہے۔ جو دہائی آنکھ میں پرش ہے۔ کیونکہ اس چھپے ہوئے کا یہ رس ہے۔

۴۔ اس پرش کا روپ کیسر کے رنگ سے رنگے ہوئے بستر کی طرح۔ بھوڑے بھڑکی اون کی طرح۔ پیر ہوئی رمال، کی طرح سفید کنول کی طرح ایک ہی مرتبہ (چمکنے والی) سبلی کی چمک کی طرح ایک ہی مرتبہ سبلی کے سب جگہ چمکنے کی طرح۔ اس کی چمک چمکتی ہے جو اس راز کو جانتا ہے ایک مرتبہ چمک اٹھتا ہے۔ اب آگے بڑھ کا اپدیش ہے۔ نیتی۔ نیتی۔ نہیں ہے اس طرح کا ہے۔ کیونکہ درجہ اس طرح کا نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر دوسرا (مارگ) نہیں ہے اب نام ہے۔ سچائی کی سچائی۔ پران سچائی ہے۔ اور درجہ ان کی سچائی ہے۔

## پوٹھا براہمن

۱۔ یاگیہ دلیکھ لے کما۔ میتری! بلا شک میں اس جگہ (گرہ اشرم) سے اونچے جانا چاہتا ہوں۔ کیا اچھی بات ہو۔ میں گیتا میں کیا سادہ تیرا فیصلہ کر جاؤں؟

تشریح میتری اور گیتا میں۔ دونوں یاگیہ دلیکھ رشی کی شریاں تھیں۔

فیصلہ کرنا۔ برابر برابر دولت تقیم کرنا۔

۲۔ میتر بیٹے نے کہا: بھگوان! اگر یہ تمام دنیا دولت سے بھری ہوئی میری ہو جائے۔ تو کیا میں اس کو پا کر امیر ہو جاؤں گی؟ یا گریہ دیکھنے کے کہا: نہیں، مگر جیسے ان لوگوں کی زندگی گزرتی ہے۔ جن کے پاس ہر قسم کی دولت ہے۔ ویسے ہی میری بھی زندگی ہوگی مگر امر ہونے کی تو دولت سے کوئی امید نہیں ہو سکتی۔

۳۔ میتر بیٹے نے کہا: چونکہ میں اس سے امر نہ ہوں گی۔ پھر اس دولت کو لے کر میں کیا کروں گی؟ بھگوان! امر ہونے کی نسبت آپ جو جانتے ہیں مجھ کو بتائیں۔

۴۔ یا گریہ دیکھنے کے کہا: تو بلا شک ہم کو پیاری ہے۔ اور پیاری باتیں کہتی ہے۔ آجا۔ بیٹھے میں تیرے لئے اس کی تشریح کروں گا۔ اور میری تشریح کو سن کر اس پر پورا پورا دھیان دے گا۔ اس نے کہا: اے میتر بیٹے! بلا شک شوہر شوہر کے

خیال سے پیارا نہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے شوہر پیارا ہے۔ بلا شک عورت عورت کے خیال سے پیاری نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے عورت پیاری ہے۔ بلا شک بیٹے بیٹے کے خیال سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے بیٹے پیارے ہیں۔ بلا شک دولت دولت کے خیال سے پیاری نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے دولت پیاری ہے۔ بلا شک برہم برہم کے خیال سے پیارا نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے برہم پیارا ہے۔ بلا شک کشتی کشتی کے خیال سے پیارا

نہیں ہے، بلکہ آتما کے خیال سے کشتہ پیار سے۔ بلا شک لوک لوک کے خیال سے پیار سے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے لوک پیار سے ہیں۔ بلا شک دیوتا دیوتا اپنے کے خیال سے پیار سے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے دیوتا پیار سے ہیں۔ بلا شک چاندرا چاندرا کے خیال سے پیار سے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے چاندرا پیار سے ہیں۔ بلا شک وید ویدوں کے خیال سے پیار سے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے وید پیار سے ہیں۔ بلا شک عناصر (بھوت) عناصر کے خیال سے پیار سے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے عناصر پیار سے ہیں۔ بلا شک کائنات کائنات کے خیال سے پیار سے نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے کائنات پیار سے۔ بلا شک کوئی چیز چیز کے خیال سے پیاری نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے چیز پیاری ہے۔ اے میترہئی! بلا شک یہ آتما ساکشات (عین الیقین) کرنے کے قابل ہے و شردن، سننے کے قابل ہے۔ من کرنے کے قابل ہے۔ اور ہندو دیا من کرنے کے قابل ہے۔ آتما کے درشن سے شردن سے من سے جاننے سے یہ سب کچھ جانا جاتا ہے۔

کشتہ کا مطلب یہ ہے کہ آتما ہی سب سے زیادہ  
پیارا ہے۔ اور سب کام آتما کے لئے ہی کیے  
جاتا ہے جو اس سے موافق رہتا ہے وہ پیارا ہے۔ جو  
ہے وہ معلوم ہوتا ہے۔ ہر حالت پر شک۔ اور ہر قسم کے ممانہ

کی موجودگی میں آتما ہمیشہ یار رہتا ہے۔ لڑے۔ باپ۔ جو رو۔ دولت  
 سب کچھ آتما ہی کے خیال سے پیارے ہیں۔ یہ آتما سب کے سمجھنے  
 اور غور کرنے کے قابل ہے۔ کیونکہ اس کے جاننے سے پھر اور کچھ  
 جاننے کی خواہش نہیں رہتی۔

۷۔ برمجہ (براہمن) اس کو دور پھینک دیتا ہے۔ جو آتما ہے  
 پرے دوسری جگہ برمجہ کو جاتا ہے۔ کشر (کشری) اس کو دور  
 پھینک دیتا ہے۔ جو آتما سے دور لوگوں کو جاتا ہے۔ دیوتا اس کو  
 دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما سے دور دیوتاؤں کو جاتا ہے  
 عناصر اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما سے دور عناصر کو  
 جاتا ہے۔ سب چیزیں اس کو دور پھینک دیتی ہیں۔ جو آتما سے  
 دور سب چیزوں کو بھٹاتا ہے۔ یہ برمجہ ہے۔ یہ کشر ہے۔ یہ  
 لو کہیں۔ یہ دیوتا ہیں۔ یہ بھوت ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ جو آتما ہے  
 شرح یعنی اس ایک کے گیان میں تمام  
 گیان آجاتے ہیں۔

۸۔ جیسا کہ نقارہ پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ تو اس کے باہر  
 کے آواز کو الگ الگ پکڑ نہیں سکتے۔ مگر نقارہ کے پکڑنے سے  
 یا نقارہ پر ضرب لگانے کے پکڑنے سے آواز پکڑی جاتی ہے۔  
 ۸۔ جیسا کہ شنگہ جب پورا بجایا جاتا ہے۔ تب اس کے باہر  
 کی آواز کو نہیں پکڑ سکتے۔ مگر شنگہ کے پکڑنے یا شنگہ بنانے  
 والے کے پکڑنے سے آواز پکڑی جاتی ہے۔



۹۔ جیسے جب باجا رہیں، سچا یا جاتا ہے۔ تب اس کے آواز کو الگ الگ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ مگر بین کے پکڑنے سے آواز پکڑی جا سکتی ہے۔

۱۰۔ جو آگ گیلی لکڑیوں سے جلائی گئی ہے۔ اور جس طرح اس میں سے باہر کی طرف دھواں دھنکڑیاں وغیرہ الگ ہو کر نکلتی ہیں۔ اے میٹریٹی بالکل اسی طرح باہر کی طرف سانس لیا گیا ہے۔ رگ۔ پجھر۔ سام۔ اچھروا گرس۔ اتھاس۔ پوران و دیائیں۔ اپ نشد۔ شلوک۔ سوتر۔ انو دیا کھیان۔ اور داکھیان سب اسی کے سانس ہیں۔

یہاں پر اتنا کے سانس سے مراد ہے۔

انو دیا کھیان۔ سہانت کی تشریح

تشریح

و یا کھیان۔ منتروں کی تشریح

۱۱۔ جیسے سمندر پانیوں کا مرکز ہے۔ اسی طرح تمام سپرش (قبو) کا ایک مرکز چرم ہی ہے۔ اسی طرح بھونکنے کا مرکز ناک ہیں اسی طرح تمام لذتوں کی مرکز زبان ہے۔ اسی طرح تمام شکلوں کی مرکز آنکھ ہے۔ اسی طرح آوازوں کے مرکز کان ہیں۔ اسی طرح تمام خیالوں کا مرکز من ہے۔ اسی طرح تمام گئیالوں کا مرکز ہر دے ہے اسی طرح تمام کرموں کا مرکز ہاتھ ہے۔ اسی طرح تمام آئندوں کا مرکز آنکھ ہے۔ تمام تیاگیوں کا مرکز مقعد ہے۔ اسی طرح تمام دیدوں کا مرکز بائی ہے۔

۱۲۔ جیسے نمک کا ڈھیلا پانی میں ڈالا ہوا پانی ہی میں گھل جاتا ہے۔ اور اس کو الگ نہیں کر سکتے۔ مگر جہاں جہاں سے پانی لیا جائے گا۔ نمک ہی ہوگا۔ اسی طرح اے میٹرئی! یہ بڑی سستیا جس کے انت کا پار نہیں ہے۔ یہ دگیان گھن ہی ہے ردگیان سوا اور کچھ نہیں! ان عنصروں سے اٹھ کر انہیں میں چھپ جاتا ہے مرکز کوئی نام نہیں ہے۔ اے میٹرئی! یہ تجھ کو بتلاتا ہوں۔ اس طرح یاگیہ دلیہ نے کہا۔

۱۳۔ میٹرئی نے کہا۔ یہاں ہی مجھ کو خداوند آپ نے گھیرا ہٹ میں ڈال دیا یہ کہہ کر کہ مرکز کوئی نام ہے۔ اس نے کہا اے میٹرئی! میں گھیرا ہٹ والی بات نہیں کہتا ہوں۔ جانتے کے لئے یہ کافی ہے۔

۱۴۔ کیونکہ جب دویت ادوکا جہاد ہوتا ہے۔ تب دوسرا دوسرے کو سونگھتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو دیکھتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو مٹاتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو مٹاتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو خیال کرتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو جانتا ہے۔ مگر جب سب کچھ اس کا آجتا ہی ہو گیا تب کس سے کس کو کس سے سونگھے۔ کس سے کس کو دیکھے۔ کس سے کس کو سنے۔ کس سے کس کو کہے۔ کس سے کس کو خیال کرے۔ کس سے کس کو جانے لے میٹرئی! جانتے والے کو کس سے جانے لے

## پانچواں برہمن

۱۔ پرتھوی سب جانداروں کا شہد ہے۔ اور تمام جاندار اس

پرتھوی کے لئے شہد ہیں۔ جو اس پرتھوی میں ٹھہرے اور امرت سے  
پریش ہے۔ اور جو اس جسم میں تیج والا اور امرت والا پریش ہے  
یہی بلا شک وہ ہے۔ یہ جو آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برھ ہے۔ یہ  
سب کچھ ہے۔

۲۔ جل تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار جل کے لئے  
شہد ہیں۔ جو تیج والا اور امرت والا پریش جل میں رہتا ہے اور جو تیج  
والا اور امرت والا پریش جسم میں رہتا ہے۔ یہی بلا شک وہ ہے۔ یہ جو  
آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۳۔ اگنی سب جانداروں کی شہد ہے۔ تمام جاندار اگنی کے  
لئے شہد ہیں۔ اس اگنی میں جو تیج والا اور امرت والا پریش رہتا  
اور جو تیج والا امرت والا پریش اس جسم کے بانی میں رہتا ہے۔  
یہی بلا شک وہ ہے۔ یہ جو آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برھ ہے۔ یہ  
سب کچھ ہے۔

۴۔ یہ دایو سب جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس ہوا  
کے لئے شہد ہیں۔ اس دیو میں جو تیج والا اور امرت والا پریش رہتا  
ہے۔ اور اس جسم کے پران میں جو تیج والا امرت والا پریش رہتا  
ہے۔ یہی بلا شک وہ ہے۔ یہ جو آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برھ  
ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۵۔ یہ سورج تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس  
سورج کے لئے شہد ہیں۔ اور جو یہ سورج میں تیج والا امرت

والا پرش رہتا ہے بلا شک یہی وہ ہے۔ یہ جو آتا ہے یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

بعد یہ دشائیں (اطراف) سب جانداروں کے شہد ہیں۔ تمام جاندار ان دشائوں کے لئے شہد ہیں۔ اور جو تیج والا اور امرت والا پرش دشائوں میں رہتا ہے۔ اور جو تیج والا امرت والا پرش شریر کے کان میں رہتا ہے۔ بلا شک یہی وہ ہے۔ یہ جو آتا ہے یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۷۔ یہ چند سب جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس چند کے لئے شہد ہیں۔ اور جو تیج والا امرت والا پرش اس چند میں رہتا ہے۔ اور تیج والا امرت والا پرش جسم کے من میں رہتا ہے بلا شک وہ یہی ہے۔ یہ جو آتا ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۸۔ یہ سبلی تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس سبلی کے لئے شہد ہیں۔ اور اس سبلی میں جو تیج والا اور امرت والا پرش ہے اور جو شریر کے تیج میں تیج والا اور امرت والا پرش ہے۔ وہ بلا شک یہی ہے۔ جو یہ آتا ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۹۔ بادل سب جانداروں کے لئے شہد ہے۔ تمام جاندار اس بادل کے لئے شہد ہیں۔ اور جو اس بادل میں تیج والا اور امرت والا پرش رہتا ہے۔ اور جو اس شریر کے شہد میں تیج والا

اور امرت والا پرش ہے۔ وہ یہی ہے جو یہ آتا ہے یہ امرت ہے  
یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۱۰۔ آکاش تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس آکاش  
کے لئے شہد ہیں۔ اور آکاش میں جو تیج والا اور امرت والا پرش  
رہتا ہے۔ اور جو اس جسم کے ہر دے آکاش میں تیج والا اور امرت  
والا پرش ہے۔ بلا شک یہ مہی ہے۔ یہ جو آتا ہے۔ یہ امرت ہے  
یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۱۱۔ دھرم سب جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس دھرم  
کے لئے شہد ہیں۔ دھرم میں جو تیج والا اور امرت والا پرش  
رہتا ہے۔ اور شر کے دھرم میں جو تیج والا اور امرت والا پرش  
رہتا ہے وہ یہی ہے۔ یہ جو آتا ہے یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے  
یہ سب کچھ ہے۔

۱۲۔ سچائی تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار سچائی  
کے لئے شہد ہیں۔ اور جو تیج والا۔ امرت والا پرش اس سچائی میں  
رہتا ہے۔ اور جو تیج والا اور امرت والا پرش جسم کی سچائی میں ہے  
وہ یہی ہے۔ یہ جو آتا ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب  
کچھ ہے۔

۱۳۔ منشیہ پن تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس  
منشیہ پن کے لئے شہد ہیں۔ یہ جو اس منشیہ پن اور اس شریدا میں  
تیج والا اور امرت والا پرش رہتا ہے۔ اور جو اس شریر میں تیج

والا اور امرت والا پرش ہے۔ وہ یہی ہے۔ جو یہ آتا ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برنج ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۱۴۔ یہ آتا تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار آتما کے لئے شہد ہیں۔ اور جو تیج والا اور امرت والا پرش اس آتما میں رہتا ہے۔ اور جو یہ آتما تیج والا اور امرت والا ہے۔ یہی وہ ہے۔ وہ جو آتا ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برنج ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۱۵۔ یہ آتما تمام جانداروں کا مالک ہے۔ سب جانداروں کا راجہ ہے۔ جیسے رتھ کی ناگی میں اور رتھ کے دھڑے میں سبارے پر دئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس آتما میں تمام دیوتا۔ تمام جاندار۔ تمام لوگ۔ تمام پران۔ اور تمام آتماؤں پر دئے ہوئے ہیں۔

۱۶۔ بلا شک یہ شہد شہد کی ودیا (ودھیک) اٹھارے کے بیٹے نے دونوں اشیوں کو بتائی تھی۔ اس کو دیکھ کر رشی نے کہا ہے "اے شوریر داجیہ کہ بجلی بارش کو پرگٹ کرتی ہے۔ اس طرح میں تمہارے تیج واسلے کرم کو اپنے فائدہ کے لئے پرگٹ کرتا ہوں جو اٹھارے تیر دھیک نے گھوڑے کے سر سے تم دونوں کو شہد (شہد کی ودیا) بتائی ہے۔

تشریح - رشی۔ دیدھتر  
گھوڑے کا سر۔ یعنی گھوڑے کے منہ سے

اس کے متعلق قصہ ہے کہ یہ دیا کوئی ظاہر طوطہ پر بتا نہیں سکتا تھا  
اس کے سر کے کٹ جانے کا خوف تھا۔ اتھروا کے پتر کے سر پر  
گھوڑے کا سر رکھ کر اس کی تعلیم اشویوں کو دلائی گئی۔ پرماتما  
جانے یہ قصہ کیا ہے۔ اور اس کا کیا مطلب ہے۔

۱۷۔ بلا شک یہ شہد (شہد) دیا، اتھروا کے بیٹے دوشیک نے  
اشویوں کو بتائی۔ اس بات کو دیکھ کر رشی نے کہا۔ اے اشویو!  
تم دونوں نے اتھروا کے بیٹے دوشیک کو گھوڑے کا سر پہنایا۔  
اور اے عجیب کام کرنے والو! اس نے وعدہ کو پورا کرنے کے  
خیال سے تم دونوں کو شہد (شہد) کی ودیا بتائی۔ جو بلا شک سوچ  
کی اور برہم رگیان کی اپ نشد ہے۔

۱۸۔ بلا شک یہ شہد (شہد) کی ودیا، اتھروا کے بیٹے دوشیک  
نے اشویوں کو بتائی۔ اس بات کو دیکھ کر رشی نے کہا۔ اے اشویو!  
نے دوپاؤں والے شریہ بنا لئے۔ اور چار پاؤں والے شریہ  
بنائے۔ اور وہ پرش پہلے پرندین کر شریہ میں داخل ہوا۔ بلا شک  
وہ پرش سب شریہوں میں رہتا ہے۔ کوئی چیز ایسی نہیں ہے  
جو اس سے ڈھکی نہ ہو۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو اس سے بھری  
نہ ہو۔

۱۹۔ بلا شک یہ شہد (شہد) کی ودیا، اتھروا کے بیٹے دوشیک  
نے اشویوں کو بتائی۔ پس اس بات کو دیکھ کر رشی نے کہا۔ ہر ایک  
شکل کا وہ شکل ہو گیا۔ وہ اس کی شکل ہمارے دیکھنے کے لئے ہے

اندر مختلف رچناؤں سے مختلف شکل والا دکھائی دیتا ہے۔ ایک ہزار اس کے گھوڑے (رکتہ میں) جڑے ہوئے ہیں۔ یہ ہی آتما گھوڑے ہیں۔ یہی آتما دس اور ہزاروں سے ہے۔ بہت ہے اور بشمار ہے پس یہ برمجہ ہے جس کا کوئی کارن (علت سبب) نہیں ہے جس کا کوئی کارج نہیں ہے۔ جس کے اندر کچھ نہیں جس کے باہر کچھ نہیں۔ یہ آتما برمجہ سب کا جاننے والا ہے۔ یہ راپ نشکی (تعلیم ہے)

## چھابراہمن

۱۔ اب تعلیم کے سلسلہ کو بیان کرتے ہیں (۱) پوتی ماشیہ نے گوپ دن سے (سیکھا) (۲) گوپ دن سے پوتی ماشیہ نے (۳) پوتی ماشیہ نے گوپ دن سے (۴) گوپ دن نے کو شک سے (۵) کو شک نے کو ٹنڈنہ سے (۶) کو ٹنڈنہ نے شانڈلیہ سے (۷) شانڈلیہ نے کو شک اور گوتم سے (۸) گوتم نے

۲۔ اگنی دیشہ سے (۹) اگنی دیشہ نے شانڈلیہ اور ان بھلات سے (۱۰) آن بھلات نے آن بھلات سے (۱۱) آن بھلات نے آن بھلات سے (۱۲) آن بھلات نے گوتم سے (۱۳) گوتم نے سیتو اور پراچین یوگ سے (۱۴) سیتو اور پراچین یوگ نے پراشریہ سے (۱۵) پراشریہ نے بھر دواج سے (۱۶) بھر دواج نے بھر دواج اور گوتم سے (۱۷) گوتم نے بھر دواج سے (۱۸) بھر دواج نے پراشریہ



(۱۹) پاراشریہ نے دیسجا پان سے (۲۰) دیسجا پان نے گوشنگین  
سے (۲۱) گوشنگین نے

۳۔ گھرت کو شک سے (۲۲) گھرت کو شک نے پاراشریہ  
سے (۲۳) پاراشریہ نے پاراشریہ سے (۲۴) پاراشریہ نے  
جاتو کرنیہ سے (۲۵) جاتو کرنیہ نے اسورین اور پاسک سے  
(۲۶) اسورین نے تریونی سے (۲۷) تریونی نے ادپ جیندی  
سے (۲۸) ادپ جیندی نے آسر سے (۲۹) آسر نے بھردواج  
سے (۳۰) بھردواج نے اتے سے (۳۱) اتے نے مانی سے (۳۲)  
مانی نے گوتم سے (۳۳) گوتم نے گوتم سے (۳۴) گوتم نے داقس سے  
(۳۵) داقس نے شانڈیہ سے (۳۶) شانڈیہ نے کوشوریہ کا پیہ سے  
(۳۷) کوشوریہ کا پیہ نے گمار دات سے (۳۸) گمار دات نے گمار سے  
(۳۹) گمار سے پدربھی کو نڈیہ سے (۴۰) پدربھی کو نڈیہ نے ولسپنا  
دا بھرد سے (۴۱) ولسپنا دا بھرد نے پتی سوہر سے (۴۲) پتی  
سوہر سے آیاسیہ آنگرس سے (۴۳) آیاسیہ آنگرس نے اکھرن  
تواشر سے (۴۴) اکھرن توواشر نے وشر وپ توواشر سے (۴۵) وشر وپ  
توواشر نے اشوپن سے (۴۶) اشوپن نے وڈھیک آتھرون  
سے (۴۷) وڈھیک آتھرون نے اکھرداد سے (۴۸) اکھرداد  
نے میرتہ پراہ ہونس سے (۴۹) میرتہ پراہ ہونس نے ہرہ ہونس  
سے (۵۰) ہرہ ہونس نے ذکرشی سے (۵۱) ذکرشی نے وپرچت  
سے (۵۲) وپرچت نے ویشٹی سے (۵۳) ویشٹی نے سارو سے

(۵۴) ساروں نے سنا تن سے (۵۵) سنا تن نے سنگ سے (۵۶) سنگ نے پریشٹی سے (۵۷) پریشٹی نے برہ سے (۵۸) برہ سوہیو (خود بخود) برہ کو نکار ہے۔

## تیسرا دھیاء

### پہلا براہمن

۱۔ جنک دیدیہ نے ایک سو میدو کیا۔ جن میں زیادہ دیکھنا دہی جاتی تھی۔ وہاں کورڈوں اور پنچالوں کے براہمن اکٹھا ہوئے جنک دیدیہ کو اس بات کے جاننے کی خواہش ہوئی کہ ان براہمنوں میں سے کون سب سے بڑھ کر دید کے جاننے والا ہے پس اس نے ہزار گائیں منگوائیں جن میں سے ایک ایک سنگ لے دس دس شرنیاں بندھی تھیں۔

دیدیہ۔ پنچالی۔ کورد۔ یہ تین خاص کشتری  
تشریح قوم کے لوگ تھے۔

۲۔ جنک نے کہا: بھگوتو براہمنو! جو تم میں سے سب سے بڑھ کر دیدوں کا جانتے والا ہے۔ وہ ان گائوں کو لے جائے

مگر ان براہمنوں میں سے کسی کو حوصلہ نہیں ہوا۔ تب یاگیہ دکیہ نے اپنے ایک شاگرد سے کہا: پیارے سام شرو! ان گاڈوں کو ہانک لے جا۔ وہ ہانک لے گیا۔ اس پر براہمنوں کو غصہ آیا۔ کہ سطرچ ہم میں سے وہ اپنے آپ کو رب سے بڑھ کر ویدوں کا جاننے والا کہہ سکتا ہے۔ ان میں سے ایک جنگ وید ہیہ کا یگیہ کر لے والا شول تھا۔ اس نے پوچھا: یاگیہ دکیہ! کیا تو ہم میں سب سے بڑھ کر ویدوں کا جاننے والا ہے؟ اس نے کہا: ہم سب سے بڑھ کر وید کے جاننے والے کو تمسکار کرتے ہیں ہم گایوں کے خواہشمند تھے یا تب شول اس سے پوچھنے لگا۔

۳۔ اس نے کہا: اے یاگیہ دکیہ! جب ہر ایک چیز موت کے پہنچ میں ہے۔ تو ہر چیز اس کے اختیار میں ہے۔ تو پھر کونسا سادھن ہے جس سے جہان موت کے پہنچ سے آزاد کیا جاسکے؟ اس نے جواب دیا: بانی روپی ہو رہے جو اگنی ہے۔ کیونکہ بانی یگیہ کا ہوتا رہے۔ اور یہ بانی اگنی ہے۔ اور وہ اگنی! ہوتا رہے۔ وہ ہوتا رہتی ہے۔ اور وہ اتی کتی (موت) سے بالکل آزاد ہو جاتا ہے۔

تشریح عالم صغیر کا عالم کبیر میں مل جاتا یگیہ کا مقصد ہے۔ یہ یاگیہ دکیہ کے کہنے کا مطلب ہے۔ اس شریر کی

کی اگنی کو علیحدہ کر کے برہمانڈ کی اگنی میں ملا دینا یہ مقصد ہے۔

۴۔ اس نے کہا: اے یاگیہ دکیہ! جب یہ ہر ایک چیز

دن اور رات کی پہنچ میں ہے۔ تو ہر ایک چیز دن اور رات کے  
 بس میں ہے۔ پھر کس سادھن سے رجمان کو دن اور رات کی  
 پہنچ سے کتنی ہو سکتی ہے؟  
 دیا گیا دکنیہ نے کہا "ادھو یو پر وہت سے جو آنکھ ہے۔ جو  
 سورج ہے۔ کیونکہ آنکھ گیگیہ کا اردھو یو ہے۔ اور آنکھ سورج  
 ہے۔ اور وہ سورج اردھو یو ہے۔ وہ اردھو یو کتنی ہے۔ وہی  
 اتنی کتنی ہے۔"

نشریح  
 رات اور دن صرف بیشٹی (جہ کے) آنکھ کے لئے  
 ہیں۔ جب وہ سٹی سورج کے ساتھ ایک ہو گئے

تب رات دن کا امتیاز جاتا رہا۔

۴۔ اس نے کہا "اے یا گیہ دکنیہ! یہ انترکش گویا بغیر سہارے  
 رسیٹھی کے ہے۔ تو رجمان پھر کس طرح سورگ لوک کو چڑھ سکتا  
 ہے دیا گیا دکنیہ نے جواب دیا "برھما توک سے جو من ہے۔ جو چنڈ  
 ہے۔ کیونکہ من گیگیہ کا برھما ہے۔ اور یہ من چنڈ ہے۔ برھما ہے وہ  
 کتنی ہے وہ اتنی کتنی ہے یہ موت سے پوری اکتنی ہے!  
 اس نے کہا "اے یا گیہ دکنیہ! رگ وید کتنے منتروں سے  
 آج یہ ہوتا اس گیگیہ میں کام کرے گا؟ اس نے جواب دیا "تین  
 سے" وہ تین کون ہیں؟ اس نے جواب دیا "ان سے جو گیگیہ  
 کے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔ ان سے جو گیگیہ کی غرض سے پڑھے  
 جاتے ہیں۔ رگ وید کے ان منتروں سے رجمان کیا جیت لیتا

ہے؟ اس نے کہا جو کچھ جس میں جان ہے۔

۸۔ اس نے کہا: ”اے یاگیہ دکیہ! یہ آرد ہو یا آج اس یگیہ میں کتنی آہوتیاں دے گا؟“ یاگیہ دکیہ نے کہا: ”تین“ ”وہ تین کون ہیں؟“ ”وہ جو ہوم کی ہوئی چکتی ہیں۔ وہ جو ہوم کی ہوئی بہت شہد کرتی ہیں۔ وہ جو ہوم کی ہوئی بیچے جا کر ٹھہرتی ہیں“ اس نے پوچھا: ”ان سے وہ کیا جیت لیتا ہے؟“ اس نے جواب دیا: ”جو ہوم کی ہوئی چکتی ہیں۔ ان سے وہ دیو لوک کو جیت لیتا ہے جو بہت شہد کرتی ہیں۔ ان سے وہ پتری لوک کو جیت لیتا ہے کیونکہ پتری لوگ گویا بہت شہد کر لے والا ہے۔ اور جو ہوم کی ہوئی بیچے جا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ ان سے منشیہ لوک کو جیت لیتا ہے کیونکہ منشیہ لوگ گویا بیچے ہے۔“

۹۔ اس نے کہا: ”یاگیہ دکیہ! یہ برہما آج دکن سے دگیہ میں برہما یگیہ کے دن بٹھتا ہے، کتنے دیوتاؤں سے یگیہ کی حفاظت کرے گا؟“ ”یاگیہ دکیہ نے جواب دیا: ”ایک سے“ ”وہ ایک کون ہے؟“ ”جواب دیا گیا: ”من ہی ایک ہے۔ کیونکہ من حد والا نہیں ہے۔ اور و شودیو پر ماما، بھی حد والا نہیں ہے۔ اور وہ (اس کا جاننے والا) اس کی مدد سے بغیر حد والے لوگوں کو جیت لیتا ہے۔“

۱۰۔ اس نے کہا: ”اے یاگیہ دکیہ! کتنی سوتر کی بچائیں ہیں۔ جن سے یہ گائے والا آج اس یگیہ میں استنی کرے گا؟“ اس نے کہا: ”تین سے“ ”وہ تین کون ہیں؟“ ”جواب ملا: ”جو یگیہ کے پہلے پڑھی

جاتی ہیں۔ جو گیہ کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔ اور جو سستی کی غرض سے پڑھی جاتی ہیں۔ ”د اور وہ کون رچائیں ہیں جو شریر میں (ادھیانم) ہیں؟“ (جواب دیا) ”پران۔ اپان اور ویان۔“ اس نے کیا جیت لیا؟ (جواب) ”پر بھتوی کو پہلے سے انتر کش کو دوسری سے اور دیو لوک کو تیسری سے۔ تب وہ ہوتا را شول چپ ہو گیا۔

تشریح پہلی۔ پردودا کیا دوسری۔ یا جیا

تیسری۔ شیا

پر نو کیا گیہ کے پہلے۔ یا جیا گیہ کی غرض کے لئے اور شیا سستی کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ رچائیں رک دید کے فتر کو کہتے ہیں۔

## دوسرا براہمن

۱۔ تب اس سے جا نکار کے گوترو لے رت بھاگ کے ٹرے نے پوچھا۔ ”اے یا گیہ دکلیہ! کتنے گمرہ دستارے ہیں؟“ اور کتنے اتی گمرہ ہیں؟ (جواب دیا) ”آٹھ گمرہ اور آٹھ اتی گمرہ ہیں؟“ (پھر پوچھا) ”سودھ آٹھ گمرہ اور آٹھ اتی گمرہ ہیں۔ وہ کون ہیں؟“ گمرہ۔ گیہ کی اصطلاحات ہیں گمرہ کلڑی کے کٹورے تشریح کہہ سکتے ہیں۔ جس میں سوم ہوئی ڈالی جاتی ہے۔ مگر

نہاں پکڑنے والے سے مراد ہے۔ مقصد اندریوں سے ہے کیونکہ وہ ناسان کو باندھتے ہیں۔ اس لئے اندریاں گرہ ہیں اور اندریوں کی شکست دیشیوں کے آدھین ہے۔ اس لئے دیشے اتی گرہ کہلائے گئے۔

۲۔ پران ایک گرہ ہے۔ اور اپان روپی اتی گرہ سے پکڑا ہوا ہے۔ کیونکہ اپان سے بو کو سونگھتا ہے۔

۳۔ بانی ایک گرہ ہے۔ اور وہ نام روپی اتی گرہ سے پکڑا ہوئی ہے۔ کیونکہ بانی سے نام پکارے جاتے ہیں۔

۴۔ زبان ایک گرہ ہے۔ رس روپی اس کا اتی گرہ ہے جس سے وہ پکڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ زبان ہی سے رس کا علم ہوتا ہے۔

۵۔ آنکھ ایک گرہ ہے۔ روپ اس کا لاتی گرہ ہے۔ اس سے پکڑا ہوا ہے۔ کیونکہ آنکھ سے روپ کو دیکھتے ہیں۔

۶۔ کان ایک گرہ ہے۔ شہد اس کا اتی گرہ ہے۔ اس سے وہ پکڑا ہوا ہے۔ کیونکہ کان سے شہد کو سنتے ہیں۔

۷۔ من ایک گرہ ہے۔ کما اس کا اتی گرہ ہے۔ وہ اس سے پکڑا ہوا ہے۔ کیونکہ من کا مناؤں کو چاہتا ہے۔

۸۔ ددلیں ہاتھ ایک گرہ ہیں۔ کرم ان کے اتی گرہ ہیں وہ ان سے پکڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہاتھ سے کرم کے پکڑتے ہیں۔

۹۔ چرم ایک گرہ ہے۔ پرش رلامہ اس کا آتی گرہ ہے۔ وہ اس سے بڑا ہوا ہے۔ کیونکہ تو چارے پرشوں کو جانتا ہے۔ یہ آٹھ گرہ اور آٹھ نو گرہ ہیں۔

۱۰۔ اس نے کہا: لے یا گیہ دکیہ اجویہ ہر ایک چیز موت کی خوراک ہے۔ پھر وہ کون دیتا ہے۔ جس کی خوراک موت ہے؟ (جواب دیا) ”اگنی موت ہے۔ اور وہ جل کی خوراک ہے۔ وہ پھر موت کو جیت لیتا ہے۔“

۱۱۔ اس نے کہا: لے یا گیہ دکیہ اجب یہ پرش مرتا ہے۔ تو اس سے پران نکل جاتے ہیں۔ یا نہیں؟ اس نے کہا: ”نہیں ایسی ہیں ہی وہ مل جاتے ہیں۔ وہ پھول جلتے ہیں (باہر کی) ہوا سے بھر جاتے ہیں۔ اور اس طرح ہوا سے بھرے ہوئے مرا ہوا سوتا ہے تشریح۔ پران۔ باتائیں۔ شکر اچارہ۔“

۱۲۔ اس نے کہا: لے یا گیہ دکیہ اجب یہ پرش مرتا ہے۔ تب کیا چیز اس کو نہیں چھوڑتی؟ (جواب دیا) ”نام۔ نام بے حد ہے اور دشو دیو بے حد ہے۔ وہ اس سے لوک کو جیت لیتا ہے۔ بے حد ہے۔“

۱۳۔ اس نے کہا: لے یا گیہ دکیہ اجب اس مرے ہوئے پرش کی باقی آگ میں مل جاتی ہے۔ پران وایو میں۔ آنکھ سورج میں من چند رہیں۔ کان دشاؤں میں۔ شریر پر بھوئی میں۔ ہمارا ہر دے کے آکاش میں جسم کے ارونمکے اوشدھنیوں میں سر کے بال



ہسپتول میں خون ویرج پانی میں تب دہلا یہ پرش کہاں رہتا ہے  
 (جواب) پیارے اُرت بھاگ اُمتھ لاؤ۔ اس بات کو اکیلے ہم دونو  
 ہی جانیں گے۔ ہم اس کو لوگوں میں نہیں بچا رہیں گے۔ دونوں نے  
 (دہاں سے) نکل کر دچا کر کیا۔ انہوں نے چو کچھ کیا۔ کرم ہی کیا اور  
 جس کی تعریف کی وہ کرم ہی کی تعریف تھی۔ بلا شک پیہ کرم سے  
 پیہ آتا بنتا ہے۔ ادراپ کرم سے پانی بنتا ہے۔ تب جارتکار  
 اُرت بھاگ چپ ہو گیا۔

## تیسرا براہمن

۱۔ اب اس سے بھولہ کے پوتے نے پونچھا۔ اے یاگیہ  
 دکلیہ! ہم شایستہ ملکوں میں دوبار تھی کی طرح ادھر ادھر پھرتے  
 تھے۔ ہم پنجل کپی گو تر والے کے گھر پہنچے۔ ہم نے اس سے پونچھا  
 تو کون ہے؟ اس دگندھرب نے جواب دیا۔ میں سودھنوا  
 انگرس ہوں۔ اور جب ہم نے اس کے لوگوں کے سرحد کے  
 متعلق پونچھا کہ پریشیت کہاں ہیں۔ یا ریشیت کہاں ہیں۔ راب ہیں  
 تجھ سے پونچھتا ہوں۔ اے یاگیہ دکلیہ! پریشیت کہاں ہیں؟  
 ۲۔ یاگیہ دکلیہ نے کہا۔ میں اس دگندھرب نے کہا تھا۔ کہ وہ  
 وہاں گئے۔ جہاں اشومیدہ گیہ کر لے والے جاتے ہیں۔ کہاں  
 اشومیدہ کر لے والے جاتے ہیں؟ یاگیہ دکلیہ نے جواب دیا

دیور تھ (سورج) بتیں دن میں جتنا فاصلہ طے کرتا ہے۔ اتنا یہ لوگ  
ہے۔ اس کے چاروں طرف اس سے دوری پر تھوئی اس کو گھیرے  
ہوئے ہے۔ سو جتنی استرے کی دھار یا کھٹی کا پر ہے اتنا درمیان  
میں آکاش ہے۔ اندر نے پرند بن کر ان (اکاش) کو ہوا کو دیدیا  
اور ہوائے ان کو اپنے میں دھارن کر کے وہاں پہنچایا۔ جہاں  
اشومیدہ لگیہ کر لے ولے تھے۔ اس طرح پر اس سے دایو کی  
تعریف کی۔ کیونکہ دایو ہی ویشٹی ہے۔ اپنے آپ میں الگ الگ  
ہے اور دایو ہی سمیشٹی ہے (اکٹھا ہے) جو اس کو جاتا ہے۔ وہ  
موت کو جیت لیتا ہے۔ تب بھیو کہہ کا پوتا چپ ہو گیا۔

## چوتھا براہمن

۱۔ اب اشوت چکر کے بیٹے نے پوچھا: اے یاگیہ دکیہ! جو  
ساکشات پر دکش برہم ہے۔ جو آتما سب کے اندر ہے۔ اسکی  
بابت مجھ کو بتاؤ! اس نے جواب دیا: یہ تیرا آتما ہے۔ جو سب  
کے اندر ہے۔ اس نے پھر کہا: وہ کون ہے اے یاگیہ دکیہ! یہ  
جواب ملا: جو پران سے سانس لیتا ہے۔ جو اپان سے سانس اندر  
کھینچتا ہے۔ وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ جبکہ وہ ان سے  
اوپر اٹھتا ہے۔ وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ وہ تیرا آتما ہے  
جو سب کے اندر ہے۔

۲۔ اشدت چکر کے بیٹے نے کہا: جیسے کوئی کہے کہ وہ گناہ ہے۔ وہ گھوڑا ہے۔ اس طرح پر یہ سچہ کو بتایا گیا ہے۔ جو ساکشاں پر دکش برہ ہے۔ جو آتما سب کے اندر ہے وہ مجھ کو بتاؤ۔ یا گئیہ دکیہ! وہ کون آتما ہے۔ جو سب کے اندر ہے؟ یا گئیہ دکیہ نے جواب دیا: درشتی (ظہر) کے تو (اصلی) دیکھنے والے کو دیکھ نہیں سکتا۔ شدتی کے (اصلی) سننے والے کو تو سن نہیں سکتا۔ من کے (اصلی) جانتے والے کو تو نہیں جان سکتا۔ دگیان کے (اصلی) جاننے والے کو تو جان نہیں سکتا۔ یہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ اور ہر ایک چیز برباد ہونے والی ہے۔ تب اشدت چکر کا بیٹا خاموش ہو گیا۔

## پانچواں برہمن

۱۔ اب کھول کوشت کے لڑکے نے اس سے پوچھا اس نے کہا: "لے یا گئیہ دکیہ! جو ساکشاں پر دکش برہ ہے۔ جو سب کے اندر ہے وہ مجھ کو بتائیے" اس نے جواب دیا: "تیرا آتما سب کے اندر ہے" "لے یا گئیہ دکیہ! کون سا سب کے اندر ہے؟" دیا گئیہ دکیہ نے جواب دیا: "جو بھوک۔ پیاس۔ رنج۔ بھرم۔ بڑھاپے اور موت کی پہونچ سے دور ہے۔ اسی آتما کو جان کہ براہمن تیروں کی کامنا ہے۔ دھن کی خواہش ہے۔ نئے لوگوں کی خواہش ہے۔"

نئے لوگوں کی خواہش سے اوپر اٹھ کر بھیک مانگتے ہوئے وچرتے ہیں  
 کیونکہ جو پتروں کے لئے خواہش کی جاتی ہے۔ وہی دولت کی خواہش  
 ہے۔ جو دولت کی خواہش ہے وہی لوگوں کی خواہش ہے۔ کیونکہ یہ  
 دونوں خواہشیں ہی ہیں۔ اس لئے براہمن کو چاہئے کہ جب وہ  
 پورا عالم ہو جائے۔ تو اصلی طاقت (برہم ودیا) کی مدد سے کھڑے  
 ہونے کی خواہش کرے۔ اور جب وہ طاقت اور غلیظت دونوں  
 کو پوری کر چکے تو مٹی (یوگی) بن کر رہے اور جو مٹی بننے سے پہلے  
 حاصل کر چکا تھا اس کو اور مٹی بن کر پورا کر لے۔ تب وہ براہمن  
 ہے۔ وہ براہمن کسی اجرن سے رہے۔ جیسا وہ رہے ویسا ہے  
 اس کے بغیر سب کچھ دکھ ہے۔ تب کنول کوشت کا پتر چپ ہو گیا

## چھابراہمن

۱۔ تب گار کی داچکنو کی لڑکی نے اس سے پوچھا: "اے  
 یاگیہ دکیہ! جو یہ ہر چیز جل میں پر دئی ہوئی ہے۔ یہ جل کس میں پر دئے  
 ہوئے ہیں؟" "انتر کش لوک میں۔" لے گار گی! "انتر کش لوک کس میں پر دئے  
 ہوئے ہیں؟" "اتو آدیتہ لوگوں میں لے گار گی! "اتو آدیتہ لوک کس میں پر دئے  
 ہوئے ہیں؟" "چندر لوک میں لے گار گی! "چندر لوک کس میں لے گار گی؟"  
 "چندر لوک کس میں پر دئے ہیں؟" "لے گار گی! "اندر لوک میں؟" "اندر لوک  
 کس میں پر دئے ہیں؟" "لے گار گی! "پر جاپتی لوک میں؟" "پر جاپتی لوک

کس میں پروئے ہیں اے گاندھی پرغھ لوک میں ۱۰ برغھ لوک کس میں  
 پروئے ہیں ۱۰ اس نے کہا ۱۰ گارگی بہت سوال نہ کر نہیں  
 تو تیرا سر گر جائے گا جس دیو کی بابت بہت سوال نہ ہونا چاہئے  
 تو اس کی بابت بہت سوال کرتی ہے اے گارگی! بہت سوال  
 مت کر ۱۰ تب گارگی واجپنوں کی لڑکی چپ ہو گئی۔

## ساتواں براہمن

۱۔ اب اس سے ادا نکا رونی کے پترے پونچھا ۱۰ لے  
 یا گیہ دیکھ ۱۰ ہم دروہیں میں پنجل کا پیہ کے گھر گیہ کی دیا ۱۰ پڑھتے  
 ہوئے گھر ۱۰ تھے۔ اس کی عورت گندھرب کے بس میں تھی ۱۰ ہم  
 نے اس سے پونچھا ۱۰ تو کون ہے ۱۰ اس نے جواب دیا ۱۰ میں کنیہ  
 آنھرون ہوں ۱۰ اس نے پنجل کا پیہ سے اور ہم گیہ پڑھنے والوں  
 سے کہا ۱۰ اے کا پیہ! کیا تو اس سوتر کو جانتا ہے جس سے یہ لوک  
 اور دوسرا لوک اور تمام جاندار کھتے ہوئے ہیں ۱۰ پنجل کا پیہ نے کہا  
 ۱۰ جی ہاں! میں اس کو نہیں جانتا ۱۰ ہوں ۱۰ پھر اس نے پنجل کا پیہ  
 سے اور گیہ پڑھنے والوں سے کہا ۱۰ کیا تو اے کا پیہ! اس انتر  
 یامی کو جانتا ہے جو اس لوک اور دوسرے لوک اور تمام جانداروں  
 کے اندر رہ کر سب کو قاعدہ میں رہتا ہے ۱۰ پنجل کا پیہ نے کہا  
 ۱۰ جی ہاں! میں اس کو نہیں جانتا ۱۰ ہوں ۱۰ تب اس نے پھر پنجل کا پیہ

ادریگیہ پڑھنے والوں سے کہا: "اے کا پیہ! اگر کوئی اس سوتر کو  
ادانتیریامی کو جان لے۔ وہ برہم کا جانتے والا ہے۔ وہ دیوتاؤں  
کا جانتے والا ہے۔ وہ لوگوں کا جانتے والا ہے۔ وہ ویدوں کا  
جانتے والا ہے۔ وہ آتما کا جانتے والا ہے۔ وہ سب کا جانتے  
والا ہے۔ پس اس نے ان کو بتلایا۔ اور میں وہ بات جانتا ہوں  
پس اگر تو اس سوتر اور انتیریامی کے جاننے کے بغیر برہم کے  
گائیوں کو لے جاتا ہے۔ تو تیرا سر گر جائے گا۔" یاگیہ دکیہ نے  
جواب دیا: "اے گوتم! میں اس سوتر کو اور انتیریامی کو جانتا ہوں  
(والک نے کہا): "یہ جو کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ میں جانتا ہوں۔ میں جانتا  
ہوں۔ جیسے دیوتا جانتے ہیں ویسا کہہ۔"

۲۔ اس نے کہا: "اے گوتم! وہ سوتر دایو ہے۔ اے گوتم! یہ  
یہ لوک۔ دوسرا لوک۔ تمام جاندار اس دایو سے گتے ہوئے ہیں اس لئے  
اے گوتم جب کوئی پرش کرتا ہے۔ تو کہتے ہیں اس کے انگ گر گئے  
(ڈھیلے پڑ گئے) جیسے مالا کے تانگا کے ٹوٹنے سے دلے گر جاتے  
ہیں۔ کیونکہ دایو سوتر ہے۔ اس سے اے گوتم! سب گتے ہوئے  
ہیں۔ اے یاگیہ دکیہ! یہ سب درست ہے۔ اب انتیریامی کو کہو۔"

۳۔ جو پرتھوی میں رہتا ہوا پرتھوی سے الگ ہے۔ جس کو  
پرتھوی نہیں جانتی۔ جس کا پرتھوی شریہ ہے۔ جو پرتھوی کے اندر  
رہ کر اس کو قاعدہ میں رکھتا ہے۔ یہ تیرا آتما انتیریامی ہے۔

۴۔ جو بل میں رہتا ہوا بل سے الگ ہے۔ جس کو بل نہیں

نہیں جاتا۔ جس کا جل شریر ہے وہ جل کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی ہے۔

۵۔ جو اگنی میں رہ کر اگنی سے الگ ہے۔ جس کو اگنی نہیں جانتی جس کا اگنی شریر ہے۔ جو اگنی کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۶۔ جو انترکش میں رہ کر انترکش سے الگ ہے جس کو انترکش نہیں جاتا۔ جس کا انترکش شریر ہے۔ جو انترکش کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۷۔ جو دایو میں رہ کر دایو سے الگ ہے جس کو دایو نہیں جاتا۔ دایو جس کا شریر ہے۔ جو دایو کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۸۔ جو دیو میں رہ کر دیو سے الگ ہے جس کو دیو نہیں جاتا۔ جس کا دیو شریر ہے۔ جو دیو کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۹۔ جو سورج میں رہ کر سورج سے الگ ہے جس کو سورج نہیں جاتا۔ جس کا سورج شریر ہے۔ جو سورج کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۰۔ جو دشاؤں میں رہ کر دشاؤں سے الگ ہے جس کو دشاؤں نہیں جانتی۔ دشاؤں جس کی شریر ہیں۔ جو دشاؤں کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ یہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۱۔ جو چندرتارا میں رہ کر چندرتارا سے الگ ہے جس کو چندرتارے نہیں جانتے۔ جن کے چندرتارے شریہ ہیں۔ جو چندرتاروں کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۲۔ جو آکاش میں رہ کر آکاش سے الگ ہے۔ جس کو آکاش نہیں جانتا۔ جس کا آکاش شریہ ہے۔ جو آکاش کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۳۔ جو اندھیرے میں رہ کر اندھیرے سے الگ ہے۔ جس کو اندھیرا نہیں جانتا۔ جس کا اندھیرا شریہ ہے۔ جو اندھیرے کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۴۔ جو آگ میں رہ کر آگ سے الگ ہے۔ آگ جس کو نہیں جانتی جس کا آگ شریہ ہے۔ جو آگ کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ اب جانداروں میں انترا آتما کہتے ہیں۔

۱۵۔ جو تمام جانداروں میں زندہ کر تمام جانداروں سے الگ ہے۔ جس کو تمام جاندار نہیں جانتے۔ جس کے تمام جاندار شریہ ہیں۔ جو سب جانداروں کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ یہ اس کی جانداروں میں انتریامی پنلہ ہے۔ اب شریہ میں انتریامی بتاتے ہیں۔



۱۶۔ جو پرائوں میں رہ کر پرائوں سے الگ ہے۔ جس کو پران نہیں جانتا۔ پران جس کا شریر ہے۔ جو پران کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی ہے۔

۱۷۔ جو بانی میں رہ کر بانی سے الگ ہے۔ جس کو بانی نہیں جانتی جس کا بانی شریر ہے۔ جو بانی کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۸۔ جو آنکھ میں رہ کر آنکھ سے الگ ہے۔ جس کو آنکھ نہیں جانتی آنکھ جس کا شریر ہے۔ جو آنکھ کے اندر رہ کر اس کو قاعدہ میں رکھتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۹۔ جو کان میں رہ کر کان سے الگ ہے۔ جس کو کان نہیں جانتا جس کے کان شریر ہیں۔ جو کان کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۲۰۔ جو توجا میں رہ کر توجا سے الگ ہے۔ جس کو توجا نہیں جانتی۔ جس کی توجا شریر ہے۔ جو توجا کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۲۱۔ جو دگیان میں رہ کر دگیان سے الگ ہے۔ جس کو دگیان نہیں جانتا۔ جس کا دگیان شریر ہے۔ جو دگیان کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۲۲۔ جو بیج میں رہ کر بیج سے الگ ہے۔ جس کو بیج نہیں جانتا۔ بیج جس کا شریر ہے۔ جو بیج کے اندر رہ کر قاعدہ میں

رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ جو دیکھا نہیں جاتا اور دیکھنے والا ہے۔ جو سنا نہیں جاتا اور سننے والا ہے۔ جو خیال میں نہیں آتا اور خیال والا ہے۔ جو جانا نہیں جاتا اور جاننے والا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی سننے والا نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں ہے۔ یہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ اس کے سوا اور کبھی نہیں ہے۔ تب ادالک ارونی کا بیجا چپ ہو گیا۔

## آٹھواں برہمن

۱۔ اب واپکنو کی لڑکی کا رگی کہنے لگی۔ بھگوانو براہمنو! میں اس سے وہ سوال اور کرنا چاہتی ہوں۔ اگر وہ مجھ کو دونوں کو بتا دیگا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی اس برہمن کے جاننے والے کو جیت نہ سکے گا! انہوں نے کہا: اے گارگی! تو پوچھ دیکھ۔

۲۔ اس نے کہا: اے یاگیہ وکلیہ! جیسے کوئی کاشی یا ودیہہ کے ویش کا اقبال مند لڑکا اپنے رگمان کے اترے چلے میں چلا پڑھا کر دشمنوں کو پورے چھیدنے والے تیز نوکیلے تیراٹھ میں لے کھڑا ہو جائے۔ ٹھیک اسی طرح میں دو سوالوں کو لے کر تیرے سامنے کھڑی ہوئی ہوں۔ ان دونوں کو مجھ کو بتا دے! یاگیہ وکلیہ نے کہا: اے گارگی! پوچھ لے!

۳۔ اس نے کہا: اے یاگیہ دکیہ! جو دیو آتے سے اوپر ہے جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو اس دیو اور پرتھوی کے درمیان ہے اور جس کو گزرا ہوا۔ گزرنے والا اور گزرتا ہوا کہتے ہیں۔ وہ کس میں پر دیا ہوا ہے؟

۴۔ اس نے کہا: اے گارگی! جو دیو سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ اور جو اس پرتھوی اور دیو کے درمیان ہے۔ جس کو گزرا ہوا۔ گزرتا ہوا۔ گزرنے والا کہتے ہیں۔ وہ آکاش میں پر دیا ہوا ہے۔

۵۔ اس نے کہا: اے یاگیہ دکیہ! تجھ کو نسکار ہے۔ جس نے میرے اس سوال کو حل کر دیا۔ اب دوسرے کے لئے تیار ہو جا یاگیہ دکیہ نے کہا: پوچھ اے گارگی؟

۶۔ اس نے کہا: اے یاگیہ دکیہ! جو دیو سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو اس دیو اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ جس کو گزرا ہوا۔ گزرتا ہوا۔ گزرنے والا کہتے ہیں۔ وہ کس چیز میں پر دیا ہوا ہے؟

۷۔ اس نے کہا: اے گارگی! جو دیو سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو اس پرتھوی اور دیو کے بیچ میں ہے۔ جس کو گزرا ہوا۔ گزرتا ہوا اور گزرنے والا کہتے ہیں۔ وہ آکاش پر دیا ہوا ہے۔ گارگی نے کہا: وہ آکاش کس میں پر دیا ہوا ہے؟

۸۔ اس نے کہا: اے گارگی! اس کو برہمہ۔ کہے جانے والے

کشر دلا فانی اکتے میں۔ وہ نہ موٹا ہے نہ پتلا ہے نہ چھوٹا ہے۔ نہ  
 لینا ہے نہ سُرخ ہے بغیر تعلق کے ہے۔ بغیر سایہ کے لئے بغیر  
 اندھیرے کے ہے۔ نہ ہوا ہے۔ نہ آکاش ہے۔ بغیر سایہ کے ہے  
 بغیر رس کے ہے۔ بغیر بو کے ہے۔ اس کے آکھ نہیں۔ اس کے  
 کان نہیں۔ اس کے بانی نہیں۔ اس کے من نہیں۔ اس کے بیج  
 آگ نہیں۔ اس کے پران نہیں۔ اس کے منہ نہیں۔ اس کا ماپ  
 نہیں۔ اس کے اندر کچھ نہیں۔ اس کے باہر کچھ نہیں۔ نہ وہ  
 کسی کو بھوکتا ہے۔ نہ کوئی اس کو بھوکتا ہے۔

۹۔ اے گارگی! اسی اکشر برہ کے زبردست حکم میں سوچ  
 اور جاننا اپنی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اے گارگی! اس اکشر  
 کے حکم سے پر حقوی اور دیوانہ اپنی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اے  
 گارگی! اسی اکشر کے زبردست حکم سے پلک مورت۔ دن رات  
 کپش۔ بیسے۔ رت اور برس اپنی اپنی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اے  
 گارگی! اسی کے حکم میں دانی لوگوں کی لوگ تعریف کرتے ہیں۔  
 اسی کے حکم میں دیوتا جحان کے پیردہوتے ہیں۔ اور پیرا موتی ہنکا  
 کے پیردہوتے ہیں۔

۱۰۔ اے گارگی! جو اس اکشر کے جاننے کے بغیر اس لوک  
 میں ہوم کرتا ہے۔ گیہ کرتا ہے یا تپتا ہے۔ وہ چاہے ہزاروں  
 برس تک ایسا کرے۔ وہ سب ختم ہو کر رہتا ہے۔ اے گارگی!  
 جو اس اکشر کے جانے بغیر دنیا سے چل بستے ہیں۔ وہ کچھ مل مٹا بل رحم

ہیں۔ اور جو اس کو جان کر دنیا سے چل دیتے ہیں۔ وہ براہمن ہیں۔  
 ۱۱۔ اے گارگی! یہ اکثر کسی سے نہ دیکھا ہوا دیکھنے والا ہے  
 کسی سے نہ مانا ہوا ماننے والا ہے۔ کسی سے نہ جانا ہوا جاننے  
 والا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی دیکھنے والا نہیں۔ اس سے  
 بڑھ کر کوئی سننے والا نہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی من کرنے والا  
 نہیں۔ اے گارگی! اس اکثر میں آکا س پر وئے ہوئے ہیں۔  
 یہ برہم ہے۔ اس کو پا کر پھر کسی کی اوس نہیں رہ جاتی،  
 ۱۲۔ اس رگارگی نے کہا: قابل تعظیم براہمنوں! یہی کافی سمجھو جو  
 اس کو تعظیم کر کے چنے جاؤ۔ تم میں سے کوئی برہمہ وادی اس کو  
 جیت نہ سکے گا۔ تب گارگی چپ ہو گئی۔

## نواں براہمن

۱۔ اب اس کو درگدہ شکل کے بیٹے نے پونچھا۔ اے یاگیہ  
 دکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟ اس نے جواب دیا: "یہ نو دے سے سیکھا  
 جا سکتا ہے۔ دیو دیو شاستر کے نو دیں یہ کہے گئے ہیں۔ یہ  
 تین اور تین سوا در تین اور تین ہزار اس نے کہا: "ہاں ٹھیک ہے"  
 پھر پونچھا: "اے یاگیہ دکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا: "ہتیس  
 ہیں۔ اس نے کہا: "تین" اس نے کہا: "ہاں سچ ہے" اور پھر  
 پونچھا: "اے یاگیہ دکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا: "یہ چھ"

دیکھ پوچھا "اے یاگیہ دکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا "تین"۔  
 اس نے کہا "ہاں صحیح ہے" پھر پوچھا "کتنے دیوتا ہیں۔ اے یاگیہ دکیہ!"  
 اس نے کہا "دو" اس نے کہا "سچ ہے؟" پھر پوچھا "اے یاگیہ دکیہ!"  
 کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا "بڑا بڑا ٹھہرا" اس نے کہا "ہاں سچ ہے"  
 (اور پھر پوچھا) "اے یاگیہ دکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا "ایک"  
 اس نے کہا "ہاں سچ ہے؟" پھر اس نے پوچھا "تین اور تین سو  
 اور تین اور تین ہزار کون ہیں؟"

۲۔ اس نے کہا "یہ ان ہی کی تقسیم ہے۔ اصلی میں بتیں ہی ہیں  
 اس نے پوچھا "وہ بتیں کون ہیں؟" اس نے جواب دیا "گیارہ رور  
 آٹھ سو بارہ آدیتہ۔ اور اندرا اور پر جاتی۔ یہ بتیں ہیں"  
 "دس کون ہیں؟" ریاگیہ دکیہ نے جواب دیا "انگلی۔ پرتھوی  
 وایو انترکش۔ آدیتہ اور دیو۔ چندرمان اور نکشتریہ دس ہیں۔ کیونکہ ہر  
 ایک چیز ان ہی میں رکھی ہوئی ہے۔ اس لئے یہ دس ہیں۔"

**تشریح** ان سب کو دس واس لئے کہا گیا ہے کہ جانتا رہوں  
 کے کرموں کا پھل انہیں کے آشر سے ملے ہیں۔  
 اور ہم اندر یا انہیں سے جیتے ہیں۔ اور انہیں میں سب بے  
 ہیں۔

۳۔ آدیتہ کون سے ہیں؟ برس کے بارہ جیسے آدیتہ ہیں۔ کیونکہ ہر  
 ایک چیز کو (انسان کی عمر اور ان کے کرموں کے پھل کو) جیتے ہوئے  
 یہ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ سب لئے جا رہے ہیں۔ اس لئے آدیتہ

کہلاتے ہیں۔

**تشریح**۔ آدیتہ کے نقلی معنی ہی لئے جانے کے ہیں۔

۵۔ در کون ہیں؟ ریگیہ دکیہ بولے پُران میں جو دس پرش ہیں۔ اور گیارہواں من ہے یہ رُدر ہیں۔ کیونکہ جب وہ رُمرنے کے وقت اس مرتے والے جسم سے نکل جاتے ہیں۔ تباں کے متعلقین کو رلاتے ہیں۔ چونکہ رلاتے ہیں۔ اس لئے رُدر ہیں۔

**تشریح** دس پرش۔ دس اندریاں رُدر۔ رلاتے ولے۔

۶۔ اندریہ کون ہیں؟ پر جاپتی کون ہے؟ (جواب) گرجنے والا بادل اندر ہے اور گیگیہ پر جاپتی ہے۔ "کون گر جتا ہے؟" "بیکلی" کون گیگیہ ہے؟ "پشو"

**تشریح** گیگیہ۔ گیگیہ کی اپنی کوئی شکل نہیں۔ اس لئے پشو کو بتایا ہے۔ کہ یہ گیگیہ کے سادھن ہیں (شکر چاریہ)

شکر چاریہ کے موافق گیگیہ میں پشوؤں کا بلدان ہونا پایا جاتا ہے لیکن بلدان کا مطلب ریاضت۔ تب۔ ایشا رنفس وغیرہ بھی ہو سکتا ہے۔

۷۔ چھ دیوتا کون ہیں؟ ریگیہ دکیہ بولے (گنی۔ پر حقوی۔ دیو انتر کش۔ سورج۔ دیو۔ یہ چھ دیوتا ہیں۔ یہی سب کچھ ہیں۔

**تشریح** تین لوک اور ان کے تین دیوتا۔ اس چھ کے اندر سب کچھ آ جاتا ہے۔ باقی تیس دیوتا سب اس میں

آجاتے ہیں۔

”کون تین دیوتا ہیں؟“ جواب تمہی تین لوگ کیونکہ انہیں میں یہ سب دیوتا میں ہے وہ دود دیوتا کون ہیں؟ ان اور پران بڑے بڑے دیوتا ہے؟“ دایوٹ

۹۔ اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ ہوا ایک ہی طرح بہتی ہے تو بڑے بڑے کیسے ہوئی؟ جواب یہ ہے، کیونکہ ہوا میں ہر چیز آگے اور پیچھے رہتی ہے۔ اس لئے وہ بڑے بڑے ہے۔ ”ایک دیوتا کون ہے؟“ (جواب) پران اور اس کو وہ برہہ کہتے ہیں۔

۱۰۔ شکل کے لڑکے نے کہا ”پرہتوی ہی جس کا شر ہے آگنی لوک جس کی روشنی ہے۔ اور من روشنی ہے۔ اگر کوئی شخص اس ہر ایک آتما کے آسرے کو جان سکے۔ تو اسے یاگیہ دکیہ وہ جانتے والا ہے۔“ ”یاگیہ دکیہ نے کہا“ میں اس پرش کو جانتا ہوں جو ہر ایک آتما کا آسرہ ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو شریر میں پرش ہے مگر شاکھیہ! تم یہ تو کہو اس کا دیوتا کون ہے۔ اس نے کہا ”امرت (لافانیہ) ہے۔“

۱۱۔ شکل کے بیٹے نے کہا ”کام جس کا شریر ہے۔ ہر دے لوک ہے۔ من روشنی ہے۔ جو شخص اس پرش کو ہر آتما کا آسرہ ہے جان لینا ہے۔ وہ اسے یاگیہ دکیہ جانتے والا ہے۔“ ”یاگیہ دکیہ نے کہا“ میں اس پرش کو جو سب کا آتما ہے جانتا ہوں۔ وہ کام سے پرش ہے۔ مگر شاکھیہ! تم کہو۔ اس کا دیوتا کون ہے؟ اس نے



کہا۔ استری۔

۱۲۔ اس نے کہا کہ وہ جس کا شریر ہے۔ آنکھ لوک ہے۔ من  
روشنی ہے۔ جو اس پرش کو جو سب آتما کا آشرے ہے جان سکے تو  
اے یاگیہ دلیہ اہ جاننے والا ہے۔ "یاگیہ دلیہ نے کہا" میں اس  
پرش کو جانتا ہوں جو ہر ایک آتما کا آشرے ہے۔ اور جس کی بابت تو مجھ کو  
کہتا ہے۔ وہ یہ ہے جو سوچ میں پرش ہے۔ اب کہو اے شکل کے  
لوکے! اس کا دیوتا کون ہے؟ اس نے کہا "ستیہ ہے۔"

۱۳۔ اشاکلیہ نے کہا "آکاش ہی جس کا شریر ہے۔ کان لوک ہیں  
من و دینی ہے۔ جو اس پرش کو جو سب آتما ہے جان لے۔ وہ  
اے یاگیہ دلیہ اہ جاننے والا ہے۔ "یاگیہ دلیہ نے کہا" میں اس پرش  
کو جانتا ہوں جو ہر ایک آتما کا آشرے ہے۔ اور جس کی بابت تو مجھ کو کہتا  
ہے۔ وہ وہ ہے جو سننے والا اور جواب دینے والا پرش ہے۔ مگر  
شکل کے بیٹے! تم کہو اس کا دیوتا کون ہے؟ اشاکلیہ نے جواب  
دیا "دشائیں ہیں۔"

۱۴۔ اشاکلیہ نے کہا "اندھیل جس کا شریر ہے۔ ہر دے لوک  
ہے۔ اور من جیوتی ہے۔ جو اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشرے  
جان لیتا ہے۔ وہ اے یاگیہ دلیہ اہ جاننے والا ہوتا ہے۔ "یاگیہ دلیہ  
نے جواب دیا، میں اس پرش کو جانتا ہوں جو ہر ایک آتما کا آشرے  
اور جس کی بابت تو کہہ رہا ہے۔ وہ چھایا ہے پرش ہے۔ مگر اے  
شاکلیہ! تو یہ تو بتا۔ اس کا دیوتا کون ہے؟ اس نے جواب دیا۔"

”موت“

۱۵۔ پرکاش ردپ ہی جس کا شریر ہے۔ آنکھ لوک ہے۔ من  
 روشنی ہے۔ جو اس پرش جو ہر ایک آتما کا آشر ہے جانتا ہے۔ وہ  
 اے یاگیہ دکیہ! جاننے والا ہوتا ہے۔ یاگیہ دکیہ نے کہا۔ میں  
 اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشر ہے جانتا ہوں۔ جس کی بابت تو  
 کہہ رہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو شیشے میں پرش ہے۔ مگر شا کلیہ! تم یہ  
 تو بتاؤ اس کا دیوتا کون ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ”پران“  
 واما شا کلیہ نے کہا۔ ”جل جس کا شریر ہے۔ ہر دے لوک ہے  
 اور من روشنی ہے۔ جو اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشر ہے جانتا ہے  
 وہ اے یاگیہ دکیہ! جاننے والا ہوتا ہے۔“ یاگیہ دکیہ نے جواب دیا۔  
 ”میں اس پرش کو جانتا ہوں۔ جو آتما کا سہارا ہے۔ اور جس کی بابت تم  
 مجھ سے کہہ رہے ہو۔ وہ وہ ہے۔ جو جل میں پرش ہے۔ لیکن شا کلیہ  
 یہ تو تم بتاؤ۔ اس کا دیوتا کون ہے؟ اس نے کہا۔ ”دُر“۔  
 ۱۶۔ اس نے کہا۔ ”نیچ ہی جس کا شریر ہے۔ ہر دے لوک ہے  
 اور من جوتی ہے۔ جو اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشر ہے جانتا ہے  
 وہ اے یاگیہ دکیہ! جاننے والا ہوتا ہے۔“ یاگیہ دکیہ نے کہا۔ ”میں اس  
 پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشر ہے جانتا ہوں۔ جس کی بابت تو کہہ رہے  
 ہو۔ وہ یہ ہے۔ جو پترے پرش ہے۔ لیکن شا کلیہ! یہ تو بتاؤ اس کا  
 دیوتا کون ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ”پر جاتی“۔  
 ۱۷۔ یاگیہ دکیہ نے کہا۔ ”اے شا کلیہ! تجھ کو ان براہمنوں نے

جو بحث مباحثہ میں جھجکتے ہیں، سنڈسی بنایا ہے۔

سنڈسی چٹا جس سے آگ پکڑتے ہیں۔ اس کے  
تشریح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تجھ کو ان ڈرپوک براہمنوں نے

میرے آگے کر دیا ہے۔ تاکہ میری ساری گرمی تیرے اوپر پڑے

۱۸۔ شا کلیہ نے کہا: ”اے یاگیہ! دلیکھ! تو نے گور دیشپال دیس  
کے براہمنوں کی عزت کا خیرال نہ کر کے جو کچھ کہا ہے، اکھ جھ کو سنڈسی بنایا  
ہے، کس بریجہ کو جانتے ہوئے ایسا کہا ہے؟“ ”یاگیہ! رکیہ نے جواب دیا  
میں دشائوں کو ان کے دیوتاؤں اور پرستھاؤں کیساتھ جانتا  
ہوں۔ رشا کلیہ نے کہا، اگر تو دشائوں کو ان کے دیوتاؤں اور  
پرستھاؤں کو ساتھ جانتا ہے تو ان کو بیان کر“

۱۹۔ اس نے کہا: ”پورب دشائیں تیرا دیوتا کون ہے؟“  
”جواب: سورج“ ”سورج کس میں قائم ہے؟“ ”آنکھ میں“ ”آنکھ کس  
میں قائم ہے؟“ ”رنگوں میں۔ کیونکہ آنکھ سے وہ رنگوں کو دیکھتا۔  
رنگ کس میں قائم ہیں؟“ ”اس نے کہا: ہر دے میں۔ کیونکہ ہر دے  
سے رنگوں کو جانتا ہے۔ ہر دے میں ہی تمام رنگ پیدا ہوتے  
ہیں؟“ ”شا کلیہ نے کہا: ”اے یاگیہ! دلیکھ! بیشک یہ ایسا ہی ہے۔“  
۲۰۔ رشا کلیہ نے کہا، دشن دشائیں تیرا دیوتا کون ہے؟

”جواب: ”یہ۔“ ”یہ کس میں قائم ہے؟“ ”یگیہ میں“ ”یگیہ کس میں قائم ہے؟“  
”دکشتا میں۔“ ”دکشتا کس میں قائم ہے؟“ ”شر دسا میں۔ کیونکہ جو آدمی  
شر دسا کرتا ہے تب ہی دکشتا دیتا ہے۔ پس دکشتا بلا شک

شر دھا میں قائم ہے۔ اس نے کہا: ”شر دھا کس میں قائم ہے؟“  
اس نے جواب دیا: ”ہر دے میں۔ کیونکہ ہر دے سے ہی شر دھا  
کو جاتا ہے۔ اس لئے شر دھا ہر دے ہی میں قائم ہے۔“ مشکلیہ  
نے کہا: ”بلا شک اسے یاگیہ دکیہ! یہ صحیح ہے۔“

۲۱۔ رشا کلیہ نے کہا: ”پچھم دشا میں تیرا کون دیو ہے؟“  
”ورن۔“ ورن کس میں قائم ہے؟ ”جل میں۔“ جل کس میں قائم ہے؟  
”بیج میں۔“ بیج کس میں قائم ہے؟ ”ہر دے میں۔“ اس لئے جو پتر  
پتا کے موافق پیدا ہوا ہے اس کی بابت لوگ کہتے ہیں۔ گویا یہ  
ہر دے سے نکلا ہے۔ یا ہر دے سے بنایا گیا ہے۔ کیونکہ  
ہر دے میں ہی بیج قائم ہے۔“ مشکلیہ نے کہا: ”اے یاگیہ دکیہ!  
ایسا ہی ہے۔“

۲۲۔ مشکلیہ نے کہا: ”اتر دشا میں تیرا کون دیوتا ہے؟“  
”سوم۔“ وہ سوم کس میں قائم ہے؟ ”دکشا میں۔“ دکشا کس میں  
قائم ہے؟ ”سچائی میں۔“ جس نے دکشائی ہو اس کو کہتے ہیں۔  
سچ کہو۔ کیونکہ سچائی ہی میں دکشا قائم ہے۔ سچائی کس میں قائم  
ہے؟ ”ہر دے میں۔ کیونکہ ہر دے سے ہی سچائی کو جاتا  
ہے۔ اور سچائی ہر دے میں ہی رہتی ہے۔“ اے یاگیہ دکیہ!  
یہ ایسا ہی ہے۔“

۲۳۔ شکل کے لڑکے نے کہا: ”اس دھرو دشا میں تیرا  
دیوتا کون ہے؟“ جواب: ”اگنی۔“ (سوال) ”وہ اگنی کس میں قائم ہے؟“



گر گیا۔ رکاٹ دیا گیا، اس کو دولت دینہ کچھ اور سمجھ کر چور اس کی ہڈیاں تک اٹھا لینگے۔

۲۷۔ تب اس ریگہ دیکھ، نے کہا قابل تعظیم براہمن جو کوئی تم میں سے چاہتا ہے۔ وہ مجھ سے پہنچ سکتا ہے۔ یا تم سب کے سب مجھ سے سوال کر سکتے ہو۔ یا تم میں سے جو کوئی چاہتا ہے۔ اس سے میں پونچھوں یا تم سب سے پونچھوں، مگر کسی براہمن کو پھر حوصلہ نہیں ہوا۔

۲۸۔ تب ریگہ دیکھ نے اُن سے ان شلوکوں کو پونچھا۔

۱۔ جیسے ایک بڑا درخت ہوتا ہے۔ ویسے ہی سچ مچ یہ پرسش ہے۔ اس کے روٹھے پٹے ہیں۔ چرم رتوچا، اس کے باہر کا پھلکا ہے۔

۲۔ اس کے جڑ سے خون بہتا ہے۔ جیسے درخت کے پھال سے رس اس لئے زخم رسیدہ آدمی سے اہو نکلتا ہے۔ جیسے کانٹے ہوئے درخت سے رس۔

۳۔ اس راہی، اگر گوشت درخت کے اندر کا نرم پھلکا ہے۔ اور درخت کے ریشے آدمی کے رگ کے طرح ہیں۔ ہڈیاں اندر کی لکڑیاں ہیں۔ اور دھڑپوں کے اندر کی، چربی ر لکڑی کے اندر کے، گو دے کی طرح بنائی گئی ہے۔

۴۔ مگر جب درخت کٹ جاتا ہے۔ تو وہ اپنی جڑ سے پھراڈ سر نہ ہٹ نکلتا ہے راب ناد کے جب موت اس آدمی کو کاٹ ڈالتی ہے۔ تو یہ کس جڑ سے اوگنا ہے؟

۵۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بیج سے۔ کیونکہ بیج صرف زندہ آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر درخت مرنے کے بعد دانہ سے اگتا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے۔

۶۔ اگر کسی درخت کو مرنے سے اس کی جڑ کے اُکھڑویں۔ تو وہ پھر نہیں اُگیگا۔ اب بتاؤ کہ جب موت اس آدمی کو کاٹ ڈالتی ہے۔ تو وہ کس جڑ سے اگتا ہے۔ جو ایک مرتبہ پیدا ہوا۔ پھر نہیں پیدا ہوتا۔ پھر اس کو کون پیدا کرتا ہے؟ کسی براہمن نے جواب دینے کا حوصلہ نہیں کیا تب پھر یاگیہ دلیہ نے خود ہی کہا،

میرے جو گیان سروپ اور آئندہ سروپ ہیں وہ ان دینے والے کا اعلیٰ متہ ہے۔ اس میں (میرے) کے جاننے والے مضبوط کھڑے ہوں گے کا اعلیٰ مقصد ہے۔“

## چوتھا ادھیہا

پہلا برہمن

۱۔ جنک دوہیوں کا راجہ دنگھاسن پر بیٹھا ہوا تھا یاگیہ دلیہ آیا۔ اس نے کہا۔ یاگیہ دلیہ! تو کیوں آیا ہے؟ مجھے مانگنے کے لئے یا باریک

سہاں کھنتے کے لئے؟ اس نے کہا "اے راجوں کے راجہ! میں دونوں کے لئے آیا ہوں۔"

۲۔ جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے۔ وہ تجھ کو سنا دے۔" اس نے کہا، جیتوا شنک کے بیٹے نے بتایا ہے۔ کہ "بانی برہمہ ہے" ریگیہ دلیہ نے کہا، "جس طرح کسی نے ماں باپ اور آچار یہ سے تعلیم پائی ہے ویسے ہی تجھ کو شنک نے کہا ہے۔ بانی برہمہ ہے۔ کیونکہ گونگے کو کیا نفع پہونچتا ہے؟ مگر اس نے تجھ کو اس برہمہ کا شریر اور آشرابھی بتایا ہے، ہونک نے کہا اس نے تجھ کو نہیں بتلایا؟ ریگیہ دلیہ بولا؟ "بانی ہی اس کا شریر ہے اکاش آسریسے اور یہ برہمہ پر گیاریگان ہے۔ اس طرح سوچتے ہوئے اس کی اُپاسنا کرے؟" جبک نے پوچھا؟ "اے ریگیہ دلیہ! پر گیا کیا ہے؟" اس نے کہا "اے راجہ بانی ہی ہے۔ بانی ہی سے بھائی جانا جاتا ہے رگ وید۔ بھر وید۔ سام وید۔ اتھرواگر۔ اتھاس۔ پوران و دیائیں۔ اُپ نشدین۔ شکوک۔ سوتر نفیشن شرجین۔ گلیہ کیا ہوا۔ جوم کیا ہوا۔ کملایا ہوا۔ پلایا ہوا۔ لوک۔ پر لوک۔ اور تمام جاندار بانی ہی سے جانے جاتے ہیں۔ ہمارا بانی ہی پر برہمہ ہے جو اس راز کو جانتا ہو اس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو بانی نہیں ترک کرتی۔ تمام جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اس کو نایمہ پہونچاتے ہیں وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس جاتا ہے۔ جبک نے کہا "میں تجھ کو اس اُپدیش کے بدلے ہزار گائیں اور ہاتھی کے ایسا ایک بیل دیتا ہوں؟" اس نے کہا۔ میرے باپ نے ہدایت کی تھی۔ جب تک شاگرد کو پورا علم نہ سکھایا جائے۔ تب تک اس سے کچھ نہ لینا چاہئے۔"



۳۔ جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ تجھ کو سنا دے، جبکہ بولا، اُدھک  
 شلب کے پُتر نے مجھ کو بتایا تھا۔ کہ پران برمجہ ہے، اُس نے کہا، جیسے ماں  
 باپ اور آچار یہ سے تعلیم پایا ہوا دیا دان بتا سکے۔ ویسا ہی تجھ کو شلب  
 کے لڑکے نے بتایا ہے پران برمجہ ہے۔ کیونکہ پران کے بغیر پُرش کو کیا نفع  
 ہے مگر کیا اس سے تجھ کو اس کا سر بڑا ستر اسی بتایا ہے؟ جبک نے کہا۔  
 آسنے مجھ کو نہیں بتایا۔ یاگیہ دلیک نے کہا، مہاراج! یہ برمجہ بابک پانوں  
 والا ہے، جبک نے کہا، مجھ کو یہ بتاؤ، ریگیہ دلیک نے کہا، پران شمر برے  
 آشکاش اشرا ہے۔ اور پیارا ہے اس خیال سے اس کی اُپاسا کرنی چاہئے؟  
 جبک! اس میں اسے یاگیہ دلیک، کیا پیارا پن ہے؟ ریگیہ دلیک بولا، پران خود  
 بخود مہاراج ہے۔ اسے مہاراج کو کہ پران (زندگی) کی خواہش کے لئے اُس کو اُن  
 یگیہ کرتا ہے۔ جس کو نگہ نہ کرنا چاہئے اور اُس سے دان لیتا ہے۔ بس سے  
 دان نہیں لینا چاہئے۔ اور جس و شاہیں جاتا ہے۔ وہاں موت سے ڈرتا  
 ہے۔ اسے مہاراج! یہ سب پران ہی کے واسطے ہے مہاراج! پران ہی بربرمجہ  
 ہے۔ جو اس راز کو بتاتا ہے اس کی اُپاسا کرنا ہے۔ اس کو پران نہیں ترک  
 کرتا۔ سب جاندار اس کی طرف بھٹکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کو  
 پاتا ہے، جبک دوبہہ نے کہا، مہاراج! اُس کی طرف سب کی طرف سے تجھ  
 کو دیتا ہوں۔ یاگیہ دلیک نے کہا، میرے باپ کی ہدایت ہے۔ جب تک شاگرد  
 کو پورا علم نہ سکھا لیا جاوے۔ تب تک اُس سے کچھ نہ لینا چاہئے؟  
 ۴۔ جو کچھ تجھ سے کسی نے کہا ہے۔ وہ مجھ کو سنا دے، برکو برشن کے  
 پُتر نے مجھ کو کہا ہے۔ آنکھ برمجہ ہے، جیسے اچھے ماں باپ اور آچار یہ

سے تعلیم پایا ہوا دیا دان کہتا ہے۔ ویسا ہی تجھ کو برسن کے پڑنے بتایا ہے کہ آنکھ برمجہ ہے۔ کیونکہ اندھے کو کیا نفع ہے؟ مگر کیا اس نے تجھ کا اس کا اس کا شریر اور آشر بھی کہا ہے؟ جبکہ اس نے مجھ کو کچھ نہیں بتایا ریگیدہ دلیہ، ہمارا جہ ایک پاؤں والا برمجہ ہے؟ جبکہ اسے ریگیدہ دلیہ، ہمارا جہ ایک پاؤں والا برمجہ ہے؟ اسکا شریر ہے آکاش آشر ہے یہ سچ ہے اسطرح اسکی اپنا سنا کرئی چاہئے؟ جبکہ اسیں اسے ریگیدہ دلیہ، کیا سچائی ہے؟ ذرا سے کہا، اسے ہمارا جہ آنکھ ہی سچائی ہے۔ آنکھ سے ہی دیکھنے والے سے پوچھتے ہیں کیا تو نے دیکھا ہے؟ وہ کتابے ٹال میں نے دیکھا ہے۔ تب وہ سچا ہوتا ہے۔ آنکھ کا اسے راجہ پر برمجہ ہے جو اسکو اسطرح جان کر اپنا کرتا ہے۔ اسکو آنکھ کبھی نہیں ترک کرتی۔ تمام جاندار اسکی طرف جھکتے ہیں اور وہ بڑا بکر دیناؤ نکے پاس جاتا ہے، جبکہ او دویہ نے کہا میں ہر انگائش اور ایک ناقضی کیطرح میل تجھ کو دیتا ہوں، ریگیدہ دلیہ نے کہا میرے باپنے بات کی نفی کہ پوری تعلیم دے ہو بغیر کسی گرو کے کچھ ندینا چاہیئے۔ ریگیدہ دلیہ نے کہا، جو کچھ تجھ کو کسی نے سکھایا ہے۔ وہ مجھ کو سنا دے؟ جبکہ بولا، ”مجھ کو گرو دہی و پیت بہروداجی نے کہا ہے۔ کان برمجہ ہے، اس نے کہا، ”جسطرح اچھے ماں باپ اور آچار یہ سے تعلیم پایا ہوا دیا دان کہتا ہے ویسے ہی تجھ کو بہروداج نے کہا ہے۔ کان برمجہ ہے، کیونکہ ہرے کو کیا نفع ہے؟ مگر تجھ کو اس نے اس برمجہ کا شریر اور آشرے بھی بتایا ہے؟“ جبکہ ”مجھ کو اس نے نہیں بتایا، ریگیدہ دلیہ، اسے راجہ ایک پاؤں والا برمجہ ہے؟ وہ ہم کو اسے ریگیدہ دلیہ، بتاؤ؟“ اس نے کہا، ”کان ہی شریر ہے آکاش آشر ہے۔ یہ بے حد ہے۔ ایسا خیال کر کے جو اس

اُپاسنا کرنی چاہئے۔ ”رجک؟“ اے یاگیہ دلیہ، اس میں بے حد کیا بات ہے؟“ اس نے کہا، ”اے راجہ! دستائیں خود بخود بے حد ہیں۔ دشائیں ہی کان میں اور اے راجہ! کان پر برمجہ ہے جو اس کو اس طرح جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ اس کو کان ترک نہیں کرتے۔ تمام جاندار اسکی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس جاتا ہے۔“ ”رجک نے کہا میں اس کے بدلے ہزار گائیں اور ایک مانتھی کی طرح بیل دینا ہوں“ یاگیہ دلیہ نے کہا میرے باپ کی ہدایت ہے جب تک شاگرد کو پوری تعلیم نہ ملے۔ اُس سے کچھ نہ لینا چاہئے“

۶۔ ”جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ مجھے سنا دے۔“ ”رجک بولا“ مجھ کو ستیہ کام جا پال نے کہا ہے من پر ہم ہے“ ”یاگیہ دلیہ نے کہا“ جیسے کوئی اچھے ماں باپ اور اچاریہ سے تعلیم پایا ہو ادویادان کہتا ہے۔ ویسا ہی جا پال نے کہا ہے کہ من پر مجھ ہے کیونکہ جو بغیر من کے ہے اُس کو کیا نفع ہے؟ مگر کیا تجھ کو اس کا شرم و آسرا جی بتایا ہے۔“ ”نہیں مجھ کو نہیں بتایا“ ”تو یہ ایک پاؤں والا برمجہ ہے اے راجہ!“ ”بھر تو ہم کو اُسے بتائیے اے یاگیہ دلیہ!“ ”من ہی اُس کا شریہ ہے۔ آکاش آئندہ ہے اور یہ آئندہ ہے اس طرح خیال کرتے ہوئے اُس کی اُپاسنا کرنی چاہئے۔“ ”اے یاگیہ دلیہ! اس میں آئندہ دینے والا کیا ہے؟“ ”اس نے کہا“ ”من ہی اے راجہ! خود بخود آئندہ ہے۔ من ہی سے اے راجہ! آدمی ستری کی خواہش کرتا ہے اُس سے اُسی خیال کے موافق لڑکا پیدا کرتا ہے۔ وہ آئندہ ہے۔ اے راجہ من ہی پر برمجہ ہے جو اس کی اس طرح جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔“ اس

کو من نہیں چھوڑتا۔ تمام جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس پہنچتا ہے۔ جنگ و دہرے نے کہا میں ہزار گائیں اور ایک مٹھی کی طرح بیل تم کو دیتا ہوں۔ یاگیہ و لکیہ نے کہا میرے باپ کی رائے تھی کہ پوری تعلیم دے ہوئے بغیر کچھ نہ لینا چاہئے۔

۷۔ کچھ کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ مجھ کو سنا دے۔ تجھ کو درگہ شکل کی اولاد نے کہا ہے۔ ہر دے برہ ہے۔ جیسے کوئی اچھی ماں باپ اور اچارت سے تعلیم پایا ہوا دیوا دان کہتا ہے۔ ویسے ہی شاکلیہ نے تجھ کو کہا ہے کہ ہر دے برہ ہے۔ بغیر ہر دے کے پُرش کیا ہے؟ مگر اس نے کیا تجھ کو اس کا شر اور آشر بھی بتایا ہے؟ جیسے نہیں بتایا۔ آئے راجہ! یہ ایک پانوں والا برہ ہے۔ پھر یاگیہ و لکیہ! مجھ کو بتاؤ۔ ہر دے شر ہے آکا شل آشر ہے۔ اور یہ قائم رہنے والا ہے۔ ایسا خیال کر کے اس کی اُپاسنا کرنی چاہئے۔ اس میں قائم ہونے کی کیا بات ہے؟ اسے راجہ! ہر دے خود بخود قائم ہے اسے راجہ! ہر دے تمام جانداروں کا شر ہے۔ اسے راجہ! ہر دے تمام جانداروں کا آشر ہے۔ کیونکہ اسے راجہ! ہر دے ہی میں سب جاندار سراسر جیتے ہیں۔ اسے راجہ! ہر دے پر برہ ہے جو اس کو ایسا جانتا ہوا۔ اُپاسنا کرتا ہے۔ ہر دے اس کو منیں چھوڑتا۔ تمام جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس پہنچتا ہے۔ جنگ نے کہا میں اس تعلیم کے بدلے ہزار گائیں اور ایک مٹھی کی طرح بیل دے گا۔ یاگیہ و لکیہ نے کہا میرے باپ کی رائے تھی کہ بغیر پوری تعلیم دے ہوئے کچھ نہ لینا چاہئے۔

## دوسرا برہمن

۱۔ اب جنک وید پرہ سگھاسن سے اتر کر یاگیہ وکیہ کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا: "اے یاگیہ وکیہ! تجھ کو نکسکار بے مجھ کو تعلیم دے۔" اس نے کہا: "اے راجہ! جیسے کوئی شخص دوسرا منزل کو جانا چاہتا ہو ارتھ یا کشتی پر سوار ہو۔ اسی طرح نیز اس آپ نشروں سے ملتا ہوا ہے اور اس طرح تو تعلیم کے قابل ہے۔ دوست مند ہے۔ ویدوں کا عالم ہے اور آپ نشد تجھ کو بنائی گئی ہیں تب تو یہاں اس جسم سے علیحدہ ہو کر ران آپ نشد سچنی رتھ یا کشتی پر سوار ہو کر کہاں جایگا؟ اس نے کہا: "بھلوان! میں نہیں جانتا براں جاؤنگا۔ تب میں تجھ کو بتاؤنگا۔ تو جہاں جایگا، جہاں نے کہا: "بھلوان! مجھ کو بتائیں۔"

۲۔ یاگیہ وکیہ نے کہا: "یہ جو داہنے آنکھ میں پورش ہے۔ اس کا نام اندھ چکنے والا ہے اور وہ بوندہ ہے اسی کو چھپا کر اندھ کہتے ہیں۔ کیونکہ دہوتا چھپے ہوئے کے شائق ہیں۔ اور پریشکش کے دشمن ہیں۔"

نیشروہج۔ دا، یہ جاگرت اور ستھا کا محل بیان کیا گیا ہے اس

ایکھیاں، اتھا کی جگہ داہنے آنکھ بتائی گئی ہے اور نام دیند اور بے

۲) صاف صاف نام لینا پسند میں کرنے اس نے اس کو اندر رکھ کر اندھ

کہتے ہیں۔

۳) اب یہ جو بائیں آنکھ میں پورش کا روپ ہے۔ یہ اس کی سنتری

ہے۔ وداٹ ان کے بننے کی جگہ یہ ہے جو ہر دے کے اندر آکاش ہے۔ اور ان

کی غذا وہ ہے جو ہر دے کے اندر سرخ رنگ کا گولہ ہے۔ اور ہر دے کے اندر چو جالی کے شکل کا ہے۔ یہ اس کا اوڑھنا ہے۔ اور ہر دے کے اوپر کی طرف چورگ ہے۔ یہ اُن کے چلنے کا مارگ راستہ ہے۔ جیسے ایک لڑکے ہزار گھڑے کیا ہوا ہو اسی طرح کی لطیف دسوکشم، اس کی رہتا نام رگین داریا، ہر دے میں قلائم میں ان کے راہ سے غذا اس جسم میں پہنچتی ہے۔ یہ تجس یہ شریر آتما سے زیادہ پاک غذا والا ہوتا ہے۔

**شریح** - یہ سو پن کے اتمائی آتما کا بیان ہے۔ جس کا نام تجس ہے۔

۴۔ اُس تجس کے چورب کی طرف پورب جانے والے پران میں وکشن کی طرف وکشن جانے والے پران میں۔ پچھم کی طرف پچھم جانے والے پران میں۔ اُن کی طرف اُتر جانے والے پران میں اور کی طرف اوپر جانے والے پران میں۔ نیچے کے طرف نیچے جانے والے پران میں۔ تمام طرفوں میں تمام پران میں پس یہ آتما جو نہ یہ ہے نہ وہ ہے۔ پکڑا نہیں جاسکتا۔ کیونکہ قابل گرفت ہے۔ کھڑے نہیں ہو یا کیونکہ نہ ٹٹنے والا نہیں ہے دھانک ہے۔

کیونکہ چوڑا نہیں جاسکتا۔ وہ بندہ پن سے آزاد ہے نہ پہکتا ہے نہ برباد ہوتا ہے اسے جنک! تو ابھی پد کو پراپت جو چکا ہے "یہ یا گیدہ دیکھنے لگا۔"

جہک دید یہ نے کہا۔ تجھ کو ابھی پد پراپت ہو۔ اسے یا گیدہ دیکھ! جو تو مجھ کو ابھی پد سکھلاتا ہے۔ یہ وہ یہ ہیں اور یہ میں ہوں یعنی سب میرے سیوک ہیں!

## تیسرا برہمن

۱۔ یاگیہ دلیکھ جنک ودیہہ کے پاس آیا۔ اس مرتبہ اس کو جنک کے اُپریش کرنے کا خیال نہیں تھا۔ مگر جب ایک مرتبہ جنک ودیہہ اور یاگیہ دلیکھ نے اگنی ہوتر کے مسئلہ پر بحث کیا تھا۔ تب یاگیہ دلیکھ نے بردیا تھا۔ اور اُس نے یہ چاہا تھا۔ کہ میں جو چاہوں وہ سوال کر سکوں۔ یاگیہ دلیکھ نے منظور کر لیا تھا۔ اس لئے اس مرتبہ راجہ ہی نے پہلے اُس سے پوچھا۔

۲۔ اے یاگیہ دلیکھ! اس پرش کی جیوتی کون ہے؟ اس نے کہا اے راجہ سورج ہے۔ کیونکہ سورج روپ جیوتی سے ہی پرش بیٹھتا ہے اور ہر اُدھر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ پھر واپس جاتا ہے۔ جنک بولا ! اے یاگیہ دلیکھ یہ سچ ہے۔

۳۔ اے یاگیہ دلیکھ! جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ تب اس کی جیوتی کون ہے؟ جواب: چند زمان اس کی جیوتی ہے۔ چاندنی جیوتی سے یہ بیٹھتا ہے۔ اور ہر اُدھر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ واپس لوٹتا ہے۔ جنک نے کہا۔ یہ اے یاگیہ دلیکھ سچ ہے۔

۴۔ جب سورج چاند دونوں ڈوب جاتے ہیں۔ تو اس پرش کی جیوتی کون ہوتی ہے؟ جواب: اگنی اس کی جیوتی ہوتی ہے۔ اگنی روپ جیوتی سے ہی یہ بیٹھتا ہے۔ اور ہر اُدھر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے لوٹ آتا ہے۔ جنک نے کہا اے یاگیہ دلیکھ ایسا ہی ہے۔

۵۔ اسے یاگیہ دیکھو! جب سورج ڈوب جاتا ہے چاند ڈوب جاتا ہے۔ انکی شانت ہو جاتی ہے۔ تو اس پرش کی جیوتی کون ہے؟ (جواب، "بانی اس کی جیوتی ہوتی ہے۔ بانی روپنی جیوتی سے یہ بیٹھتا ہے۔ اور دہر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ لوٹ آتا ہے۔ اس لئے اسے راجہ! جہاں اپنا ہاتھ بھی نہیں دکھائی دیتا۔ اگر وہاں آواز آتی ہے۔ تو یہ آواز کے سہارے پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ نے کہا، "اسے یاگیہ دیکھو! یہ ایسا ہی ہو"

۶۔ جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ چاند ڈوب جاتا ہے۔ آگ بجھ جاتی ہے۔ بانی شانت ہو جاتی ہے۔ تب پرش کی جیوتی کون ہوتی ہے؟ (جواب، "آتما ہی اس کی جیوتی ہوتی ہے۔ آتما روپنی جیوتی سے یہ بیٹھتا ہے۔ اور دہر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ اور لوٹ آتا ہے۔

۷۔ جبکہ نے پوچھا، یہ آتما کون ہے؟ دیاگیہ دیکھو! نے جواب دیا، "سجویہ ہر دے کے اندر روگیان والا ہر انوں سے گہرا ہوا جیوتی پرش ہے وہ ایک رس دونوں لوگوں میں گھومتا ہے۔ گویا سوچتا ہے یا کسی چیز کی، خواہش کرتا ہے۔ وہ خواب بن کر اس دنیا کو پار کرتا ہے۔ اور موت کو بھی پار کرتا ہے۔

تشیخ۔ دونوں لوک۔ بیداری میں جاگرتا اور سوتا  
دقت سوچن۔ دیکھتی اور سمجھتا۔

خواہش کرنا۔ یہ خود کچھ نہیں جانتا۔ مٹی کے دن کے تعلق سے پہلے



دادا پر تھت ہوتا ہے۔

۸۔ یہ پرش پیدا ہو کر جسم میں آکر برائیوں سے نفرت کرتا ہے اور نکل کر مرکز برائیوں کو چھوڑ جاتا ہے۔

۹۔ اور اس پرش کے دو جگہیں ہیں یہ رجا گرت، اور دوسرا لوک سکپتی اور تیسرا اور میانی ستھان ہے۔ جب وہ اس درمیانی جگہ میں ہوتا ہے تو ان دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے اس جگہ اور پرلوک رسکتی، کو اب جس کے سہارے سے یہ پرلوک کے ستھان میں ہوتا ہے۔ اسی سہارے کو پکڑ کر دونوں برائیوں اور خوشیوں دیکھتا ہے۔

**تشریح** را، نیکہ اہادیچی لکھتے ہیں۔ اصل دو ہی ستھان ہیں۔

جاگرت اور سکپتی۔ سو، ۱۰ ستھان درمیانی سرحد ہے جہاں کے درمیان مانع ہے۔

۱۱۔ سہارا، کرم اور گیان دونوں سہارے ہیں۔

۱۰۔ اور جب سوچتا ہے۔ تو اس دنیا کی جس میں سب کچھ ہے بائراؤ رسو کشم یا سائل کو، لے کر آپ ہی اُن کو بگاڑ کر اور آپ ہی بنا کر اپنے پرکاش سے اور اپنی ہی جیوتی سے جواب کو دیکھتا ہے۔ اسی اوتھان میں یہ پرش خود جیوتی ہوتا ہے۔

**تشریح** خواب کی حالت میں باہری شان کو نہیں رہتا۔ جیسے میں

جو کے خالان موتے میں ویسے ہی دوا نے اندر شری بنانا ہے اور

اپنے برکاش میں کام کرتا ہے۔

۱۱۔ نہ وہاں (حالت خواب میں) رتھ ہیں نہ گھوڑے نہ سڑکیں ہیں  
مگر وہ رتھ گھوڑے اور سڑکیں بنا لیتا ہے۔ نہ وہاں آئندہ ہے۔ نہ خوشی ہے  
نہ سکھ ہے۔ مگر وہ آئندہ خوشی اور سکھ کو بنا لیتا ہے۔ نہ وہاں تالاب ہیں۔  
نہ بھیلیں نہ ندیاں ہیں۔ مگر وہ تالاب بھیلیں اور ندیاں بنا لیتا ہے۔

۱۲۔ اس کے متعلق یہ شلوک ہے: "میتھ کے ذریعہ جسم کے متعلق تمام  
سامان کو برپا کر کے کبھی نہ سونے والا آتما سوئے ہوئے (اندریوں) کو  
دیکھتا ہے (اندیوں) کی حیوتی کو لے کر اپنی جگہ پر جاگرت ہیں، آتما ہے  
وہ جو سنہری رنگ کا پُرش اکیلا منس رہنے والا ہے۔"

۱۳۔ پران کے ذریعہ نیچے کے گھوسلے دستوں شریر کی حفاظت  
کرتا ہوا وہ لا بڈال رہنیں ادھاں جاتا ہے۔ جہاں اُس کی مرضی ہے وہ  
سنہری رنگ کا پُرش اکیلا منس ہے۔

۱۴۔ سوپن کے سٹھان میں اڑ چنے نیچے جاتا ہوا وہ دیو بہت سی  
شکلوں کو بنا تا ہے۔ ستریوں کے ساتھ خوش ہوتا ہوا دوستوں کے ساتھ  
ہنستا ہوا یا خوف کھاتا ہوا رہتا ہے۔

۱۵۔ لوگ اُس کے کھیل کی جگہ کو دیکھتے ہیں۔ اُس رکھیل کھیلنے والے  
کو کوئی نہیں دیکھتا۔ کہتے ہیں کہ اس کو دیکھا گیا نہ جگاؤ۔ کیونکہ اس کا علاج  
کرنے کا مشکل ہوتا ہے۔ جن اندریہ کی طرف یہ واپس نہیں آتا اور کوئی لوگ  
ایسا ہی کہتے ہیں۔ یہ سوپن اُس کے جاگنے کی جگہ ہے۔ کیونکہ جس چیزوں  
کو بنا ہوا دیکھتا ہے۔ ان کو سو یا ہوا بھی دیکھتا ہے یہاں یہ پُرش

خود پر کاش سروپ بہتا ہے۔ دیہ سن کر جبک نے کہا، میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے آگے موکش کا بیان سنا بیٹے۔

۱۵۔ ریایگہ دلیکھ نے کہا، وہ پُرش اس سکپتی یعنی گہری نیند میں رہتا ہوا چرتا ہوا بھلے بُرے کو دیکھ کر پھر جس جگہ سوپن ستھان سے گیا تھا وہاں ہی اٹھا سوپن ستھان کے لئے واپس آتا ہے۔ اور وہ وہاں جو کچھ دیکھتا ہے وہ اس کے ہندن میں نہیں آتا۔ کیونکہ وہ پُرش آزاد ہے جبک نے کہا، اسے یایگہ دلیکھ! یہ ایسا ہی ہے۔ میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس کے آگے پھر موکش کا بیان کہیے؟

۱۶۔ ریایگہ دلیکھ نے کہا، وہ پُرش اس سوپن میں رہتا ہوا چرتا ہوا بھلے بُرے کو دیکھ کر پھر جس جگہ دینے جاگرت ستھان سے گیا تھا۔ اسی جاگرت ستھان میں جاگنے کے لئے واپس آتا ہے۔ اور وہاں اس نے جو دیکھا تھا۔ اس کے ہندن میں نہیں آتا۔ جبک نے کہا، اسے یایگہ دلیکھ! یہ ایسا ہی ہے۔ میں آپ کو ایک ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس کے آگے پھر موکش کا بیان کہیے؟

۱۷۔ ریایگہ دلیکھ نے کہا، وہ پُرش اس جاگرت حالت میں رہتا ہوا چرتا ہوا بھلے بُرے کو دیکھ کر پھر سوپن کی حالت میں سوئے کے لئے آتا ہے۔ یہاں سے گیا تھا۔

۱۸۔ پس جس طرح بڑی مچھلی ہر دونوں کناروں کے طرف پھرتی ہے۔ اسی طرح یہ پُرش دونوں ہالتوں یعنی سوپن اور جاگرت کی طرف واپس آتا ہوتا رہتا ہے۔

۱۵۔ اور جیسے ایک بازیاد اور کوئی تیز پروانہ پرند آگاش میں اودھرا دھر اڑ کر دونوں پروں کو لپیٹ کر گھومنے کے طرف آجاتا ہے اسی طرح پرش اس اوستھما کی طرف دوڑتا ہے۔ جہاں گہری نیند میں مست ہو کر نہ خواہش رہتی ہے۔ نہ خواب دکھائی دیتا ہے۔

۲۰۔ اور وہ جو بہا نام اس کی ناڑیاں میں۔ اتنی لطافت سے جسم میں قائم ہیں جتنے کہ بال کے ہزار ٹکڑے کی باریکی ہوتی ہے۔ اور وہ ناڑیاں سفید ہلکے۔ پیلے ہرے اور لال رنگ سے بھری ہوئی ہیں اب جیسا کہ وہ اس کو گویا مارتے رہتا ہوں، انہیں گویا مارتی اس پر مہادا کہتا ہے۔ گویا وہ گڈھے میں گرتا ہے وہ جاگتا ہوا جو ف کھاتا ہے۔ وہ محض اودیا کی وجہ سے خیال کرتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے آپ کو ایک دیکھتا یا راجا کی طرح سمجھتا ہے۔ کہ میں ہی سب کچھ ہوں۔ وہ اس کا پرہم لوک (سب سے اونچے کی حالت) ہے۔

**شیرین صبح** (۱)، ناڑیوں کے رنگ ہی کی وجہ سے علم۔ صفراء۔ سودا۔

دھیرہ ہوتا ہے۔

(۲) کہے کا مطلب یہ ہے۔ جیسے سوہن کے حالت میں مرضی خوف

سے یہ گھر جاتا ہے۔ جب تک بیداری میں نہیں آتا۔ اسی طرح

جب آتما کے اصلی حالت میں جاتا ہے۔ اود کے وعدہ ہوتا ہے

نجات پا جاتا ہے۔

۲۱۔ سو جہاں کوئی خواہش نہیں۔ کوئی پاپ نہیں۔ کوئی خوف

نہیں۔ وہی اس کا سچا روپ ہے جس طرح کوئی شخص اپنے پیاری شری کو

گلے لگائے ہوئے نہ باہر دیکھتا ہے۔ نہ بہتر۔ اسی طرح یہ پُرش پر گیان  
آتما کو گلے لگاتے نہ کچھ باہر جانتا ہے۔ نہ اندر۔ یلا شک یہی اس کا روپ  
ہے۔ یہاں اس روپ میں اس کی ساری خواہشیں پوری ہوئی رہتی ہیں  
یہاں صرف آتما ہی آتما ہے۔ کوئی خواہشیں نہیں رہتی ساوردھ ہر ایک فکر  
سے آزاد ہے۔

۲۱۔ باب باپ نہیں ہے۔ ماں ماں نہیں ہے۔ لوک لوک نہیں  
ہے۔ دیوتا دیوتا نہیں ہے۔ وید وید نہیں ہے۔ پوچر پوچر نہیں ہے۔ چنڈال  
چنڈال نہیں ہے۔ وہ سلاو سلاو نہیں ہے۔ فقیر فقیر نہیں ہے۔ پتسوی  
پتسوی نہیں ہے۔ اس روپ میں بھلائی اُس کے پیچھے نہیں  
آئی ہے۔ بُرائی اس کے پیچھے نہیں آئی ہے۔ کیونکہ اس وقت  
وہ دل کے تمام ترددات سے پار ہو جاتا ہے۔

۲۲۔ اور جب دیکھا جاتا ہے کہ وہ دماغ سوکھتی میں نہیں  
دیکھتا ہے۔ تو وہ دیکھتا ہوا ہی دماغ نہیں دیکھتا ہے۔ کیونکہ دیکھنے  
والے سے اُس کی دیکھنے کی طاقت زایل نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ابنا  
ہے۔ بلکہ دماغ اس سے الگ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جس کو وہ  
دیکھتا۔

۲۳۔ جب وہ دماغ سوکھتی میں نہیں سوگھتا۔ تو وہ دماغ سوگھتا  
ہو نہیں سوگھتا۔ کیونکہ سوگھنے والے سے سوگھنے کی طاقت زایل  
نہیں ہوتی کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ دماغ کوئی دوسری چیز اُس  
سے الگ نہیں ہے۔ جس کو وہ دیکھنے۔

۲۵۔ اور جب دکھاتا ہے وہ دہاں رسوگہتی میں نہیں چکھتا ہے۔ تو وہ چکھتا ہوا نہیں چکھتا ہے۔ کیونکہ چکھنے والے سے چکھنے کی طاقت زایل نہیں ہوتی ہے۔ نیز نہ وہ انباشی ہے۔ ریشک دہاں اس سے کوئی چیز الگ نہیں ہے۔ جس کو وہ چکھتا۔

۲۶۔ اور جب وہ دہاں رسوگہتی میں نہیں پوتا۔ تو وہ پوتا ہوا نہیں پوتا ہے۔ کیونکہ پوتنے والے سے پوتنے کی شکتی دور نہیں ہوتی کیونکہ وہ انباشی ہے۔ بلکہ دہاں کوئی اور چیز اس سے الگ نہیں ہے جس کو پوت کر وہ بتا دے۔

۲۷۔ اور جب وہ دہاں سنتا تو وہ سنتا ہوا ہی نہیں سنتا ہے۔ کیونکہ سننے والے سے سننے کی طاقت غایب نہیں ہو جاتی۔ کیونکہ وہ انباشی ہے۔ بلکہ دہاں کوئی دوسری چیز اس سے الگ نہیں ہوتی جس کو وہ سنتا۔

۲۸۔ اور جب وہ دہاں نہیں سوچتا تو وہ سوچتا ہوا ہی نہیں سوچتا ہے۔ کیونکہ سوچنے والے سے سوچنے کی طاقت غایب نہیں ہوتی کیونکہ وہ انباشی ہے بلکہ دہاں کوئی چیز اس سے الگ نہیں ہے جس کو وہ سوچتا۔

۲۹۔ اور جب وہ دہاں نہیں چھوتا۔ تو وہ چھوتا ہوا ہی نہیں چھوتا۔ کیونکہ چھونے والے سے چھونے کی طاقت غایب نہیں ہوتی۔ نہ وہ انباشی ہے۔ بلکہ دوسری چیز دہاں اس سے الگ کوئی نہیں ہے جس کو وہ چھوئے۔

۱۳۰۔ اور جب وہ نہیں جانتا ہے۔ تو وہ جانتا ہوا ہی نہیں جانتا  
 ہے۔ کیونکہ جانتے والے سے جاننے کی طاقت غایب نہیں ہوتی۔  
 کیونکہ وہ انباشی ہے۔ بلکہ وہاں اس سے الگ کوئی چیز نہیں ہے۔  
 جن کو وہ جانتا۔

۱۳۱۔ چنانچہ کوئی دوسرا جو وہاں ایک دوسرے کو دیکھنے ایک  
 دوسرے کو سونگھے۔ ایک دوسرے کو چکھے۔ ایک دوسرے کو  
 کھئے۔ ایک دوسرے کو مسنے۔ ایک دوسرے کو سوپے۔ ایک  
 دوسرے کو چوسے۔ ایک دوسرے کو جائے۔

۱۳۲۔ ایک سمندر ہے۔ وہ دیکھنے والا بغیر دوسرے کے ہے  
 یہ ہر جگہ لوک ہے۔ اسے راجہ یا گیارہ دیکھنے والے اس کو یہ تعلیم دی  
 یہ اس کی سب سے ادنیٰ حالت ہے۔ یہ اس کی سب سے ادنیٰ  
 دولت ہے۔ یہ اس کی سب سے ادنیٰ دنیا ہے۔ یہ اس کا سب  
 سے ادنیٰ آئندہ ہے۔ اور سب جاندار اسی آئندہ کا ایک چھوٹا سا  
 حصہ بنو گئے ہیں۔

۱۳۳۔ وہ جو آدمیوں میں ادنیٰ والا سمندر والی۔ اور دوسروں  
 کا خود مختار مالک ہے۔ وہ انسان کے تمام قسموں سے بھرا ہوا  
 ہے۔ وہ انسان کا سب سے ادنیٰ آئندہ ہے۔ اب جو آدمیوں  
 کے متو آئندہ ہیں۔ وہ ان پتروں کا ایک آئندہ ہے۔ جنہوں نے  
 پتروں کے لوک کو جیت لیا ہے۔ اب جو ان پتروں کا سو آئندہ ہے  
 جنہوں نے پتری لوک کو جیتا ہے۔ وہ گندہرب لوک میں

ایک آئند ہے۔ اور جو گندہرب کا سو آئند ہے۔ وہ کرم دیوں کا ایک آئند ہے۔ جنہوں نے کرم کر کے دیو کے بہاؤں کو حاصل کر لیا ہے۔ اور جو کرم دیوں کا سو آئند ہے۔ وہ آجانب دیوں کا ایک آئند ہے جو آجانب دیوں کا سو آئند ہے وہ شروتری روپوں کے جاننے والے کا ایک آئند ہے۔ جو پاپ سے دور ہے۔ کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ جو آجانب دیوں کا سو آئند ہے۔ وہ پر باپتی لوک کا ایک آئند ہے۔ اور اُس شروتری کا بھی جو پاپ سے دور ہے۔ کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ اور جو پر باپتی کا سو آئند ہے۔ وہ برہم لوک میں ایک آئند ہے۔ اور شروتری کا بھی۔ جو پاپ سے دور ہے اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ اور یہ سب سے اونچا آئند ہے۔ اسے راجہ! یہ برہم لوک ہے! یہ یاجیہ دلیہ نے کہا۔ راجہ جنک نے کہا میں داس کے بدلے تم کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے آگے مجھ کو موکش کے لئے سناؤ! یہ سن کر یاجیہ دلیہ ڈرا کہ یہ سمجھ والا راجہ مجھ کو تمام اوستھاؤں کے کہنے کے لئے مجبور کر رہا ہے۔

۳۴۔ یاجیہ دلیہ نے کہا: وہ پُرش اس سوپن کی اوستھا میں رہتا ہوا چرتا ہوا بھلائی بُرائی کو دیکھتا ہوا جاگرت اوستھا میں پھر جاگنے کے لئے واپس آتا ہے۔

۳۵۔ جن طرح اچھی طرح سے لدا چھکڑا شور مچاتا ہوا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ شریر والا آتما پر آئید آتما سے سوار ہوا جب مرنے کو ہوتا



ہے۔ شور مچاتا ہوا جاتا ہے۔

۳۶۔ اور جب یہ کمزوری کی طرف بڑھا پا سے یا بیماری سے نیچے جاتا ہے۔ کمزوری میں ڈوب جاتا ہے۔ اس وقت یہ پُرش جس طرح آم یا گولریا پھل کے پھل اپنی شاخ سے الگ ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح وہ ان عضوؤں سے چھوٹ کر پھر اُٹا اُسی جگہ کو واپس جاتا ہے۔ جہاں سے آیا تھا۔ (اور وہ) نئے زندگی کے لئے رجاتا ہے۔

۳۷۔ پس جس طرح اُس راجا کے لئے جو آرہا ہے۔ سخت کوشش کرنے والے آدمی اور جو ہر قسم کا بڑا کام کرتے ہیں۔ (ملازم) رتھ کھینچنے والے گاؤں کے مکھیا۔ کھانے پینے کی چیزیں تیار کر کے کھڑے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ وہ آرہا ہے۔ وہ آرہا ہے۔ اسی طرح تمام جاتے والے جاندار اس کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ برہم آرہا ہے۔ یہ آیا۔

۳۸۔ اور جیسے جب راجہ آرہا ہے۔ سخت کام کرنے والے سختی و مجرم سے کام لینے والے (ملازم) رتھ کھینچنے والے گاؤں کے مکھیا۔ اُس سے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ اسی طرح مرنے کے وقت تمام اندریاں آتما سے اکٹھی ہو کر مٹی ہیں۔ جب وہ آخری سانس لیتا ہے۔

## چوتھا براہمن

۱۔ جب یہ آتما کمزوری میں غرق ہو کر گویا بے خبر بن جاتا ہے۔ تب تمام پران اکٹھا ہو کر اس کے پاس آتے ہیں۔ اور وہ ان اندیشوں کو اپنے ساتھ لے کر ہر دے میں اترتا ہے۔ اور جب آنکھوں میں رہنے والا پرش یا ہر واپس آ جاتا ہے۔ تب وہ کسی روپ کو نہیں جانتا۔

۲۔ ایک ہو جاتا ہے۔ تب لوگ کہتے ہیں۔ اب نہیں دیکھتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں سو گھٹتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں چمکتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں سنتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں سوچتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں چھوٹتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں جانتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ اب اُس کے دل کا وہ حصہ جو ہٹا ناڑی کے چوٹی پر ہے، پرکاشت ہو جاتا ہے۔ اس پرکاشت سے وہ آتما نکلتا ہے۔ یا تو آنکھ سے یا دماغ سے یا جسم کے دوسرے حصوں سے۔ اور جب وہ نکلتا ہے۔ تو اگنیہ، پران اس کے پیچھے نکلتا ہے اور جب پران نکلتا ہے۔ تو تمام اندریاں اس کے پیچھے نکلتی ہیں وہ گیان کے ساتھ چلتا ہے۔ اس کو اس کی ودیا (آپاستا،

اور کرم سہارا دیتے ہیں اور پہلی پر گیا۔ بڑھی بھی  
۳۔ اور جس طرح کیڑا تیکے کے ایک سرے پر چنکر اور ایک سہارا  
پاکرا پٹے آپ کو کھینچ لیتا ہے۔ اسی طرح یہ آتما شریر کو دور پھینک  
کر مڑوہ بنا کر اور ایک اور سہارا پاکر کرا پٹے آپ کو کھینچ لیتا ہے۔

۴۔ جس طرح سونا رسونے کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے ایک زیادہ  
نیا اور زیادہ خوبصورت شکل بنا لے۔ اسی طرح یہ آتما اس شریر کو دور  
پھینک کر مڑوہ بنا کر زیادہ نیا اور زیادہ خوبصورت شکل کا بنا لیتا ہے  
دوہ چاہے، گندہروں کا دیوتاؤں کا پتروں کا باپیر جاتی کا یا رہا کا یا  
دوسرے جانوروں کا شریر ہو جیسا جس کا کرم ہو گا اور گیان ہو گا دیا  
شریر نیگا

۵۔ یہ آتما برہم دیگان والا۔ من والا۔ پران والا۔ آکھ والا۔ کن  
والا۔ ہرقتوی والا۔ جل والا۔ ولید والا۔ آکاش والا۔ نیج والا۔ کام والا۔ بغیر  
کام والا۔ کردہ والا۔ بغیر کردہ والا۔ دھرم والا۔ بغیر دھرم والا۔ اور سب  
والا ہے۔ سو جیسا اس روپ اور اس روپ والا ہے سو جیسا کرم کرنا والا  
اور جیسا سلوک کرنے والا ہوتا ہے۔ دیا ہی وہ بنتا ہے۔ نیگ کرنے  
والا۔ نیک بنتا ہے۔ اور برائی کرنے والا برا بنتا ہے۔ پنیہ کرم سے  
دہ پنیہ آتما بنتا ہے۔ اور پاپ کرم سے پاپ آتما بنتا ہے۔ اور کتنے  
ہیں۔ کہ یہ پُرش کا منا والا ہی ہے۔ اُس کی جیسی کہ منا ہوتی ہے۔ جیسا  
ارادہ ہوتا ہے۔ دیا ہی ارادہ والا ہوتا ہے۔ جیسا دھرم کرتا ہے۔  
دیا ہی دھرم والا ہوتا ہے۔ جیسا کرم کرتا ہے۔ دیا پھل پاتا ہے۔

تشریح یہاں پر آتما کو کردہ دالایع دالا کہا گیا ہے۔ دغیرہ دغیرہ  
سنکرت میں تیجوں کے کردہ سے دغیرہ لفظ آئے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ بھی ملتا  
ہے۔ تیج کے مشابہہ کردہ کے مشابہہ دغیرہ دغیرہ بات یہ ہے۔ پس  
آتما ہی کی وجہ سے زندہ ہو جاتے ہیں۔ اور آتما ان کا مشابہہ معلوم  
ہوتا ہے۔ یہی آتما کبھی بزرگ کردہ اور بزرگ مانا کے رہتا ہے۔

۱۔ اس بارہ میں یہ شلوک ہے۔ وہی وہ چھنسا ہوا کرم کے ساتھ  
جاتا ہے۔ جہاں اس کا لنگ شرہ بر سوکشم شریرا اور من بندھا ہوا ہے  
اور اس کرم کے پھل کو پا کر جو کچھ وہ یہاں کرتا ہے۔ اس لوک سے  
پھر اس لوک میں کرم کرنے کے لئے آتا ہے۔ یہ وہ پدیش ہے۔  
جو کا منا کرتا ہوا ہے۔ جب وہ کا منا نہیں کرتا۔ تب کہتے ہیں۔ کا منا  
سے آزاد ہے۔ کا مناؤں سے باہر نکل گیا ہے جس کی کامنائیں پوری  
ہو گئیں ہیں۔ جس کو صرف آتما کی کامنا ہے۔ اس کے پران نہیں  
نکلتے ہیں۔ برہمہ ہی ہو کر وہ برہمہ کو پہنچتا ہے۔

تشریح۔ یہ ان نہیں نکلتے۔ نہیں مرنے۔ نئے جسم میں جاتا  
ہے۔

۲۔ اس کے بارہ میں یہ شلوک ہے۔ اس کے من میں جو خواہش  
رہتی ہے۔ جب وہ سب چھوٹ جاتی ہے۔ تب فانی انسان لافانی ہو  
جاتا ہے۔ اور یہاں وہ برہمہ کو پاتا ہے۔ اور جس طرح سانپ کی

کیچلی مری ہوئی اور پھینکی ہوئی یا بنی رسوراخ اپر پڑی رہتی ہے۔  
اسی طرح اس کا یہ شریر پڑا رہتا ہے۔ اور یہ آتما شریر سے چھوٹ کر  
امرت پران زندگی والا، برہم ہی ہے، جبکہ وہ یہ نے کہا، اس کے  
بدلے میں اسے بھگون اتم کو نہرا جائیں دیتا ہوں۔“

۸۔ اس کے بارہ میں یہ شلوک ہے: سوکشم بھیلہ ہوا۔ اور پُرانا  
مارگ میں نے چھو لیا۔ میں نے پایا۔ اس مارگ سے برہم کے جاننے  
والے مستقل مزاج آدمی آزاد ہو کر سورگ لوک کو جاتے ہیں۔ اور تب  
ان سے بھی اوپر جاتے ہیں،

۹۔ کہتے ہیں کہ اس مارگ میں یا سفید یا نیلا یا پیلا یا ہرا یا لال  
ہے۔ یہ مارگ برہم کے تلاش کیا ہے۔ اس مارگ سے وہ جاتا ہے۔  
جو برہم کو جاننے والا ہے۔ جس نے پتہ کرم کئے ہیں۔ اور توجہ جو  
ہے۔

۱۰۔ گھنے اندھیرے میں وہ داخل ہوتے ہیں۔ جو صرف ادویا سے  
کام رکھتے ہیں۔ اور جو مڈیا کے عاشق ہیں۔ وہ اس سے بھی زیادہ  
گھنے اندھیرے میں داخل ہوتے ہیں۔

۱۱۔ جو لوگ سکھ سے خالی ہیں۔ اور گھرے اندھیرے سے  
ڈہکے ہیں۔ مرنے کے بعد وہ نادان معقل لوگ ان لوگوں کو جاتے  
ہیں۔

۱۲۔ اگر پُرش آپ اپنے کو جان لے کہ میں یہ ہوں تو پھر کیا  
چاہیگا؟ کس خواہش کے لئے شریر چھوٹنے پر دیکھی ہوگا؟

۱۳۔ اس خطرناک سنساریں داخل ہوئے ہوئے آتما کو جس جس نے ڈھونڈ لیا ہے۔ اور سمجھ لیا ہے۔ وہ سب کا بنانے والا ہے۔ کیونکہ وہ سب کا بنانے والا ہے۔ اُس کی دُنیا ہے۔ وہ اپنے آپ دُنیا ہے۔

۱۴۔ یہاں ہی رہتے ہوئے ہم اس کو جان سکتے ہیں۔ اور اگر ہم گیان سے خالی رہے تو پھر سخت تباہی ہے۔ جو اس کو جانتے ہیں وہ امرت ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے لوگ دُکھ ہی سمجھتے ہیں۔ رجو گیانی ہیں،

۱۵۔ جب انسان اس روشن آتما کو صاف طور پر۔ موجودہ آئندہ زمانہ پر حکومت کرتا ہوا دیکھ لیتا ہے۔ تو وہ اُس سے منہ نہیں موڑتا ہے۔

۱۶۔ جو برس کے وزن سے علیحدہ گردش کرتا رہتا ہے۔ وہ اس کو دیکھتا ہوا اپنا سنا کرتا ہے۔ جو حیویاتوں کی حیوتی ہے۔ دایو ہے امر ہے۔

۱۷۔ جس میں پانچ اور آکاش رہتا ہے۔ میں اس کو آتما سمجھتا ہوں میں جو جاننے والا ہوں۔ اس کو برہم سمجھتا ہوں۔ میں جو امر ہوں۔ اس امر سمجھتا ہوں۔

تشریح۔ پانچ۔ پنج پران۔ خواہ پانچ اندریاں۔

۱۸۔ جو اُس کو پران کا پران۔ آنکھ کی آنکھ۔ کان۔ اور من کو من

جانتے ہیں۔ وہ اس کو قائم اور سب سے پہلے رد والا سمجھ جاتے ہیں۔

۱۹۔ اس کو صرف من سے ہی دیکھنا چاہئے کہ اس میں کثرت یا اختلاف نہیں ہے۔ وہ جو اس میں اختلاف دیکھتا ہے۔ وہ موت سے موت کو پاتا ہے۔

۲۰۔ اس لایزال اور ہستی مطلق کو ایک ہی طرح سے دیکھنا چاہئے یہ کثافت سے آزاد ہے۔ آکاش سے دور ہے۔ جہم سے بہت آتماسب سے بڑا اور لافانی ہے۔

۲۱۔ مستقل مزاج براہمن اُسی کو جان کر دائمی حاصل کرے۔ بہت باتوں کا خیال نہ کرے۔ کیونکہ بانی تکلیف دینے والی ہے۔

۲۲۔ اور یہ سب سے بڑا۔ جہم سے آزاد آتما۔ ویگان والا ہے۔

پرانوں سے گہرا ہوا۔ جودل کے اندر ہر دے آشکاش ہے۔ اُس میں آرام کرتا ہے۔ سب کا بس کرنے والا۔ سب پر حکومت کرنے والا۔ سب کا خداوند۔ وہ نہ نیک کرم سے بڑا ہوتا ہے۔ نہ بُرے کرم سے چھوٹا ہوتا ہے۔ یہ سب کا ایشور ہے۔ سب جانداروں کا مالک ہے۔ یہ صابطنیں رکھنے والا بند ہے۔ تاکہ تمام لوگوں کو انتظام میں چلا سکے۔ براہمن کو چاہئے۔ وید پڑھ کر اس کو جانیں۔ خواہ یگیہ سے دائر سے تپ سے۔ ورت سے اس کو جانیں، اسی کو جان کر آدمی نیک بن جاتا ہے۔ سنیاسی، سی برہمہ، کی خواہش کرتے ہوئے پہلے جاتے ہیں۔ اسی کو جانتے ہوئے نالم پنڈت اولاد کی خواہش

نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا، ہم دلا دے کر کیا کریں گے۔ تاہم  
 ہاں یہ لوگ درمہا ہنہ۔ اور وہ لوگوں کی خواہش سے دولت کی خواہش  
 سے سننے لوگوں کی خواہش سے اوپر آکر بکشتو کی طرح پھرتے ہوئے  
 روچرہ۔ سننے لگے، کیونکہ جو لڑکے کی خواہش ہے۔ وہ دہن کی خواہش  
 ہے۔ اور جو دہن کی خواہش ہے۔ وہ لوگ کی خواہش ہے۔ یہ دونوں  
 بلا شک خواہش ہی ہیں۔ اور وہ آتما جس کی تعریف دیتی، دیتی ہے  
 وہ گہن کرتے دیکھنے، کے قابل نہیں ہے۔ وہ اٹوٹ ہے۔ کیونکہ  
 لڑا نہیں جاسکتا۔ وہ اسنگ ہے۔ کیونکہ اس سے کوئی جوڑا نہیں  
 جاسکتا۔ وہ بندھن سے آزاد ہے۔ نہ اس کو درد سے دکھ ہوتا ہے  
 نہ کامیاب ہوتا ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے، وہ دونوں رکامیابی اور  
 ناکامیابی کے خیال سے دب نہیں جاتا۔ وہ کبھی نہیں سوچتا کہ  
 میں نے اس سبب سے بھلائی کی ہے یا اس سبب سے بُرائی  
 کی ہے۔ ہاں وہ ان دونوں پر غالب آتا ہے۔ اور جو کچھ اس نے  
 کیا ہے۔ باوجود اس نے نہیں کیا ہے۔ وہ دونوں اس پر اپنا اثر  
 نہیں ڈال سکتے۔

۲۲۔ رگ وید اس طرح کہتا ہے۔ یہ دیتی دیتی سے بیان کیے  
 ہوئے، ہر دم کی دامن مہا نہ رشیہ، اکرم سے بڑھتی ہے نہ دپاپ، اکرم  
 سے تختی ہے۔ انسان کو بایٹھے۔ اس کا مثلاً شبی بنے اس کے تلاش  
 کرنے سے وہ پھر پاپ سے لپٹ نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسا  
 بنسنہ والا برش جو نشانہ ہے۔ اندرون کا دہن کر لیا ہے۔



درکت ہے۔ برواشت کرنے والا ہے۔ اور یکسو ہو کر آتما میں  
 ہی آتما کو دیکھتا ہے۔ پاپ اس کو دبا نہیں سکتا۔ وہ سب پاپوں  
 کو دبا لیتا ہے۔ پاپ اس کو نہیں پتا تا۔ یہ سب پاپوں کو پتا تا ہے  
 پاپ سے آزاد۔ کثافت سے آزاد۔ شک و شبہات سے آزاد برمجہ  
 ہوتا ہے۔ یہ برمجہ لوک ہے۔ اسے راجہ ! تو برمجہ لوک کو پہونچ گیا  
 ہے " اس طرح یاگیہ دلیکھنے کے کہا جب تک بولا " بھگون ! میں آپ  
 کو دویہ ویش دیتا ہوں۔ اور اپنے آپ کو بھی ہماری خدمت  
 کے لئے دیویک کی حیثیت میں دیتا ہوں "

۲۴۔ یہ سب سے بڑا۔ اجنا آتما مضبوط دھن کا دینے والا ہے  
 جو یہ جانتا ہے۔ وہ دھن کو حاصل کرتا ہے۔

۲۵۔ یہ سب سے بڑا اجنا آتما۔ اجر۔ امر۔ امرت ابھت برمجہ  
 ہے۔ برمجہ ابھت ہے۔ اور وہ جو یہ جانتا ہے۔ ابھت برمجہ بن  
 جاتا ہے۔

## پانچواں براہمن

۱۔ یاگیہ دلیکھنے کی دو صورتیں تھیں۔ تیسری اور کا تیاہنی۔ دن میں  
 سے تیسری برمجہ وادنی برمجہ پروچار کرنے والی اعلیٰ۔ مگر کا تیاہنی  
 میں صرف اتنی عقل تھی۔ عقلی و معمولی امور تو میں ہوا کرتی ہے ماب  
 یاگیہ دلیکھنے کے چاہئے کہ زندگی کے دوسرے دستھا میں

داخل ہو۔

۲۔ یاگیہ وکیہ نے کہا: تیری! میں اس جگہ سے رجگل کو ا  
جائے والا ہوں۔ کیا اچھی بات ہو۔ تیرا کاتیاہنی کے ساتھ فیصلہ  
کر جاؤں۔“

۳۔ تیری نے کہا: بھگون! اگر یہ تمام پر تھوی دہن سے  
بھری ہوئی مجھ کو مل جائے۔ کیا میں اس کو پا کر امر ہو جاؤنگی؟ یاگیہ وکیہ  
نے کہا: نہیں جیسے دولت والوں کی زندگی ہوتی ہے۔ ویسے  
ہی تیری زندگی ہوگی۔ مگر امر ہونے کی تو دہن سے کوئی امید نہیں  
ہے۔

۴۔ تیری نے کہا: اگر اس سے امر نہ ہوگی۔ تو پھر اس کو لے  
کر میں کیا کرؤنگی جو کچھ آپ اس معاملہ میں جانتے ہوں۔ وہ مجھ کو  
بتا دیجیے۔“

۵۔ یاگیہ وکیہ نے کہا: تو میری پیاری بن کر پیار کو بڑھاتی ہے  
بیشک۔ میں تیرے لئے اس کی دیا کہیا کر دنگ۔ اور میں جو دیا کہیاں  
دوں۔ تو اس پر پورا پورا دھیان دے۔“

۶۔ اس نے کہا: اے تیری! شو ہر شو ہر کی خواہش سے پیار  
نہیں ہوتا۔ بلکہ آتما کے خیال سے شو ہر پیارا ہوتا ہے۔ اے تیری!  
سری ستری پنپنے کے خیال سے پیاری نہیں ہوتی۔ بلکہ آتما کے خیال  
سے ستری پیاری ہوتی ہے۔ اے تیری! پتر پتروں کے خیال سے  
پیاری نہیں دتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے پتر پیاری ہے۔

ہوتے ہیں۔ اے میتری! دولت دولت کے خیال سے پیاری نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے دولت پیاری ہوتی ہے۔ اے میتری! مویشی مویشی کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے مویشی پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! برہہ برہہ کے خیال سے پیارا نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے برہہ پیارا ہوتا ہے۔ اے میتری! کشر کشری پنے کے خیال سے پیارا نہیں ہوتا۔ بلکہ آتما کے خیال سے کشر پیا۔ اے میتری! لوک لوکوں کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے لوک پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! دیوتا دیوتا کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے دیوتا پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! دید دیدوں کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے دید پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! بہوت بہوت پنے کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے بہوت پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! ہر ایک چیز اپنے ہی خیال سے پیاری نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے چیز پیاری ہوتی ہے۔ بلا شک اے میتری! آتما دیکھنے کے قابل ہے۔ دھیان دینے کے قابل ہے۔ مدھیاسن کرنے کے قابل ہے۔ اے میتری! جب آتما کو دیکھ لیا۔ سن لیا۔ من کر لیا۔ اور جان لیا۔ تب اس نے سب کچھ جان لیا۔

۷۔ برمجہ اس کو دور پھینک دیتا ہے۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے برمجہ کو جانتا ہے۔ کشر اس کو دور پھینک دیتا ہے جو آتما سے علاوہ کسی اور کے سہارے کشر کو جانتا ہے۔ لوک اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے لوک کو جانتا ہے دیوتا اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے دیوتا کو جانتا ہے۔ وید اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے وید کو جانتا ہے۔ جاندار اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے جاندار کو سمجھتا ہے۔ ہر ایک چیز اس کو دور پھینک دیتی ہے۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے چیز کو جانتا ہے۔

یہ برمجہ کشر۔ لوک۔ دیوتا۔ وید۔ جاندار ہر ایک چیز پر ہے۔ جو یہ آتما ہے۔

۸۔ جیسے جب نقارہ پرچوب پڑتی ہے۔ تب کوئی اس کے باہری شبہ کو نہیں پکڑ سکتا۔ مگر نقارہ کے پکڑ لینے سے یا چوب سے ضرب لگانے والے کے پکڑ لینے سے شبہ پکڑا جاسکتا ہے۔

۹۔ جیسے جب شنگہ بجایا جاتا ہے۔ تو اس کے باہر کی آواز کو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ مگر شنگہ کے پکڑنے سے یا شنگہ بجانے والے کے پکڑنے سے شبہ پکڑا جاسکتا ہے۔

۱۰۔ اور جیسے جب بین بجائی جاتی ہے۔ تب اس کے باہر کی آواز کو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ مگر بین کے پکڑنے یا بین بجانے والے کے پکڑنے سے شدید پکڑا جاسکتا ہے۔

۱۱۔ جیسے میلی لکڑیوں کی آگ جب جل رہی ہو۔ تو اس سے الگ دھواں نکلتا ہے۔ اسی طرح اس بڑی شاکا یہ باہر سانس لینا ہے جو رگ دیدہ یخز وید۔ سام وید۔ اتھروا نگر۔ اتھاس۔ پوران۔ دویاٹیں۔ اُپ نشد۔ شلوک۔ سوتر۔ دیاکھیاں جو بیگہ کی چیزیں ہیں۔ جو ہوم کی چیزیں ہیں۔ جو کھانے کی چیزیں ہیں۔ جو پینے کی چیزیں ہیں۔ یہ لوک اور ہر لوک اور ہر ایک جاندار۔ اسی کے ہی باہر سانس لے ہو سکتے ہیں۔

۱۲۔ جیسے تمام پانیوں کا ایک آشر اسمندر ہے۔ اسی طرح تمام سپر شوں کا ایک آشر اڑچا درم ہے۔ اسی طرح تمام گناہوں کا ایک آشر اناک ہے۔ اسی طرح تمام ذایفوں کا ایک آشر اربان ہے۔ اسی طرح تمام بچوں کا ایک آشر آنکھ ہے۔ اسی طرح تمام دیواؤں کا ایک آشر ہر دے ہے۔ اسی طرح تمام کریموں کا ایک آشر اتھ ہے۔ اسی طرح تمام آندریوں کا ایک آشر آتھ تناسل رائندی ہے۔ اسی طرح تمام کے فارج کرنے کا ایک آشر اگرا دقت ہے۔ اسی طرح تمام راستوں کا ایک آشر پانوں ہے۔ اسی طرح تمام دیدوں کی ایک آشر بائی ہے۔

۱۳۔ جیسے نمک کا ٹکڑا کہ نہ کچھ اس کے اندر ہے۔ نہ باہر ہے۔  
وہ اکٹھا ہوا ہو اجڑا ہو ایک اس کا ڈھیلہ ہے۔ اسی طرح اسے میٹری  
یہ آتا ہے نہ کچھ اس کے اندر ہے۔ نہ باہر ہے۔ یہ بالکل ایک پورے  
دیگمان کا ڈھیلہ ہی ہے۔ یہ ان مہاجوتوں میں رہ گٹ ہو کر انہیں  
میں گم ہو جاتا ہے۔ مرنے کے پیچھے اس کا کوئی پتہ نشان نہیں  
رہتا۔ یہ میں کتنا ہوں۔ اسے میٹری ہو اس طرح یا گیدہ دلیکھ نے کہا۔  
۱۴۔ تب میٹری نے کہا یہ بھگون ایساں آکر آپ نے  
مجھ کو گھبراہٹ میں ڈال دیا۔ میں بلا شک اس کو نہیں سمجھتی ہوں  
اس نے کہا یہ اسے میٹری! میں بلا شک گھبراہٹ کی بات نہیں  
کرتا ہوں۔ بلا شک یہ آتما بناشی ہے۔ نشٹ نہ ہونا اس کا سو بھاء  
ہے۔

۱۵۔ کیونکہ جہاں دو ہوتے ہیں۔ وہاں ایک دوسرے کو چھٹتا  
ہے۔ وہاں ایک دوسرے کو سو ٹھٹتا ہے۔ وہاں ایک دوسرے  
کے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔ وہاں ایک دوسرے کو چھوٹتا ہے  
وہاں ایک دوسرے کو جانتا ہے۔ مگر جب یہ سب آتما ہی ہو گیا  
تو کوئی کس سے کس کو دیکھے۔ کس سے کس کو سونگھے۔ کس سے  
کس کا رس لیوے۔ کس سے کس کے ساتھ بات کرے۔  
کس سے کس کو سنے۔ کس سے کس کو سمجھے۔ کس سے کس کو  
جلنے چو نہ کہ یہ سب کو جانتا ہے۔ اس کو کس سے جائے  
یہ آتما جس کی تعریف یقینی یقینی ہے۔ وہ پکڑنے کے قابل نہیں۔

کہونکہ وہ پکڑا نہیں جاسکتا۔ وہ اٹوٹ ہے۔ کیونکہ وہ توڑا نہیں جاسکتا۔ وہ قید سے آزاد ہے نہ اس کو درد ہوتا ہے۔ نہ وہ ناکامیاب ہوتا ہے۔ اسے پیاری اجانے والے کو کس سے جانے۔ اسے میٹری اچھ کو تعلیم دے دی اسے پیازی! اتنا ہی اہر ت ہے یہ کہہ کر یا گیہ دیکھہ نکل کو چلا گیا۔

## پھٹا براہمن

۱۔ دگرو شیشہ کا اہنس کہتے ہیں (۱) پوٹما شیشہ سے گوپ دن سے سیکھا (۲) گوپ دن سے پوٹما شیشہ سے (۳) پوٹما شیشہ سے گوک دن سے (۴) گوپ دن سے کوشک سے (۵) کوشک سے کونڈنیہ ہے (۶) کونڈنیہ سے شاندلیہ سے (۷) شاندلیہ سے کوشک اور گوتم سے (۸) گوتم سے آگنی دیش سے۔

۲۔ (۹) آگنی دیش نے گارگیہ سے (۱۰) گارگیہ نے گارگیہ سے (۱۱) گارگیہ نے گوتم سے (۱۲) گوتم نے ستیو سے (۱۳) ستیو نے پاراشریا میں سے (۱۴) پاراشریا میں نے گارگین سے (۱۵) گارگین نے اڈاکین سے (۱۶) اڈاکین نے جابالا میں سے (۱۷) جابالا میں نے مادہیہ خندانین سے (۱۸) مادہیہ خندانین نے سوکرایہ سے (۱۹) سوکرایہ نے کاشین سے (۲۰) کاشین سے

سایکائین سے (۱۴) شایکائین نے کو شکائین سے (۱۲) کو شکائین نے گہرت کو شک ہے۔

۲۔ ۱۲۳۱ گرت کو شک نے پارا شریا میں سے (۱۲۴۱) پارا  
شریامین نے پارا شریہ سے (۱۲۵۱) پارا شریہ نے جاتو کرینہ سے  
(۱۲۶۱) جاتو کرینہ نے آسورامین سے اور پاسک سے (۱۲۷۱) آسورامین  
نے تریونی سے (۱۲۸۱) تریونی نے اُوپ چندھی سے (۱۲۹۱) اُوپ  
چندھی نے آسوری سے (۱۳۰۱) آسوری نے بھردواج سے (۱۳۱۱)  
بھردواج نے آترے سے (۱۳۲۱) آترے نے ماٹھی سے  
(۱۳۳۱) ماٹھی نے گوتم سے (۱۳۴۱) گوتم نے گوتم سے (۱۳۵۱) گوتم  
نے داتیہ سے (۱۳۶۱) داتیہ نے شانڈلیہ سے (۱۳۷۱)  
شانڈلیہ نے کوشوریہ کاپیہ سے (۱۳۸۱) کوشوریہ کاپیہ نے  
گمارارت سے (۱۳۹۱) گمارارت نے گانڈ سے (۱۴۰۱) گانڈ نے  
کونڈنیہ سے (۱۴۱۱) ودرہجی کونڈنیہ نے دتسینات باہرو سے (۱۴۲۱)  
دتسینات باہرو نے پتی سوہر سے (۱۴۳۱) پتی سوہر نے آسیہ  
انگرس سے (۱۴۴۱) آسیہ انگرس نے آجوتی تو اشتر سے (۱۴۵۱)  
آجوتی تو اشتر نے ویشوروب تو اشتر سے (۱۴۶۱) ویشوروب تو اشتر  
نے اشورون سے (۱۴۷۱) اشورون نے وڈھین اتھرون سے (۱۴۸۱)  
وڈھین اتھرون نے اتھرا دیو سے (۱۴۹۱) اتھرا دیو نے مروتیو  
پراد ہونس سے (۱۵۰۱) مروتیو پراد ہونس نے پردو ہونس سے  
(۱۵۱۱) پردو ہونس نے اکرشی سے (۱۵۲۱) اکرشی نے وپریتی سے (۱۵۳۱)



دو پرستی نے ویشٹی سے ۱۵۴، ویشٹی نے سارو سے ۱۵۵، سارو  
نے سنان سے ۱۵۶، سنان نے سنگ سے ۱۵۷، سنگ نے  
پریشٹی سے ۱۵۸، پریشٹی نے برھ سے ۱۵۹، برھ نے سو بیھو  
سے اپنے آپ سے، برھ کو منسکار ہے۔

## پانچواں ادھیاء

### پہلا براہمن

۱۔ وہ برھ پورن ہے۔ یہ جگت پورن ہے۔ اُس پورن سے یہ پورن  
نکلتا ہے۔ اُس پورن کی پورنتا کو لے کر یہ پورن ہی باقی رہتا۔ ہے۔ ادم  
آکاش برھ ہے۔ آکاش یہاں وہ ہے۔ جو پورا نا ہے۔ آکاش وہ ہے  
جو دیو دا لا ہے۔ یہ کو رو پانی کے بیٹے نے کہا تھا۔ یہ دیو دا دم، رو دیا  
ہے۔ براہمن ایسا جانتے ہیں۔ کیونکہ، انسان اس راوم، اسے جو  
کچھ جاننے کے قابل ہے۔ سب جان لیتا ہے۔

## دوسرا رہمن

۱۔ پر جاپتی کی اولاد تین طرح کی ہے۔ دیوتا۔ انسان۔ اور شس  
ریہ، اپنے باپ پر جاپتی کے پاس برہم چاری بن کر رہے۔ برہم  
چریہ سون کرنے کے بعد دیوتاؤں نے کہا یہ آپ ہم کو کچھ بتائیں  
پر جاپتی نے اُن کو یہ حرف دے دیا کہ بتا کر کہا۔ کیا تم نے جان لیا  
انہوں نے کہا۔ ہاں جان لیا۔ آپ نے ہم کو یہ بتلایا ہے سنا اپنے  
آپ کو اپنے بس میں رکھو اس نے کہا ہاں یہی ہے۔

۲۔ اب اس سے آدمیوں نے کہا ہم کو آپ کچھ بتائیں  
اُن سے اُس نے یہ ایک حرف دے دیا۔ بتا دیا۔ اور پوچھا  
کیا تم نے سمجھا۔ انہوں نے کہا ہاں سمجھ لیا۔ آپ نے ہم  
کو بتایا۔ دو ر اہم اُس نے کہا۔ ہاں تم نے جان  
لیا ہے۔

۳۔ اب راکشسوں نے اُس سے کہا آپ ہم کو کچھ  
بتائیں اُس نے اُن کو اُن کو ایک حرف دے دیا۔ بتا دیا۔ اور  
پوچھا کیا تم نے جان لیا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ ہم نے جان لیا۔ آپ  
نے ہم کو کہا ہے۔ دے دے کرو **ॐ नमो भगवते वासुदेवाय** اُس نے کہا ہاں  
تم نے جان لیا ہے۔ وہی پر جاپتی کی تعلیم، گرجتے ہوئے بادل کی  
طرح دیوی بائی بتاتی ہے۔ دے دے یعنی اپنے آپ کو ضبط میں رکھو مان

او۔ اور دیا کرو۔ اس لئے رہا پ۔ بیٹے کو اور گور و چیلے کو، یہ تین باتیں  
سکھلائے گئے دم۔ دان۔ اور دیا۔

## تیسرا برہمن

۱۔ ہر ذرے پہ چاہتی ہے۔ یہ برہم رکھا سا دہن ہے۔ یہ سب  
کچھ ہے۔ پس یہ تین حرفوں والا ہے۔ نہی۔ و۔ تے۔ ہی ایک  
حرف ہے جو اس د حرف کو جانتا ہے۔ اس کو یگانہ دیکھنا نہ  
دیتے ہیں۔ وہ ایک حرف ہے۔ جو اس کو جانتا ہے۔ اس کو لگانے  
یگانے دیتے ہیں۔ تے تیسرا حرف ہے۔ جو اس کو جانتا ہے۔ دو  
سورگ لوک کو جانتا ہے۔

تشریح۔ ہی۔ و۔ تے۔ ہی۔ دے۔ یہ تین بادوں سے بندے

ہی تھی، نند دیتے ہیں۔

و دتی۔ دبتے ہیں۔

اتی۔ جاتے ہیں۔

شکر اچار یہ جی اس کی و صاحب اس طرح فرماتے ہیں۔ تمام اسیا  
اپنا اپنا کھیت ہر دے کو دیتے ہیں اپنا اپنا مل ہی دے میں۔ اور  
ہر دے اس کو آتما کو دیتا ہے۔

## پوتھا براہمن

۱۔ یہ (برہمن) بلا شک و شبہ ہے جو یہ سیتھ (برہمن) ہے اور جو اس بڑی قابلِ تعظیم رہتی، اور سب سے پہلے پرگٹ ہونے والے کو سیتھ برہمن کی طور پر جانتا ہے۔ وہ ان لوگوں کو جیت لیتا ہے اور وہ دشمن، بھی اسی طرح اس کے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اُن جو اس بڑے سب سے پہلے پرگٹ ہونے والے کو سیتھ برہمن کی طور پر جانتا ہے۔ کیونکہ برہمن سیتھ ہے۔

## پانچوان براہمن

۱۔ شروع میں یہ رجکت (جل رہنت) ہی تھا۔ اُن ہانپوں نے سیتھ کو پرگٹ کیا۔ اور سیتھ برہمن ہے۔ برہمن نے پرچا پتی (دھرم) کو اور پرچا پتی نے دیوتاؤں کو پیدا کیا۔ وہ دیوتا صرف سیتھ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اس سیتھ کے تین حروف س، ٹی، ۲ یہ ہیں س، ایک حرف ہے۔ ٹی یہ دوسرا حرف ہے۔ اور تیسرا حرف ہے۔ پہلا اور آخری حروف سیتھ میں اور درمیان کا جھوٹ ہے۔ پس یہ جھوٹ دونوں طرف سے سیتھ سے گھرا ہوا ہے۔ اس پر سیتھ ہی غالب ہوتا ہے۔ جو اس طرح جانتا ہے۔ اُس

پر جھوٹ حملہ نہیں کرتا۔

۲۔ یہ جو سیتہ ہے وہی آدیتہ (سورج) ہے جو یہ اس منڈل (نظام شمسی) کا پورٹ ہے۔ اور جو یہ واہنی آنکھ میں پورٹ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے میں رہتے ہیں۔ یہ سورج اپنے کڑوں کے ذریعہ اس آنکھ والے پورٹ میں رہتا ہے۔ اور یہ آنکھ والا پورٹ ہیران (داندیوں) کے ذریعہ اس میں رہتا ہے (جب یہ اس شہیر سے نکلنے کو ہوتا ہے۔ تب وہ صرف منہ دینی کڑوں سے خالی منڈل کو دیکھتا ہے۔ یہ کڑیں اس کے پاس واپس نہیں آتی ہیں۔

۳۔ اب جو یہ اس منڈل (نظام شمسی) میں پورٹ ہے۔ بھوہ۔ اس کا سر ہے۔ کیونکہ سر ایک ہے اور یہ اکثر (حرف) ایک ہے۔ بھوہ: اس کے بازو ہیں۔ کیونکہ بازو دو ہیں۔ اور یہ اکثر (حرف) دو ہیں۔ سوہ: اس کے پاؤں ہیں۔ کیونکہ پاؤں دو ہیں اور یہ اکثر (حرف) دو ہیں۔ اس کی اپنشد (گیت نام) آہ: جو روتی ہوئی ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ ہرائی کو براہی کر دیتا ہے اور چھوڑ جاتا ہے۔

۴۔ جو یہ واہنی آنکھ میں پورٹ ہے بھوہ: اس کا سر ہے۔ کیونکہ سر ایک ہے۔ اور یہ اکثر ایک ہے۔ بھوہ: بازو ہیں۔ کیونکہ بازو دو ہیں۔ اور یہ اکثر دو ہیں۔ سوہ: پاؤں ہیں۔ کیونکہ پاؤں دو ہیں۔ اور یہ اکثر (حرف) دو ہیں۔ اس کی

اپنشد رگیت نام آتم دین ہے۔ جو ایسا جانتا ہے۔ وہ بُرائی کو  
برباد کرتا ہے اور اس کو چھوڑ جاتا ہے۔

چھٹا براہمن

ارمنوں نے یہ پُرش پرکاش سرود ہر دے کے اندروں یا جو  
کی طرح رچھوٹا ہے یہ سب پر حکومت کرینا لاسب کا مالک ہے جو کچھ ہے  
سب پر وہ حکومت کرتا ہے۔

ساتواں براہمن

کہتے ہیں سبلی برہم ہے سبلی کا شتا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے کہ سبلی  
برہم ہے وہ اس آتما کو بُرائی سے کاٹ دیتا ہے۔ کیونکہ سبلی دراصل  
برہم ہے۔

تشریح سنسکرت۔ مں سبلی کے لئے بدیوت ॥ १३ ॥

آیا ہے۔ جسے معنی کاٹنے کے ہیں۔ جسے سبلی بادلوں کے اندھکار کو کاٹ  
دیتی ہے۔ وہ ہے ہی برہم ہے اور اکا اندھکار کاٹا جاتا ہے۔

آٹھواں براہمن

بانی کو کام دین کی طرح اُپاسنا چاہئے۔ اُس کے چار استھن  
ہیں۔ سوا اور وشت۔ ست اور سوا دیوتا اس کے سوا اور وشت  
ان دونوں استوں پر جیتے ہیں۔ انسان ہنس پر پتر سوہا پر جیتے  
ہیں اور ان اُس گاء کے ساند ہیں اور من بچھڑا ہے۔

تشریح۔ بگیہ میں دیوتاؤں کو جوی سواٹا اور دشت کہہ کر دی  
جاتی ہے۔ جنت شہد کہہ کر انسان کو دیے ہیں۔ اور سودا شہد سے  
پتروں کو دیتے ہیں۔

## نواں براہمن

جو اگنی اس پُرش کے اندر ہے۔ وہ ایشوا نر ہے جس سے یہ  
جو انسان کھاتا ہے۔ مضم ہوئی ہے۔ اس کی آواز یہ ہے۔ غاگان ہند  
کر کے آدمی سنتا ہے۔ جب آدمی بکھنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ تو  
اس آواز کو نہیں سنتا۔

## دسواں براہمن

جب پُرش اس لوک سے چل دیتا ہے۔ تو وہ دایو میں  
پہنچتا ہے۔ تب وہ اس کے لئے سوراع والا یعنی جگہ دینے  
والا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ رحمہ کے پہلے میں سوراع ہوتا ہے۔  
اس سے وہ اوپر چڑھتا ہے۔ اور سورج میں پہنچتا ہے۔ تب  
سورج اس کو جگہ دیتا ہے۔ جتنا کہ لمبر ڈھیل کا سوراع ہوتا  
ہے۔ اس سے وہ اوپر چڑھتا ہے۔ اور چاند میں آتا ہے چاند  
کو جگہ دیتا ہے۔ جتنا نقارہ میں سوراع ہوتا ہے۔ اس سے وہ اوپر

چڑھتا ہے۔ وہ اُس لوک میں پہنچتا ہے۔ جہاں نہ رنج ہے نہ برف ہے۔ وہاں وہ بہت دنوں رہتا ہے۔

## گیارھواں براہمن

یہ بہت بڑا تپ ہے جو روگی پیتا ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ پرملوک کو جیت لیتا ہے۔ یہ بڑا تپ ہے جو مُردہ کو جفل کی طرف لے جاتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے وہ پرملوک کو جیت لیتا ہے۔ یہ بڑا تپ ہے۔ جو مُردہ کو آگ پر رکھتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ پرملوک کو جیت لیتا ہے۔

## بارہواں براہمن

بعض کہتے ہیں۔ ناج برہمہ ہے۔ مگر یہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ناج بغیر پران کے گل جاتا ہے۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ پران برہمہ ہے۔ مگر یہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ پران بغیر ناج کے سوکھ جاتے ہیں۔ پس یہ دونوں دیوتا ران اور پران ایک ہو کر بُرائی و پراہیت ہوتے ہیں۔ اس پر پرا تر دئے اپنے باپ سے کہا تھا۔ کیا میں اس کے لئے کوئی بھلائی کر سکتا ہوں۔ جو یہ جانتا ہے۔ کیا میں اس کے لئے کچھ



برائی کر سکتا ہوں؟ باپ نے اس کو ہاتھ سے دھکتے ہوئے کہا: پر اتنا  
ایسا نہ کرو۔ کیونکہ کون ان دونوں دیوتاؤں کی ایکتا کو پا کر برائی کو حاصل  
کرنا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ دُئی۔ ناج بلا شک دُئی ہے کیونکہ  
تمام جاندار ناج پر زندگی بسر کرتے ہیں رتب اس نے کہا، ام  
پران بلا شک ام ہے۔ کیونکہ تمام جاندار پران میں خوش رہتے  
ہیں۔ تمام جاندار اس کا سہارا لیتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ تمام جاندار  
اس میں خوش رہتے ہیں۔

## تیرھواں براہمن

۱۔ اکتھ۔ پران بے شک اکتھ ہے۔ کیونکہ پران اس سب کو  
اٹھاتا ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ اس سے اکتھ کا جاننے والا بیرپش پیدا  
ہوتا ہے۔ اور وہ خود اکتھ کے سانچ اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔  
۲۔ پوجو۔ پران بلا شک پوجو ہے۔ کیونکہ پران سے تمام جاندار جڑتے  
ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ تمام جاندار اس کی بزرگی کے لئے جڑتے ہیں۔  
اور وہ پوجو کے سانچ اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔  
۳۔ سام۔ پران بلا شک سام ہے۔ کیونکہ پران سے تمام جاندار  
رہتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ تمام جاندار اس کے برائی کے لئے  
رہتے ہیں۔ اور سام کے سانچ اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔  
۴۔ کشر۔ پران بلا شک کشر ہے۔ کیونکہ پران کشر ہے۔ جو یہ

جانتا ہے۔ وہ اس کثرتِ طاقت کو پاتا ہے جس کے لئے دوسرے کی حفاظت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور وہ کثرت کے سانچ اور سا لوگنا کو جیت لیتا ہے۔

## چودھواں باب

۱۔ بھومی۔ انتر کش۔ دیوتا یہ آٹھ حرف ہیں۔ گائتری کا ایک پاد آٹھ حرف کا ہوتا ہے۔ یہی ترلوکی کا ایک پاد ہے۔ جو اس کے اس پاد کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ جس قدر ترلوکی میں ہے اس کو جیت لیتا ہے۔

۲۔ رچنہ۔ یجوشی۔ سامانہ۔ یہ آٹھ حرف ہوئے۔ آٹھ حرف کا گائتری کا دوسرا پاد ہے۔ یہ تین ویدیا رکے یجو۔ سام، اس کا دوسرا ہے۔ جو اس کے اس دوسرے پاد کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ جتنا ان تینوں ویدیاؤں کا پھل ہے۔ سب کا پالیتا ہے۔

۳۔ پران۔ سانس باہر نکالنا، اپان۔ سانس اندر کھینچنا، اوپان۔ سانس کا لوٹنا، یہ آٹھ حرف ہوں۔ گائتری کا تیسرا پاد آٹھ حرفوں کا ہے۔ یہی پران۔ اپان۔ دیان، اس کا تیسرا پاد ہے۔ جو اس تیسرے پاد کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ جہاں تک سانس لینے کا تعلق ہے ریا۔ جہاں تک زندگی ہے۔ سب کو جیت لیتا ہے۔ پھر تریہ جو گائتری کا درستم پدم ہے اور پرتراج ہے۔ جو تھا پد ہے۔ درستم پدم اس

وجہ سے ہے۔ کیونکہ جو سورج میں پرش ہے۔ وہ دیکھتا ہوا سا  
 معلوم ہوتا ہے۔ اور پروراج اس وجہ سے ہے۔ کیونکہ وہ ہر ایک  
 لوک کے اوپر چمکتا ہے۔ اور وہ جو اس گائتری کے اس پاد کو  
 جانتا ہے۔ اسی طرح خوبصورتی سے اوریش سے چمکتا ہے۔  
 ۴۔ یہ گائتری رترو کی جس کے تین پاد۔ رترو کی۔ تین دریاؤں  
 پران ہیں۔ اس چوتھے پاد پر ٹھہری ہوئی ہے۔ جو یہ دیکھتا ہوا  
 سب لوگوں سے اوپر ہے۔ وہ چوتھا پاد پھر ستیہ پر ٹھہرا ہوا ہے  
 اور ستیہ آنکھ سے۔ کیونکہ آنکھ ستیہ ہے۔ یہ پر سدھ ہے۔ اس لئے  
 اب بھی اگر دو آدمی جھگڑتے ہوئے آ دیں (ایک یہ کہتا ہوا کہ)۔  
 میں نے دیکھا ہے۔ اور دوسرا (یہ کہتا ہوا کہ) میں نے سنا ہے تو  
 چم اسی کا یقین کریں گے۔ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے  
 اور جو ستیہ پھر بل پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اور بل پران (زندگی) ہے  
 وہ بل پران پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ بل ستیہ سے  
 بھاری طاقت ہے۔ اس طرح یہ گائتری ادھیاتم کے تعلق میں  
 ٹھہری ہوئی ہے۔ یہ گائتری پران (اندروں) کی حفاظت کرتی  
 ہے۔ اس لئے اس کا نام گائتری ہے۔ گورو جیکے کو جس سادتری  
 رچا کا اپدیش کرتا ہے۔ وہ یہی گائتری ہے۔ وہ (گورو) جس کو اپدیش  
 کرتا ہے۔ اس کے پرانوں کی حفاظت کرتا ہے۔  
 ۵۔ نئی رگورو اپنے شاگردوں کے لئے اس سادتری  
 کو ایشٹھ چھند میں اپدیش کرتے ہیں اس خیال سے کہ ایشٹھ

بانی ہے۔ پس اس طرح پر ہم بانی رس سوتی، کا اپدیش کرتے ہیں  
مگر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ گاتیری چھند میں ہی سادتری کا اپدیش  
کرنا چاہئے۔ اور اگر اس رراں کو سمجھنے والا گورو، اس کے معاون  
میں، بہت کچھ پتا ہے۔ تب بھی وہ اس گاتیری کے ایک پاد  
کے برابر نہیں ہے۔

۱۔ اگر کوئی رگورو، سب چیزوں سے آسودہ ہوا ہوا، ان  
تینوں لوگوں کو گاتیری کے اپدیش کا ادکشا لیوے تو اس کے  
پہلے پاد کو پر اپت ہوگا۔ اور اگر کوئی گورو اتنا لیوے۔ جتنا کہ  
ان تین دویاؤں کا پھل ہے۔ تو وہ اس دوسرے پاد کو پر اپت  
ہو سکے گا۔ اور اگر کوئی گورو اتنا لیوے جتنا کہ جاندار سرشتی  
ہے۔ تو وہ اس کے تیسرے پاد کو پر اپت ہوگا۔ اور اس کا  
یہی چوتھا درشنیہ پاد لوگوں سے اوپر ہے۔ جو یہ پتا ہے۔  
وہ کسی سے پایا نہیں جاسکتا۔ کہاں سے اتنا لیوے گا۔  
نستشریح کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس اپدیش کا  
معاونہ نہیں دے سکتا۔ جو کچھ دے گا زیادہ  
سے زیادہ اسی تین پاد کے اندر ہوگا۔ چوتھا پاد باقی رہے گا  
جو سب سے بڑھ کر ہے۔

۲۔ یہ اس رگاتیری کا اپ سھان ہے۔ لے گاتیری تو  
ایک پد والی ہے۔ دو پد والی ہے۔ تین پد والی ہے۔ چار پد  
والی ہے۔ تو بغیر پاد کے ہے۔ کیونکہ تو جانی نہیں جاتی ہے

تیرے چوتھے درشنیہ پاد کے لئے منکار ہے۔ جو سب لوگوں  
سے اوپر ہے۔ اس آپ سٹھان کے آخر میں جس کے ساتھ  
نفرت ہو اس کے لئے یہ بچن کے۔ وہ دشمن اس (پھل)  
کو نہ پر اپت ہو یا یہ کہے کہ اس کی وہ کامنا پوری نہ ہو جس کے  
لئے اس طرح آپ سٹھان کیا گیا ہے یا یہ کہے کہ میں اس  
پھل کو پالوں۔

تشریح آپ سٹھان۔ استی  
چار پرد والی۔ (۱) ترلوکی (۲) مین ودیا (۳)  
پران اپان (۴) درشنیہ پر۔

بغیر پرد والی۔ جس کا بیان مہتی مہتی سے کیا جاتا ہے۔  
۸۔ یہ بات جنگ دیدہ بہنے ہو ڈل رشی اسے جوا شو نرا  
شو کا بیٹا تھا۔ کہی۔ یہ کہا؟ تو تو اپنے آپ کو گاتیری کا جاننے والا  
بتلاتا تھا۔ تو اب کیسے مہتی بن کر مجھ کو اٹھائے لئے جا رہا ہے؟  
اس نے کہا کہ راجہ! میں نے اس کے منہ کو نہیں جانتا تھا  
اگنی ہی اس کا منہ ہے۔ امد اگر بہت چیزیں اگنی میں ڈال دیں  
تو وہ سب کو ختم کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس راز کو جاننے  
والا اگر بہت پاپ بھی کرتا ہے تو وہ اسکو کی کرشد پو ترا در لمر ہو جاتا ہے  
تشریح مہتی بنا۔ مہتی کے تالیب میں آیا کیونکہ گاتیری کی  
اصلیت کو نہیں جانتا تھا۔

## پندرہواں ابراہمن

پرکاش سے پاتر برتن، منڈل سے ستیہ (برجھ) کا منہ  
 ڈھکا ہوا ہے۔ اے پوشن! تو اس کو کھول دے۔ جس سے  
 ہم ستیہ کے سر وپ کا درشن کریں۔ اے پوشن! تو اس کو  
 کھول دے۔ تاکہ ہم ستیہ کے سر وپ کا درشن کریں۔ اے  
 پوشن! ایک دیکھنے والے تیم۔ سورج۔ پر جاتی! کرنوں کو پھیلا دو  
 اور ان کو اکٹھا کر دو۔ پرکاش جو ہنار پر منگل روپ ہے۔ میں  
 تیرے اس روپ کو دیکھتا ہوں۔ جو وہ پرش ہے۔ سو میں  
 پران امر دایو کو درستی دایو کو جالے! اور یہ شریر بھیم میں قائم  
 ہو۔ اے منکپ والے من! تو ادم کا سمرن کر۔ اپنے کئے  
 ہوئے کو سمرن کر۔ اے منکپ بے! سمرن کر۔ کئے ہوئے  
 کا سمرن کر۔ اے گنی! ہم کو سچہ مارگ راتر مارگ نہ کہ  
 دشمن مارگ! اسے دھن (پھل ہوگ) کے لئے لے چلے  
 دیو! تو ہمارے تمام کرموں کو جاتا ہے۔ برے پاپ  
 سے ہم کو دور کر۔ ہم بار بار سچہ کو منگا رہے ہیں گے۔

# چھا ادھیاء

## پہلا براہمن

۱۔ جو سب سے بڑے اور سب سے سریشٹ کو جانتا ہے وہ اپنے لوگوں کے درمیان بڑا اور سریشٹ ہو جاتا ہے۔ پران بلا شک سب سے بڑا اور سریشٹ ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کے درمیان بڑا اور بزرگ بن جاتا ہے۔ اور ان لوگوں میں بھی جن میں وہ بڑا ہونا چاہتا ہے۔

۲۔ جو بڑی دولت مند رہائی کو جانتا ہے۔ وہ اپنے آدمیوں کے درمیان دولت مند ہوتا ہے۔ بانی بلا شک بہت دولت مند ہے جو یہ جانتا ہے وہ اپنے لوگوں کے درمیان دولت مند ہوتا ہے اور ان میں بھی جن میں بڑے ہونے کی اس کو خواہش ہے ۳۔ جو درڑھ سستی کسی مضبوط جگہ پر قائم ہوئے کو چاہتا ہے۔ وہ ناہوار اور ہوار جگہ سب جگہ میں درڑھ استھت ہے (مضبوطی سے قائم) ہوتا ہے۔ آنکھ دراصل درڑھ استھت ہے کیونکہ آنکھ کی مدرسے انسان ہوار اور ناہوار جگہ میں مضبوطی

سے قائم ہوتا ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ ہموار اور ناہموار دونوں میں مضبوطی سے قائم رہتا ہے۔

۴۔ جو دولت کو جانتا ہے۔ وہ خواہش کرتا ہے اس کے لئے سب کی مدد ہو جاتی ہے۔ کان دولت ہے۔ کیونکہ کان ہی سے تمام وید پھل ہو جاتے ہیں۔ جو جاننے کے قابل ہیں جو شخص یہ جانتا ہے۔ اس کی سب کا منافع پھل ہو جاتی ہیں۔  
۵۔ جو گمراہ اندریہ اور دیشیوں کے آسرے کو جانتا ہے وہ اپنے لوگوں کے واسطے گمراہ ہوتا ہے (اور) سب لوگوں کا گھر ہوتا ہے۔ من بلا شک گھر ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ اپنوں اور دوسروں کا گھر (آشرادینے والا) ہوتا ہے۔

۶۔ جو پر جاپتی کو جانتا ہے۔ وہ اولاد اور مولشی والا ہوتا ہے۔ بیج دراصل پیدائش کا ذریعہ ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ اولاد پیدا کرتا ہے۔ اور مولشی والا ہوتا ہے۔

۷۔ ان اندریوں میں جھگڑا ہوا سب کہتے تھے (میں ہی بڑا ہوں۔ اور برہمہ کے پاس گئے۔ اور پوچھا یہ ہم میں کون بڑا ہے اس نے کہا تم میں سے نکل جائے یہ شریز زیادہ مکر وہ معلوم ہو وہ تم میں سب سے بڑا ہے۔

۸۔ بانی باہر گئی۔ اور ایک برس باہر رہ کر واپس آئی۔ پوچھا ”تم میرے بغیر کیسے رہے؟“ انہوں نے کہا ”جیسے گونچے بغیر بولے، موئے سانس لیتے ہوئے۔ آنکھ سے دیکھتے ہوئے“



من سے جانتے ہوئے۔ بیج سے پیدا کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔ اس طرح ہم زندہ رہے۔ جب بانی رحم میں داخل ہوئی۔  
۹۔ اب آنکھ باہر گئی۔ ایک برس باہر رہ کر واپس آئی۔ پوچھا  
”میرے بغیر تم کس طرح رہے؟“ انہوں نے جواب دیا جیسے  
اندھے آنکھ سے بغیر نہ دیکھتے ہوئے بھی پران سے سانس  
لے کر۔ بانی سے بول کر۔ کان سے سن کر۔ من سے جان کر  
اور بیج سے پیدا کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔ ویسے ہی  
ہم بھی زندہ رہے۔ بانی داخل ہو گئی۔

۱۰۔ کان باہر گیا۔ برس دن باہر رہ کر واپس آیا۔ پوچھا میرے  
بغیر تم کیسے جی سکے؟ انہوں نے کہا ”جیسے ہرے کان سے  
نہ سنتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر۔ بانی سے بول کر  
آنکھ سے دیکھ کر۔ من سے جان کر اور بیج سے پیدا کرتے  
ہوئے جیتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہتے ہیں۔ کان  
داخل ہو گیا۔

۱۱۔ من باہر گیا۔ سال بھر رہ کر واپس آیا پوچھا ”میرے بغیر  
تم کیسے رہے؟“ انہوں نے کہا ”نا والوں کی طرح من سے  
نہ جانتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر۔ بانی سے بول  
کر۔ آنکھ سے دیکھ کر۔ کان سے سن کر اور بیج سے پیدا کرتے  
ہوئے زندہ رہتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے۔ من داخل  
ہو گیا۔

۱۲۔ بیج باہر گیا۔ سال بھر باہر رہ کر واپس آیا۔ پوچھا: میرے بغیر تم کیسے جئے؟ انہوں نے کہا: جیسے ہنسیجڑے بغیر بیج کے پیدائش نہ کرتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر بانی سے بول کر آنکھ سے دیکھ کر۔ کان سے سن کر اور من سے جان کر بھی جیتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے۔ بیج بھی داخل ہو گیا۔

۱۳۔ اب پران رخاص زندگی، باہر جانے لگا تو اس نے اُن کی جڑ کو اٹکھڑ دیا۔ جیسے ایک سندھ دیش کا اچھا گھوڑا ان نیچوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ جن سے اس کے پاؤں بنا سہے ہوتے ہیں۔ تب انہوں نے کہا بھگوان! باہر مت جاؤ۔ تیرے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے! اس نے کہا: تب مجھ کو ندریں دو! انہوں نے کہا: بہت اچھا!

۱۴۔ بانی نے کہا: میں جو بنیا دہے وہ تیری ہے! آنکھ نے کہا: میں درختہ منتقی ہوں وہ تیری ہے۔ کان نے کہا: درمیر خزانہ تیرا ہی ہے۔ من نے کہا: میں جو گھر ہوں وہ تو ہے۔ بیج نے کہا: میں جو پیدا کرتا ہوں وہ تو ہے۔ تباہ نے کہا: میرے لئے ناج اور کپڑا ہو گا! (انہوں نے کہا) جو کچھ کتے۔ کپڑے کوڑے پتنگے ہیں۔ وہ تیرا ناج ہے اور جل تیرا کپڑا ہے۔ جو اس طرح ان (پران) کو ناج جانتا ہے اس کی کھائی چیز کوئی ایسی نہیں جو ناج نہ ہو۔ اس کی دان

لی ہوئی کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو ناج نہ ہو۔ دید کے جاننے اس  
اصل کو پران کا بستر جانتے ہوئے جب کھانے کو ہوتے ہیں۔  
تو پہلے آچن کرتے ہیں۔ اور پھر کھانے کے بعد پانی پیتے  
ہیں۔ اس سے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پران کو ننگا نہیں کرتے ہیں  
یعنی جل کا لباس پہناتے ہیں۔

## دوسرا برہمن

اے سوت کینوارون کا پوتا پنچالیوں کی سبھاس آیا۔ وہ  
جیولی کے بیٹے پر دھن راجا کے پاس اس وقت پہنچا جب  
وہ دورہ میں تھا جیولی ہی راجا نے اس کو دیکھا۔ اس نے  
کہا: کمار! سوت کینوا۔ اس نے کہا: ہاں بھگون! راجہ  
نے پوچھا: کیا تمہارے باپ نے تم کو تعلیم دے لی ہے؟  
اس نے کہا: ہاں!

۲۔ راجہ بولا: کیا تم جانتے ہو کہ جب یہ انسان یہاں سے  
کو ج کرتے ہیں تو کس طرح مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں؟  
اس نے کہا: نہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ کس طرح وہ اس لوگ  
کو پھر واپس آتے ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ کیا تم جانتے  
ہو کہ وہ لوگ بھر کیوں نہیں جاتا۔ جب یہاں سے اس طرح  
بہت سے آدمی برابر چلے جا رہے ہیں؟ اس نے کہا: نہیں

کیا تم جانتے ہو۔ کہ کتنی آہوتی کے ہوم کئے جاتے ہیں۔ ہوم  
کئے کئے (دودھ وغیرہ) انسان بنی ہوئی (سبب بن کر) اٹھتے اور  
ہوتے ہیں؟ اس نے کہا: "نہیں" کیا تم جانتے ہو کہ دیویاں مارگ  
اور پتری پان مارگ کے پانے کے کرم کیا ہیں؟ اور کیا تم نے  
اس کی بابت رشی کا قول نہیں سنا ہے کہ "یعنی انسان  
کے لئے دو درتے ہیں۔ ایک پتروں کا دوسرا دپوتاؤں کا  
سب لوگ انہیں دو راستوں سے گزرتے ہوئے جاتے  
ہیں۔ جو پتا (دیوی) اور پتا (پرتھوی) کے درمیان ہیں اس  
لئے کہا۔ میں ان سوالوں میں سے ایک کو بھی نہیں جانتا  
ہوں"

۳۔ تب اس نے اس کے ٹھہرانے کا انتظام کیا  
مگر کمار نے قیام کرنا منظور نہیں کیا۔ اور بھاگ کر اپنے  
باپ کے پاس واپس آ کر کہنے لگا۔ کہ تم نے کہا تھا کہ مجھ کو  
تعلیم دے چکے ہو۔ (باپ نے کہا) اے پاک سمجھ والے  
کیا بات ہوئی؟ بیٹے نے جواب دیا، اس پنج کشتری نے  
مجھ سے پانچ سوال کئے۔ میں ان میں سے ایک کو بھی  
نہیں جانتا ہوں (باپ نے پوچھا) وہ کون سوال ہیں؟  
اس نے ان کو بتا دیا کہ وہ ہیں۔

۴۔ اس نے کہا: "بیٹے! تم اس طرح سمجھو۔ جو کچھ میں  
جانتا تھا۔ وہ سچہ کو بتا دیا۔ مگر چل۔ وہاں اس کے پاس چکر

پھر مارتا ہے۔

تشریح  
یہ چوتھے سوال کا جواب ہے کہ کتنی آہوتی میں ہل  
یرش کی باقی ولے ہوتے ہیں۔ راجہ نے بتا دیا کہ  
پانچ آہوتی ہیں۔ شردھا۔ سوم۔ بارش۔ ان اور بیج۔

۱۴۔ تب وہ اس کو رچلائے کے لئے لے جاتے ہیں۔  
تب اگنی ہی اس کی اگنی ہوتی ہے۔ سدھا سدھا ہوتی ہے۔ ہل  
دھواں ہوتا ہے۔ شعلے شعلے ہوتے ہیں۔ انگارے انگارے  
ہوتے ہیں۔ چنگاریاں چنگاریاں ہوتی ہیں۔ اس رچنا کی اگنی  
دیوتا پرش کا ہوم کرتے ہیں۔ اس آہوتی سے پورش چمکتا  
ہوئے رنگ والا ہوتا ہے۔

۱۵۔ وہ جو اس (بیج) اگنی دیا کو اس طرح جانتے ہیں۔  
رگ ہتھ، اور جو جنگل میں رہ کر مٹی کی پائیا کرتے ہیں۔ وہ شعل  
میں جاتے ہیں۔ شعلہ سے دن کو دن سے شکل کیش کو شکل کیش  
سے۔ ان چھ مہینوں کو جن میں سورج اتر کو جاتا ہے۔ چھ مہینوں  
سے دیو لوک کو۔ دیو لوک سے سورج کو۔ سورج سے بھلی کے  
جگہوں میں رہنے والوں کے پاس ایک مانس پرش آتا ہے  
وہ ان کو برہ لوگوں میں لے جاتا ہے۔ وہ ان برہ لوگوں  
میں تیجوسی بن کر بہت برسوں تک رہتے ہیں۔ اور پھر واپس نہیں  
آتے۔

تشریح  
یعنی کہ ایک ہی واپس نہیں آتے۔

۱۶۔ اب جو لوگ یگیہ۔ دان اور تپ کے ذریعہ لوگوں کو جیتتے ہیں۔ وہ پہلے دھوئیں کو پراپت ہوتے ہیں۔ دھوئیں سے رات کو رات سے کرشن پکش کو۔ کرشن پکش سے۔ ان چھ مہینوں کو جن میں سورج دکشن کو جاتا ہے۔ چھ مہینوں سے پتری لوک کو۔ پتری لوک سے چندر لوک کو اور پھر چندر لوک میں پہنچ کر وہ آن (ناج) بن جاتے ہیں۔ تب ان کو وہاں دیوتا کھاتے ہیں جسے سوم یگیہ میں رتوج سوم راجا کا بار بار پورن کرتے ہوئے اور گھاتے ہوئے اپ بھوگ کرتے ہیں۔ ان کا جب وہ کرم رجن سے چندر لوک کو پاتا تھا اچھین ہو جاتا ہے۔ تو وہ پھر اسی آکاش کی طرف واپس آتے ہیں۔ آکاش سے دایو کو۔ دایو سے بارش کو۔ بارش سے پرستھوی کو۔ اور جب وہ پرستھوی میں پہنچتے ہیں تو ناج بن جاتے ہیں۔ وہ پھر پورش روپی اگنی میں ہوم کئے جاتے ہیں۔ پھر ستری روپی اگنی میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کی طرف اُٹھتے ہیں۔ اسی طرح چکر لگاتے ہیں۔ جو ان درہوں مارگوں میں سے کسی کو نہیں جاتے۔ وہ کیڑے پیٹکے اور کھٹی چھڑ ہوتے ہیں۔

## تیسرا براہمن

۱۔ جو یہ جانتا ہے کہ میں بڑائی پاؤں۔ وہ اتراہن سورج میں

شوکل کشن کے کسی اچھے دن میں سے بارہ دن اپ سداں کا  
 برت کر کے گور کی لکڑی کے کٹورے یا چمچ میں سب طرح کے  
 ادویات اور پھلوں کو اکٹھا کر کے (دیدہ کو) صاف کر کے لیپ  
 کر کے الگ جلا دے (اس کے) چاروں طرف رکشن آسن،  
 بچھا کر بدھی سے گھی کو بنا کر پرش نکشتر میں تمام ساگری کو اکٹھا  
 کر کے ہوم کرے۔ اسے جات دیو! تنجھ میں جتنے ہمارے  
 مخالف دیوتا انسان کی آرزوں کو برباد کرتے ہیں۔ یہ حصہ میں  
 ان کے لئے ہوم کرتا ہوں۔ وہ آسودہ ہو کر میری تمام آرزوئیں  
 پوری کریں۔ سواہ۔ جو مخالف دیوی یہ سمجھتی ہوئی پڑی ہے کہ میں  
 سب چیزوں کو الگ الگ رکھنے والی ہوں۔ ہر ایک آرزو کی بر  
 لائے والی۔ اس کو میں گھی کی دھار سے پوجتا ہوں۔ سواہ۔

۴۔ سب سے بڑے کے لئے سواہ سب سے اچھے کے  
 لئے سواہ۔ اس طرح اگنی میں ہوم کر کے بچے ہوئے گھی کو  
 منہ دہرتن میں ڈالتا ہے۔ (ادھر کتاب ہے) پر ان کے لئے سواہ  
 سب سے بڑے درخت کے لئے سواہ۔ اس طرح اگنی میں  
 ہوم کر کے بچے ہوئے گھی کو منہ میں ڈالتا ہے (پھر کتاب ہے)  
 کان کے لئے سواہ۔ گھیر کے لئے سواہ۔ اس طرح اگنی میں  
 ہوم کر کے بچے ہوئے گھی کو منہ میں ڈالتا ہے۔ (ادھر کتاب ہے)  
 من کے لئے سواہ۔ اگے پیدا ہونے کے لئے سواہ۔ اس طرح  
 اگنی میں ہوم کر کے بچے ہوئے گھی کو منہ میں ڈالتا ہے۔ (ادھر

کنتا ہے انج کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کر کے گھی کو منہ میں ڈالتا ہے۔

۳۔ اگنی کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ سوم کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ پر تھوی کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ انترکش کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دیکر باقی گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ دیو لک کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ پر تھوی انترکش دیو کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دیکر باقی بچا ہوا گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ رتھ کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی بچا ہوا گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ کشر کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ بھوت کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ ہوشیہ کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ دشو کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ سب کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منہ میں چھوڑ دیتا ہے۔



۲۔ تب وہ اس دہشتہ کو چھوٹا ہے یہ فتر پڑھتے ہوئے  
 ”تو بیج ہے۔ تو جل رہا ہے۔ تو پورن ہے۔ تو درڑھ پھرتا ہے  
 تو ایک سٹھاتی ہے تو میں شبد سے ریگیہ کے شروع میں  
 منسکار کیا گیا ہے۔ تو میں شبد سے ریگیہ کے درمیان  
 منسکار کیا گیا ہے۔ تو گایا گیا ہے۔ تو سنا یا گیا ہے۔ تیری  
 پھر تعریف کی گئی ہے۔ تو نم ربادل پر چکنے والا ہے۔ تو بڑا  
 ہے۔ تو طاقتور ہے۔ تو آن ہے۔ تو آخر ہے۔ تو سب کا  
 بر باد کرنے والا ہے۔

۵۔ تب وہ دہشتہ کو اوپر اٹھاتا ہے یہ کہتے ہوئے، تو ب  
 کچھ جانتا ہے۔ ہم تیری بزرگی کو جانتے ہیں۔ تو بلا شک راہ  
 ہے۔ سزا دینے والا خود مختار مالک ہے۔ وہ راہ سزا دینے  
 والا مجھ کو خود مختار مالک ہے“

۶۔ تب وہ اس کو دکھاتا ہے یہ کہتے ہوئے ”انت سو تیر  
 در نیم“ سچے جاننے والے کے لئے دایو شہد بہا تا ہے۔  
 ندیاں شہد بہاتی ہیں۔ سب اوشدھیماں ہمارے لئے شہد  
 کی طرح ہوں۔ بہوہ پر ہتھی (سواہ) بکسر گو دیوسہ دہی  
 ہی۔ رات ہمارے لئے شہد ہو۔ افق ہمارے لئے شہد  
 ہو۔ زمین کے اوپر کا غبار ہمارے لئے شہد ہو۔ دیو آتہ  
 جو ہمارا باپ ہے۔ ہمارے لئے شہد ہو۔ بہوہ (انتر کش)  
 سواہ دھیو پونہ پر جو دیات ”بنستی“ ہمارے لئے شہد ہے بھری

ہو۔ سورج شہد سے بھرا ہو۔ گائیں شہد سے بھری ہوں سوہ  
 (دیو) سو آہا پھر وہ تمام سادتری رچائیں اور وہ ہوتی رچائیں  
 پڑھتا ہے یہ تصور کرتا ہوا کہ میں ہی سب کچھ ہو جاؤں۔  
 ہوہ۔ ہوہ۔ سوہا۔ اس سے آخر میں کہا کہ ہاتھ دھو کر اگنی کے  
 پیچھم کی طرف پورب کو سر کر کے سو جاتا ہے۔ صبح اٹھ کر  
 سورج کی استی کرتا ہے (اس منتر سے) چاروں شاو  
 کا سب سے اچھا کنول ہے۔ میں آدمیوں کے درمیان اچھا  
 کنول ہو جاؤں۔ پھر جس راہ سے پہلے وہ اگنی کے پیچھے گیا  
 تھا، ویسے ہی پھر لوٹ کر اگنی کے پیچھے بیٹھ کر منش کا جب  
 کرتا ہے۔

**تشریح** (۱) اوپر جو سنکرت کے جملے آئے ہیں وہ  
 گائتری منتر کے ٹکڑے ہیں۔

(۲) منش۔ سلسلہ پیری و مریہ جس کی نسل میں یہ تعلیم کے  
 بعد دیگے مٹی آئی ہے۔ وہ منش ہے۔ شاگرد اس کو  
 نوب یاد رکھتا ہے۔ اس کا ذکر آگے آوے گا۔

۷۔ یہ منہ کا راز، ادالک اُرن کے پوتے لئے اپنے  
 اپنے شاگرد و اجینہ یاگیہ دکیہ کو بتا کر کہا کہ اگر اس رشتہ  
 کو کوئی شخص سوکھی لکڑی پر چھڑکے تو اس میں بھی شاخیں  
 پیدا ہو جائیں گی۔ اور پتے نکل آویں گے۔  
 ۸۔ یہی دراز پھر و اجینہ یاگیہ دکیہ نے اپنے شاگرد

مدھک چنگیہ کو بتا کر کہا: اگر کوئی پرش اس (منہ) کو سوکھی لکڑی پر  
بھی چھڑک دے تو اس میں بھی شاخیں پیدا ہو جائیں گی اور پتے  
نکل آ دیں گے۔

یہی پھر مدھک چنگیہ نے اپنے شاگرد چول بہاگ وتی کو  
بتا کر کہا: اگر کوئی پرش اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑک دے تو  
اس میں بھی شاخیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور پتے نکل آ دیں  
گے۔

۱۰۔ یہی پھر چول بہاگ وتی نے اپنے شاگرد جانی آسے  
سحقون کو بتا کر کہا: اگر کوئی پرش اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑک  
دے تو اس میں بھی شاخیں پیدا ہو جائیں گی۔ پتے نکل آ دیں  
گے۔

۱۱۔ یہی دراز پھر جانی آسے سحقون نے اپنے شاگرد  
جاہال ستیہ کام کو بتا کر کہا: کوئی شخص اس کو سوکھی لکڑی پر  
چھڑکے تو اس میں شاخیں پیدا ہوں گی۔ پتے نکل آئیں  
گے۔

۱۲۔ یہی دراز جاہال ستیہ کام نے اپنے شاگردوں کو  
بتا کر کہا: اگر کوئی شخص اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑکے تو اس میں  
شاخیں پیدا ہوں گی اور پتے نکل آ دیں گے۔

(منہ کرم کاراد) سولے اپنے شاگرد دیا سولے اپنے بیٹے  
کے کسی کو بھی نہ بتا دے۔

۱۳۔ اس منہ کرم چار چیزیں گولرگی لکڑی کی ہوتی ہیں۔  
 گولر کا شراب۔ گولر کا چمچہ۔ گولرگی سمدھا اور گولرگی منہنیاں۔  
 رد و لکڑیاں جن کو رکڑ کر ہون میں آگ لکائی جاتی ہے اگا دس  
 کا اناج ہوتا ہے۔ چاول۔ جو۔ تل۔ ارد۔ باجرہ۔ کیشنی۔ گیہوں  
 مسور۔ بل اور کلقتہ۔ ان کو پیس کر ان پر دم ہی۔ شہد اور گھی چھڑکا  
 جاتا ہے۔ تب پھلے ہوئے گھی کا ہوم کرتے ہیں۔

## چوتھا براہمن

۱۔ پرتھوی سب بھوتوں (چیزوں) کا سار ہے۔ جل پرتھوی کا  
 سار ہے۔ اوشدھیاں پرتھوی کے سار ہیں۔ پھول اوشدھیوں  
 کے سار ہیں۔ پھل پھولوں کے سار ہیں۔ پرش پھلوں کا سار ہے  
 بیج پرش کا سار ہے۔

✽ اس براہمن میں بہت سے مقامات تھے غرض ہیں۔ کہ ترجمہ کرنا مشکل ہے اس لئے  
 بالکل ترک کر دیئے گئے۔ انگریزی مترجموں نے بھی بالعوض انگریزی کے  
 لاطینی میں ترجمہ کیا ہے۔ اور ہندی ٹھکانکاروں نے صرف سنسکرت میں لکھ دیا ہے  
 ہم چاہتے تھے کہ فارسی میں اس میں اس کا ترجمہ کریں۔ مگر یہ بھی فضول معلوم ہوا چپوڑ  
 دینا ہی بہتر سمجھا۔ اس طرح ۱۶۲ اور ۲۳ کیساتھ بھی سلوک کیا گیا جن صاحبان کو ان کے  
 متعلق جاننا ضروری معلوم ہو وہ اصل کو دیکھ کر اپنی تشفی کریں (مشیو)

۲۔ پر جاتی۔ لے سوچا۔ کیا اچھا ہو میں اس کے لئے جگہ بناؤں  
اس نے ستری کو پیدا کیا۔

× × ×

× × ×      × × ×  
× × ×      × × ×

× × ×

۳۔ اب اگر وہ شخص جس کو اپنا شہدہ کام کرتا ہے پانی میں اپنے  
سایہ کو دیکھے تو وہ یہ منتر پڑھے مجھ میں تیج ہو، شکتی ہو، بھس ہو  
وہن ہو اور نیکی ہو، ستریوں میں سے یہ لکشی ہے۔ اس کا لباس  
اچھا ہے۔ وہ خوش لباس اور دھرم والی ستری کے پاس جائے  
اور اس پر اپنے مقصد کو ظاہر کرے۔

۴۔ وہ ستری اگر اس کو پسند نہ کرے تو عورت کو لباس  
زیور دے کر خوش کرے۔ اگر پھر بھی پسند نہ کرے تو اس کو  
ہاتھ یا لکڑی سے سزا دے کر اپنے اختیار میں کرے (اور کہے)  
نہ اندر یہ روپیش سے تیرے تیرے کو کھینچتا ہوں تب وہ ستری  
بغیریش کے ہوتی ہے۔

۵۔ اگر وہ اس کو پسند کرے تو یہ دکتا ہوا جاسے نہیں  
اندر یہ روپیش سے تیرے تیرے کو قائم کرتا ہوں۔  
تب وہ دونوں بے دلسے بنتے ہیں۔

× × × ×

* * *

* * *

* * *

* * *

۱۳۔ جب اس کی عورت حیض سے ہو۔ وہ تین دن دھات کے برتن میں پانی نہ پیئے۔ اور نئے کپڑے پہنے۔ اس کو شودر مرد یا شودر ستری نہ چھوئے۔ تین دن بعد جب وہ ہنچکے تو اس سے دھان چھوائے۔

۱۴۔ اب اگر یہ منظور ہے کہ لڑکا گورے رنگ کا پیدا ہو ایک دید کو جانے۔ پوری زندگی دالا ہو۔ تب وہ دونوں چاول پکا کر اور گھی ڈال کر کھائیں۔ تو ان کی اولاد طاقت والی ہوگی۔

۱۵۔ اور جو یہ چاہے کہ لڑکا بھورے رنگ کا ہو۔ آنکھیں بھوری ہوں وہ دیدوں کو جانے۔ اور پوری زندگی جئے تو وہ دونوں چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائیں۔ تو ان کی اولاد طاقت والی ہوگی۔

۱۶۔ اور جو یہ چاہے کہ میر لڑکا سانولا اور لال آنکھ والا ہو تین دیدوں کو جانے۔ اور پوری زندگی جئے۔ تو دونوں صرف چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائیں تو ان کی اولاد طاقت والی ہوگی۔

۱۷۔ اور جو یہ چاہے کہ میری لڑکی عالم ہو۔ اور پوری زندگی جئے تو وہ دونوں تل چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائیں۔ تو ان کی

اولاد طاقت والی ہوگی۔

x x x

x x x

x x x

x x x

x x x

x x x

۲۔ اب وہ دلپے وقت پر اس کو اپنے گلے لگا تا ہے دیہ  
کہہ کر میں پران ہوں۔ تو بانی ہے۔ میں پران  
ہوں۔ میں سام ہوں۔ تو رچا ہے۔ میں دیو ہوں۔ تو پرستوی  
ہے۔ آہم دونوں مل کر محنت کریں۔ اور بیج قائم کریں۔ تاکہ  
لڑکا پیدا ہو۔

x x x

x x x

x x x

x x x

x x x

x x x

۲۴ اب جات کرم کہتے ہیں، جب بچہ پیدا ہو جائے تب  
باپ لگنی کو جلا کر اور اس کو گود میں لے کر دہات کے برتن میں

گئی اور دہی کو ملا کر اس سے آموتی دیتا ہے (یہ کہتے ہوئے)  
 "اپنے گھر میں (اس لڑکے سے) بڑائی پاکر ہزار آدمیوں کا پالن  
 کر سکوں۔ اس میرے لڑکے کے اولاد کے سلسلہ میں آدمی  
 اور مولیٰ کے ساتھ لکشی بنی رہے۔ کبھی علیحدہ نہ ہو سوا ہا۔ مجھ  
 ماپ میں جو کچھ پران ہے۔ بچہ پتر میں سمرن کرتا ہوں۔ سو ہا۔  
 جو کچھ میں نے اپنے کرم میں زیادہ کیا ہے۔ یا کم کیا ہے۔ یگیہ  
 کی اتنی ہمارے لئے ٹھیک بنا دے سو ہا۔

۲۵۔ تب راہنہ انچے کے داہنے کان کے پاس رکھ کر  
 تین مرتبہ بانی بانی بانی کہتا ہے۔ دھین و دیا۔ سام۔ یجو۔ رک سے  
 (مراد ہے) اور دہی شہد اور کھی کو اکٹھا کر کے خالص سونے  
 کی سلائی سے چٹا دیتا ہے (یہ کہتے ہوئے) "ہوہ کو بچہ میں  
 قائم کرتا ہوں۔ سوہ کو بچہ میں قائم کرتا ہوں۔ ہوہ ہوہ۔ سوہ  
 رب کو بچہ میں قائم کرتا ہوں۔

۲۶۔ تب وہ اس کا نام رکھتا ہے دکتے ہوئے (تو دیکھ  
 وہ اس کا پوشیدہ نام ہوتا ہے۔

۲۷۔ تب وہ بچے کو اس کی ماں کی گود میں دے کر اس کو  
 اس کی چھاتی سے لگا دیتا ہے (یہ کہہ کر کہ) اے سر سوتی !  
 اس بچے کے دودھ پیئے کے لئے اپنی چھاتی دے۔ جو  
 بہ کثرت دودھ والی۔ سکھ دینے والی۔ دھن دینے والی اور  
 دانی ہے جس سے رب بھلائیوں کو تقویت ملتی ہے اس کو



تو اس کے پینے کے لئے دے۔

۲۸۔ تب اس کی ماں سے کہتا ہے تو لا میتر اردنی ہے۔  
اسے میرے اتو نے میر کو جنم دیا ہے۔ تو پیر پڑوں والی ہے  
تو نے ہم کو پیر بچوں والا بنایا ہے۔ اس کی بابت لوگ کہیں ہا  
پنے باپ سے بڑھ کر ہوا۔ اپنے دادا سے بڑھ کر ہوا۔  
لکھتی سے لکھتی سے۔ برہہ درج سے وہ سب سے اونچے درجہ  
کو پہنچا ہے۔ جو اس دراز کے جانتے دلتے براہمن کے گھر  
میں لڑکا پیدا ہوا ہے۔

تشریح  
میترو درنی۔ مترا دردن کی لڑکی کی طرح ہے۔  
ایلا۔ بھوک دینے والی

## پانچواں براہمن

اب میں (۱) ویشیشہ کے سلسلہ کو کہتے ہیں (۱) پوتیا ششی  
کے پترے نیاہنی کے پترے سے (۲) نیاہنی کے پترے کوئی  
کے پترے (۳) کوئی کے پترے بھر دواہی کے پترے سے (۴)  
بھر دواہی کے پترے پارا شری کے پترے سے (۵) پارا شری  
کے پترے ادہوستی کے پترے سے (۶) ادہوستی کے پترے  
پارا شری کے پترے سے (۷) پارا شری کے پترے کا تیاہنی کے  
پترے سے (۸) کا تیاہنی کے پترے کو شکی کے پترے سے (۹) کو شکی

کے پترے آلمبی کے پتر اور دیا گھر پدی کے پتر سے (۱۱۵) دیا گھر  
 پدی کے پترے کا لوی کے پتر اور کاپی کے پتر سے (۱۱۶) کاپی کے  
 پترے آیتری کے پتر سے۔  
 (۱۱۷) آیتری کے پترے گوتمی کے پتر سے (۱۱۸) گوتمی کے  
 پترے بھرو واجی کے پتر سے (۱۱۹) بھرو واجی کے پترے  
 پاراشری کے پتر سے (۱۲۰) پاراشری کے پترے واتسی کے پتر سے  
 (۱۲۱) واتسی کے پترے پاراشری کے پتر سے (۱۲۲) پاراشری  
 کے پترے دارکارونی کے پتر سے (۱۲۳) دارکارونی کے پتر  
 دارکارونی کے پتر سے (۱۲۴) دارکارونی کے پترے آرت بھائی  
 کے پتر سے (۱۲۵) آرت بھائی کے پترے شوگی کے پتر سے (۱۲۶)  
 شوگی کے پترے سانکر تی کے پتر سے (۱۲۷) سانکر تی  
 کے پترے آلمبائی کے پتر سے (۱۲۸) آلمبائی کے پترے  
 جانیتی کے پتر سے (۱۲۹) آلمبائی کے پترے آلمبی کے پتر  
 سے (۱۳۰) آلمبی کے پترے مانڈوکائی کے پتر سے (۱۳۱) مانڈوکائی  
 کے پترے مانڈوکائی کے پتر سے (۱۳۲) مانڈوکائی کے پترے  
 شانڈلی کے پتر سے (۱۳۳) شانڈلی کے پترے راتھیتری کے  
 پتر سے (۱۳۴) راتھیتری کے پترے بھالکی کے پتر سے (۱۳۵)  
 بھالکی کے پترے کر دنگلی کے دونوں پتر سے (۱۳۶) کر دنگلی کے  
 دونوں پترے وید بھرتی کے پتر سے (۱۳۷) وید بھرتی کے پتر  
 نے کارشنگی کے پتر سے (۱۳۸) کارشنگی کے پترے پراچین

یوگی کے پتر سے (۳۲) پراچین یوگی کے پتر نے سنجوی کے  
پتر سے (۳۵) سنجوی کے پتر نے پراشنی کے پتر اور اسی سے  
(۳۶) پراشنی کے پتر آسور این سے (۳۷) آسور این سے  
آسور سے (۳۸) آسور نے یاگیہ دکیہ سے۔

۳ (۳۹) یاگیہ دکیہ نے ادالک سے (۴۰) ادالک نے  
اژن سے (۴۱) اژن نے اپ ہیشی سے (۴۲) اپ ہیشی  
نے کشری سے (۴۳) کشری نے واج شر و سے (۴۴)  
واج شر و نے جہیا دان بادہیہ لوگ سے (۴۵) جہیا دان  
بادہیہ لوگ نے است وارش گن سے (۴۶) است وارش  
گن نے ہرت کشپ سے (۴۷) ہرت کشپ نے شدت  
کشپ سے (۴۸) شدت کشپ نے کشپ یندھری سے  
(۴۹) کشپ یندھری نے واک سے (۵۰) واک نے انہنی  
سے (۵۱) انہنی نے آدیتہ سے (سیکھا)

اس سلسلہ میں آدیتہ سے لے کر سب سکل بچو رجنیہ  
یاگیہ دکیہ کے نام سے کہے جاتے ہیں۔

۴۔ سنجوی پتر تک یہ سلسلہ ایک طرح کا ہے (۳۵)  
سنجوی پتر نے مانڈو کاہنی سے (۳۶) مانڈو کاہنی نے  
مانڈو یہ سے (۳۷) مانڈو یہ نے کوٹس سے (۳۸) کوٹس  
نے ماہتہیہ سے (۳۹) ماہتہیہ نے واکیشین سے۔  
(۴۰) واکیشین نے شانڈ لیہ سے (۴۱) شانڈ لیہ نے

واسیہ سے (۴۲) واسیہ نے کشتری سے (۴۳) کشتری  
 نے یگیہ وچار اجتمباؤن سے (۴۴) یگیہ وچار اجتمباؤن نے  
 ترکاوشیہ سے (۴۵) ترکاوشیہ نے پر جاپتی سے (۴۶)  
 پر جاپتی نے برھ سے (۴۷) برھ سوہمورا اپنے آپ ہونے  
 والا نادری ہے (۴۸) برھ منسکار ہے۔

درہا آرنیکا پ نشخستم ہوا

# دیاپہ

مانڈ وکریپ نشد کا لکھنے والا مانڈوک رشی ہے۔ یہ اسی  
 کے نام سے مشہور ہے۔ اور اس کا تعلق اختر وید سے ہے  
 اس لئے اختر ویدی کہلاتا ہے۔ گو دیکھنے میں یہ اپ نشد  
 بہت چھوٹا ہے۔ مگر برص کے شدھ بچار کے لئے اس میں  
 بہت زیادہ سامان ہے۔ اور وہ نہایت موثر دلچپ۔ اور  
 سریخ انغم پیرایہ میں بتاتی ہے۔ کہ برص کس طرح دیاپک ہے۔  
 اس اپ نشد میں ادیت وادیوں کا ایک مواداک  
 "ایم آتما برص" دوسرے شلوک میں آتا ہے۔ جس سے  
 وہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہے۔ سب برص ہی برص ہے۔  
 اس اپ نشد کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔  
 آتما کی چار حالتیں۔ جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی اور تریہ۔  
 جاگرت یعنی حالت بیداری میں روح کو مادی عالم علم۔ و دنیا کے  
 تمام کاروبار کا انفرام بذریعہ حواس و اناریوں کے ہوتا ہے

سویں یعنی حالت خواب میں من کو پھیلے اوستھا کے معاملات محسوسات  
اور ان کے اثرات و سنکار دل کا علم ہوتا ہے۔ سو شہستی یعنی گہری  
نیند میں نہ کوئی خواہش ہوتی ہے۔ نہ باسنار ہتی ہے۔ صرف  
آئندہ ہی آئندہ کا گیان رہتا ہے۔ چوتھی تریا اوستھا میں من اپنی  
اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اور کسی سے اس کا تعلق نہیں رہتا  
ادم سے برہ کا گیان ہوتا ہے اس پر دچار کرنا برہ کا  
دچار ہے۔ یہ تین حرکت آ۔ اوستم۔ اوستی۔ اوستی سے مل کر بنے  
اور صرف اسی ایک میں سب نام آجاتے ہیں اسے اکار و راٹ  
اگنی۔ آد سے برہ گرہ وایو تیس اور تم سے آدیتہ۔ پراگہ  
وغیرہ کا اظہار ہوتا ہے۔

گوڑ پدا چاریہ اور سوامی ششکر چاریہ کے بموجب اس  
اپنشد کا خلاصہ یہ ہے کہ کینہی آتما نام کا سات سینکڑ  
ہو رہا ہے۔ اور اس سے نرالا بھی ہے۔

نہ گوہر میں ہے اور نہ ہے سنگ میں

ولیکن چکتا ہے پیر رنگ میں

جو کچھ چیتا اور پرکاش ہے۔ سب اسی کا ہے۔ اسی کے بھید  
کو لے کر سارے بھیدوں کا پرکاش ہوتا ہے۔ اس کے  
اصلی روپ میں کوئی بھید نہیں ہے۔ ہماری سمجھ کا بھکا دمو جو  
عالت میں باہر کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے باہر کی طرف  
سے پردے کر اندر کی طرف دہنتا ہے۔ تب ہم قاعدہ کیا

بتدریج اندر کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے۔ اس کے اصلی روپ کا گیان حاصل کرنے میں پہلے جاگرت یعنی بیداری کی حالت میں وچار کر کے پھر سوین یعنی حالت پرہیز کیا گیا ہے۔ اس کے بعد سوچتی پر غور کر کے تریہ اوستھا کو جو روحانیت کی حالت ہے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے حاصل کرنے کا شغل اولہ سادھن آدم ہے۔ اس ایک نام میں سب کا مجموعہ سب کا خلاصہ اور سب کا عطر ہے۔ یعنی ایک ہی آتما ہے۔ جس میں چاروں حالتیں موجود ہیں۔ ایک طرف وہ دنیا کے فرائض انجام دیتا ہوا۔ اس کے سکھ دکھ کو بھوگتا ہے۔ دوسری طرف وہ روحانیت کے لحاظ سے شانت۔ شیوا اور ادویت ہے جب تک دنیا کے تعلقات میں مصروفیت ہے اس کو اپنی ذات اور سروپ کا گیان نہیں رہتا۔ وہ بھول جاتا ہے کہ میں آتما ہوں۔ اور اس لئے وہ اپنے کو دکھی۔ سکھی۔ نکر مند کز در سمجھنے لگتا ہے۔ اپنی ذات کا گیان حاصل کر کے ان سب سے ادا ہوتا ہے۔ سفلی طبقات کو نیچے کر لیتا ہے اور علوی طبقات سے ہمکنار ہوتا ہے۔ اسی غور و تفکر کے لیے آپ نشد کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور

اپ نشدوں کا مقصد بھی یہی ہے۔

یہ سوامی شنکر اپاریہ کامت ہے۔

جس طرح جیو آتما بیداری۔ خواب۔ سوچتی میں ستھول

سو کشم اور کارن شیر میں رہ کر بیوا کر رہا ہے۔ اسی طرح بڑھ  
 کو بھی جاگرت۔ سو پن۔ سو شپتی کے لحاظ سے انکاروں۔  
 (استعارات) میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ اس کا بٹل روپ ہے  
 سچ روپ جو شدہ ہے اس کے پرے ہے اور اسی کو  
 اس اپنشد میں تر یہاں دیکھا گیا ہے۔ اس کے لئے  
 کوئی تا ترا نہیں ہے۔ وہ باقی کے پرے ہے۔ کلام میں  
 نہیں آ سکتا۔ من کی اس میں گم نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔



# مانڈوکیہ

”اوم“ یہ اکثر ہے۔ اس کی تشریح یہ ہے کہ جو کچھ ہے  
 جو ہوگا۔ جو کچھ ہو چکا ہے۔ وہ سب ”اوم“ ہے۔ اور سب کچھ جو غنول  
 زمانہ سے پر ہے۔ وہ بھی ”اوم“ شبد ہی ہے  
 سب پر ہے۔ یہ آقا بر محمد ہے اس آقا کی چار حالتیں ہیں۔

تشریح — اکثر سنسکرت میں لافانی کو کہتے ہیں جو آتش بنو  
 زمانہ میں رہنے والا ہے۔ ان کے علاوہ بھی جو کچھ  
 ہے۔ وہ بھی ”اوم“ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بر محمد کا شل  
 روپ کال۔ کہنا طر کے اندر ہے۔ شہد بر محمد اس سے  
 پر ہے۔

۲۔ روح زندہ آدمی کو دیکھ کر کہا جاتا ہے کہ اس میں  
 آتما ہے۔ اسی طرح اس زندہ کائنات، اس کے سلسلے کو دیکھنے  
 سے بروند کہ خیال ہوتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ جگت میں دکھائی دیتا  
 ہے۔ وہ سب بر محمد ہی ہے۔ اس کے چاندیہتا کے بیان کیے گئے ہیں۔

ہیلا دیوانہ ہے جس کی جگہ جاگرت (اوستھا) میں ہے  
جس کا گیان باہر کی طرف ہے جس کے ساتھ عضو ہیں جس کے  
انہیں منہ ہیں اور جو استھول چیز دل کو بھوگتا ہے۔

۳۔ جاگرت اوستھا میں بل برھکا استھان بتایا  
تشریح کیا ہے۔ اس اوستھا میں آتما کا گیان باہر کی  
طرف رہتا ہے۔ اس کے ساتھ عضو یہ ہیں (۱) سر (۲) آنکھ  
(۳) کان (۴) زبان (۵) ناک (۶) من (۷) پاؤں۔ کبھی کبھی اس  
اس تشریح میں کچھ اختلاف بھی بیان کیا ہے۔ اس کے انہیں منہ  
یعنی اندرونی اندریاں وغیرہ حسب ذیل ہیں۔

پانچ کرم اندریاں۔ پانچ گیان اندریاں۔ پانچ پران  
اور چارانتہ کرن چٹشے گیان اندریاں۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ چرم  
زبان (ذالیقہ)

کرم اندریاں۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان۔ قوت کلامیہ (آلتا  
اور مقعد)

پانچ پران۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان۔ قوت کلامیہ (آلتا  
اور مقعد)

انتہہ کرن چٹشے۔ من۔ بدھی۔ چت۔ آہنکار

اس کا نام دیوانہ اس واسطے رکھا گیا ہے کہ وہ بہو  
متحرک کرتا ہے اور تابو میں رکھتا ہے۔ اور سبھی میں محیط

دیداتی کہتے ہیں۔ جاگرتا دستانیں چوکا آنکھ تھکان ہے  
 دیکھیری دا چاہے۔ سھول بھوگ ہے۔ کریا ٹسکتی ہے رنج گرجا  
 اور جاگرت کے ابھان سے دشواں کا نام ہے۔ اسی انداز پر  
 برہما کی بیانی کیا گیا ہے جس طرح آتما میں شریر و غیر شریروں  
 کو چلاتا ہے۔ ویسے ہی پرما میں برہما ٹڈ کو متحرک رکھتا ہے جیسے  
 اس شریر و آتما کی نسبت ہے۔ ویسے ہی اس برہما ٹڈ پر مانتا  
 کی نسبت ہے۔ من جاگرت میں باہری چیزوں کو بھوگتا ہے۔ بچے  
 ہی پر مانتا کی نسبت اس برہما ٹڈ کے خیال سے کہا گیا ہے۔ و  
 علیٰ ہذا نقیاس۔ پر مانتا میں جو انک و غیرہ آتما کی مطابقت  
 کیساتھ دکھائے گئے۔ ان کا بیان کچھ اختلاف کے ساتھ بھی ہے  
 مثلاً سات انگ اس دشواں آتما کا سر دیو لوک ہے۔ سورج  
 چندرا آنکھ ہیں۔ و شا اور دیو پان ہیں۔ آکاش شریر کا درمیانی  
 حصہ ہے۔ جل پیتا ب کا مضمون ہے۔ پرکھوی پاؤں ہے۔ اور  
 اگنی اس کا کھ ہے۔ مگر اس تشریح سے انہیں کچھ اور سات  
 انگ ٹھیک ٹھیک نہیں آتے۔ اور اس لئے یہ سمجھنا چاہئے  
 کہ جیسے آدمی کے جسم میں انگ اور کچھ کی صراحت کر دی گئی ہے  
 ویسے ہی ویراٹ سروپ پر مانتا میں۔ یہی دہی عنوا اور دہی کچھ  
 سمجھنا چاہئے۔ انسان کا جسم خود کچھ بڑا برہما ٹڈ ہے۔ اور انسان  
 کا شریر برہما ٹڈ سے مطابقت رکھتا ہے۔ جیسے آتما شریر کا  
 متحرک ہے۔ ویسے پر مانتا برہما ٹڈ کا متحرک ہے۔ جاگرت

اوستھائیں اس کے استھول ردپ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس لئے  
یہ مطلقاً دکھائی گئی ہے۔

اس کی دوسری حالت تھیں ہے۔ جس کی جگہ سوپن (نیندا)  
ہے۔ جس کا گیان اندر کی طرف ہے۔ جس کے ساتھ عضو  
انیس منہ ہیں۔ اور لطیف (سوکشم) چیزوں کو بھوکتا ہے۔

**تشریح** ۴۔ سوپن کی حالت میں باہری دنیا سے تعلق  
نہیں رہتا۔ صرف من اور اس کے خیالات  
محسوسات اور سنکار کے اثرات موجود رہتے ہیں۔  
سوپن اوستھائیں جیو کو دید انتی یوں بیان کرتے ہیں۔  
جیو کا سوپن میں کنٹھ استھان ہے۔ مدھیہ اوچا ہے۔ سوکشم  
بھوگ ہے۔ گیان شکتی ہے۔ ست گن ہے۔ اور سوپن کے  
ابھان سے وہ تھیں کہلاتا ہے۔

یہاں پر ماما کو کہتے ہیں۔ کہ اس کا استھان خود سوپن  
ہے۔ اس کی پر گیا اندر کی طرف رہتی ہے۔ وہ سوکشم کا بھوکتے  
والا ساتھ رنگ اور انیس کچھ دالہ ہے۔ اور تھیں اس کا  
دوسرا پد ہے۔

پہلی اوستھ استھول تھی۔ یہ سوکشم ہے۔

جب سوئے والے کو کوئی خواہش نہیں ہوتی وہ خواب

نہیں دیکھتا رہتو، اس کو گہری نیند و سو شپتی کہتے ہیں۔ اس کی تیسری حالت پراگیہ ہے۔ جو ایک ہے۔ جو پراگیہ گہن ہے آئند جس کا خواص ہے۔ جو آئند کا بھو گنے والا ہے۔ اور چیتا جس کا منہ ہے۔

**تشریح** ۵۔ سو شپتی کے معنی گہری نیند کے ہیں۔ خواب کی معمولی حالت کو سو پن کہتے ہیں۔ اور اس سے آگے جب وہ نیند گہری ہو جاتی ہے۔ تو سو شپتی کہلاتی ہے۔ اس حالت میں گوا انسان بخیر رہتا ہے مگر اس کے جسم کے کام جاری رہتے ہیں۔ یہ حالت سوکتا کی حد ہے۔ اس میں نہ تو باہر کسی چیز سے تعلق رہتا ہے نہ کسی کی خواہش رہتی ہے۔ نہ وہ خواب ہی دیکھتا ہے۔ یہاں پہنچنے سے جیوا سھول اور سوکشم دونوں سے درے ہو جاتے ہیں۔ اور پرمانتا کو ان سے پرے دیکھتے ہیں۔ اور سب مل کر اس طرح ایک ہو جاتے ہیں۔ کہ تمیز کا درجہ باقی نہیں رہتا۔ اس کو پراگیان گہن آئندے کی حالت بھی کہتے ہیں۔ اور یہ پنے کی حالتوں کا کارن ہے۔

یہ سب کا ایشور ہے۔ یہ سب کا جاننے والا ہے

وہ انتر یا نمی ہے۔ یہ سب کا سرچشمہ ہے۔ کیونکہ اسی سے تمام پرانی پیدا ہوتے اور اسی میں واپس جاتے ہیں۔

**تشریح** ۴۔ دیدانتی سوشتی میں جیو کی تشریح یوں کرتے ہیں۔

اس ادستھا میں جیو کا (۱) سقان ہر دے ہے  
(۲) پشیتی واچا ہے (۳) آنند بھوگ ہے (۴) مہوتیہ  
- تسکتی ہے (۵) تم گن ہے۔ اور (۶) سوشتی کے  
آبھان سے وہ پراگیہ کہلاتا ہے۔

پر ماتا کو بھی وہ پراگیہ اسی طرح کہتے ہیں۔ وہ  
سرویشور سردانتر یا نمی ہے۔ اسی سے سب کچھ باہر  
آتا ہے۔ اور اسی میں جا کر پھر ملتا ہے۔ یہ تیسرا پاؤ  
ہے۔ یہ تینوں روپ اس کے شبیل ہیں۔ کیونکہ  
یہا شک اس سے پر کرتی کا سمبندھ ہے۔ دونوں  
لے جلے ہیں۔ اس وجہ سے اس کا روپ سمجھ میں  
نہیں آتا۔ مگر ان تینوں حالتوں میں رہنے والا  
وہ ایک ہی ہے۔ اور ان کے پرے وہ اپنے  
روپ میں ہے۔

وہ اس کو چوتھا سمجھتے ہیں نہ وہ اندر کی طرف کا پر گیا  
والا ہے۔ نہ باہر کی طرف کا۔ نہ دونوں میں سے کسی طرف  
کا۔ نہ پر گیا کہن۔ نہ جاننے والا۔ نہ نہ جاننے والا ہے۔ کوئی  
اس کو دیکھ نہیں سکتا۔ کوئی اس کو پوچھا میں نہیں لا سکتا  
کوئی اس کو پکڑ نہیں سکتا۔ کوئی اس کو ثابت نہیں کر  
سکتا۔ کوئی اس کو سوچ نہیں سکتا۔ کوئی اس کو بتا  
نہیں سکتا۔ وہ آتما ہے۔ صرف اتنا ہی اس کا ثبوت ہے  
اس میں پرہنج نہیں ہے۔ شانت۔ شیو۔ ایک۔ آتما  
وہ جاننے کے قابل ہے۔

۷۔ ان تین حالتوں پر غور کرنے کے بعد  
**تشریح** پھر برہ کے اصلی روپ کی طرف دھیان  
دورانا ہوتا ہے۔ یہ چوتھی حالت تریہ کہلاتی ہے۔ یہیے حالتوں  
میں برہ سھول۔ سوکشم اور کارن جگت میں کام کر رہا  
تھا۔ یہاں سے آگے وہ پھر آپ ہی اپنے روپ میں  
ہے۔ یہی اس کا روپ ہے۔ کیونکہ اس میں پر کرتی کامل  
نہیں ہے۔ یہاں نہ باقی جاتی ہے۔ نہ تن جاتا ہے۔  
نہ وہ سھول ہے۔ نہ سوکشم ہے۔ نہ کارن ہے۔ نہ  
اس کا کوئی آگاہ ہے۔ نہ علامت ہے۔ شبہ سے اس کا  
اظہار نہیں ہو سکتا۔ وہ آتما ہے۔ صرف اتنا کہہ سکتے

ہیں۔ پہلی تین حالتیں پر پہنچ کی تھیں۔ وہ اس پر پہنچ سے نیا  
شانت۔ شیوہ اور دیت آتا ہے۔ اور جاننے کے قابل ہے۔

یہ آتما اکثر آدم ہے۔ اور نکار ماتراؤں کے اور ہمار  
میں ہے۔ پاد ماترا ہیں۔ اور ماترا پاد ہیں۔  
وہ یووانر جو جاگرت میں رہتا ہے۔ وہ آکار ہے۔ جو  
پہلا ماترا ہے۔ آپتی سے یا پہلے اکثر ہونے سے جو اسکو  
جاتا ہے۔ وہ سب خواہشوں کو پوری کر لیتا ہے۔ اور  
سب میں پہلا ہوتا ہے۔

۸۔ شبل اور شدھ۔ اپر اور پر برہ کے لئے  
تشریح کا سادھن اور مکار ہے۔ اس سے اور  
اس سے خاص نسبت ہے۔ اکار۔ ایکار۔ مکار۔ یہ  
تینوں تین اور سٹھائیں۔ یعنی جاگرت۔ سوپن اور سوپتی  
کی حالت کے اظہار کرانے والے ہیں۔ اور اس لئے  
یہ بھی برہم ہی روپ ہیں۔

۹۔ آکار و نیوانر ہے۔ اس کا سٹھائی جاگرت  
تشریح ہے۔ اور کار تجس ہے۔ اس کا سٹھان  
سوپن ہے۔ مکار پر اگیہ ہے۔ اس کا سٹھان سوپتی  
ہے۔ آ پہلا ہے۔ اس کا مطلب ہے حاصل ہونا۔ یہ یووانر



ہے۔ جو اس کو جان گیا۔ اس نے ساری کامنائیں پوری  
کر لیں۔ کیونکہ جو شخص جس دھرم۔ جس بھاؤ اور جس مقصد  
کو لے کر پاسنا کرتا ہے۔ اسی کو پراپت ہوتا ہے  
اور رب میں افضل اور کھیا بنتا ہے۔

تجس سوچن میں رہتا ہے۔ وہ اکا رہے۔ دوسری  
ماترا ہے۔ اونچا ہونے سے یا درمیان میں ہونے  
سے جو اس کو جانتا ہے۔ وہ گیان کے سلسلہ کو اونچا  
لے جاتا ہے۔ اور دوست دشمن کے لئے آسمان  
ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد میں کوئی برمجہ سے ناواقف  
نہیں رہتا۔

**تشریح** ۱۰۔ ادکار دوسری ماترا ہے۔ یہ تجس کو بتاتا  
ہے۔ اس کا معنی سوچن ہے۔ یہ ویسواکر  
سے اونچا اور پر کرتی کے درمیان ہے۔ اس سے  
ادکار تجس سمجھا گیا ہے۔ جو اس کو سمجھ کر برمجہ کا اپنا  
کرتے ہیں۔ وہ اپنے گیان کے سلسلہ کو اونچا  
یجا سکتے ہیں۔ ادکار مطلب دونوں ہے۔ یہ اکا  
اور مکار دونوں کے درمیان ہے۔ پرانگی اور دیشواکر  
کے درمیان رہنے والا۔ یہ تجس ہے۔ اس کے پاس

سے کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ خود کسی کا حامد ہوتا ہے  
اور اس کی نسل میں سب لوگ برص کے جاننے والے  
ہوتے ہیں۔

پراگیا وہ ہے۔ جو سوشیتی میں رہتا ہے۔ وہ  
دوسرا اکثر مکار ہے۔ جو تیسرا حقہ ہے۔ پیمانہ ہونے  
سے یا لے ہوئے ہے۔ وہ جو اس کو جانتا ہے۔ سب کا  
پیمانہ کر لیتا ہے۔ یا لے کی جگہ ہوتا ہے۔

**تشریح** ۱۔ مکار تیسری مارتا ہے۔ یہ پراگیا کہلاتا  
ہے۔ اس کا سھان سوشیتی ہے۔  
مکارم سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ ماپنے والا کیونکہ  
اس سے تمام جگت کی ماپ ہوتی ہے۔ پراگیا سے ہی  
تجس۔ دلیٹوا اور پیدا ہوتے ہیں۔ اور پرلے کے سے  
اسی میں لے ہو کر اس سے ایک ہو جاتے ہیں۔  
اس واسطے یہ پراگیا ان دونوں کا ماپنے والا  
ہے۔ جو اس کی اپاسنا کرتا ہے وہ لے کا سھان  
ہوتا ہے۔ باہر کھ سے اندر کھ بنتا ہے۔ یہ تینوں کھ  
کے آپر اور شل روپ ہیں۔ تین مارتا میں عینوں کو  
جتاتی ہیں۔

اماترہ خریہ آتا ہے۔ جو دیوار میں نہیں آتا۔ جہاں سنسار کا  
چھگڑا نہیں رہتا۔ جو ٹھیک ہے۔ ایک ہے۔ اس طرح ادھکار آتا ہی  
ہے۔ وہ جو اس کو جاتا ہے۔ وہ آتما سے آتما میں داخل ہوتا ہے۔

۱۱۔ تریہ ادھکار اس کو کہتے ہیں جو من اور بانی سے  
نفس کشی کر رہا ہے۔ جہاں تک من جاتا ہے۔ خیال جاتا ہے  
بدھی جاتی ہے۔ بانی جس کا یہ جاتی ہے۔ وہ جب برہ کے قبل اور  
اپر روپیہ ہے۔ گوسائیں ملی داس کہتے ہیں۔  
گو گوچر جہاں لگ من جاتی  
سویا کر تہا نہو بھائی

یہاں آکر بٹھ کر جاتے ہیں۔ یہاں اماترا دھکار پہنچتا ہے  
اماترا کی پہنچ صرف سوشیتی تک ہے۔ اس کے آگے اماترا دھکار  
جاتا ہے۔ اس لئے جو لوگ ادھکار میں اپنے چیت کو گلاں دیتے  
ہیں۔ اس کی اپاسنا کرتے ہیں۔ وہ تریہ ادھکار کو پراپت  
ہوتے ہیں۔ جو پچھلے برہ اور شدھ برہ ہے۔ جو دھن کو جاتا ہے  
اس کا آتما پراپت سے مل جاتا ہے۔

# دوکان رائے مل کمیشن ایجنٹ بھارت لٹریچر کمپنی لاہور

ہندوستان کے مشہور ناظم و ناظر ملک الشعراء غشی دوار کا پرانا  
صاحب الحق مکتبہ کی ماورا الوقت تالیفات شستہ اردو عبارت  
سکلیں و با محاورہ طرز بیان دلکش۔ زبان شیریں مستند لیاقت  
اور سلسلہ فصاحت کا نمونہ .. .. .

نام کتاب		اس کی قیمت	واپسی قیمت
رایان بالی کی مکمل اردو ۱۰۳ صفحات پر مجلد	۱۰۳	۱۰۳	۸۰
ہما بھارت مکمل اردو ۱۸۳۶	۱۸۳۶	۱۸۳۶	۱۴۰۰
طاؤر جہان مکمل اردو ۲۰۶۸	۲۰۶۸	۲۰۶۸	۱۶۰۰
ان تینوں کے یکجا خریدنے پر خاص رعایت			
سرمد بھارت اردو دستاویز لاہور کا پرشاد و صاف			
گیتا اردو			
فل دمنی			
و در لیتی			
اردو میں مکرختہ صاحب مکمل مجلد			

# دوکان رائے مل کمیشن ایجنٹ بھارت لٹریچر کمپنی لاہور

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
شاہد راجستان	شاہد راجستان	شاہد راجستان	شاہد راجستان
یہ تینوں کتب منشی دوار کا پرشاد	یہ تینوں کتب منشی دوار کا پرشاد	یہ تینوں کتب منشی دوار کا پرشاد	یہ تینوں کتب منشی دوار کا پرشاد
صاحب آفت کی تصنیف میں	صاحب آفت کی تصنیف میں	صاحب آفت کی تصنیف میں	صاحب آفت کی تصنیف میں
کاشا	کاشا	کاشا	کاشا
کوشلیا	کوشلیا	کوشلیا	کوشلیا
بیشیم پیامہ	بیشیم پیامہ	بیشیم پیامہ	بیشیم پیامہ
مجھے ضرور پڑھو	مجھے ضرور پڑھو	مجھے ضرور پڑھو	مجھے ضرور پڑھو
ہمارا جہد ہشتادویں دور	ہمارا جہد ہشتادویں دور	ہمارا جہد ہشتادویں دور	ہمارا جہد ہشتادویں دور
" " " سوم	" " " سوم	" " " سوم	" " " سوم
المطف زندگی	المطف زندگی	المطف زندگی	المطف زندگی
روح کیوں ہو؟	روح کیوں ہو؟	روح کیوں ہو؟	روح کیوں ہو؟
گرو مانگ دیو	گرو مانگ دیو	گرو مانگ دیو	گرو مانگ دیو
سچا یا تیری	سچا یا تیری	سچا یا تیری	سچا یا تیری
راہ اپنی ایسی کیسلی	راہ اپنی ایسی کیسلی	راہ اپنی ایسی کیسلی	راہ اپنی ایسی کیسلی
ہمارا بھارت	ہمارا بھارت	ہمارا بھارت	ہمارا بھارت
لندن کی ان ایجنٹ بھارت	لندن کی ان ایجنٹ بھارت	لندن کی ان ایجنٹ بھارت	لندن کی ان ایجنٹ بھارت
لندن کی ان ایجنٹ بھارت	لندن کی ان ایجنٹ بھارت	لندن کی ان ایجنٹ بھارت	لندن کی ان ایجنٹ بھارت

